بفضلہ تعالیٰ

ہمین نقشی ست قابل یادگاری | کہ ہستی را بقا بہ زان نیاری

آئینۂ صورت نمای حالات تاریخی نامداران روزگار مع نقشہ تصویرات یادگار جاودانی مسمی بہ

موج سلطانی

جسکو
نہایت عرق ریزی اور کوشش سے
جناب شاہزادۂ والاتبار عالی شان ہمو المکان
میرزا محمد رئیس بخت زبیر الدین گورکان دام اقبالہٗ
نے تصنیف فرمایا

بحسب ارشاد
رئیس نامدار نو آئین بلند اقتدار فلک جناب
مہاراج لچھمیشر سنگھ بہادر والی ریاست دربھنگہ دام اقبالہٗ

مطبع نامی منشی نول کشور میں صیقل انطباع سے متجلی ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
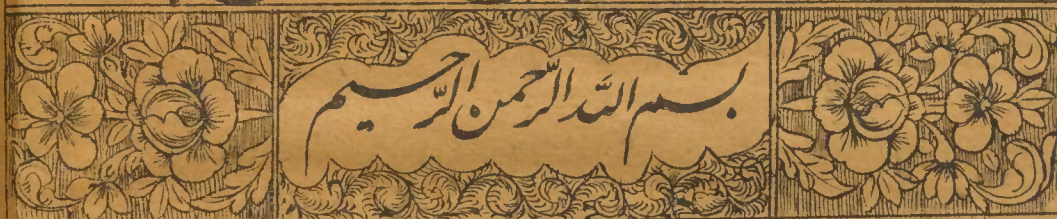
شروع اس کتاب کا اسطور یہ ہی

اول - کرسی نامہ جناب ملکۂ معظمہ صاحبہ قیصر ہند دام ملکہا و سلطنتہا -

دوم - ذکر سیرات سفر منجملہ کرسی نامۂ عنبر شمامہ سلسلہ وار والاتبار معلی القاب فیض مآب جناب مہاراج لچھمیشر سنگھ بہادر دام اقبالہم و اجلالہم -

سوم - ذکر سلطنت راجگان -

چہارم ذکر سلطنت افغان -

پنجم - ذکر سلطنت مغل چغتائی یعنی خاندان حضرت امیر تیمور صاحبقرانی علیین مکانی -

ششم - ذکر برادران راقم -

ہفتم - ذکر شاہان انگلستان -

کرسی نامہ جنابہ ملکہ معظمہ صاحبہ قیصر ہند مع تذکرات دیگر و مرقع جنابہ موصوفہ

سلطان ایگبرٹ بہادر سنہ ع

سلطان اتھل ولف بہادر -

سلطان بالڈ بہادر -

سلطان برٹ بہادر -

سلطان اتھل ریڈ بہادر -

سلطان الف ریڈ بہادر سنہ ع -

سلطان اڈورڈ بہادر المعروف الڈر -

سلطان اتھلسٹن بہادر -

سلطان اڈمنڈ بہادر -

سلطان اڈریڈ بہادر -

سلطان اڈوی بہادر -

سلطان اڈگر بہادر -

سلطان اڈورڈ بہادر۔

سلطان اتھل ریڈ بہادر سنہ ۱۰۰۰ء۔

سلطان اڈمنڈ بہادر۔ دوم

سلطان سوئین بہادر۔

سلطان نٹ بہادر یعنی کینوٹ۔

سلطان ہرولڈ بہادر۔

سلطان ہارڈی کینوٹ بہادر۔

سلطان اڈورڈ الملقب کنفیسر بہادر۔

سلطان ولیم بہادر۔ اول

سلطان ولیم بہادر۔ دوم

سلطان ہنرے بہادر۔ سنہ ۱۱ء۔ اول

سلطان اسٹیفن بہادر۔

سلطان ہنرے بہادر دوم

سلطان ریچرڈ عُرف شیر دل بہادر۔

سلطان جان بہادر سنہ ۱۲ء۔

سلطان ہنرے بہادر۔ سوم

سلطان اڈورڈ بہادر۔ اول

سلطان اڈورڈ بہادر۔ دوم

سلطان اڈورڈ بہادر۔ سوم

سلطان ریچرڈ بہادر ۔	دوم
سلطان ہنری بہادر سنہ ۱۳۹۹ع	چہارم
سلطان ہنری بہادر ۔	پنجم
سلطان ہنری بہادر ۔	ششم
سلطان اڈورڈ بہادر ۔	چہارم
سلطان اڈورڈ بہادر ۔	پنجم
سلطان ریچرڈ بہادر ۔	سوم
سلطان ہنری بہادر سنہ ۱۴۸۵ع	ہفتم
سلطان ہنری بہادر ۔	ہشتم
سلطان اڈورڈ بہادر ۔ — — — —	ششم
جنابہ ملکہ مری صاحبہ ۔	اول
جنابہ ملکہ الزبتھ سنہ ۱۶۰۳ع	
سلطان جیمس بہادر ۔	اول
سلطان چارلس بہادر ۔	اول
سلطان چارلس بہادر ۔	دوم
سلطان جیمس بہادر ۔	دوم
سلطان ولیم بہادر و جنابہ ملکہ مری ۔	ولیم سوم و ملکہ مری دوم
جنابہ ملکہ این صاحبہ سنہ ۱۷۱۴ع	
سلطان جارج بہادر ۔	اول

سلطان جارج بہادر۔ . . . . . . دوم

سلطان جارج بہادر سنہ ۱۸ء . . . . . سوم

سلطان جارج بہادر۔ . . . . . چہارم

سلطان ولیم بہادر۔ . . . . . چہارم

جنابہ ملکہ وکٹوریہ صاحبہ۔

ایگبرٹ

اتھیلولف

الفریڈ

ایڈوورڈ . . . . .

ایڈمنڈ . . . . ردیف

ایڈگار . . . . ولیم

اتھل ریڈ . . . . ریچرڈ دوم

ایڈورڈ . . . ریچرڈ اول

مارگریٹ — میلکم اسکاٹ لینڈ . . . . . رابرٹ

میٹلڈا — ہنری اول — ولیم

میتلڈا

ہنری دوم

جان

ہنری سوم

ہنری سوم

ایڈورڈ اول

ایڈورڈ دوم — عیسی بیلا فرانس

ایڈورڈ سوم — جان گونٹ - لایونیل کلارنس - ایڈمنٹ یورک

جان بوفرٹ — فیلپے پامارٹیمر

جان بوفرٹ ثانی — ملکہ مارگریٹ بوفرٹ

راجر مارٹیمر

ملکہ عنی مارٹیمر

ایڈمنڈ ٹیوڈر — ریچرڈ کمبریج ملکہ این مارٹیمر سے انکی شادی ہوئی

ہنری ٹوڈر

ریچرڈ پیلان تجینٹ

ایڈورڈ چہارم — ملکہ ایلزبتھ انکی شادی ہنری ٹودر سے ہوئی۔

پھر ہنری ٹوڈر ایک ہوگئے

ریچی بلڈوگس - ملکہ مارگریٹ - جمس اسکاٹ لینڈ

جمس ۱ — ملکہ مرے

ہنری ازلبطن ملکہ مارگریٹ - ان بادشاہ کی شادی ملکہ مرے سے ہوئی

جمس اول — ملکہ ایلزبتھ دوم
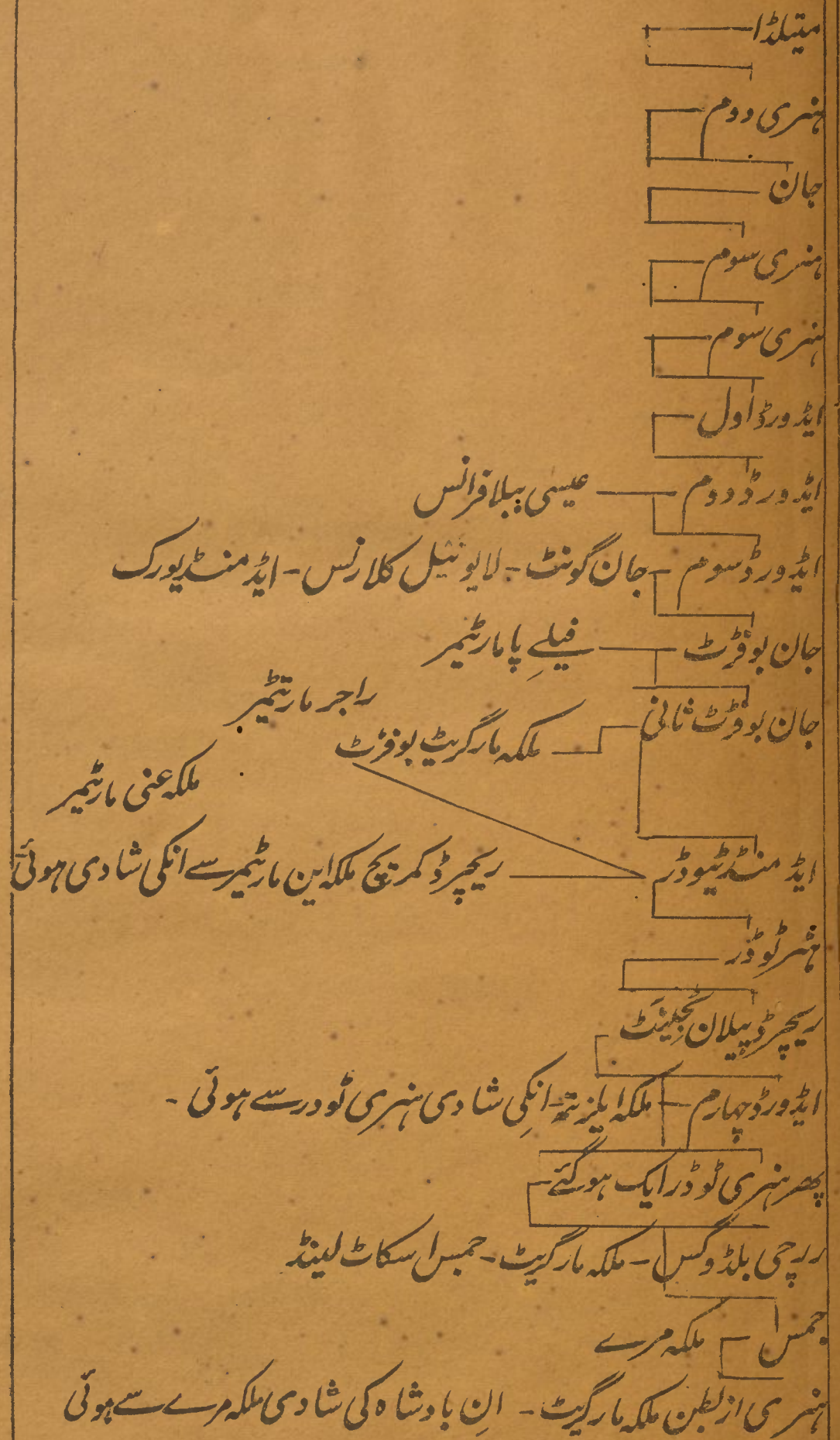
جارج اول — جارج دوم — ملکہ صفیہ انکی شادی ایک شخص نام گواس سے ہوئی انکا ایک بیٹا ہوا۔

جارج دوم — فریڈارے

جارج سوم

جارج سوم — اڈورکینٹ

جنابہ ملکہ وکٹوریہ صاحبہ

جنابہ ملکہ وکٹوریہ۔

خلاصہ یہ ہی کہ سلطان ایگبرٹ جوکہ پہلے بادشاہ ولایت کے تھے اور ہفت اقلیم پر قبضہ آنکا تھا اُنسے اور جنابہ ملکہ معظمہ دام اقبالہا سے تینتیس [۳۳] پشت کا واسطہ ہی اورشاہزادہ ولیم فتح جنگ سے چوبیس [۲۴] پشت کا واسطہ ہی۔
اور اسکاٹ لینڈ جمس پنجم سے گیارہ پشت کا واسطہ ہی۔
اور ویلس نام ملکہ ایڈمنڈ ٹوڈر سے تیرہ [۱۳] پشت کا واسطہ ہی۔
اور فرانس کی ملکہ عیلے بیلا سے اٹھارہ [۱۸] پشت کا واسطہ ہی۔
اور اسکاٹ لنڈا ور آئرلینڈ شاہزادہ خاندان میلکم سے پچیس [۲۵] پشت کا واسطہ ہی۔
اور گیلف گنٹس سے چھ [۶] پشت کا واسطہ ہی۔

تصویر جنابہ ملکہ معظمہ کوین وکٹوریہ قیصرہ ہند

Queen Victoria

اَلْاٰنَ اَشْرَعُ فِی الْکِتَابِ بِعَوْنِ اللّٰہِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ

بعدادا ے حمد موجد کون و مکان و مالک زمین و زمان و پس از رسائی ہدیۂ صلواۃ و سلام اوپر رہنمای طریقۂ راست محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مین میرزا محمد رئیس بخت المعروف بہ شاہزادہ محمد زبیر الدین گورگان قوم چغتائی ابن حضرت میرزا محمد دارا بخت میران شاہ ولیعہد بہادر ابن سلطان ابن السلطان حضرت ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ غفر اللہ ولہما۔ اس کتاب کا نام **موج سلطانی** رکھکر اپنے کوائف سفر مع حالات دیگر ترقیم کرتا ہون اور قلزم مضمون مین غواصی کرکے صدف دل سے دُر شہوار اور گوہر آبدار نکالکر رشتۂ خیال مین پروکر تقسیم کرتا ہون اور رئیس قلم صدر آرا ے حکایات و سخن کو کرسی قرطاس پر بٹھاکر کحل مقوی ماضی و حال سے قوۃ باصرۂ اہل ضعف کو افزایش دیتا ہون ارباب انصاف و ائتلاف سے امید ہی کہ **بیت** بد و را دو گر یابد خطاتے ٭ بنیار د بر سر من ماجراتے ٭

تصویر شاہزادہ میرزا محمد رئیس بخت مصنف کتاب

Prince Mirza Mohomed Rais Bakhat zubairuddin gorgan. Compiler of the book.

بباعث تخریب سلطنت اورزوال اقبال پہلا سفر میرا ترلام کا ہوا یہ شہر خوب آباد ہی نام یہانکے
راجہ کا رنجیت سنگھ ہی اُس زمانے مین بوجہ خُردسالی راجہ صاحب کے منشی
شہامت علیخان صاحب بطور اکسٹرا اسسٹنٹ ازجانب گورنمنٹ مقرر ہوئے تھے
ان صاحب کے انتظام سے رونق ترلام مین بہت ہی جب میری ملاقات ہوئی
بہت خوبیون کے آدمی معلوم ہوے پھر مین یہان سے جاورہ عُرف
گلشن آباد مین آیا محمد اسمٰعیل خان بہادر یہان گدّی نشین ہین اور کارپردازی
نواب خان جہان خان کرتے ہین اُنکی ملاقات سے مین بہت خوش ہوا
آدمی ذی علم اور سنجیدہ ہین یہ جگہ گو نہ رونق دار ہی نہ یہ کہ پُربہار ہی ایک مہینہ
بشہر دارالخلافہ شاہجہان آباد یعنی دہلی مین آیا بعد چندروز کے پھر ولولہ
شوق سیاحی دلمین سمایا اللہ کا نام لیکر مع چند خدمتگارون کے سوار ہوکر
ریاست الور مین وارد ہوا راجہ شیودیان سنگھ صاحب کا زمانہ تھا ہر ایک عرض
بغرض کا آشیانہ تھا شہر بہت آباد ہی ہر فرد بشر کا دل شاد ہی سڑکین نہایت
صاف مکانات بلند و بالا محلات اعلےٰ اعلےٰ باغات بکثرت باشان وشوکت
منجملہ اُنکے موتی ڈونگری ایک تختہ پُرصفا و پُرفضا ہی اُسکو الور کا دل کہیے تو بجا ہی
ہر ایک تختہ اُسکا پُربہار ہی قدرت حق آشکار ہی گرمی کے ایام مین ہوا اُسکی
فرحت زا ہی زندگی کا یہان مزا ہی جو گرمی زدہ جاتا ہی وہ ہی بار شربت نسیم پینے
سے اچھا ہوجاتا ہی مراقی کے مراق کو اُسکی ہوا ایک نسخہ مجرب متفق علیہ ہی
مین نے ایسی جگہ اور ایسے باغ راجپوتانہ مین نہین دیکھے اور سنگترہ تو
یہان کا مشہور ہی شیرین اور کلان ہوتا ہی چنانچہ اُسوقت مجکو اپنی والدہ کی نصیحت

مرحومہ و مغفورہ نواب رکبتہ النسا بیگم صاحبہ بنت مرزا محمد سلیمان شکوہ بہادر کے
تال کٹورہ واقع دہلی کا رنگترہ یاد آیا کہ عجب خوش ذائقہ اور کلان ہوتا تھا
اب وہ باغ بالکل ویران ہی فی الجملہ مین راجہ صاحب سے ملاقات کا
خواستگار نہوا باینوجہ کہ جو اس خاندان تیموریہ سے باعث انقلاب و علو فات
کجروی فلک کے ملاقات کا خواہان ہوا پہلے سوال نشست کرسی و زیر
کرسی کا پیش آیا قولہ تعالیٰ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ سیر کر کے
وارد ریاست جیپور ہوا اس شہر کے طرز کو دیکھکر کمال مسرت حاصل ہوئی
فی الحقیقت اس روش کی آبادی راجپوتانہ مین منتخب ہی بازار چوڑے ہر گلی
و کوچہ بہتر سے بہتر عمارات سنگین محلات شہ نشین حسب ظرف سیر کو جائیے بے تکلف
پھر اپنی جگہ پر آجائیے اور ادھر بازار مین نل آب شیرین کا روان ہی اور
شب کو گیاس کی روشنی سے معمور جہان ہی وجہ عدم ملاقات کی یہ ہوئی کہ راجہ
رام سنگھ صاحب کوہ شملہ پر تشریف لیگئے تھے توقف نامناسب جانکر دار المنصور
جودھپور کی طرف روانہ ہوا یہ ملک ریگستان ہی آبادی مین پریشان اگرچہ
ریاست عالیشان ہی جھرتی دروازہ کے قریب قیام کیا اول شناسائی
میر منشی رزیڈنٹ صاحب یعنی مولوی محمد انوار الحق صاحب سے ہوئی یہ صاحب
خاندان مولانا شاہ عبد العزیز سے ہین ایسے لوگ اب انتخاب روزگار ہین
خاص خلق محمدی ان صاحب مین موجود ہی بعدہ ایک خط راجہ صاحب کو بھیجا
خط کے پڑھتے ہی راجہ صاحب نے سواری و لوازم ضروری بھیجکر طلب فرمایا

تصویر راجہ مہاراج جسونت سنگھ بہادر والی جودھ پور

Maharajah Jaswant Singh of Jodhpore

جسوقت مین نزدیک پہونچا تو راجہ صاحب مع اپنے ارا کین دولت میری
پیشوائی کر کے اپنی نشست گاہ پر لیگئے اور مراتب قدیمانہ ادا کیے انکی
خوش اعتقادی سے مین بہت خوش ہوا جوان ہمیشال ہین خوشرو و نونہال ہین
شمشیر آبدار مردم جوہردار و اسپ باد رفتار شرفائے ذوی الاقتدار سے از حد
شوق ہی اور فن کشتی سے بھی ذوق ہی اسی سبب سے پہلوانون کو یہان فوق ہی
جودھپور کو دار المنصور کا لقب باعث قرابت کے ہمارے بزرگان سے ملا ہی
جتبک مین رہا بہت قدر و اعزاز کے ساتھ مجکو رکھا کچھ کچھ عادات راجہ صاحب کے
مین اپنے جناب مہاراج بہادر دربھنگہ مین پاتا ہون یعنی شرفا نوازی و غربا پروری
و شیر دلی و علوے ہمتی و بلند نظری باوجود ان اوصاف کے یہ صفت ایک ایسی ہی
کہ آج تک کسی رئیس مین نہین دیکھی باوجودیکہ عالم شباب ہی الاطبیعت شریف
سواے عبادت و پرہیزگاری کے امور فاسد کی طرف بالکل مائل نہین
باعث ناموافقت ہوا اور کسلمندی طبیعت کے بعد چند سال کے اپنے وطن مالوفہ
کی طرف استرداد کیا عزیز و اقارب دوست آشنا سے ملا چند مہینے باعث
صحت بدن مقیم ہوا اسی ایام مین والا درجات پسندیدہ صفات اعلیٰ قدر
جناب مسٹر سی ڈبلیو لنکن صاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر دہلی سے
ملاقی ہوا صاحب ممدوح نے ایک سارٹیفکٹ اپنا بطور یادگار مجکو عنایت
کیا علاوہ اسکے اور بہت سے ایسے الطاف ان صاحب کے مجھپر ہین کہ
اس مختصر مین گنجائش نہین رکھتے بعدہٗ سوار ہوکر الہ آباد مین آیا وہان بھی
طبیعت نہین لگی دل گھبرایا اور عظیم آباد عرف پٹنہ مین آکر ایک مکان مین ٹھہرا شہر

خوب آباد ہی ہر خرد و کلان کا دل شاد ہی بستی عرض مین کم طول مین زیادہ ہی یہانکے
لوگ خوش سلیقہ و شیرین سخن ہین منجملہ انکے مُجھی چودھری محمد ظہور الحق صاحب
جاگیردار اسلام پور کہ راقم سے محبت دلی رکھتے ہین باوصاف کثیرہ متصف ہین
انکی خوبی خلق احاطۂ تحریر سے باہر ہی چند روز رہکر مظفر پور مین وارد ہوا نواب
محمد تقی خان صاحب کہ ایک رکن مظفر پور ہین کمال محبت کے ساتھ مُجھسے
ملاقات کی اور اُنکے صاحبزادگان و خویشان سے بھی ملاقاتین ہوئین
منجملہ اور صاحبون کے سید محمد حسین خان صاحب عرف سید نواب جان صاحب کی ملاقات سے
میرا دل بہت مسرور ہوا اور یہ کچھ ایسی خوش خلقی کے ساتھ پیش آئے کہ جب سے
اور آجتک ترقی ارتباط ہی ایسے شخص کامل المودت کم دیکھنے مین آئے
خصائل ان صاحب کے تحریر قلم سے باہر ہین البتہ ملنے سے ظاہر ہو سکتے ہین
بعد چند روز کے مقام بتیا کو روانہ ہوا اس جگہ جب مین آیا تو فرحت دل اور
تازگیِ خاطر کے لیے ایک باغ مین ٹھہر کر خط اطلاعی ہمدست اپنے مصاحب کے
راجہ صاحب کو بھیجا بمجرد وصول خط ایک مکان بافراغت میرے قیام کے
واسطے بتا کر آراستہ کرا دیا بعد دو روز کے شب کے وقت تام جام نقرۂ مع
اردلی و مشاعل وغیرہ بھیجکر طلب کیا جب مین قریب باڑی یعنی محل کے پہونچا
تو راجہ صاحب تا صحن میرے استقبال کو آئے اور اپنے شیش محل مین لیجا کر مقام
صدر پر بٹھایا اور آپ دست بستہ کھڑے ہوے ہر چند مین نے کہا مگر نہ بیٹھے
اُسوقت مجکو اپنا وقت یاد آیا مگر اُنکے اعزاز و خوش خُلقی کی طرف طبیعت کو رجوع کیا
دل میرا یہان سے اُٹھنے کو نہین چاہتا تھا لیکن اُنکی تکلیف کا خیال کرکے حسب طلب

ہوا جب میں نے قصد اُٹھنے کا کیا تو عطر پھول پان کے بعد گیارہ عدد کشتیان بطور پیشکش پیش کین فی الجملہ مین مکان پر آیا ان راجہ صاحب کا نام راجندر کشور سنگھ ہی اور عمر قریب ستر برس کے ہوگی چند روز کے بعد وہان سے روانہ ہوا بخط مستقیم دربھنگہ مین آیا یہ راجہ مہاراج جناب لچھمیشر سنگھ صاحب بہادر دام اقبالہم و افضالہم کہ جنکی ہمنشینی مین مین فی الحال موجود ہون اُس زمانہ مین یہ نوباوہ ریاست و گلدستہ شرافت بنارس کے اسکول مین تحصیل علم انگریزی رونق بخش تھے حقیقت مین جناب ممدوح جیسا صاحب فضل و کرم ذی حلم و ہمہ لقبول منشی سخاوت مین دیکھا تو بحر سحاب + حضور اُسکے خجالت سے ہے غرق آب + مروت مین یکتا خورشید ہمتا گرامی نژاد خجستہ صفات اصل و نسل مین اشرف و اکرام سلسلہ وار مہاراج بن مہاراج کا ثبوت قواعد ریاست مین مضبوط غرور و تکبر پاس نہین خُلق مشہور ہی چشم مروت موفور ہی اللہ اکبر خالق ایجاد و تکوین نے صورت روحی مین جب سبکو مجتمع فرمایا اور صف بصف اپنے اپنے درجہ اور مراتب پر سرفراز کیا تو بعد جتانے توحید و احکامات کے تمامی کو امیدوار بخشش کا کیا مین نے جام ظرافت بھر کر پیا اور ماہی زبان کو دریاے مدح مین غوطہ دیا محتشم الیہ یعنے جناب ممدوح نے عرض کیا کہ اے واہب العطیات مجھکو کوئی ایسی چیز عطا فرما کہ جس سے دارین مین میرا نام اور کام ہو اُسوقت خالق الکونین نے ہمارے محسن رفیع الدرجات کو مرتبہ عالی بخش کر سرچشمہ اخلاق بنایا

یہ کُرسی نامہ جناب مہاراج صاحب بہادر دام حشمتہ ورج ہی

نام	اولاد	قوم
چاند ٹھاکر صاحب	شمکہ ٹھاکر صاحب جہکہ ٹھاکر صاحب دہودر ٹھاکر صاحب راجہ مہیش ٹھاکر صاحب سنتا ہون کہ ان صاحبون کی عادت بہت نیک تھی اور اپنے مذہب کے نہایت پابند اور بڑے پنڈت تھے۔	برہمن متھیل
راجہ مہیش ٹھاکر صاحب	رام چندر ٹھاکر صاحب۔ مہاراجہ گوپال ٹھاکر صاحب۔ اجیت ٹھاکر صاحب۔ پرتاب ٹھاکر صاحب۔ حاصل کنندۂ راج سرکار دہلی بعہد حضرت جلال الدین محمد اکبر شاہ	برہمن متھیل
راجہ گوپال ٹھاکر صاحب	ندارد	برہمن متھیل
راجہ پرمانند ٹھاکر صاحب	ندارد	برہمن متھیل
راجہ شیو بھنکر ٹھاکر صاحب	پوروشھوتم ٹھاکر صاحب۔ شنکر ٹھاکر صاحب نراین ٹھاکر صاحب۔ رام ٹھاکر صاحب رگھورام ٹھاکر صاحب۔ شام ٹھاکر صاحب سُندر ٹھاکر صاحب۔	برہمن متھیل
راجہ پرُوشوتم ٹھاکر صاحب	ندارد	برہمن متھیل

نام	اولاد	قوم
راجہ سندر ٹھاکر صاحب	مہے ناتھ ٹھاکر صاحب - مہاراج نرپت بہادر	برہمن متھیل
راجہ مہے ناتھ ٹھاکر صاحب	ندارد	برہمن متھیل
مہاراج نرپت بہادر	راجہ رگھو سنگھ بہادر - بابو شیو نندن سنگھ صاحب بابو نندن سنگھ صاحب - بابو کنوار سنگھ صاحب بابو ٹھاکر سنگھ صاحب بہادر لقب بہادری کا انسے شروع ہوا اور یہ بڑے انتظام کے آدمی تھے	برہمن متھیل
راجہ رگھو سنگھ بہادر	راجہ بشن سنگھ بہادر - بابو نراندر سنگھ بہادر	برہمن متھیل
راجہ بشن سنگھ بہادر	ندارد	برہمن متھیل
مہاراج نراندر سنگھ بہادر	ندارد	برہمن متھیل
مہاراج پرتاب سنگھ بہادر	برادر زادہ عموی مہاراج نراندر سنگھ بہادر کے تھے -	برہمن متھیل
مہاراج مادھو سنگھ بہادر	مہاراج کنوار کشن سنگھ صاحب - مہاراج کنوار چھتر سنگھ صاحب بہادر - مہاراج کنوار بابو کرت سنگھ صاحب - مہاراج کنوار بابو گوبند سنگھ صاحب بہادر - مہاراج ریاست سنگھ صاحب - یہ صاحب برادر خرد مہاراج پرتاب سنگھ صاحب کے تھے	برہمن متھیل
مہاراج چھتر سنگھ بہادر	مہاراج کنوار رودر سنگھ صاحب - مہاراج	برہمن متھیل

نام	اولاد	قوم
	کنوار بابو باسدیو سنگھ صاحب۔	
مہاراج رُدّر سنگھ بہادر	مہاراج کنوار مہیشر سنگھ بہادر بیکنٹھ باشی مہاراج کنوار کنشیر سنگھ بہادر۔ مہاراج کنوار بابو نندسور سنگھ بہادر۔ مہاراج کنوار بابو گوپیشر سنگھ بہادر عرف سند بابو صاحب۔	برہمن متھیل
جناب مہاراج مہیشر سنگھ بہادر بیکنٹھ باشی مہاراج والا دودمان مفخر راجگان جناب مہاراج لچھمیشر سنگھ صاحب بہادر دام اقبالہم و اجلالہم	جناب والا قدر مہاراج لچھمیشر سنگھ بہادر جناب مہاراج کنوار بابو رمیشر سنگھ بہادر	برہمن متھیل برہمن متھیل

شبیہ مبارک جناب مہاراج لچھمیشر سنگھ صاحب بہادر
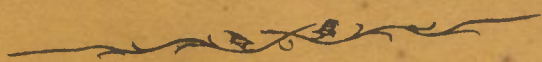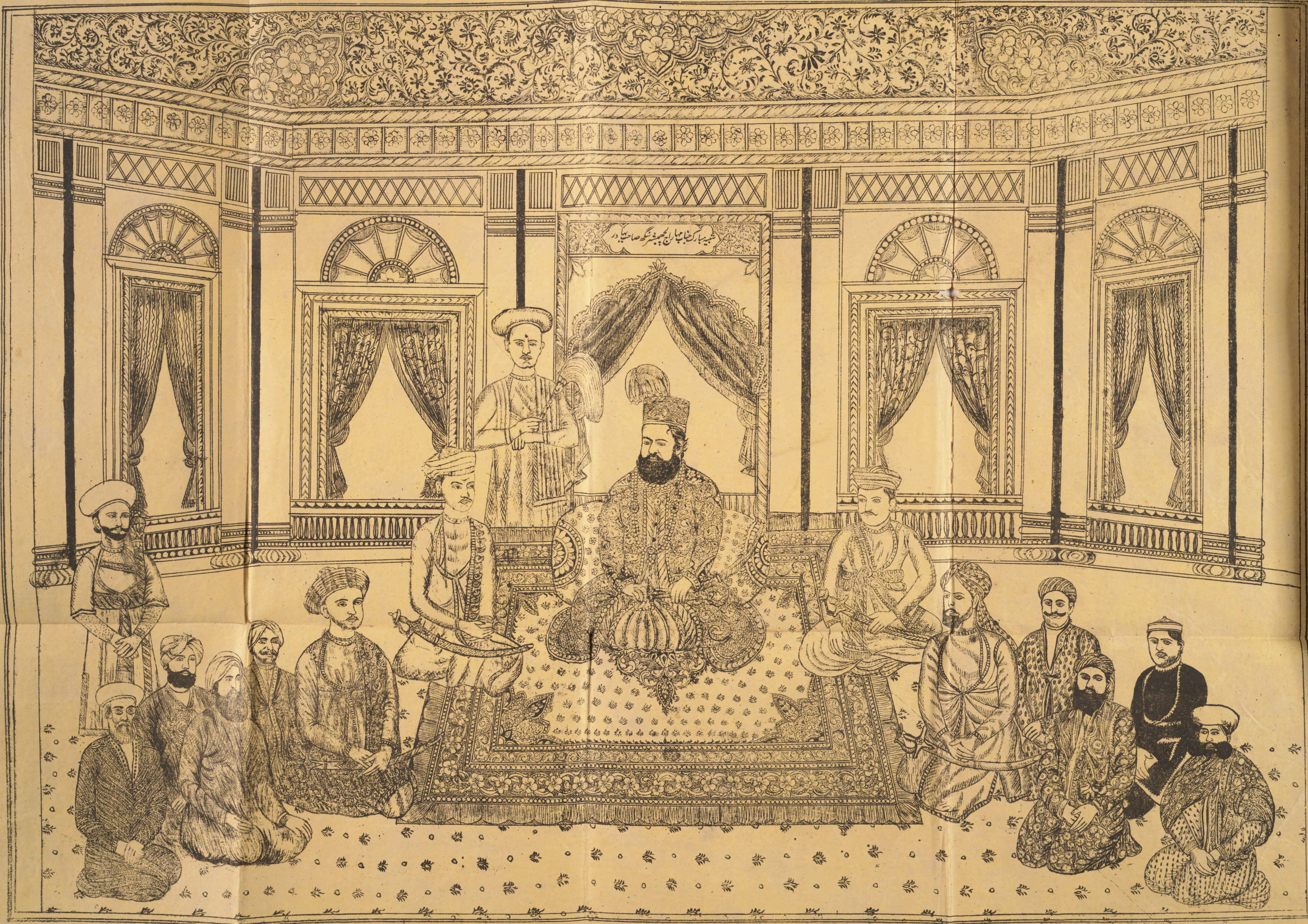
تصویر مہاراج کنور رمیشر سنگھ بہادر

Mahraj Kumar Rameswar Singh

کیفیت اصلی میری بالفعل قیام کی یہہ ہی کہ مین بکشش آب و دانہ و اتفاق زمانہ جو بھاگلپور
مین آیا تو جناب مخلص نواز مسافر آشنا بلند اقبال خورشید جمال مہاراج کنور
رمیشر سنگہہ بہادر دام حشمتہ برادر حقیقی جناب مہاراج معلے القاب ممدوح سے
ملاقات ہوئی اُسوقت مین نے کچھ کیفیت اپنی کہی سُنکر بدلداری و محبت شعاری
میری التماس کو قبول کیا مین انھین صاحب کی ذات والا صفات کے سبب سے
تاریخ ۱۷-ماہ مارچ ۱۸۷۸ء کو دربھنگہ مین آیا اور جناب مہاراجہ مستغنی عن الاوصاف کے
دیدار فیض آثار سے مشرف ہوا کمال محبت کے ساتھ مجھسے ملاقات کی
جناب موصوف کی صفت و ثنا کیا ہو سکتی ہی نہ قدرت زبان مین نہ طاقت قلم
مین کہ ایک شمۂ احسان کا بھی اظہار کرون جناب والا نے میری قدردانی اور
ہرطرح کی پاسبانی اسوقت ناپرسانیمن ایسی کی ہی کہ سوا ے اسکے کیا شکر ہو سکتا ہی
نظم اگر ہر موے من گردد زبانے + ز تو رانم بھر یک داستانے + بیارم گوہر شکر
تو سُفتن + سر موئے ز احسان تو گفتن + آب مین مع اپنے اہل و عیال کے
دربھنگہ مین رہتا ہون بہت آرام سے زندگی بسر کرتا ہون اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی اِحْسَانِهٖ
اے قادر حقیقی تو اپنے فضل و کرم سے ہمارے مخزن فیوض جناب مہاراج
عالی قدر بلیغ نظر والا دودمان حاتم نشان کو بطفیل حضرت سید عالم محمد مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک چراغ مراد و گلدستۂ آرزو یعنی فرزند ارجمند
صاحب شان رفیع المکان سکندر اقبال فریدون نوال بقراط راے
افلاطون پیرا ے زال تدبیر رستم شمشیر یوسف ثانی ماہ کنعانی عطا فرما میری دعا
سحری اور نیم شبی کو قبول کر آمین ثم آمین شعر جہانت بکام و فلک یار باد +

جہان آفرینت نگہدار باد + محمد صادق علی خان صاحب کے یہان ہمین نے چند روز
قیام کیا اور اُسی زمانہ مین محمد انوار علی خان صاحب سے بھی ملاقات
ہوئی محمد انوار علی خان صاحب چشم بد دور نونہال چمن حُسن و خوبی سرو روضۂ
خوش اسلوبی از سرتا قدم کوئی بات بد زیب نہین عین خوبی ہی اور گھوڑے کی
سواری مین ایسی وضع نشست ہی کہ جس سے دُگنی شان و شوکت راکب
و مرکب کی معلوم ہوتی ہی اور یہ بات اکثر کم ہوتی ہی محمد صادق علی خانصاحب
پُر اخلاق یہان کے بڑے رئیسون مین سے ہین قادر مطلق نے عالم ارواح
مین وقت تقسیم غرور و انکساری تکلف و بے تکلّف سادہ مزاجی اور چنان و
چنین کے اُنسے فرمایا کہ تم کیا چاہتے ہو عرض کی کہ انکساری
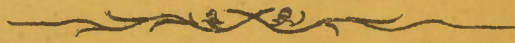
تصویر محمد صادق علی خان صاحب رئیس دربھنگہ

Sadique Alli Khan Rais Durbhangah

بعد ازان قصبہ پورنیہ مین آیا راجہ رضا علی خان صاحب سے ملاقی ہوا یہان کی
ململ بہت عمدہ ہوتی ہی بسبب ناقص آب و ہوا کے زیادہ توقف نہین کیا اور ایک خط
شوقیہ اپنے چپراسی کے ہاتھ چمپانگر رئیس بندیلی الغنی راجہ لیلانند سنگھ صاحب کے
پاس بھیجا چار گھڑی دن باقی رہے سوار ہوکر قریب شام کے پہونچا اور ایک خیمہ
جوکہ راجہ صاحب کی طرف سے ایستادہ تھا اسمین اوترا صبح کے سات بجے
راجہ صاحب خیمہ مین تشریف لائے البتہ راجہ صاحب لائق و فائق فہمیدہ و عادات
پسندیدہ خلیق و لئیق خندہ پیشانی حلم کے بانی شعر و سخن سے ذوق اچھی صحبت کا
شوق اشعار فارسی بھی عمدہ عمدہ یاد ہین بندہ در و زرہا طبیعت کو ہر طرح سے
مسرت حاصل رہی کنور پدمانند سنگھ صاحب انکے صاحبزادہ سے اسی زمانے کی
ملاقات ہی جوکہ عادات مہاراج صاحب مین ہین وہی ان مین بھی ہین جب ملاقات
ثانی بھاگلپور مین ہوئی تھی پھر مین کڑی گولہ آکر ریل پر سوار ہوا اور گیاجی آیا
یہ جگہ ہندوون کا تیرت گاہ ہی بہت آباد و پر فضا ہی ایک مہینا رہکر بخوبی سیر کی
اسوقت مجکو ایک ذکر یاد آیا کہ میرے جد بزرگوار حضرت نورالدین محمد جہانگیر بادشاہ
نے اپنی تزک جہانگیری مین مرقوم فرمایا ہی کہ گروہ ہندوون نے اوپر چار قسم کے
قرار پایا ہی اور ہر ایک اوپر طریق اور آئین خاص کے عمل کرتے ہین اور برس مین
ایک روز معین رکھتے ہین نقل مطابق اصل

طائفہ اول برہمن

یعنے پہچاننے والے اللہ تعالے جل شانہ کے اور وظیفہ انکا چھ چیز سے ہی
علم سیکھنا اور دوسرون کو تربیت کرنا اور آتش پوجنا اور آدمیون کو دلالت

طرف آتش پرستی کے کرنا اور کچھ محتاجون کو دینا اور کچھ آپ لینا اس طائفہ کا
ایک روز معین ہی اور وہ آخر ماہ ساون کا ہی کہ دوسرا مہینہ برسات کا ہی خرچ
اُس روز کا مبارک جانکر عابد و اُنکے اوپر کنارہ دریا کے اور تالاب کے
جاتے ہین اور طرح طرح کے افسون پڑھکر اوپر رسیون اور ڈورون کے
پھونکتے ہین اور دوسرا روز کہ بھادون شروع سال کا ہی اُن رسن ہاے
افسون دمیدہ کو راجہ اور بزرگان عہد باندھتے ہین اور شگون جانتے ہین
اور اُسکو راکھی کہتے ہین یعنی نگہداشت یہ دن ماہ تیر مین کہ آفتاب جہانتاب
برج سرطان مین ہوتا ہی واقع ہوتا ہی۔

طائفہ دوسرا چھتری ہی کہ ساتھ کھتری کے مشہور اور معروف ہی

اور مراد چھتری سے ایک طائفہ ہی کہ مظلومون کو شر ظالمون سے محفوظ
رکھتے ہین آئین اس طائفہ کا تین چیزین ہین ایک یہ کہ خود علم پڑھنا اور
دوسرون کو تعلیم نکرنا دوسرے یہ کہ خود آتش پرستی کرنا اور طرف پرستش
اورون کے رہنمون نہونا اور تیسرے یہ کہ خود محتاجون کو دینا اور آپ باوجود
احتیاج کے کچھ نہ لینا روز اس طائفہ کا بجی آوردی مین ہی اُس دن سواری کا
کرنا اور لشکر دشمن پر کھینچنا انکے نزدیک مبارک ہی اور رام چندر نے کہ
اُنکو ساتھ خدائی کے پوجتے ہین اُس روز لشکر کشی کر کے اوپر خصم اپنے کے
ظفر پائی تھی اُس روز کو معتبر جانتے ہین اور ہاتھی گھوڑون کی آرایش
کر کے پرستش کرتے ہین اور یہ روز ہر مہینے شہریور کے ہین کہ آفتاب
برج سنبلہ مین واقع ہوتا ہی سائیسون اور فیلبانون وغیرہ کو انعام دیتے ہین

طائفہ تیسرا بیش ہی

اور یہ جماعت اِن دونون طائفون کی کہ ذکر انکا گذرا خدمت کرتے ہین
زراعت اور خرید و فروخت اور سودا اور سُود سے شغل انکا مقرر ہی
اِس طائفہ کا بھی ایک روز معین ہی کہ اُسکو دیوالی کہتے ہین اور یہ روز
بیچ ماہ مہر کے کہ آفتاب برج میزان مین ہو واقع ہوتا ہی اٹھائیسوین تاریخ
ماہ قمری کے موافق رات کو اس روز چراغ روشن کرتے ہین اور دوستون
اور عزیزون کو جمع کرکے ہنگامہ قماربازی کا گرم کرتے ہین نظر اس طائفہ کی
اوپر سود و سودا کے ہی اور قدم لینیون کو اِس روز شگون سمجھتے ہین نقل
مطابق اصل ۔

طائفہ چوتھا شودر ہی

یہ گروہ شقاوت شکوہ کھتری ہنود سے ہی سب کی خدمت کرتے ہین اور ان
چیزون سے کہ مخصوص ہر طائفہ مذکور کی ہوئین بہرہ نہین رکھتے روز انکا
ہولی ہی باعتقاد انکے روز اخیر سال کا ہی یہ روز بیچ مہینے اسفندار کے
کہ نیر اعظم برج حوت مین منزل رکھتا ہی واقع ہوتا ہی بیچ رات اس دن کے
آتش کوچون اور بازارون مین روشن کرتے ہین اور جب دن ہوتا ہی تو ایک
پہر تک خاکستر وغیرہ اوپر سر ایک دوسرے کے اوڑاتے ہین اور ایک
شور و غوغا بلند کرتے ہین اور بعد اُسکے نہا دھو کر پوشاک پہنتے ہین اور
واسطے سیر باغ اور صحرا کے جاتے ہین جو کہ ضابطہ مقرر ہنود کا ہی حضرت جد بزرگوار
جلال الدین محمد اکبر شاہ بادشاہ کے زمانہ مین امرا ہند اور دیگر طائفہ

بتقلید انکے رسم راکھی بجالاتے ہین کہ لعل اور مروارید اور گلہاے مرصع بجواہر
گران بہا سے راکھی طیار کرکے اوپر دست مبارک کے باندھتے تھے اور یہ
رسم برابر میرے حضرت جد امجد ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ
بادشاہ ثانی کے زمانے تک رہی الغرض کہ بعد ازان یومو نگہ اکر راجہ صاحب
اور کنور صاحب سے ملاقات کی ان راجہ صاحب کو فنون سپاہگری سے
بہت شوق ہی بندوق اور تیر اندازی اور برچھی مین خوب مہارت رکھتے ہین
اور نہایت صاف باطن ہین مجکو اسوقت اپنے مہاراج ذوالاقتدار کا ایک
ذکر یاد آیا کہ ایک شب میرے سامنے شمع کی لَو پر نو نشانے بندوق سے
سر فرمائے اور ہر نشانے پر سر شمع کا اوڑ کر نشانہ ہو گیا اس جلسہ مین
مجتبیٰ محمد صادق علی خانصاحب بھی موجود تھے۔

تصویر مبارک جناب مہاراج لچھمیشر سنگھ بہادر دربھنگہ دام اقبالہ

MAHARAJ BAHADOOR DARBHANGAH

الغرض دیو مونگے سے سوار ہوکر ہزاری باغ ہوتا ہوا بیر بھوم مین راجہ مہتاب چندر سنگھ صاحب رئیس بردوان سے ملاقات ہوئی عجیب رنگین مزاج کے راجہ ہین یہ بیر بھوم وہ ہی کہ بعہد حضرت بزرگوار سلطان نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ نور اللہ مرقدہ کے شیر افگن خان یہان کے صوبہ دار تھے اسکا حال کتب تواریخ مین بخوبی درج ہی الحاصل وہان سے مونگیر مین آکر صاحب کلکٹر صاحب بہادر دام اقبالہ سے ملاقات کرکے بسواری ریل داخل کلکتہ ہوا چار مہینے ارمنی گورستان مین مکان کرایہ کا لیکر رہا اچھی طرح سے سیر کی یہان ڈپٹی عبد اللطیف خان صاحب سے ملاقات کی جنکو گورنمنٹ سے اب لقب نوابی مرحمت ہوا ہی جو صفتین کہ چاہیین وہ ان صاحب مین موجود ہین سبحان اللہ اول تو یہ جگہ جاے صدر والا عصر بلند نظر عالی قدر گورنر جنرل بہادر نائب حضرت باشوکت وحشمت قیصر ہندوستان بلیغ المکان جناب ملکہ معظمہ دام اقبالہا وافضالہا سایہ فضل اللہ عدل گستر رعایا پروری کی ہی کہ آج جنکے جلال واقبال سے بڑے بڑے بادشاہان اولوالعزم مثل بیر زال لرزان ہین اور اکثر بادشاہ تمناے حصول ملازمت دلمین رکھتے ہین اور آستان بوسی کو دولت عالیہ پر حاضر ہوکر عتبہ بوسی بجالاتے ہین اللہ تعالے ایسے شہنشاہ کو کہ جنکے سایہ علوت وعطوفت مین ہر خرد وکلان شاد ہین تا دیر گاہ سلامت رکھے آمین ودوم آبادی

لب دریا سوم تاجران متمول کا مقام ہی اسکی تعریف احاطۂ تحریر سے باہر ہی
دیکھنے پر موقوف ہی وہان سے کُشٹیہ آیا چند روز آمد کشتی کلان کا منتظر رہا
بعد دستیابی کشتی براہ بحری قصبۂ دولائی مین آیا چودھری محمد عظیم کو اطلاع
ہوتی چند روز مجکو بہ منت رکھا آدمی اچھے ہین پھر مین کشٹیہ آکر بسلوری اگنبوٹ
ڈھاکہ عرف جہانگیر نگر مین پہونچا یہ شہر وہ ہی کہ جسکو حضرت جہانگیر بادشاہ نے
آباد کیا تھا اور نام اسکا اپنے نام پر رکھا تھا بمرور ایام جو مکانات
کہ قدیم تھے اب وہ مسمار ہوگئے ہین فقط ایک مسجد باقی ہی بلکہ آبادی جس جگہ
پہلے تھی اب وہان نہین ہی یہ جگہ خاص بنگالہ ہی بہت آباد ہی اور لوگ بھی
بااخلاق ہین ہر ایک کام مین جُست وچالاک ہین اکثر صاحبون سے ملاقات ہوئی
تو انکو خلیق پایا کپڑا یہان کا ہند مین مشہور ہی اور کام سونے چاندی کا بھی
ہر قسم کا بنتا ہی شوکت مآب والا اکتساب جناب کمشنر بلپیو صاحب بہادر سے
مین نے ملاقات کی نہایت اخلاق سے پیش آتے پھر مین نے ایک طغرا
جلی صاحب ممدوح کے نام کا بخط فارسی لکھکر نذر کیا بہت خوش ہوکر لیا
اور انھین صاحب موصوف کے ذریعہ سے کلکٹر صاحب بہادر دام شوکتہ سے
نیاز حاصل ہوا یہ صاحب بھی بہت خوبی کے ساتھ پیش آتے بعدہٗ سی ایس
آئی نواب خواجہ عبد الغنی خان صاحب بہادر نے مجھسے مع فرزندان کے ملاقات
کی یہ سفر بار دیگر میرا ڈھاکہ کا تھا یہان کی سیر سے جب مین سیر ہوا تو
مرشد آباد آکر بابوچہ سے کشتی پر سوار ہوکر ناٹور متصل رام پور بولیا ضلع
راج شاہی مین آیا شب کا وقت تھا اور میری طبیعت منتشر تھی کہ کہان

قیام کیجیے مجبوراً پھر اسی واسطے اطلاع کے مکان پر رئیس یعنی خان بہادر مولوی
محمد رشید خان صاحب خلف چودھری محمد علی خان مرحوم ابن چودھری دوست محمد خان
نور اللہ مرقدہ کے بھیجا اُس روز دوپہر سے وہ نونہال چمن مروت و خیابان
مودت صحرا مین واسطے شیر افگنی کے گئے ہوے تھے اور اُسوقت تک نہ آتے
تھے مگر جب خنکار عزیز الحق صاحب جاگیردار موروثی خاندان شاہی نے
خبر میرے آنے کی سُنی فوراً ایک مکان جھاڑ فانوس مسند و کوچ و مسہری
وغیرہ سے آراستہ کر کے مجکو اُسمین اُتارا اور دیر تک بیٹھے رہے ہر طرح
کی بات چیت رہی بعد تھوڑی دیر کے رئیس صاحب موصوف کے یہان سے
کھانا آیا پس از انفراغ طعام نماز عشا پڑھکر سو رہا جب ماہ منیر نے اپنے
رُخ زیبا کو چادر مغرب مین چھپایا اور نیر اعظم نے اُفق محبت وداد سے
قدم باہر نکالا مین اُٹھا اور حوائج ضروری سے فارغ ہو کر بیٹھا ہی تھا
کہ ایک چوبدار نے عرض کی کہ رئیس صاحب ملاقات کے واسطے تشریف
لاتے ہین مین نے اُسی وقت یہ مصرعہ پڑھا مصرع زہے سعادت آنکس کہ یادش
آرد یار + جب اُس مہ نخشب نے قدم جاہ ملاقات کا صحن آذر مین رکھا مانند
کبک دل بے اختیار ہوا کھڑے ہو کر معانقہ کیا مزاج پُرسی ہوئی پھر تو ہر روز
رات دن کی صحبت ہونے لگی برابر سیر و شکار سے کام تھا دوسرے شغل کا
نہ نام تھا یہ صاحب مجھسے ایسی محبت رکھتے ہین کہ بیان سے باہر ہے اور
مجکو بھی اُنسے اُلفت قلبی ایسی ہے کہ تاحال چوتھے پانچوین اُنکا خیال آجاتا ہے
خان موصوف جوان رعنا قابل دیدہ ہین دو برس یہی صحبت رہی پھر

تصویر مجی محمد رشید خان صاحب المخاطب خان بہادر رناٹور

Choudhry Muhammad Rashid Khan
Bahadoor

جوش سیر تحیر و برکا دلمین سمایا بکشش آب و دانہ پھر دہلی آیا واضح ہو کہ جو
ذکر سفر مرقوم بالا ہی اُسکا سنہ و تاریخ یاد نہین رہا اب یہان سے حال سفر تاریخ وار
لکھتا ہون راقم کے مد نظر تھا کہ کچھ کیفیت وطن مالوفہ آبائی دار الخلافت
شاہجہان آباد قلمبند کرے مگر وہ مثل مجکو کسی کی یاد آئی کہ اپنے مُنھ میان مٹھو
اسواسطے عنان قلم کو روک کر شبدیز ابلق الفہار کو میدان سیر مین کاداد دیگر
چوگان شہر و دیار پھراتا ہون الغرض انھین روزون مین چند ملاقاتین معدن
اخلاق منبع اشفاق جناب جی جی ڈلمرگ صاحب بہادر سے ہوئین مین سمجھتا ہون
کہ ان صاحب کا الطاف مجھپر خاص تھا وقت روانگی ایک سارٹیفکٹ لطیب
خاطر عنایت فرمایا ۲۵-ماہ ذیقعدہ ۱۲۹۵ھ ہجری مقدسہ کو جو واسطے لانے
متعلقین کے دربھنگہ سے دہلی گیا تو سراج خاندان والا دودمان شاہزادہ
مجی مکرمی جناب میرزا محمد سلیمان شاہ بہادر گورگان دام حشمتہ ابن
جناب میرزا محمد ہدایت افزا بہادر المعروف بمیرزا محمد الٰہی بخش صاحب
رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی تو بعد تذکرات دیگر زبان محبت ترجمان سے فرمایا

تصویر میرزا محمد سلیمان شاہ بہادر گورگان
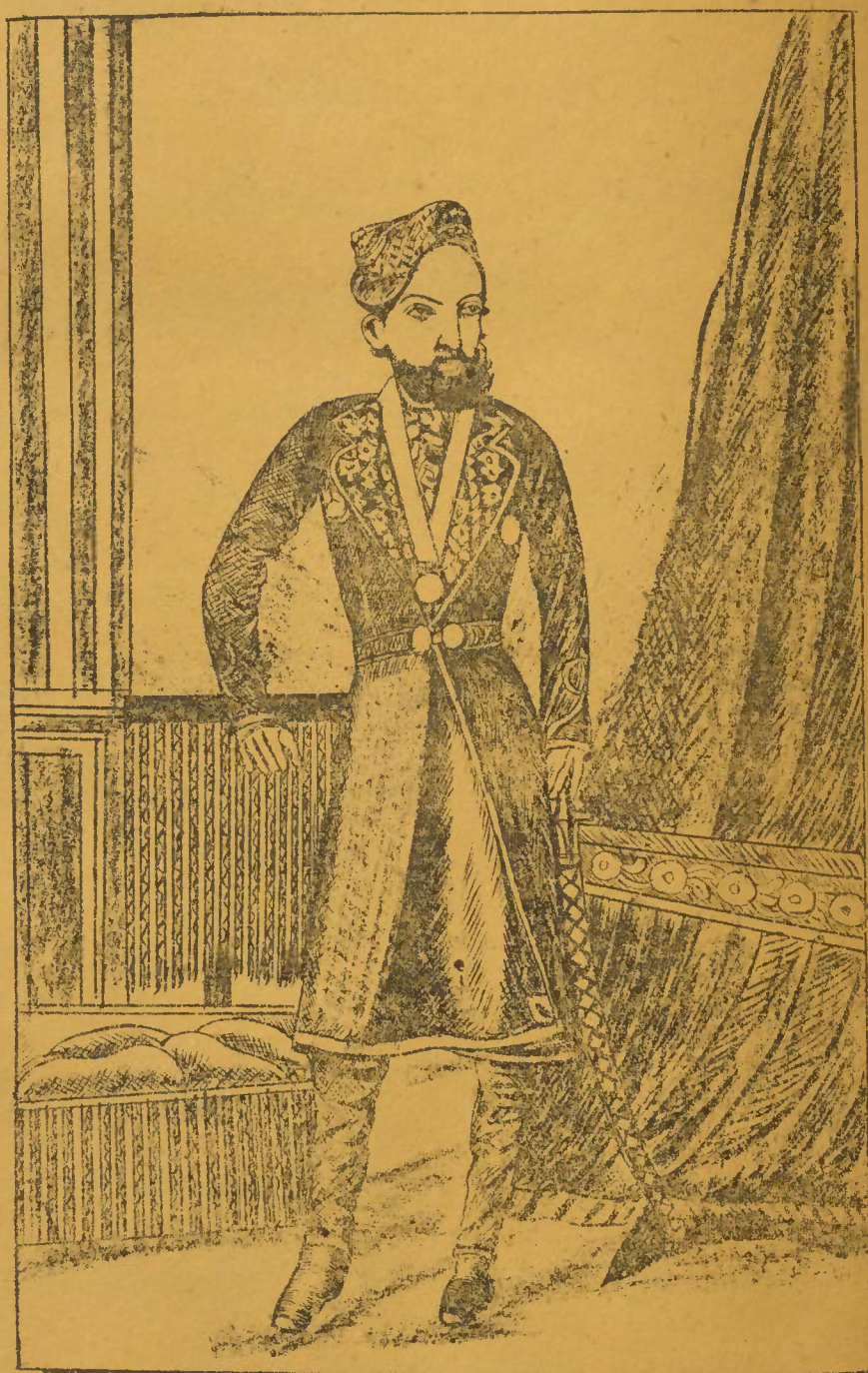
Prince Sulaiman Shah.

کہ ملاقات کمشنر صاحب بہادر ضرور ہی ایک تو انکا فرمانا دوسرے میری عادت
المدعا ایک روز واسطے حصول ملازمت ثمہ یا آیات خورشید صفات شہرت
انتما افلاک انبساط بلیغ درجات جناب پلیمر تاٹ بلیننگ صاحب بہادر
دام اقبالہ علے الصباح گیا نیاز حاصل ہوا سبحان اللہ ان صاحب کے
اوصاف ایسے ہین کہ اگر تمام لکھے جائین تو صفحہ قرطاس عنبر آگین ہوجاے
اپنی شرع شریف کے بہت پابند ہین باوصف اس عہدے اور حکومت اور
عدیم الفرصتی کے اداے مفروضات ہین کبھی تساہل اور تکاسل کو کام نہین فرماتے
خلق و مروت ہین لاثانی غربا پروری کے بانی رحیم و کریم خصوصاً ہمارے
خاندان تیموریہ پر نظر الطاف ہمیشہ فرماتے ہین ایسے حاکم قسمت سے تشریف
لاتے ہین خداوند تعالے انکو حیات خضری بخشے اور مرتبہ گورنری عطا
فرماوے انکے احسان کا بیان میری زبان سے کب ہوسکتا ہی مجکو ایک
چٹھی بعین عنایت ایسی مرحمت فرمائی کہ جس سے میرا موجب افتخار و وقار کا ہوا
اٹھائیسوین تاریخ جمادی الاول ۱۳۰۹ھ کو دہلی سے بنارس آکر ایک مکان
کرایہ لیکر مقیم ہوا کیفیت بنارس کے سفر کی اسطرح پر ہی کہ جب مین ریل سے
اُتر کر گھاٹ پر گیا کشتی منگائی سوار ہوا دریا سے ہمکنار ہوا شروع برسات
تھی عجب کیفیت تھی آسمان پر ابر غلیظ نمایان تھا قدرت حق نے عجب
سما دکھایا تھا جسوقت ملاحون نے پانی پر ڈانڈہ لگائی گھٹا آئی تاریکی مثل زلف
محبوبان ہر سمت چھائی بجلی چمکی رعد گرجا شور پیدا ہوا مینھ برسنے لگا دل دھڑکنے لگا
مولف پانون ہمت کا لڑکھڑانے لگا + خوف سبکے دلون پہ چھانے لگا +

ہوا اس زور سے چلی کہ کشتی ہلی جب یہ تلاطم نظر آیا حضرت نوحؑ کے طوفان کا
خیال ہر ایک کے دل پر چھایا وہان کون مددگار تھا اللہ ہی یار تھا حضرت
خضر نے بھی دیکھکر کنارہ کیا مگر امداد غیبی نے پار لگایا کوئی خوف دریا سے
منہ ہی منہ مین بڑبڑاتا تھا کوئی یا مشکلکشا کہکر پکارتا تھا کوئی ناصیہ عجز کو تختہ
یاس پر رگڑتا تھا راقم کی زبان پر یہ شعر جاری تھا اگرچہ اس آفت سے
دم تن سے عاری تھا ؎ درین دریاے بے پایان درین طوفان شور
افزا + دل افگندیم بسم اللہ مجریہا و مرسیہا + ایک شخص متولی درگاہ شریف
نبوی جامع مسجد واقع شاہجہان آباد اس واردات مین شریک تھے کہنے
لگے کہ مجھسے یہ صدمہ دیکھا نہین جاتا سربسجدہ ہوکر کلام مجید آواز بلند پڑھنے
لگے اور ہر ایک پر دم کرنے لگے ہر شخص کے اوسان باختہ تھے ایک دوسرے کا
منھ تکتا تھا سکوت سناٹے کا عالم تھا اصلی مزاج کسی کا قائم نہ تھا دریا کی برودت نے
ہر ایک پر غلبہ پاکر مثل روباہ کے بنا دیا تھا حواس خمسہ گم تھے صمٌ بکمٌ عمیٌ
کا نقشہ تھا الا ماشاء اللہ انجمیون نے وہ گن دیکھا آہ مستول امید پر بادبان حسرت کو
تان کر ہواے مراد پر اڑایا آخر الامر خدا خدا کرکے افتان و خیزان بحال پریشان
کنارہ ہاتھ آیا ہر ایک شکر پروردگار بجالایا سب کے تنون مین جان آئی گویا عمر دوبارہ
پائی اس ہواے ناموافق سے امن پایا اللہ نے ماہیان گرسنہ کے شکار سے
بچایا عبد اللہ خان کو کہا کہ ملاحون کو انعام دو اور کچھ خیرات کرو اسوقت
سیر منظور نہ تھی قیام گاہ یعنی مکان کرایہ گرفتہ پر آیا بعد اطمینان خاطر مستغنی
عن الالقاب والاخطاب الگزنڈر تکسپیر صاحب کمشنر بہادر کی ملاقات

گو گیا صاحب موصوف نہایت اعزاز سے پیش آتے طبیعت مسرور ہوئی رخصت ہو کر
مکان پر آیا بعد نماز ظہر شاہزادہ میرزا اسکندر بخت صاحب ملاقات کے واسطے
آتے بہت دیر تک صحبت ہمنشینی گرم رہی میرزا ہدایت مرحوم نے اکثر شہر کی
تعریف کی دیکھنے کو دل چاہا ہر چہار طرف پھر کر سیر کی بازار چوک نہایت آباد
و رونق دار دیکھا طرز آبادی نہایت خوش قطع و خوش وضع بازار وسیع دکانین
رفیع بازار کو بلا تشبیہ صحن مسکن حوران بہشتی کہیے تو بجا ہی اور دکانین کو حجرۂ
خاص غلمان لکھیے تو روا ہی ہر ایک دوکان مال و زر کی کان ہی دکانداروں کی
عجب شان ہی طاقہ ہاے زربفت اور کمخواب دوکانوں مین دھرے ہین اور
چمک مین ایسے بنے ہین جیسے آسمان پر ستارے جڑے ہین جوہریون کی
دکانون پر جواہر کا ڈھیر لگا ہی خریدار ہزار جان سے خریدنے کو کھڑا ہی
کہین پارچۂ ریشمی فروخت ہوتے ہین مزدور سرون پر ڈھوتے ہین کسی طرف
ترکاریون کا ڈھیر لگا ہی اور کسی طرف میوہ ہاے بوقلمون کا انبار چنا ہی کسی سمت
ہار و گجرے ہین کوئی سادہ کوئی بنت کاری سے بنے ہین شوقین آتے ہین لیجاتے ہین
دلال غضب ڈھاتے ہین خوب رنگ دلالی جماتے ہین ہنوز آنکھ ملی نہین ہے
جیراتے ہین دل کی بات سمجھ جاتے ہین علاوہ اسکے اور بھی عجائبات دیکھے سبحان اللہ
یہ جگہ عجب دلفریب ہی طلسم فرنگ کی یہان سیر ہی نہین نہین کہان طلسم فرنگ
کجا اس شہر کے نیرنگ وہ بندون کا ایجاد ہی یہ حسن خداداد ہی اس شہر کے
جلاہون کو مالدار سنا ہی ہندون کی شدت مسجدین بکثرت نمازیون کی قلت
ہان اس شہر کی آبادی بے فصیل وکفیل ہی تاریخ ۲۷ کو بمودہ ڈمی عرف اسٹیشن

ستھے علاقہ راجہ ریوا مین اگرچہ قیام پذیر ہوا مگر بسبب کثرت بارش کے اس جگہ
کی سیر نہو سکی تاریخ ۱۲ کو ریاست میہر مین وارد ہوا حافظ داود کے ہاتھ ایک خط
بمضمون سرسری اطلاعاً راجہ کو بھیجا اُنھون نے جواب مین لکھا کہ درنیولا میرے
ہان غمی ہوگئی ہی کم نصیبی میری کہ مین اسوقت ملاقات سے محروم رہا آپ
چندروز تکلیف فرماکر توقف کرین تو مین شرف ملاقات سے بہرہ ور ہوسکتا
ہون راقم کو توقف منظور نہ تھا کوچ کیا تاریخ ساتوین رجب المرجب کو داخل
ریاست اندور ہوکر وکیل تپا کے بنگلہ مین قیام کیا اندور کے مکانات سنگین نمکین
ہین شہر کے کنارے ایک ندی جاری ہی ندی کا پُل نہایت خوبصورت کسی
یورپین کا بنوایا ہوا ہی اسکے مہتمم کی تصویر بھی سنگ سفید پر پل کے جنوب
رُخ کشیدہ ہی آپا بولیا ایک شخص ہین اُنکو مین نے خود پسند پایا لیکن معظم
مکرم جناب کرنیل ڈیلی صاحب بہادر دام اقبالہم سے جو میری ملاقات
ہوئی تو اُنکو بہت ذی خلق ومسافر دوست خاندان پرست پایا صاحب ممدوح
اندور کے رزیڈنٹ ہین شب کو کرم علی خانصاحب منشی رزیڈنٹی وعبد الصمد
خانصاحب المتخلص بہ ہجر شاگرد مولوی امام بخش صہبائی مرحوم دہلوی میری
ملاقات کو آئے ہر دو صاحب سے ملکر طبیعت بہت خوش ہوئی نہایت لائق
وفائق ہین صبح صدر الدین وکیل اندور سے بھی اور نواب علی بہادر خان صاحب
مرحوم رئیس باندہ سے بھی ایک ملاقات ہوئی اور ایک ملاقات راجہ
تکوراؤ صاحب والی اندور سے رستہ مین ہوئی انکی وضع درباری مین نے
لوگون کی زبانی اچھی نہین سنی کوچ کیا اور تاریخ ۲۷ ماہ رمضان المبارک کو

داخل پیران دھار ہوا یہ جگہ اگرچہ مختصر ہی الّا آبادی مین غنیمت ہی میرے جنّت آرامگاہ حضرت سلطان محی الدین اورنگ زیب عالمگیر کے وقت مین یہ پیران دھار بہ لفظ دھار الانوار کرکے لکھا جاتا تھا یہان کے راجہ معجزہ شق القمر جناب رسالت مآب مفخر عالم حبیب کبریا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم دیکھکر آرزومند اسلام کے ہوئے تھے بموجب درخواست جناب سرور کائنات مفخر موجودات سید عالم نے حضرت عبد اللہ صحابی رضی اللہ عنہ کو واسطے تلقین کے بھیجا تھا دونون کے مزار ایک ہی برج مین ہین ان راجہ کا نام راجہ بھوج تھا یہ دولت ایمانی انھین راجہ تک ہی وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ خلاصہ اسکا کتب تواریخ سے معلوم ہو سکتا ہی اقبال نشان عظیم المکان جناب کنکٹ صاحب پولٹیکل ایجنٹ علاقہ امجھرہ سے جب مین ملا تو بہت مہربانی و نوازش سے پیش آئے۔

تاریخ بائیسوین ماہ محرم الحرام ۱۲۹۰ہجری قدسی کو جھابوہ مین آیا اثناے راہ مین عجب طرح کی آبادی دیکھنے مین آئی سواے کلبہ ہاے کہنہ کے اور کچھ نظر نہ آیا یہ بستی جھابوہ بہت مختصر ہی باجرے کی پیداواری بکثرت ہی یہان کے راجہ کا نام گوپال سنگھ ہی تاریخ ۲۳ ماہ مذکور کو وارد ریاست بالا سندور ہوا اور ایک خط مضمون اطلاعی نواب صاحب کو بھیجا یہ جگہ علاقہ گجرات سے ہی نواب صاحب نے ایک مکان میرے اُترنے کے واسطے دیا دوسرے روز مجھکو بلوایا اچھی طرح ملاقات کی اور تبکرار کہا کہ آپ یہان توقف کرین چونکہ اُس زمانے مین مجھکو شوق ملکون کے سیر کرنے کا تھا اس سبب سے درباب استقامت ابا کیا

اِن صاحب کے علاوہ اور بھی کئی نوابون اور راجاؤن نے مجھسے کہا تھا لیکن
مین نے قبول نکیا حقیقت اس بالاسند ورکی یہ ہی کہ اُنکے آبا واجداد سلطان
محمود غزنوی کے ہمراہ غزنین سے آتے تھے قوم انکی بابی ہی جب میرے
قبلہ وکعبہ حضرت سلطان جلال الدین محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی نے
جلوس فرمایا توان لوگون کو ریاستین عطا کر کے خطاب نوابی سے سرفراز کیا
یہان کی آبادی مثل قریات کے تصور کرنی چاہیے فصیل سنگ خارا کی
مع تین دروازون کے ہی اور اندرون شہر ایک کوٹ ہی اُسمین نواب صاحب کا
محل بنا ہوا ہی جسکو اُس ملک مین باڑہ کہتے ہین ورین زمان تحصیل یہان کی
اسّی ہزار کی ہی یہان عملداری پہلے بھیلون کی تھی بعدہٗ میرے جد بزرگوار
حضرت سلطان محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی نے جاگیر شار خان جد
نواب صاحب مذکور کو عطا کر کے فرمان کرامت نشان جاگیرداری کا مرحمت
فرمایا ان نواب صاحب کا نام زور آور خان ہی اٹھائیسوین تاریخ کو سات بجے
دن کے موضع ڈاکور مین وارد ہوا اُسکی طرز نہایت عمدہ دیکھی ایک مندر
بہت بلند و بالا بنا ہوا ہی اور اُسکے گرد ایک تالاب پُر فضا پانی سے بھرا ہوا ہی
اگرچہ یہ تشبیہ درست نہین ہی الا بلا تشبیہ ہر موج اُسکی مانند موج دلربا ہی اور
صفائی اُسکی مثل دل اہل صفا ہی کل موضع کی عمارت خشتی ہی ہر قسم کی چیزین یہان
ملتی ہین کنارے گاؤن کے ایک گاو خانہ بنا ہوا ہی دس ہزار گائین پوجاکی
اُسمین چھوٹی ہوئی ہین یہان کی ہر جگہ لائق دیکھنے کے ہی خرچ اُس گاو خانہ کا
مہاجنون کے ذمہ ہی آبادی ہندو اور مسلمان کی بہت ہی یہ بات سب جگہ سے

یہان عمدہ دیکھنے مین آئی کہ ہندو و مسلمانون مین اتفاق ہی ایک دوسرے کا حامی ہی اور یہان گرمی بدرجۂ اتم پڑتی ہی شروع ہوتے ہی ماہ چیت سے ماہ بیساکھ لُطف آتا ہی ایک کیفیت عجیب مشاہدہ ہوئی کہ جب کوئی ہندو مرجاتا ہی تو اُسکے دوسرے روز سب قبائل کے مرد و عورت جمع ہوکر تالاب پر جاتے ہین مرد تو کسی درخت کے نیچے بیٹھکر مُنھ ڈھانپ کر ہُو ہُو کرتے ہین اور عورتین حلقہ باندھکر نوحہ اور سینہ زنی کرتی ہین اور درمیان حلقہ کے ایک عورت کھڑی ہوکر اپنی زبان گجراتی مین کہتی ہی اور اُسکے ساتھ وہی الفاظ سب کہتے ہین بعدہٗ تالاب مین اشنان کرکے اپنے اپنے گھر جاتے ہین الغرض دو گھنٹہ تک یہی جلسہ باہمی رہتا ہی یہ رسم تمام گجرات مین جاری ہی ۳۰- تاریخ کو باگرولی مین داخل ہوا ایک شب قیام کیا اسکی آبادی مع ہندو مسلمان کے قریب دس ہزار گھر کے ہوگی یہ قصبہ علاقۂ گاہکواڑ یعنے بڑودہ سے ہی ہم تاریخ ماہ صفر المظفر کو شب کے بارہ بجے وارد موضع بپٹلا دہوایہ گانون بھی علاقۂ بڑودہ سے ہی دسوین تاریخ کو علے الصباح داخل بندر کھمات ہوا نام نواب صاحب کا حسن یاور خان ہی درمیان شہر کے ایک مسجد عہد شاہان تیموریہ بزرگان احقر کی تعمیر ہی اور چاردیواری شہر کی سنگ خارہ کی بنی ہوئی ہی بتمادی ایام دروازے جابجا سے منہدم ہوگئے ہین اس عمارت سے معلوم ہوتا ہی کہ کسی زمانے مین یہ جگہ کچھ رونق دار ہوگی بیرون شہر متصل درگاہ بالی شاہ ایک تالاب ناگیر کرکے مشہور ہی البتہ یہ جگہ با فضا ہی ایک تو رونق تالاب دوسرے برکت ذات میمنت لزوم اہل قبر کی ان دونون وجہ کے التزام سے

خاص یہ مقام گونہ وابستگی کا ہی چنانچہ میرا قیام یہین تھا اِن بالی شاہ کے
انتقال کو عرصہ پانچ سو برس کا ہوا انکی قبر کا حصار بہت پختہ بنا ہوا ہی یہان ایک
کیفیت مین نے عجیب دیکھی قابل سننے کے ہی اور وہ یہ ہی کہ یہان سال مین ایک
مرتبہ بوقت شب سمندر مین جوش پیدا ہوتا ہی اُسوقت تمام مرد و عورت بطور
میلہ کے جمع ہو کر جاتے ہین الا ہنود بکثرت ہوتے ہین غسل کر کے پھر اپنے
اپنے گھر چلے آتے ہین یہان عقیق کی کان ہی عمدہ عمدہ عقیق یہان ہوتا ہی اور
یہان سے قسم قسم کی چیزین تیار ہو کر ولایت جاتی ہین نواب صاحب کا
مذہب امامیہ ہی مین نے بسبب علالت نواب صاحب کے ملاقات کا انتظار نہین
کیا بزرگان راقم کی طرف سے انکے بڑون کو لقب النجم الثانی مرزا محمد قلی
نجم الدولہ کا ہوا تھا چنانچہ وہ آج تک کرسی بکرسی چلا آتا ہی چھبیسوین ۲۶ تاریخ کو
موضع دیوان مین آیا اور مسافر خانہ مین ٹھہرا یہان ایک شخص شہزادے کے نام سے
مشہور تھے جب میری اُنسے ملاقات ہوئی تو عملی اور جعلی پایا اسی طرح بعض بعض
جگہ اور بھی دیکھا کہ لوگ شہزادون کے نام سے مشہور ہین اگرچہ اس نام کی
زمانہ حال مین کچھ بزرگی نہین مگر نہین معلوم کہ وہ کیا سمجھتے ہین آخر مین انکا حال
منکشف ہو جاتا ہی لوگون کی نظرون مین ذلیل ہوتے ہین اور ہمارے خاندان کا
وقار بھی کھوتے ہین قول صادق کے مصداق ہوتے ہین لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰی
خَارِجِ النَّسَبِ وَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰی دَاخِلِ النَّسَبِ اٹھائیسوین کو وقت
شب کے دھولنجہ مین آیا یہ آبادی سلطان محمود غزنوی کے وقت کی ہی
مسجدین بڑی عالی شان بنی ہوئی ہین منجملہ اُنکے ایک بڑی مسجد جامع مسجد

کر کے مشہور ہی اور بیرون شہر ایک تالاب ہشت پہلو سنگ خارہ کا بنا ہوا ہی
اور بیچ مین اُسکے ایک مکان بطور بنگلہ کے تعمیر ہی یہ تالاب وسعت مین اسقدر ہی
کہ ادھر کا آدمی اُودھر کے آدمی کو اچھی طرح سے نہین شناخت کر سکتا اِس عمارت
کو دیکھکر ایک شعر یاد آیا ٥ نہ گور سکندر نہ ہی قبر دارا+ مٹے نامیون کے
نشان کیسے کیسے + تاریخ انتیسوین کو مقام کوٹ کانگڑہ مین آیا راجہ
سیکری سنگھ یہان برائے نام راجہ ہین اس قصبہ کی بستی قریب دس ہزار
گھر کے ہی یہ جگہ وہ ہی کہ جسکو سلطان محمود غزنوی نے آنکر تاراج کیا تھا
اور غنیمت اپنے تحت و تصرف مین لاتے تھے از روے تاریخ معلوم ہوتا ہی
کہ جب سلطان محمود آئے اور بناے اسلام کی اس ملک گجرات مین ڈالی
اس جگہ سے سات لاکھ دینار نقد اور سات سو من اسباب نقرئی و طلائی
دو من صرف زر خالص اور دو ہزار من چاندی اور بیس من جواہر لے گئے
ہندوستان مین سلطان محمود کے زمانے مین چالیس سیر کا من تھا اِس مقام کا
نام پہلے کوٹ تھا رفتہ رفتہ کوٹ کانگڑہ کر کے مشہور ہو گیا یہ جگہ پہلے بہت آباد
ہو گی مگر اب تو بہت کم بستی ہی کئی روز کے بعد ایک پروانہ دھولنجہ سے بالکشن تحصیلدار
کوٹ کانگڑہ کے پاس آیا کہ شاہزادہ صاحب کو کلکٹر صاحب کھڑانے بلایا ہی
حسب الطلب مین نو بجے شب کے دھولنجہ سے روانہ ہوا بوقت روانگی بالکشن نے
میری حفاظت کے لیے ایک سوار اور کانسٹبل بمزید مہربانی ہمراہ کیے
قدرت خدا پر نظر کرتا ہوا موضع پپیاوڑا اور قریہ بوبل کی سیر کرتا ہوا تاریخ
[illegible] ربیع الاول کو موضع گاروڑ مین داخل ہوا تاریخ ٥ کو مقام رانچہ مین آیا

بعد استراحت و اطمینان طبع ولیم پیرویٹ صاحب کلکٹر بہادر کی
ملاقات کو گیا نہایت الطاف و توجہ سے پیش آئے جس کام کے واسطے
مجھکو بلایا تھا وہ کام سب مجھسے انجام کو پہونچا جتبک مین اُسجگہ رہا لوازمہ
مہمان نوازی برابر آتا رہا چلنے کے وقت بعین عنایت ایک سارٹیفکٹ اپنا
دیا تاریخ ۱۳ کو صاحب موصوف سے رخصت ہوکر مقام آنند مین آیا اور
بسواری ریل تاریخ ۱۴ کو بوقت ۵ بجے دن کے احمد آباد مین آیا اور
معرفت گجانند راؤ صاحب جوکہ فوجدار اس شہر کے ہین ایک مکان مین اُترا
تین روز قیام کیا سترھوین تاریخ کو احمد آباد سے بیرمر گانون مین آیا یہان کے
لوگون کی زبانی معلوم ہوا کہ یہ گانون ریاست پُونا سے کسی کلانوت کو
انعام مین دیا گیا تھا اُس نے اُسکو خوب آباد کیا اور حصار خشتی اُسی کا بنوایا ہوا ہی
یہ گانون با فصیل ہی اور اِسکے تین دروازے ہین اب عرصہ پچاس برس سے
ہماری سرکار والا تبار انگریز بہادر کے تحت مین ہی اِلّا بالفعل بھی آباد اور بقدر
اپنی حیثیت کے رونق دار ہی تئیسوین تاریخ کو موضع پاڑی مین آنا ہوا یہانکے
راجہ کا نام زورآور سنگھ ہی گڑھی اِن راجہ کی پختہ ہی اور فصیل بھی سنگین
بنی ہوئی ہی۔ دروازے بھی بہت بڑے بڑے ہین جب مین پاڑی سے چلا
تو راہ مین ایک ندی ملی پانی اُسکا ایسا کھاری تھا کہ مُنھ پر نہین کھاجاتا تھا
معلوم ہوا کہ گرد اسکے پہاڑ سجی کا ہی کمال شوق سے مین نے اُس پہاڑ کو دیکھا
اکیسوین تاریخ کو داخل موضع ساوڑی ہوا اس گانون کی بستی قریب چار سو
گھر کے ہوگی تیئسوین تاریخ کو دس بجے دن کے موضع سیولاس مین آیا

بعد تناول طعام چندے استراحت کی اور نماز ظہر کی پڑھکر جانب بجانہ روانہ ہوا چوبیسوین تاریخ کو داخل بجانہ ہوا یہان کے زمیندار کا نام نصیب خان ہی انکی تحصیل قریب ستر ہزار روپیہ کے ہی پچیسوین تاریخ کو موضع انگرٹوڑے مین آیا ایک شب قیام کیا چھبیسوین تاریخ کو اودیسر مین آیا یہ گانون علاقہ لکھترسے ہی ایک ہزار گھر کی آبادی ہی ستائیسوین تاریخ کو داخل لکھتر ہوا نام یہان کے راجہ کا کرن سنگھ ہی قوم راجپوت سے ہین یہ گانون آبادی مین مختصر ہی ایک شخص بہرام جی نام قوم پارسی سپرنڈنٹ موضع موربی علاقہ راج کوٹ سے ملاقات ہوئی آدمی خوش مزاج معلوم ہوتے پانی کی قلت سے یہان بہت زحمت اٹھائی اٹھائیسوین تاریخ کو موضع ونہ مین گیارہ بجے دن کے دارد ہوا یہ گانون علاقہ راجہ ڈاکڈرہ سے ہی یکم ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۰ھ کو موضع ڈومرا مین آیا دو گھڑی ٹھہر کر روانہ ہوا چار گھڑی رات گئے موضع ستھنہ متعلقہ راج ڈاکڈرہ مین وارد ہوا یہ گانون کسی زمانے مین بہت آباد ہوگا نہایت مضبوط و پایدار اسکی عمارت ہی دوسرے روز موضع بھادین مین آیا یہان از حد تکلیف پائی اس سبب سے کہ کوتوال موضع نے رسد وغیرہ کے بند و بست مین تساہل کیا آخر کار بوقت روانگی کوتوال کو زدوکوب کا بخوبی انعام دیا گیا تیسری تاریخ کو ڈاکڈرہ آیا شہر کے باہر توقف کیا اور بذریعہ خط راجہ صاحب کو اطلاع دی جسوقت راجہ صاحب نے میرے آنے کی خبر سُنی چند مُصاحبون کو میرے استقبال کے واسطے بھیجا وہ مجکو ایک حویلی مین کہ جو خاص مہاراجی مکانون مین سے تھی لے گئے راجہ صاحب مجھسے بہت

خوش اعتقادی کے ساتھ پیش آئے جبتک مین وہان رہا بہت خوش رہا پانچوین[۵]
تاریخ کو بالی تانہ مین آیا اس گانوُن کے مکانات سنگین ہین چار سو گھر کے
قریب آبادی ہی کلیان سنگھ یہان کے مُکھی یعنی نمبردار کا نام ہی چھٹی[۶] تاریخ کو
قصبہ دادھوڑ مین وارد ہوا یہ جگہ علاقۂ جھالاواڑی ہی ایک حقہ پی کر موضع
اکڈارڈ مین آکر شب باش ہوا اسکے قریب ایک ندی ملکھویہ ہی اسکا پانی بہ نسبت
اور ندیون کے بہت شیرین ہی ساتوین[۷] تاریخ کو قصبہ نون مین وارد ہوا یہ گانوُن
علاقۂ بانکانیر سے ہی اسکا کوٹ سنگین کسی زمانے کا تعمیر شدہ ہی تبادی ایام
اب جابجا سے منہدم ہو گیا ہی آٹھوین[۸] تاریخ کو موضع گھڑالون مین آیا ایک
دن قیام کیا لب موضع ایک ندی مسویہ کرکے مشہور ہی پانی اسکا بھی شیرین
ہی لوگون کا یہ بیان ہی کہ یہ ندی پہاڑ سے آتی ہی اور مقام موُربی سے
ہوتی ہوتی چلی گئی ہی ایک زمیندار نے مجکو آم نذر دیے کھائے تو اچھے تھے
انعام دیکر اُسکو رخصت کیا نوین[۹] تاریخ صبح کے وقت ریاست بانکانیر مین آیا
دیکھا تو یہ ریاست برائے نام ہی گیارھوین[۱۱] تاریخ کو گیارہ بجے دن کے راجکوٹ
مین داخل ہوا ایک مکان کرایہ کو لیکر اُترا اسجگہ کا راج کورٹ مین ہی ایک
ملاقات والا اقتدار بلند وقار پولیٹکل ایجنٹ بیل صاحب بہادر سے ہوئی
سولھوین[۱۶] تاریخ کو موضع بامن گور مین آیا اِس منزل مین ایک عجیب اتفاق ہوا
کہ جو سگرام ہماری سواری کا تھا اُسمین بیل بیگاری ہر گانوُن سے لگائے
جاتے تھے مجکو اسوقت فرمان حق قُلْ سِيرُوْا فِي الْاَرْضِ یاد آیا
جب مین اِس موضع کے قریب پہونچا تو بیلون کی بدلی ہوئی اور بیلون کو جو جوت کر

ہانکا بیل بھڑک گئے بہت روکا نہ رک سکے ایک ٹیلے پر چڑھ گئے گاڑی بان
پریشان ہوکر گر پڑا اور سگرام بھی قریب تھا کہ اُلٹ جائے کہ خدا نے مجھے
سرعت عنایت کی کہ مین فوراً کود پڑا چوٹ تو آئی مگر خیر ہوئی اُس بیچارے افتادہ کا
حال سنیے کہ وہ جو گاڑی پر سے گرا اُسکے پیٹ پر گاڑی کا پہیا پھر گیا الا خدا نے
اُسکو بھی بچایا تھوڑا سا لہو نکلا زمینداروں نے غل مچانا شروع کیا ایک تو اُنکا
واویلا کرنا دوسرے رحمت آلہی کا نازل ہونا تیسرے اپنی چوٹ کا بھی صدمہ
گھبرا گیا کسیکو نرم کسیکو گرم کہہ سُنکر خدا خدا کر اُن کو اپلٹن سے عقب گزاری کی
اور اپنا پیچھا چھڑایا اور شب بدقت تمام سحر کی سترھوین تاریخ کو موضع جٹیلا
مین آیا یہان کی آبادی قدرے قلیل ہی قصبہ کی حفاظت کے لیے یہان
چند سوار راجہ بڑودہ کے رہتے ہین مجکو اس مقام کے دیکھنے کا بہت شوق
تھا جسکو کاٹھیاوار کا کھیت کہتے ہین وہ یہی جگہ ہی اسی زمین کا گھوڑا
کاٹھیاواری مشہور ہی اٹھارہوین تاریخ کو موضع مولے امین بارہ بجے
دن کے وارد ہوا اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا اس قصبہ کا جنگل بڑا خوفناک ہی جہان تک
دیکھیے سوا ے جھاڑیون اور پہاڑون کے کچھ نہین نظر آتا شیر اور درندون کی
یہان بود و باش ہی اس قصبہ مین ایک مسافرخانہ سرکار گورنمنٹ کی طرف سے
تعمیر ہی فتح سنگھ نامے ایک شخص بطور مکھی یعنے نمبردار کے مقیم ہین اُنیسوین
تاریخ کو وڈوان مین آکر ایک خط نارد بھائی کامدار ریاست کے پاس بھیجا
فی الفور دیکھتے ہی خط کے میرے پاس آتے اور مجکو مکان مین لیگئے یہان کے
راجہ کا نام راج سنگھ ہی آلا برائے نام ہین راجہ اصل مین نارد بھائی کامدار

ریاست ہین بیسوین[۲۰] تاریخ کو معدن جو دو سنخا صاحب اقبال کپتان نٹ بہادر
اسسٹنٹ پولٹیکل ایجنٹ سے ملاقات ہوئی یہ صاحب بڑی خوبی کے ہین
اٹھائیسوین[۲۸] تاریخ کو موضع گوجر مین آیا یہ علاقہ ڈیسیلر سے ہی پانچ سو گھر کی آبادی
ہی انتیسوین[۲۹] تاریخ کو ڈیسیرا مین وارد ہوا یہان کے رئیسون مین سے عمر خان
ولد حاتم میان اور ٹھاکر ملک لاکھ عرف دولت خان و مظفر خان انکے آبا و اجداد
پہلے ہندو تھے جب آفتاب اقبال میرے قبلہ و کعبہ جناب محمد اکبر شاہ بادشاہ
کا جلوہ گر ہندوستان ہوا اسوقت یہ سب لوگ مشرف باسلام ہوے
جنت آرامگاہ نے انکو جاگیرین عطا فرما کر لقب ٹھاکر سے سرفراز کیا
بارھوین تاریخ جمادی الاول سنہ ۱۲۵۰ھ کو موضع نیچا سر مین وارد ہوا یہ قریہ
متعلقہ ریاست رادھن پور سے ہی تحصیل یہان کی بائیس ہزار روپیہ سال کی ہی
اسجگہ دس کوس کے فاصلے پر ایک ندی روپا نام ہی یون تو یہ ندی دوازدہ ماہی
جاری رہتی ہی مگر برسات مین بہت زور و شور سے بہتی ہی جب ہم موضع رتن پور مین
آئے خدمتگارون نے عرض کی کہ آج بارش بہت ہی اسی گانون مین قیام کیا جائے
استدعا انکی منظور کی یہان ایک مندر بہت خوبصورت عمارت عالیشان سے ہی
اسمین تصویر پارسناتھ کی رکھی ہی یہ مندر بمنزلہ گڈھی کے بنا ہی ہر چہار طرف
اسکے فصیل نہایت مضبوط و خوش اسلوب دو درجہ کا مسافرخانہ ایک مردانہ
دوسرا زنانہ بالکل عمارت اسکی مشابہ چونسٹھ کھنبہ واقع دہلی درگاہ حضرت
سلطان نظام الدین اولیاء زری زربخش کے ہی اور اس مندر کا خرچ سرکار
حضرت محمد اکبر شاہ سے مقرر تھا اور اب ہندوان ہندوستان سے اٹھتا ہی

زینت اس مندر کی دیکھکر افسوس ہوا اکثر ہ استون مین مسجدین دیکھین کہ بہت
بے غور پڑی ہین اور باوجود اسکے کہ وہ مسلمانی علاقہ مین ہین چودھوین
تاریخ کو موضع چندہ مین مقام ہوا پندرھوین تاریخ کو قصبہ سہمی مین ڈیرہ ہوا
خوب آباد ہی گرد فصیل سنگ خارہ کی ہی تحصیلدار یہان رفیع الدین ہین
اس سہمی اور وند کے درمیان ایک ندی حائل ہی اسکا نام سابرمتی ہی اور
کوار کابھی کہتے ہین وند بستی سو گھر کی ہی اور گرد اسکے پہاڑ ہی ایک
زمیندار نے آکر عرض کیا کہ اس گانون مین ایک بگیلہ آتا ہی اور قریب
جو اسکے جنگل ہی اسمین رہتا ہی اور ہم لوگون کو دکھ دیتا ہی اسکی ایذا
رسانی سے ہملوگ ایسے خائف ہو گئے ہین کہ جو کبھی خواب مین بھی نصیب اعدا
شکل اسکی دکھائی دیجاتی ہی تو ملک الموت کی شبیہ نظر آتی ہی مرض و طبیعت
مین لڑائی ہونے لگتی ہی روح گھبراتی ہی وہ شب لیلۃ البخار ہو جاتی ہی
اگر آپ مہربانی فرما کر آج کی رات قیام کرین اور بوقت صبح اس بلا کو دفع کرین
تو غریبون کا ثواب لین انکی عرض منظور کرکے شب بسر کی جب سحر ہوئی امور
ضروری سے فارغ ہو کر مع نوکرون اور مخبرون کے سوار ہوا اور مقام گزند
یعنی بگیلہ پر پہونچا سوچا کہ دیکھیے کب وہ نکلتا ہی اور ہمسے کسطرح ملتا ہی
چونکہ بباعث بارش کے قدم شدیز فتنہ انگیز کا زمین پر نہ جمتا تھا اور نہ کوئی
پیدل پیش قدمی کر سکتا تھا انکا لنا اسکا اس زاویہ پر خطر سے محال تھا
ہمراہیون کو ہر طرح کا خیال تھا جب مجکو تمنائے دیدار اس وحشی بیوفا کی
از حد ہوئی اور غضب اشتیاق سے عنان صبر و شکیبائی ہاتھون سے نکلنے لگی

اُسوقت مین نے ساکنان قصبہ کو کہاکہ تم لوگ اپنے اپنے گھرون سے تھالیان
لاکر بجانی شروع کرو ویساہی ہوا میری مصلحت راست آئی کہ اُسنے جون ہی
آواز عجیب سُنی گھبراکر ایک جگہ سے نکلا میری پس پشت دو خدمتگار کھڑے تھے
اوّل اُنکی طرف متوجہ ہوا اُنھون نے شکل دیکھتے ہی بندوق سے سلامی لی
مگر اُسنے ازراہ تکبر قبول نکی اور اعراض کرکے اِدھر اُدھر دیکھنے لگا کوئی
ہمجنس اُسکو اپنا نہ دکھائی دیا ایک بیل بیچارہ وہان چر رہا تھا دوڑکر اُسکا گلوگیر
ہوا جب میرے سامنے اُس بے ادب نے ایسی بے ادبی کی کہ اُس بیچارے کے
طائر روح کو ایکدم مین قفس عنصری سے نکال دیا تو پھر مجھسے نرہا گیا شست
بہوش جانب گوش اُس بلانوش کے باندھکر بندوق چلائی گولی نے اشارے کے
ساتھ ہوا ہوکر اُس مَاتَ قَبْلَ الْمَوْتِ کے کان مین ایسا کچھ دم کیا کہ وہ دم بخود
ہوکر سرد ہوگیا پھر اُسکی نعش منگوائی سب کے سامنے کھال کھنچوائی حاضرین کے
دلون نے تسلّی پائی یہان سے معلوم ہوا کہ واسطے ظالم کے دونون جہان مین
خرابی ہی انیسوین[19] تاریخ کو موضع مشالی مین آکر ایک خط شوقیہ بدست عبداللہ خان
نواب بسم اللہ خان ولیعہد ریاست رادھن پور کو بھیجا اِس قصبہ مشالی کے
باہر شمال رُخ پر ایک تالاب میل بھر لمبا پُرآب ہی یہان بعینہ وہ کیفیت ہی کہ
جیسی دہلی مین زیر قلعہ معلّے قبل از غدر لال ڈگی پر تھی اس موضع مین ایک
مکان بطور سیرگاہ نواب صاحب نے بنوایا ہی موسم برسات مین بڑی بہار
ہوتی ہوگی کیونکہ جنوب رُخ بیاس ندی جاری ہی اور شمال رو تالاب ہی
اور مغرب رُخ اسکے صحرائے پُر بہار ہی جانوران چرند و پرند کا شکار ہی اور جانب

شرق بستی ہی نہ بلندی ہی نہ پستی ہی بیسوین تاریخ کو داخل ریاست رادھن پور
ہوا نواب صاحب نے حسب اطلاع سابق ایک مکان اپنا باڑی مین میرے
واسطے آراستہ کر رکھا تھا اُسمین اُترا اِس باغ مین مین نے بہت آرام پایا
کہ بالکل شاہ باغ کا لطف آتا تھا کہ جو متصل شاہدرہ دہلی ساختہ حضرت جد
بزرگوار راقم کا ابتک موجود ہی کئی روز کے بعد نواب زور آور خان صاحب
مع اپنے صاحبزادگان و اراکین ریاست میری ملاقات کو آئے اور جو آداب
قدیم تھے وہ بسبب حسن اعتقادی کے ساتھ ادا کیے میری طبیعت انکی خوش وضعی
دیکھکر بہت خوش ہوتی اور شکر پروردگار بجا لایا کہ اسوقت تا پرسا ئمین بھی اللہ
جلشانہ نے عظمت ہمارے خاندان گم شدہ کی باقی رکھی ہی اور ان صاحبون کے
دلون مین اُلفت اور محبت ڈالدی ہی جَزَاهُمَا اللهُ فِي الدَّارَيْنِ خَيْرًا
اُن دونون صاحبون کی تصویرین بھی درج کتاب کی گئین
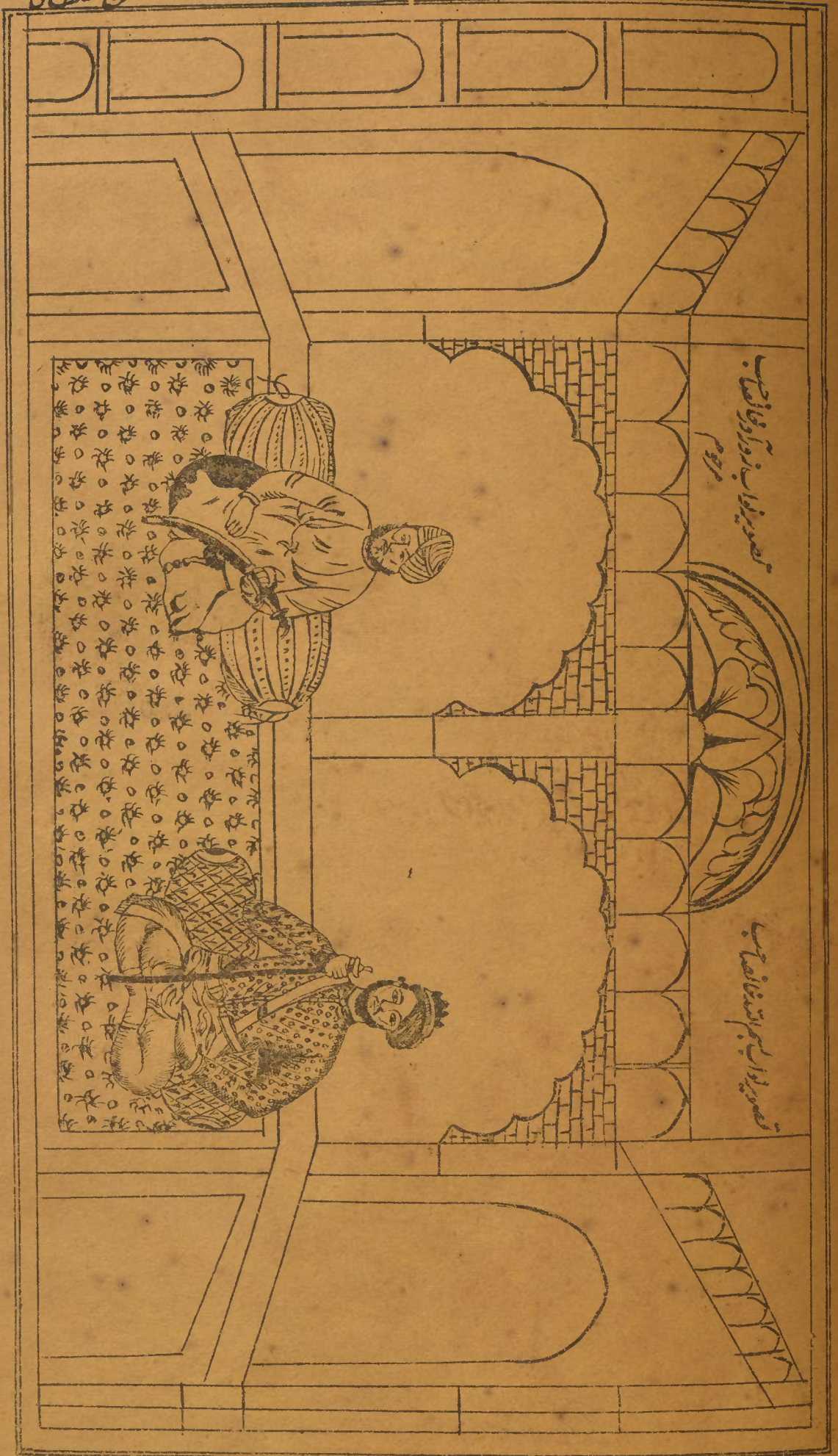
شہر پناہ سنگ خارا کی ہے اور پانچ دروازے ہین لوگ کہتے ہین کہ پہلے
یہان کا پانی کھاری تھا جب سے نواب صاحب گدی نشین ہوئے خداوند تعالی نے
اپنے فضل و کرم سے پانی یہان کا شیرین کر دیا اور جنس بھی ہر طرح کی
پیدا ہونے لگی یہ ریاست انعامی انکے آبا کو میرے جد بزرگوار حضرت
محمد شاہ جہان بادشاہ فردوس مکانی کے وقت کی عطا کی ہوئی ہے نیز
انتظام انکا بہت اچھا دیکھا چوتھی تاریخ جمادی الثانی ۱۲۹۰ھ کو
واسطے دیکھنے عرس میان شاہ عالم درویش رحمۃ اللہ علیہ کے بارد دیگر
احمد آباد مین آیا کیفیت عرس نعوذباللہ علاوہ اور خرافات کے فی الواقع
سارا سامان خربزہ گیا اس کا تھا کہ جسکو دہلی مین آخر فصل خربزہ دہقانی
جمع ہو کر کرتے ہین خیمہ اسکے دور و زبعد تمام شہر کی عورتین
مزار مذکور پر جاتی ہین جشن مناتی ہین الایہ بات سُنی ہی دیکھی نہین
دروغ بگردن راوی تئیسوین رجب المرجب ۱۲۹۰ھ کو موضع
سپرانتی مین آیا قریب ندی بوکسیہ کے ٹھہر کر کھانا کھایا پانی اسکا
بہت شیرین و زود ہضم ہے دو بجے دن کے کوچ کر کے موضع
حاجی پور مین شب باش ہوا یکم ماہ شعبان المعظم ۱۲۹۰ھ کو
راج پور آکر ٹھہرا یہ گانون علاقہ ایڈر سے ہے تین کوس
احمد نگر سے ایک ندی حاتمی نام ملی پانی اسکا بھی نہایت اچھا ہے
یہ احمد نگر وہ ہے کہ جہان مہاراج جسونت سنگھ صاحب والی جودھپور
پیدا ہوئے تھے دوسری تاریخ کو بارہ بجے شب کے داخل ریاست

ایڈر رہوا یہ بستی دامن کوہ مین بستی ہی نام یہان کے راجہ کا کیسر سنگھ ہی
راجہ صاحب کی صغر سنی کے باعث اُدھو رام ولد بیٹا رام قوم کایتھ
ساکن شہر سورت از جانب سرکار گورنمنٹ بطور اسسٹنٹ مقرر ہین
آج ہماری ملاقات اِن صاحب سے ہوئی آدمی با اخلاق ہین ایڈر کی
آبادی دامن کوہ مین ہی محلات راجہ صاحب اور مکانات رعایا
خشتی و کاہی بنے ہین اور جو کہ قلعہ پہاڑ پر ہی وہ بہت مستحکم بنا ہی
راستہ قلعہ پر جانے کا اوستاد نے عجب پیچیدہ رکھا ہی مثل گیسوی معشوقان
زنگبار پیچ در پیچ ہی اجنبی شخص اگر جائے اُلجھکر رہجائے قطع نظر اسکے
تنگ بھی اتنا ہی کہ دو آدمی بلکر نہین چل سکتے اسکی خوبی دیکھنے سے
متعلق ہی قلعہ پر راجہ جوان سنگھ مرحوم نے ایک کوٹھی بہت خوبصورت بنائی ہی
کاریگرون نے اپنی کاریگری دکھلائی ہی قریب کوٹھی کے ایک مندر
کسی زمانے کا سنگ خارہ کا بنا ہی پہلے عملداری اِس جگہ بھیلون کی تھی پھر
راجپوتون کی ہوئی چوتھی تاریخ کو موضع واسنہ مین پہونچکر کھانا
کھایا چار گھڑی دن رہے موضع بھلواڑی مین آکر مقام ہوا
پندرہ تاریخ کو موضع رٹھواڑی مین آیا اس مقام مین ٹھاکر سورج مل
جاگیر دار ہین شب کو اُنکی طرف سے دعوت آئی اور خود بھی ملاقات کو آتے
سولھوین تاریخ کو مندر شاملہ جی مین آکر مقام ہوا یہ جگہ درمیان پہاڑ کے واقع ہی
اور گرد اسکے پہاڑ ہی کمال مستحکم چار دیواری معلوم ہوتی ہی یہان کے لوگون کا
یہ بیان ہی کہ اس مندر کو بنے ہوئے چار جگ ہوتے اور آج تک کسی نے

حرمت اسکی نہین کرائی ہی ایک میلہ کاتک کے مہینے مین شبِ نہان گنگا کے یہان
ہوتا ہی میلہ لائق دیکھنے کے ہی اس شاملہ جی مین ایک طرفہ لطف یہ ہی کہ مسویہ نڈّی
اللہ سے پہاڑ کے جاری ہی سترھوین تاریخ کو موضع دمو دمین آکر کھانا کھایا یہ گانون
بھی دامن کوہ مین ہی بعد فراغت ماحضر سوار ہوا اور شب کو موضع بچی واڑے
مین قیام کیا منند ر شاملہ جی سے موضع بچی واڑے تک گرداگرد پہاڑ ہی اور
درمیان مین راستہ ہی یہ راہ بہت پُر خوف اور بھیلون کی جگہ ہی اگر پہاڑونکو
دیوار قہقہہ لکھیے تو بجا ہی اور راستہ کو مانند کہکشان شب یلدا کہیے تو روا ہی
اگرکیسی ہی تمازت آفتاب ہو گرمی اثر نہین کرتی ہر وقت معتدل کیفیت
رہتی ہی جہان دیکھیے خوشنمائی کے ساتھ پانی روان ہی اور ہر درخت جنگل نور فشان
ہی صَلُّوا عَلَی مُحَمَّدٍ جب کبھی اِن راہون کا خیال آجاتا ہی دل بیٹھنے کو
نہین چاہتا ایک دن پہلے روانہ ہونے سے ایک خط شوقیہ راج رانا ڈونگرپور
کو بھیجا اور بیسوین تاریخ کو دس بجے دن کے داخل مقام مذکور ہوا اور
جو کہ برج رانا صاحب نے میرے واسطے آراستہ کیا تھا اُسمین اُترا
نہال چند کامدار اور پونم چند فوجدار اور حکیم محمد اسحاق ملازمان ریاست
میری ملاقات کو آتے اور دوسرے روز راج رانا صاحب نے مجھسے
ملاقات کی ہر طرف کی باتین ہوتی رہین ابھی انکا عالم شباب ہی انکے بزرگون کو
لقب مہارا اول کا خاندان رقسم سے عطا ہوا تھا اور آجتک اُسی لقب سے
سرکار انگریزی بھی خریطون مین لکھتی ہی اس ڈونگرپور کے نزدیک قصبہ
کھرواڑہ ہی وہان ایک پولٹیکل ایجنٹ مع ایک پلٹن و چند سوار کے رہتے ہین

تحصیل ڈونگر پور کی تین [۳] لاکھ روپیہ سال کی ہی ان مقامون کا بالم کھیرا بہت
اچھا ہوتا ہی بعض بعض تو لب بند کر دیتا ہی بیسوین [۲۰] تاریخ رمضان المبارک سنہ ۱۲۹۰ھ کو
سلونبر مین آیا اس جگہ کا پانی بہت خوب ہی حصار پہاڑ کا ہی اور ایک گڈھی بیرون
آبادی بنی ہوئی ہی اور اس جگہ کو ناتھ دوارہ بھی کہتے ہین ہندوون کی بہت
بڑی پرستش گاہ ہی سلونبر کی جھاڑی بڑی بھاری خوفناک جگہ ہی ایک تالاب
عظیم الشان دیکھا عند الدریافت معلوم ہوا کہ عرض و طول مین مربع ہی جب مین
یہان سے چلا تو چوبیس [۲۴] کوس تک یہی تالاب بڑا بسبب راستہ بدلنے کے اس تالاب سے
وداع ہوا سبحان اللہ عجب لطف معلوم ہوتا تھا جہان تک میری نگاہ کام کرتی تھی
ایک چادر مہتاب نورانی نظر آتی تھی باشندگان کی زبانی یہ بھی مفہوم ہوا کہ اس تالاب کی
مرمت حضرت سلطان محمد اورنگ زیب عالمگیر نور اللہ مرقدہ کے وقت مین
بخوبی ہوتی اور جب وقت تنبیہ رانا اودے پور کے شاہزادہ فیروز بہادر کا
لشکر یہان آیا اسوقت بھی اسکی صفائی ہوئی تھی اللہ اکبر کیا ذی حوصلہ اور دریا دل
شاہان ذی شان گذرے ہین کہ جنکے چشمہ فیض سے آجتک بلکہ قیامت تک
لوگ فیضیاب رہینگے اس سلونبر مین ایک ٹھاکر حاکم ہین اور وہ ماتحت
اودے پور کے ہین پچیسوین [۲۵] تاریخ کو موضع جھنڈر مین آیا یہان بھی ایک ٹھاکر
متعلقہ اودے پور رہتے ہین اس گڈھی کا حصار سنگ خارہ کا بنا ہوا ہی چھبیسوین [۲۶]
تاریخ کو بینار مین آیا اور سید شہاب الدین میر منشی رزیڈنٹی اودے پور سے ملاقات
ہوئی ستائیسوین [۲۷] تاریخ کو نیمچ کی چھاونی مین وارد ہوا خوب آباد ہی لیکن یہ جگہ علاقہ
گوالیار سے ہی ساتوین شوال المعظم سنہ ۱۲۹۰ھ کو دیولہ پرتاب گڈھ مین آیا جناب

عالیقدر والاعصر منجھلے صاحب بہادر رزیڈنٹ اودے پور یہان تشریف رکھتے تھے
اُنکے ساتھ جو لوگ تھے سب سے ملاقاتین ہوئین راجہ پرتاب گڈھ نے ملاقات
مین عذر کیا پچیسوین [25] تاریخ کو موضع کھڑا مین مقام ہوا چھبیسوین [26] تاریخ کو مندسور
مین وارد ہوا اس جگہ کو جو دیکھا تو بعض شہرون کی نسبت بہمہ صفت موصوف پایا
شہر پناہ سنگ نیلگون کی مع چودہ [14] دروازون بوقلمون کے بازار باشوکت و
رفعت مکانات بلند و بالا پختہ طرز مین نرالا ادنے سے تا اعلے سب خوش و خرم
ایک ایک کا ہمدم ہر حال مین بے غم یہ شہر فی الحال زیر قلم گوالیار ہی انتیسوین [29]
تاریخ شب کے سات بجے ریاست سیتا مئو مین داخل ہوا چار دیواری اسکی بھی
خشتی ہی ٹھاکر صاحب کی طرف سے سامان دعوت لیکر بھوانی بخش کامدار
ریاست آئے گفتگو سے معلوم ہوا کہ یہ آدمی خوش مزاج اور خوش اعتقاد ہین
گیارھوین [11] تاریخ ذیقعدہ سنہ ۱۲۹۰ھ کو ریاست جھالرا پاٹن مین آیا یہ شہر بہت
اچھا ہی بازار اسکا خوشنما ہی شہر پناہ پختہ فی الحال راجہ نے تین کوس کے
فاصلے پر بطور چھاونی ایک جگہ آباد کی ہی بہت رونق دار ہی میرے عزیزون مین سے
میرزا منجھلے صاحب ابن میرزا محمد جہان شاہ بہادر مرحوم ابن حضرت معین الدین
محمد اکبر شاہ اکبر ثانی جنت مکانی بمصاحبت راجہ صاحب
مقیم ہین چوتھی [4] تاریخ ذیحجۃ شریفہ سنہ ۱۲۹۰ھ کو بلدہ کوٹہ راجستان ملک ہاڑوتی
مین آیا اور حسن علی خان صاحب ملازم قدیم جد امجد و ملازم حال کوٹہ و دیگر
نواب نور محمد خانصاحب مریدان میرے قبلہ گاہی صاحب مرحوم و مغفور جاگیردار
ریاست مذکور کے ذریعہ سے ایک مکان مین مقیم ہوا دیگر ملاقات حکیم محمد عبد الصمد خانصاحب

ساکن قدیم دہلی سے ہوئی یہ صاحب فرشتہ صورت ارسطو حکمت فلاطون فطرت اکثر میرے پاس آتے تھے اور صبر آمیز باتون سے دل بہلاتے تھے نام راجہ کا چھتر سال سنگھ ہی انتظام ملکی و رعایا پروری ان صاحب پر حرام ہی شراب نوشی سے صبح و شام کام ہی اور عورتون کی صحبت مدام ہی ہمارے سامنے نواب فیض علیخان معزول ریاست جی پور بطور اسسٹنٹ از سرکار گورنمنٹ مقرر ہوکر آئے راجہ صاحب زندہ درگور ہوکر بیدخل ہوتے ہر ایک افسران کارخانہ سے نواب صاحب نے محاسبہ طلب کیا اور ہر ایک کارخانہ پہ اپنا تسلط کیا اور انتظام ملکی شروع ہوا کوٹہ بہت اچھی جگہ ہی ایک تو حسن خداداد ہی دوسرے ہر ایک نامراد بامراد ہی لباس و زیور کا اچھا ایجاد ہی بفکری سے ہر ایک کا دل شاد ہی شہر پناہ سنگین تین طرف سے سنگ گھڑی کی بنی ہوئی ہی چوتھی جانب چمبل ندی بآب بصفا بنہایت خوش اسلوبی کے ساتھ روان رہتی ہی مانند طاؤس طناز عجب خوش خرامی سے بہتی ہی زن و مرد ہر ایک یہان کا آزادی مین مثل سرو آزاد آزاد ہی عاشق مزاجی کی کثرت دلبستگی کی سب کو خصلت مگر فی الحال ہر گلی و کوچہ و برزن سے گریہ و بکا کی فریاد ہی باعث خوف فیض علی خان کے داد و بیداد کی آواز ہی ہر گھر مین کہرام ہی غفلت کا یہی انجام ہی بدلے چھپون کے رونا ہی بجائے فرش کے خاک کا بچھونا ہی افسوس ہیش و پس کچھ نہ سوچا عیش کی بدولت لوگون نے خوب مونڈا ناچ رنگ یہ رنگ لایا اور بادہ نوشی نے ایسا خمار جمایا اور غمزہ معشوقان نے یہ کرشمہ دکھایا اور مہاجنان کی بے مروتی کا یہ سود ہوا کہ رئیس کو ٹوٹا اور لوگون کو بہبودی ہوئی لب پہنچے سب الگ ہوگئے بیچارے گرفتار بلا ہوئے سبحان اللہ

کیا انتظام ہماری محسن گورنمنٹ کا ہی کہ ڈوبتے کو بچا لینا انھین کا کام ہی اگر
یہ رئیسون پر نظر توجہ نرکھین تو نام اُمرا کا ہندوستان سے اُٹھ جائے اب
سنتا ہون کہ راج کوٹہ کا راجہ صاحب کو پھر مل گیا اور قرضۂ سابقہ سے سبکدوش ہوتے
رہے عدل و خہے کرم -

۲۱ اکیسوین تاریخ محرم الحرام سنہ ۱۲۹۱ھ ق ہی کو سات بجے صبح کے چمبل ندی کے
پار اُتر کر موضع کاپرین متعلق ریاست بوندی مین وارد ہوا اور ایک باغ
مین خیمہ زن ہوا ایک ٹھاکر مسمی راج سنگھ یہان رہتے ہین ۱۹ اُنیسوین تاریخ کو موضع
بلونت مین وارد ہوا یہ جگہ درمیان پہاڑ کے ہی ایک قلعہ منہدم شدہ مشابہ
عمارات شاہ تغلق واقع دہلی نظر آیا گوپال سنگھ نام ٹھاکر عزیزان ریاست
کوٹہ سے یہان سکونت پذیر ہین آدمی خلیق ہین تحصیل یہان کی اسّی ہزار روپیہ
سالانہ ہی ۵ پانچوین صفر المظفر سنہ ۱۲۹۱ھ کو بمقام اندرگڈھ جو مقام ٹونک سے
دس فرسنگ ہی آکر مقام کیا اِس شہر کی نصف شہر پناہ تو پہاڑ پر ہی اور نصف
زمین پر ہی اور سنگ خارہ سے بنی ہوتی ہی آبادی بدرجہ اوسط ہی ۹ نوین تاریخ
کو موضع شوپ مین قیام ہوا یہ موضع علاقۂ ٹونک سے ہی ۱۰ دسوین تاریخ کو دو بجے
دن کے بڑواڑی مین آیا آبادی چالیس گھر سے زیادہ نہین ہی یہ علاقۂ جےپور سے ہی
ایک مندر مین اُترا حکیم نصیر الدین میری خبر سُنکر ملاقات کے واسطے آتے
۱۵ پندرھوین تاریخ کو بھیلواڑے مین شب باش ہوا یہان بہت تکلیف پائی
ویرانہ بدرجۂ کمال ہی جس مکان کو دیکھو نصف کھڑا ہی تو نصف گرا ہی نہین معلوم
کہ اِس سرزمین پر کیا گناہ ہوا ہی یہان ٹھاکر پرتاب سنگھ نام عزیزان راجہ

جی پور سے مقیم ہین بائیسوین[22] تاریخ کو موضع بانگرولی مین آیا اچھی جگہ ہی تئیسوین[23]
تاریخ کو موضع بوندی مین مقام ہوا دوسرے روز موضع کھتری مین آکر کھانا
کھایا اور موضع بارہ مین شب بسر کی یہ جگہ بہتر ہی چھبیسوین[26] تاریخ کو نمود مین
مقام ہوا یہان سے علاقہ کوٹہ ختم ہوا ستائیسوین[27] تاریخ کو موضع پیپلاین
آیا اور محمد اکبر خان مالک موضع سے ملاقات ہوئی چند روز رہا اس موضع کو
کشمیر تصور کرنا چاہیے کیونکہ ایام گرما مین گرمی کی شکایت نہین ہوتی بغیر
رزائی کے شب کو نیند نہین آتی ہی پانی کی وہ کیفیت ہی کہ جسوقت یہ موج ہی
کبھی کبھی جو اس پانی کو اوک[چلو 12] سے پیا ہی تو بہت لطف معلوم ہوا چوتھی تاریخ
ربیع الاول ۱۳۱۲ھ مقدسہ کو مقام چھپرا علاقہ ریاست ٹونک مین وارد ہوا
دوسرے روز بالاراؤ کے باغ مین صاحبزادہ عبید اللہ خان صاحب بہادر
ولد وزیر الدولہ بہادر نائب نواب ابراہیم علی خان صاحب بہادر سے ملاقی
ہوا بہت دیر تک بات چیت رہی یہ شخص اچھے حسین اور فہیم معلوم ہوے
اور چہرے سے بھی انکے بہادری اور دلیری چکان ہی دوسری ملاقات
صاحبزادہ صاحب ممدوح سے جناب محب الفقرا رہنماے دین متین
پیر محمد وزیر الدین کے یہان حاصل ہوئی حالات مقام چھپرا لوگون سے دریافت
کرنے کا ارادہ تھا کہ شیخ شمس الدین نے مجھسے عرض کی کہ شیخ احمد عامل پرگنہ
سیرونج نے اسکا حال لکھا ہی اگر وہ پسند خاطر عاطر ہو تو درج کتاب کیا جاوے
جب مین نے وہ اوراق طلب کیے دیکھا تو جو حق لکھنے کا تھا وہ بخوبی عامل
مذکور نے لکھا ہی مگر محاورات مین کچھ فرق ہی خیر نقل بالاصل تحریر کرتا ہون

تعمیراتِ عمدہ قلعجات نامی تسلّط اُمرا و اسامی آباد کنندگان قصبہ مع ضروری
حال پیداواری و تخمیناً مردم شماری و تعداد مواضعات و صنعت کاریگران
وغیرہ بقید سمت و سال لکھنا چاہا لیکن اسباب تالیف کتاب کا فراہم نہو سکا
کیونکہ اس پرگنے کے چودھری اور قانونگو یا کسی پنڈت و بھاٹ کے پاس سے
بھی کوئی پوتھی تحریر اس قسم کے احوال کی جو کاشف مطالب مطلوبہ مثل تسبیح
تاریخ پسند شائقین ہو باوصف تلاش بسیار برآمد نہو سکی اسلیے جو کچھ
زبانی مردم کہن سال باشندگان قصبہ ہذا و گوگور و ریاست راگھوگڈھ سے
مختلف و لخت لخت کچھ طول کچھ فضول سماعت ہوا اُسی مین سے اصل مطلب کو
منتخب کر کے بنظر اختصار و رفع دردسر ناظرین اخبار بطور حکایت نہ بطرز
فصاحت بامید قبول و عفو بھول کے التماس کیا ہی اَلْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰہِ
حقیقت حال و صدق مقال سن و سال ابتداے آبادی قصبہ و اصل نام شخص
آباد کنندہ کا تو بسبب انقضاے زمانۂ دراز کے یہان کے کسی باشندہ کو
معلوم نہین مگر یہ بات زبانِ زدِ ہر خاص و عام کے ہی کہ چھبرا کی آبادی گوگور سے
بعد کی ہی کیسلیے کہ اسناد سابق مین گوگور اول اور بلفظ پرگنہ تحریر ہوتا آیا ہی
کہتے ہین کہ اول سب سے قوم چھیپی آباد ہوئی تھی اُنھون نے اُسکو بسایا اور ایک
مندر بھی اُنکا پرانا یہان موجود ہی اُس مندر سے پہلے اور کوئی عمارت پختہ نہین ہی
اور ابتدا مین اُسکا نام چھیپڑا تھا رفتہ رفتہ چھبرا ہو گیا ہی جیسا از ولایت سردہ آمدہ بود
شدہ شد کچرا شد اور بعض آدمی اسکی وجہ تسمیہ یون بیان کرتے ہین کہ جس زمانے مین
قوم گوجر اور بکراوت رانا اودے پور سے اوپر موضع ران بینا کے لڑائی ہوئی تو

اُس معرکہ کارزار مین آسنکے سب زن و مرد قتل ہوئے صرف ایک عورت اور ایک بچہ
شیرخوار بچا تھا وہ عورت اُس بچے کو لیکر اِس جنگل مین آئی اور اپنی بود و باش اِس
جنگل مین اختیار کی من بعد وہان آبادی شروع ہوئی اور اُس جگہ کا نام چھپرا مشہور
ہوا آلمدعا قلعہ جو قصبۂ چھپرا مین بنا ہی اُسکے اندر کا مندر اور مندر کا بازار بنانے
والے کا نام رتن سنگھ کچھی اور سمت ۱۸۱ مطابق ۱۱ھ مین دوسرا درجہ قلعہ کا اور
کنوان اور شہر پناہ اور بعض مکانات ابناجی اور کھیدوجی انگلشیہ کے بنائے ہین
اور کچھ عمارت پختہ و بازار مہاجنان نے اُسی وقت مین بنائے تھے اور سمت ۱۸۶۹
مطابق ۱۲۲۷ھ مین بالاراو نے باغ لگایا اور چھتری بھی بنائی اور محمد منورخان
عُرف منومیان نے سمت نامعلوم مین قلعہ کے اندر ایک مسجد اور ایک مسجد بازار
مین اور ایک مسجد قادری باغ مین بنائی اور قادری باغ اپنے بیٹے کے نام سے
لگایا اور کچھ شہر پناہ کی مرمت کر کے بلند کیا اور محلسرا اندرون قلعہ کے بھی درجے
بڑھائے اور بازار نیا بنوایا یہان آبادی گوگورہ کا ایسا حال سُنا گیا ہی کہ اصل ریاست گاہ
ٹھاکر چوہان قوم کچھی قصبہ گاگرون تھا وہان کے راجپوتون سے دھاروجی راو
یا اُنکے باپ نے گاگرون سے آکر زیر دامن کوہ پارہتی ندی کے کنار سمت ۱۳۴۳ مین
مکانات پختہ بنا کر بود و باش اختیار کی اور اس بستی کا نام گوگورہ کھا بلکہ پرگنہ
مشہور کیا اور اِس چھتری کو اسی سے متعلق کیا اور کچھ زمین آبادی کے قریب
لیکر بنام چارباگ جسکو اصطلاح ہنود مین اٹھی دستی دمرگھٹ بولتے ہین
بنایا - ذکر راجہ چھتر سال کے خیرگنج بسانے کا سمت ۱۶۵ مین راجہ چھتر سال
کچھی گاگرون نے قصبہ گوگورہ سے گوشہ مشرق و شمال مین دوانہ ندی پارہتی کے

کچھ درخت کاٹکر مکانات پختہ و محلسرا و دیوانخانہ وغیرہ تعمیر کراکر وہان سکونت
اختیار کی اور اسکا نام چھتر گڈھ رکھا جو کہ آب ندی مذکور کہ نزدیک آبادی کے
تارک قلعہ سے عمق زمین پر زور سے گرتا تھا اُسکے گرنے سے آدمی فرار ہو گئے
ناچار اُس جگہ کو چھوڑ کر پھر قصبہ گوگور وطن اصلی مین سکونت اختیار کی بعض
پرانے آدمی اس چھتر گڈھ کو پڑانا گوگور تعبیر کرتے ہین سو یہ بات خلاف
قیاس ہی کیونکہ چھتر سال کی رانی کے ستی ہونے کی جگہ سمت ۱۲۱۱ مطابق سنہ ۱۱۵۲ھ
کندہ ہین اور گوگور کی آبادی سمت ۱۳۴۳ کی ہی تو اس صورت مین تاریخ مرگ کو
سمت سے کئی سو برس ہوتے ہین اس مدت کی عمر کا آدمی اس زمانے مین
ہونا دور از قیاس ہی اس وجہ سے بھی بخوبی ظاہر ہی کہ چھتر گڈھ بعد گوگور کے آباد
ہوا تھا اب وہ مکان بالکل منہدم و ویران ہین اور مسکن زاغ و زغن و خوابگاہ
شیر و پلنگ ہین جسکو عبرت گنج کہنا چاہیے جہان پہ بلندی سے پانی گرتا ہی اُس
مقام کو رانی دہ کہتے ہین اُسکی وجہ یہ ہی کہ کوئی رانی غسل کے واسطے آئی تھی
وہ ڈوب کر مر گئی اور جس پہاڑ پر سے چند محل کی دیوار تعمیر ہوئی تھی اُس پہاڑ کے
اندر کوئی کوئی اس قسم کا پتھر نکلتا ہی کہ اُسپر کہین کہین دو ہزار نکات تل بسفیدی
منقط ہوتا ہی اور جب اُن نقاط سفید پہ ہاتھ ملکر سونگھیے تو بوے بالچھڑ چھیل چھبیلا کی
آتی ہی ہنود جہلا خیال کرتے ہین کہ رانیون نے اپنے سرون مین خوشبو کا مصالح
ڈالکر غسل کیا تھا اُنکے بال جھٹکنے کی چھینٹین ان پتھرون پر جم رہی ہین یہ بات دور
از قیاس ہی کہ پتھرون مین سے اُن رانیون کی مستعمل چیزون کی خوشبو آوے
یہ تو محض خداوند تعالے نے اپنی قدرت کاملہ کا اظہار فرمایا ہی جل شانہ نے بعض

بعض پتھرون کو ایسی رنگت اور چمک دمک عطا فرمائی ہی کہ جوہر عقل انسانی اسکے
ادراک سے قاصر ہی راقم نے اس قسم کا پتھر ریاست الور مین بھی دیکھا تھا اُسپر
تمباکو ملنے سے خوشبودار ہوجاتا تھا اِس سے زیادہ مین نے اور ایک بات عجیب و
غریب ریاست الور مین دیکھی کہ شاید کسی نے سُنی بھی ہوگی قصبہ ہمین پور متعلقہ
الور مین ایک مقام ہی اُسکے پہاڑ پر موسم برسات مین ازخود ایک خوشہ
اگتا ہی کہ جسمین چند قسم کے دانے جنس غلہ مختلف مکئی و جوار و باجرا اور موٹھ
وغیرہ سے ہوتے ہین اور زمیندار لوگ کمی اور بیشی دانون پر قلت اور کثرت
پیدائش اُس جنس کی فصل خریف مین استدلال کرتے ہین یعنی جس جنس کے
دانے اُس خوشہ مین زیادہ ہوتے ہین وہ غلہ اُس فصل مین بہ نسبت اور جنسون کے
بہت پیدا ہوتا ہی قصہ مختصر بعد تسلط کچھیان قوم بھیل اور ڈوڈہ اکثر غارتگری
کرتے پھرتے تھے بھیلون نے تو موضع کو متھرانہگ ناتھ مین ایک قلعہ مستحکم تیار
کیا تھا وہ اتبک موجود ہی جب قوم کچھی اُنپر تاخت کرتی تو وہ اس قلعہ مین
پناہ لیتے اور مواضعات وگڈھیان و دبلوا و بابی مین چھوٹی چھوٹی گڈھیان اُن ڈھوڈونکی
بناتی ہوئی ہین لیکن اب خراب و منہدم ہوگئی ہین جب اُن ڈوڈون کی غارتگری او
بغاوت حد سے گذر گئی اور پرگنہ بالکل ویران ہوگیا تو بھی چند موضع آباد تھے
اور قریب تیس تیس ہزار روپیہ کے تحصیل ہوتی تھی مواضعات جو کہ آباد تھے
اُنمین بقدر ضرورت زمیندار زراعت کرتے تھے اور غارتگری سے امورات
آخر سرانجام دیتے تھے آخر حضرت سلطان شہاب الدین محمد شاہجہان
بادشاہ غازی نور اللہ مرقدہٗ نے بنام دھاروجی کچھی ٹھاکر گوگور کے ایک

فرمان والاشان بھیجا کہ اِن دزدون کو تنبیہ کرین سمت ۱۵۰۱ مین سارنگ دونڈھ
سردار دزدان کو ادھر کنارہ ندی انڈبیر کے مابین مواضعات پھول بڑودہ
و گورکھپور کے کہ اُسوقت وہ دونون موضع تحت مین پرگنہ گوگور کے تھے پکڑ لیا
بجلدوے اس خدمت کے حضور شاہ ہند سے پنتیالیس پرگنہ دیگر ناہرگڈھ و بڑودہ
وغیرہ راجہ دھاروجی کو عطا ہوئے دھاروجی مذکور کے دو بیٹے تھے ایک
ساہوجی دوسرا گوکل جی گوکل نے سمت ۱۵۵۵ مین کوہ گوگور کے اوپر قلعہ تعمیر کیا
اُسوقت سے گوکل کا قلعہ مشہور ہی اور بھوراکوٹ اور کالاکوٹ قلعہ کے اندر
اور شہر پناہ گوگور کی ابناجی نے بنوائی تھی اور اُنھون نے پہاڑ کُھدوا کر
گرداگرد سے قصبہ گوگور کی خندق بنوائی اور اُسمین پانی ندی پاربتی کا بھروانا
تجویز کیا تھا تا وقت عملداری راجگان قوم کھچی کے جو راجہ گاگرون کے ہوئے
وہ راگھوگڈھ مین مرے اور اُنکی رانیان اپنے قصبہ گوگور مین آن کر ستی ہوتی رہین
سب ستیون پر سمت راجگان تحریر ہین جسکی نقل ذیل مین ہی راجہ کسات جی سنگھ
سمت ۱۵۹۵ مطابق ۹۱۵ھ در عہد سکندر شاہ لودی - راجہ سانتا بن کھچی
سمت ۱۲۷۵ مطابق ۱۰۳۵ھ ایک رانی مع پانچ خواص تخت سنگھ ولد لعل سنگھ
ابن غریب داس چوہان سُدی چودس سمت ۱۷۵۵ مطابق ۱۱۰۰ھ رانی مع ایک
خواص راجہ لعل سنگھ ولد غریب داس بن دھب سنگھ چوہان متی ماگھ سُدی
واکھار وز یکشنبہ سمت ۱۷۶۲ مطابق ۱۱۱۲ھ ایک رانی مع دس خواص در عہد
حضرت سلطان اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ غازی راجہ
گوکل سنگھ آسوج سُدی گیارس روز جمعہ سمت ۱۸۰۲ مطابق ۱۱۵۸ھ ہجری تین

رانی اور دو خواص در عہد سلطان شمس الدین رفیع الدولہ راجہ کلیان سنگھ
ولد کرن سہا چوہان متی بیساکھ سُدی نومی سمت [illegible] مطابق سنہ [illegible]ھ رانی ایک
در عہد حضرت سلطان نصیر الدین ہمایون پادشاہ راجہ چھتر سال سمت [illegible]
مطابق سنہ [illegible]ھ بعہد حضرت سلطان اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ
راجہ کرن سہاے سمت [illegible] مطابق سنہ [illegible]ھ رانی ایک ایسا سماعت مین آیا
کہ سمت [illegible] کے سال مین لعل سنگھ بتقریب شکار راگھوگڈھ کے پہاڑ پر گئے
اور وہان اُنکو شگون ہوا تو اُنھون نے راگھوگڈھ کے قلعہ کے بنوانے اور
محل کے تیار کرنے کا حکم دیا اُسوقت راگھوگڈھ پرگنہ نالابھیت مین شامل تھا
اور یہ اہیرون کے راجہ تھے جب قلعہ اور محل تیار ہوگیا تب وہان رہنا
اختیار کیا اور گوگور کے قلعہ مین بافوج رہتے تھے اور نائب اُنکے چھپرا کی
تحصیل راگھوگڈھ مین داخل کیا کرتے تھے جب راجہ لعل سنگھ فوت ہوگئے
اور بکرماجیت اُنکے جانشین ہوتے تو اُنھون نے گنج سنگھ برادر کلان اپنے کو
بالکل اپنا راج دیا اور وہ راگھوگڈھ سے نکلکر رانا اودے پور کے پاس گئے
تب سمت [illegible] سال مین گنج سنگھ نے بمقام اودے پور کے انتقال کیا اُنکے بیٹے
اندر سنگھ وہان رہے اودے پور کے رانا نے مقام ناتھدوارے کے اندر اندر سنگھ کا
ہاتھ راجہ چھتر سال والی کوٹہ کو پکڑا دیا اور کہا کہ تم اپنی مدد سے انکو راگھوگڈھ کی
گدی پر بٹھا دو راجہ والی کوٹہ نے پچیس ہزار فوج ہمراہ کرکے طرف گوگور کے
روانہ کیا جب فوج قلعہ گوگور پر آئی تو قلعہ دار نے مقابلہ کیا اور راگھوگڈھ سے
بھی بخشی پرتھی راج باجمعیت ستائیس ہزار کے آپہونچے چھ مہینے تک خوب

لڑائی رہی جب کسی کو دونون جانب سے فتح و شکست نہوئی تو بکرماجیت نے با فوج
قصد اُس طرف کا کیا جسوقت یہ خبر سرداران کوٹہ کو پہونچی اُنھون نے آپسمین مشورہ
کیا اور مقصود اُنکا اصلی لینا راگھوگڈھ کا تھا کیونکہ اب وہ مقام خالی ہی یہان لڑنا
کیا ضرور ہی راگھوگڈھ کی طرف کوچ کرنا چاہا بخشی مذکور نے بدریافت اس حال کے
مخفی مخفی قلعہ سے فوج نکالنی شروع کی اول پہونچنے فوج مخالف کے اوپر
نالہ موضع جھتی ودکو اس کے جاکر مورچے قائم کیے جب فوج کوٹہ اُس مقام پر
پہونچی دونون جانب مین جنگ سخت واقع ہوئی بہت آدمی دونون طرف کے
زیر تیغ بیدریغ ہوتے اور اندرسنگہ بھی اُسجگہ کام آتے فوج کوٹہ نے یہ سمجھا
کہ دعویدار ریاست تو مارا گیا اب جان کھونا کیا ضرور ہی کوٹہ کو واپس گئے
اندرسنگہ کے کوئی اولاد نہ تھی کہ پھر اس کارزار کو گرم کرتی رانیان بیوہ
ہوگئین راجہ کوٹہ نے سمت ۱۸۹۴ مین دس ہزار روپیہ کی جاگیر منجملہ اور موضعون کے
موضع مینا بر راہ مہربانی رانیون کو دیا کہ جو ابتک بحال ہی تسلط راجہ اوپر
راگھوگڈھ اور قلعہ گوگور کے بدستور رہا سمت ۱۸۹۷ مطابق سنہ ۱۲۶۰ھ مین راجہ
گوالیار نے راجہ بلونت سنگہ و راجہ راگھوگڈھ سے چھ آنہ طلب کیے اور جب
صورت انکار کی دیکھی تو راگھوگڈھ کا لینا تجویز کیا راجہ راگھوگڈھ نے تاب مقابلہ
نہ لاکر بعوض چھ آنے کے پرگنہ انون دیکر راضی کیا اور اپنا ملک بچایا جب یہ خبر
مہاراج ہلکر کو پہونچی تو اُنھون نے اور ابلا بائی نے دادا راؤ کتوجی کو حکم دیا کہ تو
بلونت سنگہ راجہ راگھوگڈھ اُسی ملک سے ہمکو بھی چھ آنے مقرر کردین جیسے کہ
سیندھیا کو دیتے ہین نہین تو اُنکو ریاست سے خارج کرو راجہ راگھوگڈھ تو کمزور

ہو رہے تھے مصلحت وقت جانکر پرگنہ چھپرہ بعوض چھ آنے کے ہلکر کے حوالہ کیا
مہاراج ہلکر کی طرف سے ابناجی وکھد وجی صوبہ ہوکر آتے اُنھون نے اچھا
راج کیا سمت ۱۸۶۹ مطابق ۱۲۳۶ ہجری مین پانڈو زنگ جی و بالا راو جی صوبہ
مقرر ہوتے اور اُنکے خیال سے میر باز خان قلعہ دار گوگور مقرر ہوے تھوڑے
عرصے مین تمام ملک مین طوائف الملوکی کرکے سپاہی جمع کیے اور بالا راؤ وغیرہ سے
اور کچھ روپیہ اندور سے طلب کیا بالا راؤ تو دونون طرف ملاپ رکھتے تھے
یعنی سیندھیہ سے اور ہلکر سے بھی جب بالا راؤ کی نیت مین فساد آیا اور زر مطلوبہ
دینا نہ چاہا تو سب کام میر باز خان کے سپرد کیا اور یہ کہا کہ مین فوج لینے جاتا ہون
سوار ہوکر بھاگ گئے صرف میر باز خان رہگئے اُسوقت نواب وزیر الدولہ مرحوم مع
کچھ فوج کے مقام شیر گڈھ مین مقیم تھے اُنھون نے محمد منور خان عرف منو میان
کو کچھ فوج کے ساتھ کرکے واسطے تنبیہ و تادیب میر باز خان اور بالا راو کے جانب
گوگور روانہ کیا اور دو پلٹنین کوٹہ کی بھی ہمراہ تھین منو میان نے آکر قصبہ گڈھی
مین مقام کیا اور چھ مہینے تک برابر رات و دن میر باز خان سے قلعۂ گوگور پر
لڑائی ہوتی رہی اور جو توپ میران بخش ہیبت شاہی میر باز خان اجمیری سے
چلتی تھی چلتی رہی اور بالا راؤ اس عرصے تک فوج لیکر نہ آتے اور سپاہ قلعہ کی بسبب
نہ ملنے تنخواہ کے بھوکی مرنے لگی اور بیدل ہوئی منور خان نے میر باز خان
کو کہلا بھیجا کہ تم قلعہ خالی کردو تو تنخواہ سپاہ کی ہم دینگے اور تمکو بھی حق خدمت سے
محروم نرکھینگے اُسوقت میر باز خان نے قلعہ خالی کردیا نواب صاحب کا دخل
چھپرہ گوگور مین ہوگیا اور سرکار دولت مدار انگلشیہ کی سلطنت سے یہ پرگنہ

شامل دیگر پرگنہ ت کے نواب صاحب مذکور کو عطا ہوا نواب صاحب کی طرف سے
وہی منور خان عامل پرگنہ مذکور مقرر ہوتے انھون نے رعایا کو ہاتھ سے
غارتگرون کے بچایا اور روز بروز اپنے انتظام سے دیگر پرگنات بھی آباد دیکھے
سمت ۱۸۹۳ مین نواب وزیر الدولہ بہادر مسند نشین ہوتے اور صاحبزادہ عبدالکریم خان نے
بسازش منو میان کے پرگنہ کے لینے کا قصد کیا تھا منو میان نے پوشیدہ فوج رکھنی
شروع کی بدریافت اس خبر کے نواب وزیر الدولہ مرحوم نے ممتاز الدولہ محمد خان
مرحوم کو جو رکن کلان اس ریاست کے تھے حکم دیا کہ چراغ منو میان کا گل کرین فوراً
ممتاز الدولہ با فوج جرار از پیادہ و سوار یہان آپہونچے اور چندروز مین بتدابیر
صائب لڑکر قلعہ گوگور خالی کرایا اور قدرے چپقلش قلعہ چھپرا پر بھی ہوئی تھی
دو چار حملون مین سب کو مار ہٹایا منو میان نے تو مع صاحبزادہ صاحب کے
شکست پائی اور اپنا کیا پایا اور بجاے منو میان کے احمد علی خان عامل اور
اُنکے بھائی غلام حیدر خان قلعہ گوگور کے قلعہ دار ہوتے سمت ۱۸۹۶ مین پھر
صاحبزادہ نے پرگنہ پر خصوص قصبہ چھپڑا کے بتدابیر یورش فرمائی اور نوبت
بمقابلہ آئی اُس ہنگامہ مین احمد علی خان صاحب عامل تو ہاتھ سے ہمراہیان
صاحبزادہ کے زیر تیغ ہوئے و غلام حیدر خان صاحب قلعہ دار نے سپاہ
صاحبزادہ کو بیکار کر کے عوض اپنے بھائی کا لیا اور بعہدۂ قلعداری اپنے کے
پریب سنگھ ٹھاکر نے اندر گوگور کے ایک مسجد بنوائی بعد اِن لڑائیون کے پھر
کوئی لڑائی چھپڑا اور گوگور سے نہوئی فی الحال آبادی اور رونق بازاری اور
کثرت زراعت فہمیدہ اواری زیادہ سابق سے ہے اور نواب امین الدولہ وزیر الملک

محمد علی خان نے علی گنج چھپرا مین بسایا ہی بالفعل سب دیہات خالصہ و جاگیر
اصلی داخل پرگنہ ضلع ہذا بتعداد ایک سو ساٹھ موضع کے اور جمع اوسط مال کی
ایک لاکھ سے کچھ زیادہ ہی اور افیون سال تمام مین بقدر چھ من ہوتی ہی زمین پرگنہ کی
سیاہ رنگ اور عمدہ ہی ہر قسم کی روئیدگی میوہ اور ترکاری و زراعت ہوتی ہی
اس پرگنہ کے دو طرف ہین اور قابل سننے کے ہین ایک کا نام اگوارہ دوسرے کا
نام پچھواڑہ بہت آباد اور عمدہ پیداواری ہوتی ہی مگر پچھواڑہ کی زمین
بہ نسبت اراضی اگواڑہ کے کم زور ہی لیکن اُسکے کمزور ہونیکی وجہ یہ ہی
کہ وہ دیہات متصل ڈوانگ کے ہی اور زمیندار اُس طرف کی زراعت پر دل
نہین لگاتے ہین عمر کے دن گنواتے ہین جرمانہ اور قید سے بھی باز نہین آتے
اور نادہندی و جھگڑا اُنکا مشہور ہی کل رقبہ تخمیناً چار لاکھ بیگھہ کا ہوگا جسمین
ایک ثلث پہاڑ ہی اور ایک ثلث مزروعہ اور ایک ثلث مین آبادی اس
پرگنہ کے زن و مرد و بچہ پہلی مردم شماری مین پینتیس ہزار چار سو چوہتر تھے

مردمان	زن	طفلان	برہمن	بھیل
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ہریہ	راہین	راجپوت	مسلمان	مہاجن پیشہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

بنیا	کولی	مزدوری پیشہ و اہل حرفہ وغیرہ	چماران	دیگر جمیع اقوام خاکروب وغیرہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اس پرگنے مین ایسی نادر چیزین بنتی ہین کہ جو قابل ذکر کے ہین

اول سنار زیور سازی اور سادہ کاری مین لاجواب ہین اور موچی چارجامہ
اور ساز ریشمی کے بنانے مین منتخب اور نایاب المختصر نجار وغیرہ اپنی کاریگری
مین مثل کاریگران انگریزی ہین اس سرزمین مین نباتات اور جمادات قسم
قسم کے ہوتے ہین اگر کوئی شناخت کرے اور اُنکے خواص پہچانے اور
اُنکی تاثیرون کا امتحان کرے تو ایک دانایان روزگار سے ہوجاوے
مثلاً ایک درخت یہان آنکول ہی جو انمول ہی اکثر اسکی بیل کا پھل گرم ہوتا ہی
اور عارضہ بیل کو فائدہ دیتا ہی اور اُس سے ایک طرح کا شعبدہ بھی بنتا ہی
اور ایک پتھر ہوتا ہی جو ہاتھ مین ملنے سے ایک خوشبو عجیب دیتا ہی بازآمدم
برسر مطلب بارہ تاریخ کو گلاب خان ساکن کھیڑا نے مجھسے ملاقات کی اور
بطور نذر ایک ٹانگن پیش کیا منظور ہوا دوسرے روز تاریخ گیارہ رجب المرجب
کو چار گھڑی دن چڑھے مقام راگھوگڈھ مین وارد ہوا حالات چھپرا مین کیفیت
راگھوگڈھ کی درج ہی اور کچھ کیفیت اب لکھتا ہون اسکی تعمیر کو تین سو برس کا
زمانہ ہوا یعنے بعہد حضرت محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ
غازی کے اسکی بنا ہوئی اُسوقت یہ جگہہ خوب بارونق ہوگی اتنے دنون کو
پھرتے ہوگے بسبب اُجاڑ ہونیکے خوف معلوم ہوتا ہی اس جگہہ کا قلعہ پہاڑ پر
سنگ خارہ سے تعمیر ہی اور اندر حصار کے محلات بنے ہوتے ہین اور باعث
تنگدستی راجہ صاحب کے بہت محلات مثل گور غریبان بے غور پڑے ہین
یہانتک کہ ایک ایک چراغ بھی اُن محلات مین نہین جلتا ہی اور تحصیل یہان کی
تین ہزار مبلغ خام کی ہی حسب استدعای راجہ صاحب کے کرسی نامہ راجہ

صاحب کا ذیل مین درج ہی۔ راجہ غریب داس عرف لعل سنگھ۔ راجہ جرت سنگھ۔ راجہ بکرماجیت سنگھ۔ راجہ بلندر سنگھ۔ راجہ جی سنگھ۔ راجہ اجیت سنگھ۔ راجہ جی منڈ سنگھ۔ یہ راجہ جے منڈ سنگھ گدی نشین ہین ایک لڑکا بھی ہی آدمی باوضع ہین یکم ماہ شعبان المعظم ۱۲۱۹ھ قدسی کو قصبہ گڑیہ مین داخل ہوا ایک بہت بڑے پہاڑ پر یہ قصبہ واقع ہی اور باوجود مختصر ہونیکے ایک گڈھی بھی سنگ خارہ کی بنی ہوتی ہی یہان گدی نشین جی سنگھ علاقہ دار راج راگھو گڈھ سے ہین یہان کی نشست پچیس ہزار مبلغ خام کی ہی اور آبادی تخمیناً دوسو گھر کی ہوگی برسات مین یہان نہایت بہار ہوتی ہوگی بعد چند روز کے راجہ صاحب نے مجھسے ملاقات کی اور عذر بیان کیا کہ بوجہ امور دنیوی کے حصول ملازمت سے محروم رہا دوسرے دن رانی صاحبہ نے میری دعوت اپنے یہان بلاکر کی اور نہایت خاطرداری سے پیش آئین یہ رانی بڑی عقیلہ معلوم ہوئین بارھوین تاریخ کو وارد چھاونی گنا ہوکر بذریعہ چھٹی کے اشتیاق ملاقات والاشان جناب کپتان ایچ بولر صاحب کا ظاہر کیا بعد ملاحظہ چھٹی کے فرمایا کہ بعد آنے بہر سلو کے ملاقات ہوگی ابھی مین نیچ والا ہون منشی امام الدین وکیل گوالیار اور جگبن لعل فرودگاہ پر آئے ملاقات ہوئی یہ گانوٗن گوالیار کا ہی اس مقام گنا کو رونق بسبب انگریزی چھاونی کے ہی اور روز بروز آبادی ترقی پکڑتی جاتی ہی جب صاحب تشریف لاتے تو ملاقات ہوئی اور جو کچھ کہ مین مدعا رکھتا تھا وہ سب بر آیا ان صاحب کا احسان مجھپر بہت ہوا ہی اٹھارھوین تاریخ کو موضع گدائیہ مین آیا ان دونون گانوٗن مین ایک ندی بھی ملی انیسوین تاریخ کو شہر

سیرونج مین آکر قیام کیا یہ شہر قدیم ہی چنانچہ اُسوقت کے چند مکانات اتبک
موجود ہین شیر شاہ بادشاہ نے اُسکو آباد کیا تھا پھر حضرت قبلۂ عالم
سلطان اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ غازی نے اُسکی بہت غور
رکھی یہان کے بادشاہی مکانات کو دیکھکر افسوس ہوا کہ اُنھون نے کیسے
زرکثیر سے اِن عمارتون کو بنوایا تھا مگر آج کل بسبب نہونے آبادی کے مثل
گور غریبان پڑی ہین بازار کرسی دار خوبصورت سنگین مسجدین متعدد مسلمان
شریف بہت ہین ہندو کم ہین شیخ احمد صاحب عامل پرگنۂ ہذا میری ملاقات کو
آئے بہت خوبی کے آدمی ہین یہ پرگنہ انکے دم سے بہت آباد ہی ہر فرد بشر کا
دل شاد ہی اکیسوین تاریخ کو قصبہ کوزہ جاگیر حکیم یٰسین خان مین مقام ہوا
بائیسوین تاریخ کو ریاست ٹپاری مین وارد ہوا آبادی اسکی بالائے کوہ ہی
نواب عبدالکریم خان صاحب گدی نشین ہین تحصیل چھ ہزار روپیہ سال کی ہی
پہلے انکی گدی راحت گڈھ تھی ایام غدر سے تحت سرکار وقت ہوئی بعد اسکے
ٹپاری ملی اِن صاحب سے ملاقات ہوئی یہ جگہ دل فزا ہی ریاست کا کام
محمد شاہ خان چچا نواب صاحب کے کرتے ہین تھانہ دار موہن لال آدمی
مردم شناس ہی انتیسوین تاریخ کو وارد ریاست محمد گڈھ ہوا نواب محمد حافظ قلی خان
صاحب واسطے ملاقات کے آئے اور اپنے ہمراہ مجکو قلعہ مین لیگئے اور اندر قلعہ کے
ایک مکان میرے رہنے کو دیا یہ قلعہ بھی پہاڑ پر ہی مین نے ماہ صیام جاکر یہان
قیام کیا نواب محمد عمر علی خان صاحب والی باسودہ محمد گڈھ مین آئے تھے مجھسے
بھی ملاقات کی اور چند روز رہے چلتے وقت مجکو اپنے ہمراہ لیگئے اور رہ

ہر طرح کی مہمان نوازی مین سرگرم رہے اگرچہ یہ قلعہ بھی پہاڑ پر ہی مگر بہ نسبت
اور قلعون کے اسکی طرز اچھی ہی اور بازار بھی زیادہ ہین نواب محمد گڈھ اور
نواب کوروائی اور نواب باسودہ حضرت سلطان محمد شاہ بادشاہ
گورکان کے وقت سے جاگیردار ہین اور یہ قلعہ باسودہ کا بنوایا ہوا نواب
حسین اللہ خان جد امجد نواب عمر علی خان صاحب کا ہی نواب صاحب
مذکور مین علم اور حلم نشست و برخاست مطابق امراء دہلی کے ہی اور بول چال
بھی درست ہی نوین تاریخ شوال المعظم کو نواب صاحب سے رخصت طلب کی
بمشکل منظور کی اور مہر گڈھی تک مجکو پہونچانے آئے انکی ہوشیاری اور
سمجھ داری کا حال بجز ملاقات کے تحریر سے ظاہر نہین ہوسکتا دسوین تاریخ کو
موضع چوکی مین قیام ہوا اسکے نیچے ایک ندی بہتی ہی گیارھوین تاریخ کو وارد
چھاؤنی ساگر ہوکر کل جگہ کی سیر کی آبادی بکثرت مکانات خوبصورت باقرینہ
مثل معشوقان شبینہ ہر روز بازار مین گہما گہمی رہتی ہی تیرھوین تاریخ کو سوار ہوا
اور موضع میہر مین آکر قیام ہوا یہ گانوٗن انگریزی ہی اسکی مستاجرہ ایک
مرہٹن ہی آبادی مین ایکسو گھر تحصیل مبلغ چار سو روپیہ سال کی ہی چودھوین
تاریخ کو قصبہ پالتی مین وارد ہوا پچاس گھر کی بستی ہی پندرھوین تاریخ کو موضع
بچھیری مین فروکش ہوا مطابق پالتی کے یہ بھی بستا ہی سولھوین تاریخ کو موضع
راؤ صاحب مین ڈیرا ہوا یہ جگہ علاقہ راج ٹیکم گڈھ سے ہی سترھوین تاریخ کو
نو بجے دن کے وارد ریاست ٹیکم گڈھ ہوا یہان جو قلعہ ہی وہ راجہ نیلی پرتھی کا
بنوایا ہوا ہی آبادی اسکی اور جگہ سے بہتر ہی سڑکین پختہ ہین سبحان اللہ جس جگہ

ہمارے حکام باعث نشان کی طرز ملجاتی ہی طبیعت دیکھکر بہت محظوظ ہوتی ہی یہ
صفائی انھین صاحبان والا احتشام پر ختم ہی چنانچہ بوجہ سلیقہ شعاری جناب مسٹر
جمیس فرلانگ صاحب مستقل جنرل بہادر نائب ریاست کے دیکھو کہ
دربھنگہ کیا پر فضا وپر صفا ہی اور جناب مہاراج بہادر کے باغ سے جانب شرق ہر چہار
طرف سڑکون مقطع اور تالابون مربع اور مکانات فلک شکوہ سے کیسا آراستہ ہی
بہ نسبت اور رجواڑون کے یہان یہ لطف زیادہ تر ہی کہ پانچ بجے سے آٹھ بجے
شب تک باجا بجتا ہی سننے والون کو بعینہ کلکتہ کے ولایتی جکر کا لطف ملتا ہی المختصر
راجہ صاحب نے ہماری ملاقات سے انکار کیا خیر بہتر کیا **مطلع مؤلف**
کیسے کشیدہ آج زبیر ہمسے ہین وہ لوگ + بوسہ دیا جو کرتے تھے اپنی رکاب کو
اُنیسوین تاریخ کو قصبہ بھلسی مین ایک شب ڈیرا رہا بائیسوین تاریخ کو موضع کھیت پور
مین قیام ہوا یہ گانون علاقہ راجہ چرکھیری سے ہی تئیسوین تاریخ کو موضع جیت پور
مین قیام ہوا یہ گانون پہلے راجہ کھیڑی کا تھا خانہ شعاری سے تحت سرکار
صاحب اقبال گورنمنٹ ہوا یہان ایک قلعہ کوہ فلک شکوہ پر جانب شمال
اور ایک تالاب درازی مین بارہ میل عرض مین تین میل زمانہ سلف کا بنا ہوا ہی
تین کوس آگے اور عمارت کہنہ نظر آئی لوگون سے دریافت کیا معلوم ہوا کہ اسکو
گوگل پہاڑ کہتے ہین قدیم الایام سے تیرتھ گاہ ہندوؤن کا ہی حقیقت مین جگہ
اچھی ہی مکانات خشتی وسنگی متعدد ہین یہ جگہ بھی غدر سے پہلے رجستان کے
تحت سے چھوٹ گئی ہی ایک تحصیلدار یہان مقرر ہی اور ایک عیدگاہ بھی قدیمی
پہاڑ پر تعمیر ہی اٹھائیسوین تاریخ کو وارد ریاست چرکھیری ہوا فرحت حسین خان صاحب

منصرم سے ملاقات ہوئی چوبیسوین تاریخ ۱۲۱۹ھ قدسی کو جدواڑی مین آیا دو سو
گھر کی آبادی ہی پچیسوین تاریخ کو موضع گوریہار مین پہونچکر شب باش ہوا صبح کو
آٹھ بجے دن کے کشن پور مین آیا یہ جگہ نوآبادی ہی اور ایک گڈھی سنگ خارہ سے
نوتعمیر ہی زیر گڈھی قریب پچاس گھر کے بستی ہی نام راجہ کا بنگ سری سوائی
راج دھر بہادر رُدّر سنگھ ہی درمیان چرکھیری اور کشن پور کے موضع مہوبہ ملا جہان کا
پان ہندوستان مین مشہور اور معروف ہی راجہ صاحب سے ملاقات ہوئی عمر انکی
ساٹھ برس کی ہی عالم شباب مین یہ صاحب قابل دید ہونگے اس بندیلکھنڈ مین
ڈالی بھیجنے کی ایک رسم ہی اور اس ڈالی مین یہ چیزین ہوتی ہین - آرد گندم

آرد نخود	میدہ	ترکاری	روغن سیاہ	جغرات
روغن زرد	شیر خام	میوہ جات	الایچی خُرد	گرم مصالح
پان	سپاری	نقد بقدر مراتب	چرس	افیون

بنگ -- بروز رخصت اسباب شیرینی ایک رئیس ایران سے اس جگہ
ملاقات ہوئی ساتوین تاریخ ماہ ذی الحجہ کو وہان سے باندہ مین آیا اور بخوبی
سیر کی جو مکان متعلق ریاست تھے انکو ویران پایا الا ایک مسجد بلند و بالا مشابہ
عمارت شاہجہانی دیکھنے مین آئی نماز ہوتی ہی نواب ذوالفقار خان مرحوم
رئیس باندی از نسل مرہٹہ تھے اسکا خلاصہ کتب تواریخ سے ظاہر ہی نوین تاریخ کو
وارد موضع بنگرا ہوا آبادی اسکی تھوڑی ہی دسوین تاریخ کو بوقت شب ایک
گانون مین ڈیرا ہوا یہ موضع دامن کوہ مین ہی جائے پرخطر اور وحشت اثر ہی
گیارھوین تاریخ کو وارد ریاست پنا ہوا اور چند لوگون سے ملاقاتین ہوئین نام

یہان کے راجہ کا روزیر پرتاب سنگھ ہی کانپٹی کی اسی جگہ ہوتی ہی منشی للتا سہائے
دیوان ریاست میری ملاقات کو آئے راجہ صاحب نے جو میری ملاقات سے
انکار کیا تھا اُسکی وجہ بعد مین معلوم ہوئی بہت مقروض تھے سنتا ہون آدمی
بہت اچھے ہین۔

سترھوین تاریخ ماہ محرم الحرام سنہ ۱۲۹۲ ہجری قدسی کو وارد موضع پرلیا ٹولہ علاقہ آجی گڈھ
ہوا آبادی سوگھر کی اور تحصیل سات سو روپیہ سال کی ہی اٹھارھوین تاریخ کو ناگود
مین آیا اس جگہہ چھاونی سرکار انگریز بہادر کی تھوڑے عرصہ سے مقرر ہوئی ہی اب
دن بدن رونق زیادہ ہوتی جاتی ہی یہان کے راجہ کو بہت تھوڑا حکم حاصل ہی
تحصیل چار لاکھ روپیہ سال کی ہی انیسوین تاریخ کو وارد ریاست سیاول ہوا
یہان ایک گڈھی وقیانوسی ہی جسکی مرمت پشت ہا پشت سے نہین ہوئی اسمین
رئیس شمشیر جنگ رہتے ہین تحصیل چار لاکھ روپیہ سال کی ہی اکیسوین تاریخ کو
مقام ستنہ مین جسکو بردہ ڈی بھی کہتے ہین وارد ہوا یہ گانوُن راجہ ریوان کا ہی
یہان میرے حضرت جد امجد کے والد یعنی حضرت ابو المظفر معین الدین
محمد اکبر شاہ اکبر ثانی پیدا ہوتے تھے بسبب ہونے اسٹیشن ریل کے بہت
رونق دار ہو گیا ہی عزیز القدر مرزا محمد شاہ خلف میرزا ابو سعید بخت صاحب نبیرۂ
حضرت شاہ عالم بادشاہ سے ملاقات ہوئی پانچوین تاریخ ماہ صفر المظفر
سنہ ۱۲۹۲ ہجری کو بار دیگر مین یہان آیا مرزا اتانا شاہ صاحب ابن مرزا بابر صاحب
مرحوم سے ملاقات ہوئی یہ جگہ دامن کوہ مین بستی ہی نہ بلندی ہی نہ پستی ہی اور ہر ایک
شی بھی یہان سستی ہی ہان مرد سُست اور عورتون کو مستی ہی نوین تاریخ کو چا

بجے دن کے کوچ کیا اور موضع بازار سے گذر کر موضع امدارہ مین مقام کیا
اسکے گرد اگرد ایک پہاڑ خوفناک ہی ایک شب رہا دسوین تاریخ کو دارہ موضع
کیلواڑا ہوا یہان سے علاقہ بُندیلکھنڈ ختم ہوا اور سرکاری علاقہ شروع ہوا۔
گیارھوین تاریخ کو کوچ کر کے فجر ہوتے ہوتے موضع سلونبر مین آکر قیام کیا
آج تمازت آفتاب نے بہت ستایا بارھوین تاریخ کو شب کے دو بجے روانہ ہوکر
وارد جبل پور ہوا یہ جگہ نہایت عمدہ ہی آبادی بہت کثرت سے پائی عبداللہ خان
صاحب انسپکٹر سے ملاقات کر کے طبیعت بہت خوش ہوئی چوتھی تاریخ کو
سیت پور اور مقصود پور اور بھواری اور نربدا ندی اور موضع امریہ کی سیر کرتا ہوا
سولھوین تاریخ موضع چندواڑی مین آیا اور قریب تھانہ کے قیام کیا پہرہ دار کی
غفلت سے شب کے دو بجے چوری ہوگئی صندوق پارچہ وغیرہ کا گم ہوا
ہرچند سراغ لگایا مگر نملا باعث اصرار تھانہ دار سرکاری روشن لال وجیارام
انسپکٹر کے ایک درخواست حسب ضابطہ دیگر روانہ ہوا سترھوین تاریخ کو جنگ پور کے
قریب ایک ندی ملی وہان ٹھہر کر کھانا کھایا تین بجے سوار ہوا ڈیرھ کوس پر
ایک ندی اور ملی نام اُسکا شیر ندی ہی سبب شیر ندی کا دریافت ہوا پہلے اسکا
پانی کھاری تھا کوئی بنجارہ جو آیا اُسکو تشنگی معلوم ہوئی پانی مانگا لوگون نے کہا کہ
پانی کھاری ہی بنجارہ نے باعث علو ہمتی کے جسقدر کہ اپنے پاس شکر کی گوندین
رکھتا تھا ندی مین ڈلوادین اُسکی خوش اعتقادی دیکھکر خداوند عالم نے اپنے
فضل وکرم سے پانی شیرین کر دیا اسوجہ سے یہ شیر ندی مشہور ہی اٹھاروین تاریخ کو
موضع کنڈیلی مین آیا دیکھا کہ جگہ بہت آباد ہی اور ایک تھانہ انگریزی اس جگہ پر ہی

راجہ سورت سنگھ یہان جاگیردار ہین انیسوین تاریخ کو موضع گڑہی مین کھانا کھایا بعد
نماز ظہر کے حالات سیر گذشتہ کی تحریر مین مصروف ہوا آبادی چار سو گھر کی ہوگی بیسوین
تاریخ کو موضع نبسرا مین مقام ہوا تحصیل اسکی ایک ہزار روپیہ سال کی ہی نام
ٹھاکر کا مدن سنگھ ہی موضع راگاہ اور موضع دلامندرا اور موضع نبکری موضع سُہاگپور
اور جوندیان کہ درمیان اُنکے ملین اُنکی سیر کرتا ہوا چوتھی تاریخ ماہ ربیع الاول
۱۲۹۲ہجری کو گھرباگڈھ مین وارد ہوا یہ گانون سُہاگپور سے پانچ کوس پر ہی
دیکھنے سے تعلق ہی وہ وحشت انگیز جنگل ہی کہ ہر گام پر خوف معلوم ہوتا ہی راہ
مین پانی میسر نہین آتا منشی روشن چند کے بباعث تشنگی حواس خمسہ کھوتے
ہوتے تھے اور ہر سو نگران تھے پانی کہین نظر نہ آتا تھا قضارا ایک چمار کا گھر ملا
کورے برتن مین پانی بھرا نظر آیا بے اختیار ہوکر شتر پر سے گرے اور مانند
نگس پنجال کے گھڑون سے چمٹ کر پانی پینے لگے ہر چند سب مانع آتے چمار نے
بھی للکارا کہ یہ پانی چمار کا ہی کب سنتے تھے اپنا کام کیا پانچوین تاریخ کو کوچ کر کے
موضع کانکڑہی مین آیا سُنا کہ مولوی حفظ الکبیر صاحب شکار کو گئے ہوتے ہین
دوسرے روز مولوی صاحب آتے ملاقات ہوئی کمال خلق سے پیش آتے
یہ صاحب بہت خلیق مزاج شجاعت مند ہین شیر کے شکار سے بہت شوق ہی
پاپیادہ ہوکر بندوق سے شیر افگنی کرتے ہین یہان بارھوین تاریخ عورات موضع جمع
ہوکر بھگوا مانگتی ہین اور جنگلی زبان مین جنگلی گانا شروع کیا انکے لفظ سمجھ مین نہین
آئے کہ کیا گاتی ہین خیر اُنکو انعام دیکر رخصت کیا وقت رخصت قمچیان لبطور
رسم کے منشی روشن چند پر جڑ کر روانہ ہوتین انکا یہی دستور ہی کہ جسکے پاس

بھگوا مانگنے جاتی ہین اُسکو قمچیان بھی ضرور مارتی ہین مگر بسبب لحاظ کے کچھ
نہین کہتا آلا منشی کی ہڈیان خوب گرم کین اور ایک رسم یہ ہی کہ جب کسی کا بیٹا
بیاہ ہوتا ہی تو دُلہن کو گھر مین لاتے ہین دوسرے روز دولہا خفا ہو کر کسی درخت پر
جا بیٹھتا ہی سب گھر والیان جمع ہو کر اُسکا تجسس کرتی ہین جب وہ دولہا اُتو کا
پٹھا بندر سا درخت پر چڑھا نظر آیا تو وہ دولہن میمونہ سرشت نیچے درخت کے
کھڑی ہو کر اپنی زبان مین خوشامد کرتی ہی عند الدریافت معلوم ہوا تو یہ کہتی ہی کہ
اُترا مین تجکو کما کر کھلاؤنگی اور کسی طرح کی تکلیف ندونگی دوسری کیفیت یہ ہی
کہ ایک سیر اناج دیکر کشتی عورتون کی دیکھیے خوب گدپٹ ہوتی ہی تیسرے یہ
لطف ہی کہ ایام ہولی مین ایک لکڑا چھہ گز کا لمبا گول اور بفاصلہ ایک ایک بالشت کے
تمام لکڑ مین میخین لگا کر بیچ میدان مین گاڑ دیتے ہین اور ایک کپڑے مین دس سیر
قندسیاہ اور دو ناریل اور پانچ روپیہ ان سب کو ایک چوندری مین باندھکر لکڑ کی
پھنگ پر رکھدیتے ہین اور کل عورتین جمع ہو کر بانسون کی کھپچیان ہاتھون مین
لیکر کھڑی ہوتی ہین اور ایک گروہ مردون کا جمع ہوتا ہی اُنکے ہاتھ مین بھی
بانسون کے ٹوسے ہوتے ہین وہ عورتین اُنسے اشارہ کرتی ہین کہ اِس
گٹھری کو جو اُتارے وہی لے پھر وہ مرد لکڑ پر چڑھنے کا قصد کرتے ہین اُسوقت
وہ عورتین اُنپر حملہ کر کے کھپچیان مارتی ہین کبھی ایسا ہوتا ہی کہ پٹ کٹ کر چڑھ جاتا ہی
اگرچہ خون مین آلودہ ہوتا ہی مگر اپنا کام کر لیتا ہی یعنی گٹھری اُتار لاتا ہی ایک
بات اور عجیب و غریب ہی کہ کبھی کبھی اس جنگل کے درختون مین یہ خاصیت پیدا ہو جاتی ہی
کہ اگر کوئی بیل یا بھینسا درخت سے آگے کر نکلے اور اُسکی دم درخت کو لگ جاوے

توجھپٹ جاتی ہی بیچارہ بہت زور کرتا ہی لیکن نہین چھٹتی ٹوٹ جاتی ہی سبحان اللہ
کیا قدرت الٰہی ہی کیسی خاصیتین خداوند عالم نے درختون مین پیدا کی ہین دریافت
کیا گیا تو دہقانون کی زبانی معلوم ہوا کہ جب شیرنی کسی درخت کے نیچے بچہ
جنتی ہی تو خاصیت اُس درخت کی چند روز ایسی رہتی ہی واللہ اعلم بالصواب
جانور اس جنگل مین مثل شیر و بگھیلہ و نیل گاؤ و بارہ سنگھا وغیرہ بہت رہتے ہین مولوی
صاحب ممدوح نے اس جنگل کی راقم کو خوب سیر کرائی اس جنگل مین درخت آملہ
و بہڑ و بہیڑہ و کیترا اور ثعلب مصری وغیرہ بہت ہوتے ہین اور شکار ماہی یہان
اسطرح کھیلتے ہین کہ ہنگوٹ کے درخت کی چھال لیکر اُسکا عرق نکالکر پانی مین
ڈالتے ہین چند عرصہ کے بعد مچھلیان بے جان ہو کر پانی پر تیر آتی ہین جب اس
قصبہ کی کیفیات لکھنے کا قصد ہوا تو مولوی صاحب مالک قصبۂ ہذا یعنی قصبہ
کانگڑی نے کہا کہ مین نے کچھ اوراق اس موضع کی تعریف مین لکھے ہین اگر پسند
خاطر ہون تو درج سفرنامہ کیے جائین بعد ملاحظہ کے جو فقرات پسند ہوے وہ
بیان کرتا ہون نظم

کسقدر فرحت فزا ہین سبزہ ہاے کانگڑی	روح کو نشو و نما ہی از ہواے کانگڑی
ابر رحمت شامیانہ اور زمین پر فرش سبز	جنت الماویٰ سے بہتر ہی فضاے کانگڑی

سبحان اللہ کیا صنعت رنگارنگ صانع بیزوال ہی اور کیا قدرت گوناگون
ایزد متعال ہی کہ جسنے ایسے دشت پُرخطر مین یہ رنگ جمایا ہی اور بیابان
خوفناک مین ایسا باغ لگایا ہی نہین نہین بڑی غلطی کی جو دشت پرخطر کہا اور بیابان
سہو کیا جو بیابان خوفناک لکھا کجا دشت پرخطر اور کجا تختۂ رضوان کانگڑی اسکی

تر و تازگی اور حسن و خوبی مین جو ہر عقل دنگ ہی خجگل ہین یہ کہان رنگ ہی ایسی
ملیح اور چلی چمن چمن بہار ہی کہ یہان سے وہانتک جہان دیکھیے اللہ ہی اللہ ہی
صبح اُٹھتے ہی جب نظر پڑتی ہی رحمت آلہی سے آنکھ لڑتی ہی یعنی ہر چہار طرف
جدھر دیکھیے سبزے ہی پر نگاہ پڑتی ہی سُبحان اللہ جیسی اس سرزمین نے سرسبزی
اور لطافت پائی ہی ایسی بہار مقوی البصر کہان نظر آئی ہی آلغرض جہانتک آنکھ
دوڑایئے یا نگاہ کو کام مین لایئے تو مضمون مصرعہ کو مطابق پایئے مصرع دکھلائی دے
جہانتک سبزہ ہی اُگ رہا ہی۔ لاریب اگر کوئی سبزہ رنگ یہان کے سبزے کا ذکر
کبھی جو نسیم و صبا کی زبانی سُن پائے تو دیکھنے کے لیے تڑپتا رہجائے چلا آئے
عشق آئے جسطرح ممکن ہو دیکھنے کو آئے والا زہر کھاکر مرجائے نام اپنا دفتر سبزہ رویان
کٹائے یہان کے سبزے کے شوق دیدار مین زمرد کی آنکھ مین جالا آگیا ہی وقت صبح
جو غور سے دیکھیے تو ہر نوک سبزہ سے موتی رولیے ابر نیسان نے اپنا یہ وتیرہ
کرلیا ہی کہ دریاے شور پر برسنا چھوڑ دیا ہی حتا کہ جیسے یہان موتی ہوتے ہین
سمندر مین اُنکا ملنا ناممکن بلکہ محال ہی غواصون نے بہت غوطے لگائے لیکن ایسے
گوہر آبی نکالکر نہ لائے سچ تو یون ہی کہ ایسے موتی دریاے فنا مین
ملتے ہین وہان تک جس غوطہ خور کی رسائی ہو وہ لائے نزاکت مین لاثانی
نرمی و خوبی مین بے نظیر صدق کلام ظاہر ہی بقول انشا مصرع نسیم صبح جو
چھوجائے رنگ ہو میلا + ممکن نہین جو اِن گوہران آبی کو کوئی ہاتھ لگا سکے
یا کسی ترکیب سے اُٹھا سکے البتہ تار نگاہ مین اُنکو پرولے یا درج خیال مین
اُنکا دفینہ کرلے تو ممکن ہی اور بعض معشوقان نازک اندام جو صرف مین لاتے ہین

تو پھولوں کے گہنے مین جڑواتے ہین جب اُنکے کام مین آتے ہین گلون کی
کیفیت اور بلبلون کی شورش اللہ ہی اللہ ہی جسوقت درخت گل غنچہ لایا بلبل
شیدا نے داغ حسرت کھایا دلمین جوش محبت کا آیا اِدھر اُدھر سے آئے درخت
گل پر نواسنج ہونے بعض اوقات پہرون چہچہاتے ہین ولولۂ شوق کمال کو پہونچاتے
ہین گلون کی خوشبو سے اپنے دل و دماغ کو عنبر آگین کرتے ہین پھولون کی مہک
اور سبزے کی لہک موسم گرما مین عجیب لطف دکھاتی ہی اہل دل بلبلون کی شورش
اور گل کے فنا پر یہ شعر پڑھتے ہین شعر ہی عبث نازان تو حسن بے بقا پر عندلیب
دم کے دم مین رنگ گل نوع دگر ہوجائیگا + باغون مین جب بہار آتی ہی
شہرون مین دھوم ہوجاتی ہی تمام اہل کانگڑہ سے پھولون کی خوشبو اور تازہ بہار کی
باغ باغ ہوجاتے ہین عشاق مست مے کیفیت ہوکر یون کہتے ہین رباعی

چو آن جانِ جہان دامن کشان شد ز چمن بیرون	روان شد جان مرغان چمن گوئی ز تن بیرون
چو آئی سوی من ای گل بپرس از مردن بی تو	روان آئی پی جان من آید تن من از کفن بیرون

اکثر لوگون نے بچشم خود دیکھا ہی کہ اور جگہ کے گل یہان کے گلون کی سرسبزی
اور لطافت کو دیکھکر از بس خجالت سے مُرجھا گئے جب کبھی نسیم سحر کے دل مین مہربانی
آتی ہی تو غنچہ کو فہمائش کر کے ساتھ لاتی ہی غنچہ خوف فنا سے گل نہین ہوتا ہی بقول
حق مہر کما سے رازدا سے + اس سبزہ زار مین اکثر منہس کو موتی چگتے پایا ہی
من و الاسانپ اس تختۂ خوش تزئین مین بارہا لہرایا ہی یہان کے چارے سے ہرنون پر
وہ جوبن آیا ہی کہ شکاریون نے از راہ تعشق کے اس جگہ کا شکار کھیلنا چھوڑ دیا ہی خود
اُنکے دام محبت مین آنکر شکار ہوگئے ہین سرو سہی نے ایسا حسن قد کہان پایا ہی

جو یہان کے گُل بوٹون کو بوٹا سا قد ہاتھ آیا ہی جدھر آنکھ اُٹھا کر دیکھیے وہ
قدرتی گُل بوٹے کھِلے ہین کہ چشم نرگس نے بھی نہ دیکھے ہونگے یہان پر نرگس اور
لالے کو جو دیکھا نرگس کی آنکھ مارے حیا کے نصف کھُلتی ہی مرض انتظار یار مین
بیمار ہی لالہ کھِلا تو سہی لیکن وجہ رشک سے پراگندہ وداغدار ہی صبح اور شام کو
عجب لُطف حاصل ہوتا ہی پھولون کی خوشبو اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اور طرح
طرح کے جانورون کی آواز سے کیسی ہی طبیعت برداشتہ ہو ممکن نہین کہ محظوظ
نہو اور بہل نجائے ایسی یہ جگہ نمونۂ قدرت ہی کہ اکثر زنگ زدے یہان آنکر
اہل دل بنجاتے ہین اگر کسی جگہ زمین کی تری کم ہو گئی ہی تو سبزہ زرد رو مثل عاشقون کے
ہو گیا ہی اور ایسا عکس زردروئی کا حاصل کیا ہی کہ کہرا ج بھی اُسکی توجہ باطنی سے
پر توگیر ہو کر مائل بزردی ہو گیا ہی یہان کے ادنی پھلون مین وہ حسن و خوبی اور
نزاکت ہی کہ دیکھنے والے تو کیا سننے والون کو بھی حیرت ہی یہان کے دیکھنے
والے جو کبھی دوسرے باغ کی طرف جاتے ہین تو گلون کو دیکھکر مُنھ پھیر کر یہ کلام
سناتے ہین اُستاد ذوق نازہی گل کو نزاکت پہ چمن مین اے ذوقؔ اُسنے
دیکھے ہی نہین ناز و نزاکت والے ؎ سچ ہی جو کوئی ایسے پھول دیکھے پھر کیونکر
دوسری جگہ فرحت حاصل ہو خوشبو کا یہ حال ہی کہ عنبر و مشک کی بو جان کی وبال ہی
یہان کے گلون نے خوشبو اس درجہ پائی ہی کہ جملہ عطریات سے دماغ پراگندہ ہی
اس نکہت کو مشک سے نسبت دینا خطا ہی کافور و عنبر تو کیا بلا ہی جسکا دماغ اس سے
معطر ہو جائے وہی اُسکا مزہ پاتے یہان کا ذکر کہان نہین آتا ہی ھُمُنا رَوحٌ
وَرَیحَانٌ یہ حال سنکر سننے والون کو پھُرہری آجاتی ہی بے اختیار یہان چلے

آتے ہین جب یہان کی ہوا دماغ مین سماتی ہی شعاب نفسانی محو تماشا ہوتی ہین
کہین سعل سرخ کھلے ہین کہین زرد اور اودے آپسمین ملے ہین کہین رنگ
نافرمانی ہی کسی کا لباس زعفرانی ہی کوئی برگ گل مثل لب نازنینان مسی آلودہ ہی
کہین ایک طرف کو ارغوانی رنگ کی نمود ہی ایک سمت گلابی وکبودی دوسری
طرف موتیا اور بیل کی قطار چنبیلی کی یکسیر بہار اور رنگ نارنجی بھینا رنگ دکھاتا ہی
سردئی آنکھون مین کھپا جاتا ہی کسی گل سے دورنگی زمانے کی عیان ہی کوئی
مثل صوفیان صاف دل حالت جذب مین خموش ہی گویا اس بیت کا مصداق ہی
بیت اگر سالکے محرم راز گشت + بہ بندد بروے در باز گشت + کوئی مانند ستون کے
ازخود فراموش ہی کہین اکا کھلنے سے وحدانیت نمایان ہی کسی مین رنگ
خودی سمایا ہی کوئی مثل لالہ داغدار ہی اور کوئی مانند نرگس بیمار ہی منت نسیم سحری سے
بے نیاز ہی اپنے عالم مین جانباز ہی اس چمن مین جملہ بفکرون کا دور ہی غور سے
دیکھو تو نرالا یہان کا طور ہی بے عشرت کا یہان کام نہین گلچین کا یہان نام نہین
ہر ایک کو حسد آتا ہی کوئی خاک ہوا جاتا ہی حق اگر پوچھو تو باغہاے جنان سے
یہان کے ہر گل کیون نہ خوشنما ہون جبکہ اُنکا باغبان انسان نا چیز یہان کا خود
دست قضا ہو واہ واہ کیا قدرت باغبان مختار عیان ہی کہ جس سے تمام سطح
زمین یہان کا بہتر از ارغوان ہی ذرا اس بے نیازی کو غور کرنا پھر کچھ فکر اور کرنا
کوئی گل برلب جوئبار ہی اور کوئی بر سر کوہسار ہی سبحان اللہ اس بلندی اور
پستی کی دوسری بہار ہی منافقون کو قدرت کاملہ سے انکار ہی جو صاحب نظر
ہین اُنکو اشارہ کافی ہی بس اسی قدر اُنکے لیے وافی ہی سواے سبزہ و گل کے

اور بھی طرح بطرح کے اسرار ہین ثنا سے حقیقی کے نمونے آشکار ہین درخت ہاے
بوقلمون قطار در قطار عجب طرح کی بہار ہر شجر اپنی حالت مین از خود رفتہ اپنی
خوبی پر خود فریفتہ ہی اپنے صانع کا شیفتہ بھی جھکا ہوا ہی زمین پر سر بسجود واہ کیا
اشجارون کی افتاد ہی کہ سرو و شمشاد کی خوبی برباد ہی یہان کا جو جھاڑ جھنکاڑ ہی
اُسکی عجب بہار ہی اپنے طور پر اس انداز سے کھڑا ہی کہ بیت مدح عمارت کا
مضمون عائد حال ہی زہے صفای عمارت کہ در تماشایش ٭ بدیدہ
باز نگردد نگاہ از دیوار ٭ اور کسی ڈالی کا پتا عالم سکوت مین سرنگون پڑا ہی
سرو حیران ہی الم کا نشان ہی سر اونچا کیے دیوانہ سا ہکا بکا تک رہا ہی صنوبر کا
قدم بر سر تسلیم و نیاز ہی زبان ہر برگ سے بے نیازی کی آواز ہی کوئی بیل
البیلی کسی درخت پر لپٹ گئی ہی ہر شاخ و برگ مین مثل سنبل چمٹ گئی ہی کوئی
شجر اپنے عالم مین جھوم رہا ہی واللہ اعلم کس عالم مین ڈالی ڈالی کو چوم رہا ہی
اُسکو خود آپ پر پیار آتا ہی کہ بوسہ لینے کو ہر دم منھ بڑھاتا ہی انبہ ہاے خودرو کی
کیا شان و شوکت ہی ہر وضیع و شریف کو اُنسے الفت ہی ہر ایک شاخ مین ہزارون
انبیا لٹکتی ہین وہی آنب ہو کر جا بجا بکتی ہین کوئی آم آمن کہلاتا ہی کسی کو سیندوریہ
رنگ بھاتا ہی لوگ دور دور سے آتے ہین فی سبیل اللہ کھاتے ہین لیجاتے ہین
عجب یہ قدرتی آم بامزہ ہین کہ پیوندی اور قلمی اُنکے ذائقے مین بدمزہ ہین
عجیب و غریب درختہاے میوہ دار ہین کہنے کو تو جنگلی ہین لیکن باغات سے
بدرجہا مزے دار ہین ہر بانس سے ایک محویت عیان ہی خوبی
یہ ہی کہ سب کا سر جھکا ہی گویا تمام خلق کا عجز انکی خصلت مین بھرا ہی اسواسطے

ہر ایک کو محبوب ہی کسی کو جو بستی مرغوب ہی کوئی بھالا بناتا ہی کوئی بیراگن کھو د کر
لیجاتا ہی کوئی نی بنا کر نئی نئی دھن سناتا ہی کوئی عصاے پیری بنا کر قبضہ
مین لاتا ہی دوسرے درخت بھی ایسے ہین کہ طرح طرح کے کام مین آتے ہین
یہان کی فاختہ اور قمریون کو شمشاد کی پروا نہین اور بلبلون کو گل کی چاہ نہین
کوئی مثل طوبی یا دحق مین ایک پانؤن سے کھڑا ہی کوئی ذوق عبادت مین
مثل زاہد سجدہ مین پڑا ہی اس پر مزہ یہ ہی کہ اُنپر طائر خوش الحانی کرتے ہین اور
اپنی خوش آوازی سے بلبلون کے ہوش کھوتے ہین کیا کیا صدائین کان مین
آتی ہین حقیقت مین گم گشتہ دل کو راہ پر لاتی ہین پپیہے کو رات دن پیو پیو سے
کام ہی کویل کا کُو کُو ہر دم کلام ہی مور کا شور دلمین کُرید ڈالتا ہی لخت دل
آنکھون سے نکالتا ہی کوکلا کی کیا پاک آواز ہی جس سے دلمین سوز و گداز ہی
سارس مستی مین ترقراتے ہین سننے والون کے جی بھر آتے ہین دہیڑ دہ دہ
داستانین سرا پا کرتا ہی کہ قمری ہزار جان سے اس آواز پر مرتی ہی لٹورا بھی
یہان کا ہزار داستان ہی بلبل شیراز مین یہ گویائی کہان ہی اسیری سے یہان
کسی کو کام نہین گرفتاری کا یہان نام نہین کوئی خوش بیان بہار گاتا ہی کوئی
اپنے اچھے انداز سے گنکلی کی تانین لاتا ہی کسی کی تان رام کلی کی تیار ہی کسی کی
آواز مین سوہا سوگری کی للکار ہی کوئی رنگین نیا سارنگ گاتا ہی کل چڑا ساتھ
مین سارنگ بجاتا ہی کوئی کسی درخت کے سایہ مین ساتہ الاپ رہا ہی
کہین سے آواز دیس کار کی آتی ہی کسی کو صدا ملار کی بھاتی ہی کوئی سرمست شاخون کا
ہنڈولا بناتا ہی اور اپنے خیال مین ہنڈول گاتا ہی کوئی جانور الیا رنگین آواز ہی

جسکے سننے سے مستمعین کا دل گداز ہی کسی نے ملتانی رنگ جمایا ہی کسی کو جوگیا
خوش آیا ہی کوئی ایک سمت بیٹھا اوداس ہی لیکن گلے مین راگ بھیبا س ہی کسیکا
شاہانہ گانا کافی ہی کوئی سیندورا گاتا آواز صافی ہی اس گونڈ والے کے مزغ
گونڈ کی تانین لیتے ہین اور یہان کے لوگ یون بھی کہتے ہین کہ یہان کا ملہار
رنگ دار ہی یہ سب پر آشکار ہی کوئی کسی درخت پر الگ اپنی دھناسری سناتا ہی
کسی کو پول جنگلے کا خوش آتا ہی کوئی سوہلنے سرون مین سوہنی کی جھیپ کی پیچیدہ تانین لگاتا ہی
کوئی سر گم ٹھا دون کرکے اپنی صدا سناتا ہی کوئی پہاڑی گانے مین ہوشیار ہی
کسی کو فقط زلیف ہی سے سروکار ہی کوئی بہاگ کی بانجھ بہت دھیمی آواز سے
سناتا ہی کسی کو دھن بہار کا جھالا سر بھاتا ہی شعر اسقدر ساز طرب ساز کی آواز بلند +
چھیڑے گر تار کھرج کا تو ہو پیدا دھیوت + ان نغمہ سراؤن کے غضب کے سُر ہین
کیا کہون کسیکے ہاتھ مین ستار ہی کسیکی چرچ سُر سنگار ہی کوئی قانون کا قانون دان
ہی کسی کا ہاتھ چپچم پر روان ہی کوئی مورچنگ بجاتا ہی کسی کو پکھاوج بجانا آتا ہی
کوئی رباب کا استاد ہی کسی کا دل سرود سے شاد ہی کسیکو سرمنڈل کا بجانا بھاتا ہی
معشوق پر غش ہوا جاتا ہی کسی کا ہاتھ ایکتارے پر تیار ہی کوئی آڑے چوتارے مین
ہوشیار ہی کوئی سواری سے کام رکھتا ہی کوئی جھانجھی پر نام رکھتا ہی کسی کا
ہاتھ مہر وپر بلند ہی کوئی پرندین پرند ہی بلاول یہان آنکر بلبلاتی ہی گوری سنتے ہی تھم کے
سو جاتی ہی شام کلیان کا یہین مقام ہی مالکوس کو اذن عام ہی بھیرون بھرایا
پھرتا ہی میگھ راگ بھی یہین آکر گرتا ہی غوغائیان دھیرپد و ترانہ سے ذوق رکھتی ہین
بن پکھیر اٹھمری سے شوق رکھتا ہی کولا مجیرہ کی جوڑی بجانے مین کمال رکھتی ہی

بیشرون تک کا نہایت خیال رکھتا ہی یہ انخیالات مین ایسا مشاق ہی کہ ہر ایک
اُسکے سننے کا دل و جان سے مشتاق ہی بلکہ بیلو کے سُر اس انداز سے بھرتا ہی
کہ سامعین کے ہوش پراگندہ کرتا ہی کسی کے گلے سے نکلتی گوجری ہی کسی کی الاپ
بھونپوری ہی کوئی بھوپالی گاتا ہی کوئی اہیری سناتا ہی اگن دیپک کی تانین
لگا کر آگ لگاتا ہی جنگلا تو ہر پرند کو یاد ہی گلچڑی کے بروے سے سب کا دل
شاد ہی پرندہیان پر یہ سمان جماتے ہین کہ درخت بھی ساتھ اُنکے مستی مین آتے ہین
ہر برگ درخت مصروف تال ہی ہر ایک شی مین رقص کا حال ہی کوئی اس انداز سے
توڑا لیتا ہی کہ مذاق والون کو دنیا سے کھوتا ہی ہر جانور گانے کا ایسا بانی کار ہی
کہ جسکی خوبی سے زہرہ بھی چرخ پر حیران ہی جب کبھی اس کیفیت مین ابر شامل ہو جاتا ہی
تو بارش رحمت الٰہی سے چوگنا لطف آتا ہی شعر ہوا پہ دوڑتا ہی اس طرح سے ابر سیاہ
کہ جیسے جائے کوئی فیل مست بے زنجیر + زاہد جب ہر چہار طرف ابر کو پاتے ہین
بے اختیار زبان پہ لاتے ہین شعر ظفر آمدہ بہار بجوش و موسم
توبہ نیست بادہ نوش و می پینے مین کیا دیر ہی اسوقت بھی دُور نہو تو اندھیر ہی
دیکھو باران کا زور ہی گھٹا ہر سمت گھنگھور ہی واہ کیا رم جھم پانی برستا ہی
کسی آدم صنم کے دیکھنے کو دل ترستا ہی کہین ایسی بجلی چمکتی ہی کہ جس سے
مجنون کی آنکھ جھپکتی ہی اور ہواے سرد سے وہ فرحت حاصل ہوتی ہی کہ
پژمردہ دلون کی پژمردگی کھوتی ہی سچ ہی جب ایسی معقول آب و ہوا ہو پھر کیون
نہ مرض موذی کا نام حدود کانگڑے سے ہوا ہو عقل فلاطون یہان بیکار ہی
جالینوس کو قبض کا آزار ہی بو علی قانون پھاڑنے پر طیار ہی بقراط او جہ اس اعتدال کے

حیرت سے دوچار اپنے اپنے مجربات کو سب لیے بیٹھے ہین مرض ہو تو علاج کرین
دو نہرین قدرتی جاری ہین اپنی اپنی وضع مین کیسی پیاری ہین ایک مشرق کو دوسری
مغرب کو روان ہی عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ کا مضمون عیان ہی اَنْهَارُ الْمُصَفّٰی
اُنکی شان مین آیا ہی يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ کا نشان پایا ہی موتی سے
زیادہ اس مین آب ہی اور آب حیوان اسکے روبرو خراب ہی غور سے جو
اِن چشمون کا خواص دیکھا تو حضرت خضر علیہ السلام کو یہ مضمون سنایا کہ خاص یہ
وہ چشمے ہین جنکا جواب نہین اُنکی صفت سنکر کوثر اور سلسبیل مین آب نہین شعر
فردوس مین اِن چشمون کا چرچا جو ہین جاے گا پانی وہین چشمہ کوثر مین بھر آتے ہین
آبحیوان نے فقط آب حیات نام پایا ہی صرف ایک خضر کے ہی ہاتھ آیا ہی یہ چشمے
فیض عام ہین اُنکے آگے اُسکے ذائقے ناکام ہین یہان کے ساکنون کی زبانی
یون سنا ہی کہ حضرت الیاس علیہ السلام نے یہان پانی پیا اور غسل کیا ہی
اسی سبب سے اُنکی روح حیات ابدی پا گئی ہی اور طہارت اُنکی ذات مین سما
گئی ہی شعر سراپا پاک ہین ہوئے جنھون نے ہاتھ یہان آکر + نہین حاجت کہ وہ
پانی بہائین سر سے پانون تک + یار و جس جگہہ یہ ہوا اور پانی ہو پھر بتاؤ کون سا باغ
دنیا مین اسکا ثانی ہو اسی سبب سے یہ جگہہ پر فضا کمال ہی جنت الفردوس اسکے
آگے کیا مال ہی رضوان نے جب سے یہان کا تماشا دیکھا ہی دل بہشت سے
از خود پھر گیا ہی حضرت اِدریس علیہ السلام کو یہان نہونیکا ملال ہی جنت
مین رہنا اُنپر وبال ہی حورون کے دلون مین یہان کی خوبی سمائی ہی حتے اکہ
قدسیون کو بھی یہ سرزمین خوش آئی ہی یہان کے محافظان بے پروا بجد الانسان

کیافرشتہ کو بھی بار نہین لگاؤ کی کچھ گفتار نہین لوگ دور ہی سے یہان کی
لطافت وخوش اسلوبی سنتے ہین دیکھنے کو سر دھنتے ہین اس میدان پر فضا کے
روبرو جو کوہ باوقار نمایان ہی اُسکے دیکھنے سے بھی قدرت حق عیان ہی خوبی
مین یہ پہاڑ ایسا ہی کہ ہندو اسی کے پتھرون سے بُت بناتے ہین اُسپر ہزارون ایمان لاکر
کافر ہو جاتے ہین کوئی سجدہ کرتا ہی کوئی سر کو ٹکرا کر مرتا ہی اللہ اللہ کیسے کیسے بت بنتے ہین
جنکے لیے لاکھون انسان سر دیتے ہین بلندی مین فلک زیر پا ہو جاتا ہی اگر کوئی
سوال کرے تو الٹ کر جواب پاتا ہی سبحان اللہ کیا قدرت ہی کہ بے جان سے
آواز آتی ہی عجیب دلچسپ تماشے کی جا ہی جدھر آنکھ اُٹھاکر دیکھو جلوۂ خدا ہی
کہین چشمے جاری ہو رہے ہین کہین طرح طرح کے جانور اپنا جسم دھو رہے ہین
کہین مثل فوارے کے آب اُچھلتا ہی کہین درزون سے پانی اُبلتا ہی شکار کی
یہ کثرت ہی کہ دیکھنے والون کو حیرت ہی سانبھر غول کے غول پھرتے ہین ہزارون
ارنے آپس مین لڑتے ہین ارنون کا غول چرنے آتا ہی ابر سیاہ کا گمان ہو جاتا ہی
جب شکار انکا کیا جاتا ہی تو رضوان اندر کا سامان لیکر آتا ہی حورین ہانکا کرتی ہین
پریشان جانورون کو گھیر گھیر لاتی ہین جب شیر دلیر نظر آتا ہی تو رستم واسفندیار کا
ہوش اُڑ جاتا ہی اُسکا وہ شکار ہو جاتا ہی جسکا اللہ مددگار ہوتا ہی وہی لطف اُٹھاتا ہی کہانتک
اسکی ثنا بیان کرون یکم ربیع الثانی ۱۳۰۲ھ کو سوار ہو کر موضع سمری مین آیا اس جگہ
اسٹیشن ریلوے ہی خدمتگارون اور سواری کو حکم دیا کہ تم منزل بمنزل بمقام
کھنڈوا حاضر ہو مین سوار ریل ہو کر روانہ ہوا چونکہ گرمی کی شدت بدرجہ غایت تھی کھنڈوے
مین آکر چند روز رہا پھر طرف برہان پور کے روانہ ہوا یہ راستہ بہت خراب ہی

اور باعث کسلمندی طبیعت کے کیفیت راہ قلمی نہوسکی ساتوین تاریخ گورات کے
وقت برہان پور مین پہونچا رات بھر مہمان سرا ے مین ٹھہرا صبح کو مولوی سید
نصیر الدین صاحب عرف شاہ عبداللہ صاحب درویش سے ملاقات ہوئی کمال
الطاف بزرگانہ سے پیش آتے اور دوسرے روز میرے واسطے ایک مکان
علیحدہ خالی کرادیا اُسی روز قاضی حبیب الرحمن عرف غلام مصطفےٰ صاحب
تشریف لاتے اور گوبند راؤ بھگتی آنریری مجسٹریٹ صاحب سے بھی ملاقات ہوئی
بہت خلیق ہین پھر منشی فدا علی صاحب المتخلص بفارغ مرادآبادی سے شناسائی
ہوئی اُنھون نے سب عمدہ مکانات اور مزارات مثل گنبد فاروقیا و مقبرہ
شاہ نواز خان و حضرت شاہ بھکاری و حضرت باجنجی و حضرت برہان الدین راز اللہ
و شاہ عبداللطیف صاحب وغیرہ کی بخوبی سیر کرائی بلکہ میری خاطر سے قلعہ سیر گڈھ
تک جانے کی تکلیف اُٹھائی ڈپٹی سلطان خان سے ملا برہانپور کی تعریف کتابون
مین بہت لکھی ہی اکثر مکان ٹوٹے پھوٹے نظر آتے بہت باشندون کے
بشرون سے شکستہ حالی ظاہر ہوتی ہی عندالدریافت معلوم ہوا کہ کپڑے
بنتے ہین اور تارکشی کا کام ہوتا ہی اُسمین اسقدر آمدنی نہین ہی کہ جس سے خورونوش
سوا الیس انداز ہو کہ رونق بڑھے اور جب تک وسائل تجارت اور صنعت کو ترقی
نہوگی یہی کیفیت رہیگی ۱۱۴۱ھ مین آصف جاہ نے اِسکی فصیل سنگین بنوائی
یہان تار کا کام بھدا اور موٹا ہوتا ہی آلا مال مین کھوٹ نہین ہوتی یہان کے
پان اور ارہر کی دال مشہور ہی ہر دو چیزین اچھی ہوتی ہین پانی کی اس جگہ
افراط ہی یعنی جانب شمال اوتالی ندی اور شرق مین تاپتی ندی اور انکے قریب

شہر سے متصل غرب رویہ چشمے ہین ان سب سے فی الجملہ ایک بہار معلوم ہوتی ہی
ان چشمون مین حضرت خلد مکانی محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر
بادشاہ غازی نے گلی نل لگوادیے تھے اُنکے چشمۂ فیض سے اس شہر مین
پانی کی بہت کثرت ہی اور موجب آرام کا ہی اب جس جگہہ سے بعض نل بوجہ
کہنگی کے شکستہ ہو گئے ہین اُنکو ہمارے صاحبان ذیشان حاکم دوران نے
نکلوا کر لوہے کے نل اُنکی جگہہ پر نصب کرا دیے ہین اُنکا پانی ندیون اور کنوون سے
بہت شیرین و سبک ہی اس ضلع نماڑ مین اس شہر سے بہتر اب کسی جگہہ کی
آب و ہوا نہین ہی ندی تاپتی کے پار ایک آہو خانہ ہی کہ جسکو میرے حضرت
خلد مکانی نے بنوایا تھا علاوہ اسکے باغات اور مکانات بھی جناب مغفور الیہ نے
بنوائے مگر اب صرف ایک حوض اور ایک لداؤ کا مکان باقی ہی برہان پور کی جانب
شمال روسات کوس کے فاصلہ پر بالائے کوہ یہ قلعۂ اسیر گڈھ بنا ہی پہلے مکانات
بالکل منہدم ہو گئے ہین اس قلعہ مین تین تالاب ہین اور ایک چشمہ قلعہ کے
نیچے تہ خانہ ہی اور تہ خانہ کے نیچے دو تالاب ہین اُنکا نام گنگا جمنا ہی وہ ہمیشہ
لبریز رہتے ہین شہر خجستہ آئین بمبئی اور جو شہر کہ اسکے جوار مین شمار کیے جاتے ہین
مثل گوالیار وغیرہ کے ان سب مقامون مین کوئی عمارت اس قلعہ کے لگ بھگ کی
نہین ہی بلکہ نزدیک مبصرین کے اس قلعہ کا ثانی دور دور نایاب ہی فی الحال
کل مکانات قدیم سے ایک مسجد باقی رہگئی ہی سُنا ہی کہ حضرت جلال الدین
محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی لوہے کی میخین گاڑ کر تن تنہا شب کو اس
اسیر گڈھ پر چڑھے اور کواڑ کھولکر فوج کو بلا لیا اس فتح کی یہ عبارت مع اس

تاریخ کے دوسرے دروازے کے برابر کے پتھر پر کندہ ہی + از زمان بنا تا امروز
دست تصرف ازان کوتاہ بود + تاریخ ۴۵ سنہ جلوس موافق ۱۰۰۹ سنہ ہجری بدست
شہنشاہ ظل اللہ جلال الدین محمد اکبر شاہ مفتوح شد نظم کرد از تائید
لطف ایزدی فتح اسیر + شاہ ہفت اقلیم عالمگیر اکبر بادشاہ + نام باداد
الٰہی دادش این فتح عظیم + سال تاریخ آلٰہی خواہ از داد آلہ + کاتب محمد معصوم بکبری
اور جب دوبارہ حضرت اورنگ زیب عالمگیر نے اِس اسیر گڈھ کو فتح کیا اُسوقت یہ ابیات
کندہ ہوئے ابیات چو شاہزادۂ اورنگ زیب دین ور + کہ باد دایم از کردگار فیض پذیر + جلوس کرد بہ تخت
خلافت اکبر گرفت جاہ پدر را بقوت شمشیر + بسنگ تیشہ کلک من ازپی تاریخ + بہ یہ کرد رقم بادشاہ
عالمگیر + ملک ہیبت نام ایک توپ یہان ہی جسکا نقشہ مع اُسکی عبارت کے درج ہی

نقشۂ توپ ملک ہیبت نام

زبسکہ اخگر غم پر بود درون تنم
چو کوہ مے زند آتش زبانہ از دہنم

دہن ۲ گز

قطر ۳ گز طول ۵ گز

ابو المظفر محی الدین محمد اورنگ زیب
عالمگیر بادشاہ غازی
سنہ ١٠٧٣ھ
در بلدۂ برہانپور عمل محمد حسین عرب

گولہ سنگی ۳ و نیم آثارہ دارد
دوازدہ آثارہ بوزن شاہجہانی

عمارت وغیرہ کو دیکھکر طبیعت بہت خوش ہوئی یہان سے فقط منشی جی و امیر
خدمتگار کو ہمراہ لیکر ریل پہ سوار ہو کر روانہ طرف بمبی کے ہوا بارھوین تاریخ کو
بارہ بجے شب کے ریل سے اوتر کر مسافرخانہ سیٹھ اسمعیل مین آئے یا اللہ اکبر
اس نصف شب مین اسقدر تکلیف اٹھائی کہ اپنی مدت العمر مین کبھی نہین اٹھائی تھی
بوے نجاست سے بہت پراگندہ خاطر تھا اپنی خطا پر خود مُقر تھا وہ بھپکا ناک تک
جب آتا تھا روح بے چین ہو جاتی تھی خیر خدا خدا کرکے وہ رات مع مکافات
بسر ہوئی سحر ہوئی ایک مکان بھنڈی بازار مین کرایہ کا لیکر اُس مکان نجاست
نشان سے نکلکر شکر اپنے خالق کا بجالایا تاریخ ۱۹ رجمادی الاول ۱۲۹۷ھ ہجری
قدسی کو واسطے سیر کے گیارہ بجے دن کے سوار جہاز ہو کر جزیرہ جبسان کو
روانہ ہوا بخوف راستہ طے ہوا مجکو کبھی جہاز پر بیٹھنے کا اتفاق نہین ہوا تھا
تھوڑی دور جہاز چلا تھا کہ ہوا نے زور کیا اور پانی نے بھی شور کیا جہاز
مثل شبدیز شایستہ لنگوری بھرتا چلا اور مین عنان توکل کو مضبوط پکڑ کر
بیٹھا اسی چال ڈھال سے دو گھنٹہ بعد قصبہ مورہی مین لنگر ہوا سب
اوترے حواس درست ہوئے روانہ علی باغ ہوتے یہان دو قلعہ ہین
ایک سے دوسرے کا فاصلہ دو میل کا ہی عندالدریافت معلوم ہوا کہ ان
قلعون مین کوئی نہین رہتا خالی پڑے ہین عجب خوش فضا جگہ ہی کہ انکے گرداگرد
سمندر طائف ہی یہان جو کلکٹر صاحب ہین اُنکا نام کرافٹ صاحب ہی
تعریف انکی سنی گئی الا لسبب عجلت کے ملاقات سے محروم رہا یہ ملک کوکن
مشہور ہی جسکو کوکنی کہتے ہین دوسرے روز مقام ریوڈنڈا مین مقام ہوا

یہ جگہ اچھی ہی ستائیس ۲۷ تاریخ کو موضع راج پور جزیرہ جبسان مین داخل ہوا میان
سید عبد الرحمن صاحب سجادہ نشین عیدروسی کی خانقاہ مین فروکش ہوا
تھوڑے سے روز بعد نواب سیدی محمد ابراہیم خان صاحب سے ملاقات ہوئی
آدمی خلیق ہین پانچوین ۵ تاریخ جمادی الثانی کو مرزا احمد عباس بیگ فوجدار کی
معرفت اسسٹنٹ پولٹیکل اجنٹ صاحب جزیرہ جبسان ضلع علی باغ کو
اطلاع کرائی صاحب ممدوح نے باشتیاق تمام بلایا وقت ملاقات از حد شفقت
وعنایت سے پیش آئے نام ان صاحب کا جارج لارکم بہادر ہی نصف
گھنٹہ تک بات چیت رہی پھر رخصت ہو کر مراجعت خانقاہ کی طرف کی
چودھوین ۱۴ تاریخ کو واسطے میری ملاقات کے نور العارفین عاشق صادق
میان تاج الدین عرف سید محمد خان صاحب بخشی ریاست خلف اول
جناب نواب صاحب کے آئے مین انکی ملاقات سے بہت خوش ہوا آدمی
اہل دل ہین عمر انکی تیس ۳۰ برس کی ہی ذکر فقرا و طریق فقرا سے بہت ذوق ہی
دوسرے روز شیخ منصور نے مجھسے عرض کی کہ کل صاحبزادہ صاحب کی
دعوت قبول ہو مین نے منظور کی کیفیت یہان کی اسطرح ہی کہ بعد حضرت
محی الدین سلطان محمد اورنگ زیب عالمگیر کے یہ جگہ آباد ہوئی
اور سید سردل بزرگان نواب صاحب کو سند عطا ہو کر نواب اور شاہ بندر کا
خطاب مرحمت ہوا حضرت سلطان ممدوح کے وقت مین اکثر لوگ بزیارت کعبہ
منورہ اسی بندر سے جہاز پر سوار ہوا کرتے تھے ایک مسجد یہان نہایت خوبصورت
سنگ خارہ کی نواب سید سردل کی بنوائی ہوئی ابتک موجود ہی طول مین پچاس ۵۰

قدم عرض مین چوالیس قدم اور ایک حوض بھی مختصر سا درمیان مین ہی مگر دیگر
مکانات منہدم ہوگئے ہین سوائے آثار کے اور کچھ باقی نہین ہی اور جو کہ
محل بحکم حضرت شاہ عالمگیر تیار ہوا تھا فقط ایک دروازہ اُسکا باقی ہی
سمندر نے بالکل بنیاد محل کی توڑ دی ہی جب سرکار والا تبار بلند وقار نے
وسعت زمین بمبی کو دی تو پانی کا اسطرف زور ہوا موضع راج پور اور قلعہ کے
درمیان دریا ہی بغیر کشتی کے آمدورفت ممکن نہین ہی اور ایک قلعہ محاذی
راج پور کے اور ہی وہ بھی درمیان پانی کے ہی اسمین آمدورفت کے واسطے
جہاز مقرر ہی وقت روانگی صاحب ممدوح سے ملاقات کرتا ہوا موضع سلاون
مین آکر قیام کیا سترھوین تاریخ کو کشتی پر سوار ہو کر ریوڈنڈا مین وارد ہوا
یہان ندی ہی اُسکو یہان کے لوگ کھاڑی کہتے ہین سنا ہی کہ جب سمندر گردش
کرتا ہی تو اُسکا پانی اسمین آجاتا ہی یہان ایک قلعہ چنگیز کے وقت کا بنا ہوا ہی
جسکو عرصہ دو ہزار برس کا ہوا اور دوسرا اسکے برابر مین ہی وہ نواب تاج الدین علی
خان صاحب متوسل خاندان حضرت بابر شاہ بزرگان راقم کا ہی مگر مفصل
معلوم نہوا کہ کس بادشاہ کے عہد مین طیار ہوا اسوھوین تاریخ رجب المرجب
سنہ ۱۲۹۲ھ قدسی کو ریوڈنڈا سے چلا چونکہ موسم برسات کا تھا ندی نالے
لبریز و موج خیز تھے اسوجہ سے راہ مین بہت تکلیف اُٹھائی پانچ کوس پر
ایک گانون ملا نام اُسکا گھروہی زیر پہاڑ آباد ہی جابجا اندیشہ ناک ہی نراین
لومان مورکھی کا نام ہی اُسکے مکان پر اوترا منشی علیم اللہ لسبب بھوک کے
بہت گھبرایا ہوا تھا اِدھر اُدھر ٹٹولا کہین کھانا نہ ملا غلبۂ اشتہا سے پریشان تھا

مکھی کی گھروالی سے کہا کہ مجکو اسوقت بھوک کی نہایت خواہش ہی اگر کچھ
اسوقت بہم پہونچا سکے تو جو مانگے سو دون منشی جی کی گھبراہٹ پر مین بہت
افسوس کرتا تھا مگر کچھ بن نہ آتا تھا اُس نیک نیت نے کہا کہ جبتک میرا شوہر
آئیگا تب تک مین کچھ نہین کر سکتی میری پالکی کے جو کہار تھے اُنھون نے اپنے
واسطے خوب تدبیر کی کہ چھپّر سے جھٹ پٹ مچھلیان پکڑ کر بھون بھانکر چٹ
کرنے لگے اُسوقت منشی جی اُنکا کھانا دیکھکر دل ہی دلمین کباب ہوتے تھے
اور کبھی بیٹھتے اور کبھی لیٹتے تھے بعد شام کے مسمی نراین آیا علیم اللہ نے
آگے ہی اُس سے واسطے تیار کرنے کھانے کے کہا اُس بامروت نے تڑاق
پڑاق تیار کر کے کیلون کے پتّون پر رکھکر حاضر کیا خدا کی قدرت کہ ایک شخص
عبدالقادر بمبئی سے ریوڈنڈا جاتے تھے شب کو اُس گانون مین ٹھہر گئے او
مع ماحضر خود شریک دسترخوان ہوے چانول اور بومل مچھلی کے کباب اور
گوشت بھونا ہوا اور کلچے شیرین اور اچار وغیرہ سب نے برغبت کھایا
اور شکر رزاق مطلق کا بجالائے سچ ہی کہ وہ ذات عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ہی
خداوند عالم پتھر کے کیڑے کو پتھر کے اندر رزق پہونچاتا ہی اِس جنگل بیابان سی
جگہہ مین اُسنے ہمکو رزق پہونچایا جو لوگ حکم خداوند تعالے قُلْ سِیْرُوْا
بجالاتے ہین اور سیر جہان کی کرتے ہین تو اُنکے دِل فیض منزل عیش و عشرت
درد و کلفت دیکھتے دیکھتے مظہر انوار حق ہو جاتے ہین بعد کھانا کھانے کے
مائل خواب ہوا یہ مکھی نہایت بامروت شخص ہی اسنے بہت عجز و نیاز کے
ساتھ کھانا تیار کیا سچ ہی اگرچہ روپیہ حاجت روائے انسان ہی الا ہر جگہ

کام نہین آتا باوجودیکہ ہمارے پاس روپیہ تھا لیکن اُسوقت نہ ملنے اسباب خورش سے متفکر تھے صبح کو وقت روانگی ٹکمی مذکورہ کو کچھ بطور انعام کے دیکر روانہ ہوا تاریخ اٹھارویں ١٨ کو موضع دھرم تلہ کے بندر پر آیا منتظر جہاز کا رہا تمام دن بے حلاوت گذرا چار بجے جہاز کی آمد ہوئی ٹکٹ تقسیم ہوئے پانچ بجے سوار ہوا علی باغ کے قریب جب جہاز پہونچا تو باد تند سے جہاز کی کچھ دہی کیفیت ہوئی الامان پانی سمندر کا اُڑ اوڑ کر جہاز مین گرتا تھا سر جہاز کا دو دو گز اونچا ہوتا تھا اور کبھی بادبان کے جھوکے سے خمیدہ کمر اسقدر ہوتا تھا کہ لوگ مثل پوستے کے گر پڑتے تھے راقم کی طبیعت جہاز کی ایسی کلیل کرنے سے گھبرائی کہ واسطے تسلّی دل کے اپنی جگہ سے آہستہ اُٹھکر ناخدا کے پاس جا بیٹھا اسی قدمون نو بجے شب کے چراغان بمبئی مانند کرم شب تاب کے چمکتے نظر آئے روشنی دیکھکر دل پُر اضطراب کو صبر آیا کثرت سے جہاز پانی مین کھڑے ہوئے دیکھکر دوسری بمبئی پانی مین آباد معلوم ہوتی تھی جہاز سے اوترکر بھنڈی بازار مقام فرودگاہ سابق پر آیا بائیسوین ٢٢ تاریخ کو سیر ارادہ سیر کرنے کا ہوا کہ ہر ایک جگہ کی سیر کر کے اُسکو قلمبند کرون چنانچہ پہلے بندرون کو دیکھا بندر اُسکو کہتے ہین کہ جہان جہاز اطراف کے آکر کھڑے ہوتے ہین قصد تھا کہ نام بندرون کے مع کیفیت تحریر کرون مگر بوجہ عدیم الفرصتی کے چند نامون پر اکتفا کیا۔

بلوا بندر　　داری بندر　　پوری بندر　　ٹانک بندر

بھائی رسول کا دھکا　　چچ بندر　　مچ بندر　　زکریا کا بندر

یہ بندر شہر سے جانب جنوب کے واقع ہین اکثر بندرون پر جہاز ہر ایک ولایت کے
ٹھہرے ہوتے ہین بازار اس شہر کے بہت بڑے بڑے بارونق ہین الا سواے
بھنڈی بازار کے کہ جسکی رونق اور آبادی کو دوسرا بازار نہین پہونچتا
مارکیٹ بازار بھی بہت عمدہ ہی کہ ہر ولایت کی چیز دستیاب ہو سکتی ہی چار
گھڑی دن رہے سے نہایت لطف ہوتا ہی جو باغیچہ کہ اسکے قریب ہی لوگ
وہان آکر بیٹھتے ہین اور ہر طرح سے دل کو خوش کرتے ہین دنگل کر بیان
جابجا بچھی ہین عمارت ایک منزل سے ہفت منزل تک ہوتی ہی کاریگرنے
وہ صنعت کی ہی کہ باوجود کمی آثار اور چوبی کام کے سات سات آٹھ آٹھ منزل
مکانون کو لے گیا ہی بطور کلکتہ سب مکانون مین آب نل لگا ہی یہان
ایک قلعہ پُر تکفیر ہی جسکی عمارت نہایت سنگین ہی بیوذنین اور خوبین اور مینیان
بگھیون مین بیٹھ بیٹھکر ہواخوری کو نکلتی ہین غمزدون کے غم دلون سے
دھوتی ہین گویا تخت پریون کے ہوا پر اوڑتے معلوم ہوتے ہین بازار
کماٹی پورہ و بازار ڈونگی ڈول مین پیشہ ور عورتین ہر ملک کی رہتی ہین
شب کو سنگار کرکے بیٹھتی ہین یوسف ثانی ماہ کنعانی کی شبیہین نظر آتی ہین
یہ جگہ بھی قابل دید ہی بلکہ نہ دیدہ ہی نہ شنیدہ ہی قدرت خدا نظر آتی ہی عقل کھوئی
جاتی ہی دوسرے روز قلابے کی سیر کو گیا یہ مقام شہر سے جانب شمال
واقع ہی سمندر مین پہاڑ پر ایک مینار بہت بلند بنا ہی اُسپر ایک لالٹین کسی
دانائے فرنگ نے لگائی ہی شب کو وہ روشن ہوتی ہی ہوا سے گردش
کرتی ہی جو جہاز شب کو آتا ہی وہ اُسکی روشنی پر سیدھا چلا آتا ہی اکثر

شب کو جہاز نقصانی مین آجاتے تھے پہاڑ سے ٹکراتے تھے مگر جب سے یہ
لالٹین لگائی گئی ہی اُسوقت سے جہازون کو امن ہوگیا ہی پانچوین تاریخ
شعبان المعظم سنہ ۱۲۹۲ ہجری قدسی کو بارہ بجے وارد ریاست بروڈہ گجرات
ہوکر باڑہ مین نواب محمد کمال الدین صاحب کے آکر اُوترا جب مجھسے ملاقات
ہوئی دیکھا کہ جوان نونہال ہین خلق و مروت مین باکمال ہین یکم رمضان المبارک
سنہ ۱۲۹۲ ہجری کو واسطے سیر کے سوار ہوا سبحان اللہ یہ شہر بہت آباد ہی ہر وقت
ہر ایک بازار مین گہما گہمی رہتی ہی چھٹی تاریخ کو موتی باغ دیکھا باغ بہت
خوب ہی درمیان مین ایک کوٹھی اسباب انگریزی سے آراستہ ہی گھنٹے انگریزی
یہان اچھے دیکھے شاید کسی ریاست مین ہونگے اور ایک درخت
اس باغ مین عجیب دیکھا آم کا درخت بلید ارشل انگور ہی بیل کے ہی
فی الحال مہاراجہ سیاجی گدی نشین ہین بطور کورٹ بند و بست سرکاری ہی
اور حُسن گجرات کا تو مشہور ہی ہر روز میرا معمول تھا کہ برآمدہ نواب صاحب
مین بیٹھکر سیر بازار کیا کرتا تھا ایک روز دیکھا کہ ایک عورت مرہٹنی زرد
ساری باندھے ہوئے سر پر سہرا پھولون کا اور گجرے ہاتھون مین اور طرّے
پھولون کے ہر دو کان مین اور قرنا آگے بجتا ہوا آتی ہی اور ایک تھان اُسکی
پا اندازی مین بچھتا ہوا چلا آتا ہی مجھکو یہ کیفیت دیکھکر ایک حیرت ہوئی نواب
صاحب سے استفسار کیا اُنھون نے بیان کیا کہ جب کوئی عورت بالغ
ہوتی ہی تو بعد غسل کے اسطرح کی خوشی کرتی ہین اور مندر میں اِس حالت کے
ساتھ جاتی ہین اور وہان جاکر ناریل چڑھاتی ہین بعدہٗ سیر کرکے ملک

گجرات سے وداع ہو کر دار الغسم یعنی دہلی مین آیا اور چند مہینے رہکر پھر پانچوین تاریخ ماہ محرم الحرام ۱۲۹۵ ہجری مقدسہ کو سوار ریل ہو کر کویل مین آکر چند روز واسطے تفریح کے رہا بعد ازان سیر کرتا ہوا مقام بھاگلپور آیا دو مہینے رہکر اکثر لوگون سے ملاقاتین ہوئین اور باقی ذکر ہو چکا ہی پھر بفضل تعالے نیک ساعت مین بکشش آب و دانہ ۱۷ تاریخ ماہ مارچ ۱۸۸۱ء ریاست دربھنگہ مین آکر محلہ روہلہ گنج مین ناظر نوازش علی مرحوم کے مکان مین فروکش ہوا بعد چند روز کے چٹھی عطیہ جناب مہاراجہ کنور صاحب ممدوح اور کاغذات دیگر بدست منتخب العصر بابو مصر بلبدر جی صاحب مصاحب خاص جناب موصوف الیہ کے جناب معلے القاب والا عصر جناب مہاراج لچھمیشر سنگھ بہادر دام اقبالہم وافضالہم کی خدمت بلند درجت مین بھیجے اسکے تھوڑے روز بعد شب کے آٹھ بجے جناب ستودہ صفات والاحسنات مہاراج محتشم الیہ نے گاڑی بھیجکر طلب فرمایا اور مین ملاقات عالی سے مستفیض ہوا باقی کیفیت اپنی جزد کل وسکونت بالکل کی قلمبند کر چکا ہون۔

پندرھوین ماہ جولائی ۱۸۸۲ء کو مجمع خوبیہائے بیکران منبع اخلاق فراوان عالی قدر نیک نظر خورشید منزلت نوشیروان خصلت حاکم نیکنام والا احتشام کلکٹر صاحب بہادر دربھنگہ سے ملاقات حاصل ہوئی وقت حصول نیاز نہایت خلق والطاف سے پیش آئے یہ صاحب بڑے عالی خاندان مین

ہر وضیع وشریف پر مہربان ہین اور خاص کر اس ہیچمدان پر کمال شفقت کی نظر فرماتے ہین ایک روز مین نے جناب موصوف سے درخواست کی کہ کرسی نامہ جنابہ ملکہ معظمہ دام اقبالہا عنایت ہو تو تمناے دلی اس خاکسار کی بر آئے کہ زیب کتاب موج سلطانی ہو الحمد للہ کہ درخواست منظور فرما کر کرسی نامۂ جنابہ موصوفہ بدست خاص تحریر کر کے عنایت کیا اس احسان سے مین بہت ممنون ومشکور ہوا خداوند کریم اُنکے مطالب دلی بر لائے ۔
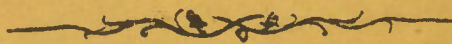
تصویر جناب جے بکسویل اسکوار صاحب بہادر کلکٹر دربھنگہ

J. Boxwell

Collector of Darbhanga

اس نقشہ مین اُن راجاؤن کا ذکر ہی جو مقام دہلی مین گدّی نشین ہوے

راجہ جدہشتر ولد راجہ پانڈو گدی نشینی حضرت عیسی علیہ السلام سے ایکہزار چارسو برس پہلے مقام ریاست ہستنا پور چھتیس[۳۶] برس راج کیا۔

راجہ پریچھت ولد راجہ ابھمن بن راجہ ارجن گدی نشینی حضرت عیسی علیہ السلام سے ایک ہزار چارسو چودہ برس پہلے مقام اندرپت بتیس[۳۲] برس راج کیا

راجہ جمجہ ولد راجہ پریچھت گدی نشینی حضرت عیسے علیہ السلام سے ایک ہزار تین سو بیاسی برس پہلے مقام اندرپت چوبیس برس راج کیا

راجہ شتانیک ولد راجہ جمجہ گدی نشینی حضرت عیسے علیہ السلام سے ایک ہزار تین سو اڑتالیس برس پہلے مقام اندرپت تینتیس[۳۳] برس راج کیا۔

راجہ سبنہرانیک ولد راجہ اسمید گدی نشینی حضرت عیسے علیہ السلام سے ایک ہزار تین سو پندرہ برس پہلے مقام اندرپت تیئیس[۳۲] برس راج کیا۔

راجہ اشومی دہج مہاجی ولد راجہ وہتمن گدی نشینی حضرت عیسیٰ سے ایک ہزار دو سو تراسی برس پہلے مقام اندرپت پینتیس[۳۵] برس راج کیا۔

راجہ آسین کرشن ولد راجہ مہاجی گدی نشینی حضرت عیسی علیہ السلام سے بارہ سو سینتالیس برس پہلے مقام اندرپت پینتیس[۳۵] برس راج کیا۔

راجہ نمتی ولد راجہ آسین کرشن گدی نشینی حضرت عیسٰے علیہ السلام سے بارہ سو بارہ برس پہلے مقام اندرپت پینتیس ۳۵ برس راج کیا۔
راجہ چکر یعنی اوگرسین ولد راجہ نمتی گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے گیارہ سو ستتر برس پہلے مقام اندرپت چھتیس ۳۶ برس راج کیا۔
راجہ چھترتھ سورسین ولد راجہ چکر گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے گیارہ سو اکتالیس برس پہلے مقام اندرپت چھتیس ۳۶ برس راج کیا۔
راجہ ستونت ولد راجہ سورسین گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے گیارہ سو پانچ برس پہلے مقام اندرپت تینتیس ۳۳ برس راج کیا۔
راجہ برشت مال بجے ولد راجہ ستونت گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک ہزار بہتر برس پہلے مقام اندرپت اکتیس ۳۱ برس راج کیا۔
راجہ سورسین برج پال ولد راجہ رسمی گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک ہزار بیالیس برس پہلے مقام اندرپت ستائیس ۲۷ برس راج کیا۔
راجہ سکھ پال ولد راجہ برج پال گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک ہزار پندرہ برس پہلے مقام اندرپت اٹھائیس ۲۸ برس راج کیا۔
راجہ ترچاک شو ولد راجہ سکھ پال گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے نو سو ستاسی برس پہلے مقام اندرپت تینتیس ۳۳ برس راج کیا۔

راجہ سکھے سو چرت ولد بھر دیو گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
نوسو چونسٹھ ۹۶۴ برس پہلے مقام اندرپت اٹھارہ ۱۸ برس راج کیا۔

راجہ پرتلو بھوپت ولد راجہ سوچرت گدی نشینی حضرت عیسیٰ سے
نوسو چھیالیس ۹۴۶ برس پہلے مقام اندرپت چھبیس ۲۶ برس راج کیا۔

راجہ سوہن ولد راجہ بھوپت گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
نوسو بیس ۹۲۰ برس پہلے مقام اندرپت پنتیس ۳۵ برس راج کیا۔

راجہ میدھا ولد راجہ سوہن گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
آٹھ سو پچانوے ۸۹۵ برس پہلے مقام اندرپت باون ۵۲ برس راج کیا

راجہ سرون چند ولد راجہ میدھا گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
آٹھ سو بہتر ۸۷۲ برس پہلے مقام اندرپت پچیس ۲۵ برس راج کیا۔

راجہ دورتہ بھیکم ولد راجہ سرون گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے آٹھ سو سینتالیس ۸۴۷ برس پہلے مقام اندرپت انیس ۱۹ برس راج کیا۔

راجہ برہورتھ ولد راجہ بھیکم گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
آٹھ سو اٹھائیس ۸۲۸ برس پہلے مقام اندرپت اکیس ۲۱ برس راج کیا

راجہ اسونی ولد برہورتھ گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
آٹھ سو سات ۸۰۷ برس پہلے مقام اندرپت بیس ۲۰ برس راج کیا۔

راجہ شیوداس ولد راجہ دسوان گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
سات سو ستاسی ۷۸۷ برس پہلے مقام اندرپت بیس ۲۰ برس راج کیا۔

راجہ دھنی ولد راجہ اونی پال گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے سات سو سترسٹھ ۷۶۸ برس پہلے مقام اندرپت تینتیس ۳۳ برس راج کیا۔

راجہ دردمن ولد راجہ ابھی دھہ گدی نشینی حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے سات سو چوالیس ۷۴۴ برس پہلے مقام اندرپت اٹھارہ ۱۸ برس راج کیا

راجہ بھی زھہ ولد راجہ ڈنڈ پال گدی نشینی حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے سات سو چھبیس برس پہلے مقام اندرپت اُنیس ۱۹ برس راج کیا۔

راجہ ڈنڈ پال ولد راجہ دریل راے گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے سات سو سات برس پہلے مقام اندرپت سولہ ۱۶ برس راج کیا۔

راجہ کھیم ولد راجہ وشت پال گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چھ سو اکانوے ۶۹۱ برس پہلے مقام اندرپت چھبیس ۲۶ برس راج کیا

راجہ کشی مک ولد راجہ کھیم پال گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چھ سو پینسٹھ ۶۶۵ برس پہلے مقام اندرپت بائیس ۲۲ برس راج کیا۔

خاندان دیگر راجگان

راجہ بسرا ؤیہ وزیر تھے انکے باپ کا نام معلوم نہین اپنے ولی نعمت کو مارکر حکومت اختیار کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چھ سو پینتالیس ۶۴۵ برس پہلے بمقام ریاست اندرپت گدی نشین ہوے انکے خاندان سے

چودہ[۱۴] راجہ ہوئے راجہ مدمل سین تک[۱۴] اُنھوں نے کل ساٹھ برس راج کیا۔

راجہ بیرسین ولد راجہ بسبر او گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چھ سو چھتیس[۶۳۶] برس پہلے مقام اندرپت اُنیس[۱۹] برس راج کیا۔

راجہ بیرساہ ولد راجہ بیرسین گدی نشینی حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے چھ سو سترہ[۶۱۷] برس پہلے مقام اندرپت بائیس[۲۲] برس راج کیا۔

راجہ اسیابک ساہ ولد راجہ بیرساہ گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پانچسو ترانوے[۵۹۳] برس پہلے مقام اندرپت تینتیس[۳۳] برس راج کیا۔

راجہ ہرجیت ولد راجہ اسیابک ساہ گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پانچسو اٹھتر[۵۷۸] برس پہلے مقام اندرپت سولہ[۱۶] برس راج کیا۔

راجہ دریبہ ولد راجہ ہرجیت گدی نشینی حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے پانچ سو چھپن[۵۵۶] برس پہلے مقام اندرپت بیس[۲۰] برس راج کیا۔

راجہ سودھرپال ولد راجہ دریبہ گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پانچسو تینتیس برس پہلے مقام اندرپت تیرہ[۱۳] برس راج کیا۔

راجہ پوربت ولد راجہ سودھرپال گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پانسو چوبیس[۵۲۴] برس پہلے مقام اندرپت سولہ[۱۶] برس راج کیا۔

راجہ سنجی چند ولد راجہ پوربت گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پانچسو تین[۵۰۳] برس پہلے مقام اندرپت سولہ[۱۶] برس راج کیا۔

راجہ امرجودھ ولد راجہ سخی گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چارسوستاسی برس پہلے مقام اندرپت تیرہ[۱۳] برس راج کیا۔

راجہ اجھی پال ولد راجہ امرجودھ گدی نشینی حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے چارسوچہتر[۴۷۴] برس پہلے مقام اندرپت بارہ[۱۲] برس راج کیا۔

راجہ سرون بی ولد راجہ اجھی پال گدی نشینی حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے چارسو باسٹھ[۴۶۲] برس پہلے مقام اندرپت بائیس[۲۲] برس راج کیا۔

راجہ پدارتھ ولد راجہ سروسی گدی نشینی حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے چارسوچالیس[۴۴۰] برس پہلے مقام اندرپت بارہ[۱۲] برس راج کیا۔

راجہ بدھ بل ولد راجہ پدارتھ گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چارسواٹھائیس[۴۲۸] برس پہلے مقام اندرپت پندرہ[۱۵] برس راج کیا۔

	خاندان سوم راجگان	

راجہ بیرماہ۔ انکے باپ کا نام معلوم نہین گدی نشینی حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے چارسوتیرہ[۴۱۳] برس پہلے انکے خاندان مین راجہ دہنپت تک سولہ[۱۶] راجہ ہوے۔

راجہ جات سنگھ ولد راجہ بیرماہ گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو چھیانوے[۳۹۶] برس پہلے مقام اندرپت چودہ[۱۴] برس راج کیا۔

راجہ شترکن ولد راجہ سباب سنگھ گدی نشینی حضرت عیسےٰ

علیہ السلام سے تین سو بیاسی برس پہلے مقام اندرپت گیارہ برس راج کیا۔

راجہ مہی پت ولد راجہ شترکن گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو اکہتر برس پہلے مقام اندرپت بارہ برس راج کیا۔

راجہ مہابل ولد راجہ مہی پت گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو انسٹھ برس پہلے مقام اندرپت انیس برس راج کیا۔

راجہ سروپ دت ولد راجہ مہابل گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو چالیس برس پہلے مقام اندرپت چودہ برس راج کیا

راجہ مہترسین ولد راجہ سروپ دت گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو چھبیس برس پہلے مقام دہلی چودہ برس راج کیا۔

راجہ سکھداں ولد راجہ مہترسین گدی نشینی حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے تین سو چودہ برس پہلے مقام دہلی آٹھ برس راج کیا

راجہ جیت مل ولد راجہ سکھداں گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو چھتیس برس پہلے مقام دہلی چودہ برس راج کیا۔

راجہ کلنک ولد راجہ جیت مل گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے دو سو بانوے برس پہلے مقام دہلی انیس برس راج کیا

راجہ کلمی ولد راجہ کلنک گدی نشینی حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے ایک سو اکہتر برس پہلے مقام دہلی چھ برس راج کیا۔

راجہ شرمردن ولد راجہ کلمنی گدی نشینی حضرت عیسے علیہ السلام سے چون ۲۵۴ برس پہلے مقام دہلی چھ ۶ برس راج کیا۔

راجہ جیون جاٹ ولد راجہ شرمردن گدّی نشینی حضرت عیسی علیہ السلام سے دوسواڑتالیس ۲۴۸ برس پہلے مقام دہلی تیرہ ۱۳ برس راج کیا۔

راجہ مری جاگ ولد راجہ جیون جاٹ گدّی نشینی حضرت عیسی علیہ السلام سے تین سوپنتیس ۲۳۵ برس پہلے مقام دہلی آٹھ برس راج کیا۔

راجہ بیرسین ولد راجہ مری جاگ گدّی نشینی حضرت عیسے علیہ السلام سے دوسوستائیس ۲۲۷ برس پہلے مقام دہلی سترہ ۱۷ برس راج کیا۔

راجہ ادھشٹ ولد راجہ بیرسین گدی نشینی حضرت عیسی علیہ السلام سے دوسودس ۲۱۰ برس پہلے مقام دہلی تیرہ ۱۳ برس راج کیا۔

خاندان چہارم راجگان

راجہ دھرنے عرف راجہ دندھر دھر۔ انکے باپ کا نام معلوم نہین یہ راجہ ادھشت کو مار کر گدّی پر بیٹھے راجہ بکرماجیت تک انکے نسب مین گیارہ راجہ ہوے گدّی نشینی حضرت عیسی علیہ السلام سے ایک سوستانوے ۱۹۷ برس پہلے مقام دہلی انیس ۱۹ برس راج کیا۔

راجہ سین دھوج ولد راجہ دندھر گدّی نشینی حضرت عیسی علیہ السلام سے ایک سو اٹھتر برس پہلے مقام دہلی پچیس ۲۵ برس راج کیا۔

راجہ مہی گنگ ولد راجہ سین دھوج گدّی نشینی حضرت عیسی علیہ السلام سے

ایک سو ترپن [۱۵۳] برس پہلے مقام دہلی انیس [۱۹] برس راج کیا۔

راجہ مہاجودھ ولد راجہ مہی کتک گدی نشینی حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے ایک چونتیس [۱۳۴] برس پہلے مقام دہلی تیرہ [۱۳] برس راج کیا۔

راجہ بیرماہ ثانی ولد راجہ مہاجودھ گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایکسو بارہ [۱۱۲] برس پہلے مقام دہلی تیرہ [۱۳] برس راج کیا۔

راجہ جیون راج ولد راجہ بیرناتھ گدی نشینی حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے نوے [۹۰] برس پہلے مقام دہلی اکیس [۲۱] برس راج کیا۔

راجہ اودے پال ولد راجہ جیون گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اٹھتر برس پہلے مقام دہلی سترہ برس راج کیا۔

راجہ انندپال ولد راجہ اودے سین گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اکسٹھ برس پہلے مقام دہلی پچیس برس راج کیا۔

راجہ راج پال ولد راجہ انند پال گدی نشینی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چھتیس [۳۶] برس پہلے مقام دہلی بارہ [۱۲] برس راج کیا۔

راجہ بھگونت کوہی باپ کا نام معلوم نہین گدی نشینی حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے چوبیس [۲۴] برس پہلے مقام دہلی چودہ [۱۴] برس راج کیا۔

راجہ بکرما جیت - ولد راجہ گندھرپ سین گدی نشینی کے سمت چار ہزار دو سو گیارہ یہ راجہ بھی حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے پہلے ہوئے مقام ریاست اجین ترانوے [۹۳] برس راج کیا۔

خاندان پنجم راجگان

راجہ جوگی سمندر پال - انکے باپ کا نام معلوم نہین راجہ بکرماجیت کو قتل کرکے آپ گدی پر بیٹھے انکے خاندان مین راجہ بکرم پال تک تیرہ راجہ ہوے گدی نشینی کے سمت ایکسو پچیس مطابق سنہ ۶۸ عیسوی مقام دہلی چوبیس برس راج کیا -

راجہ چندر پال ولد راجہ سمندر پال گدی نشینی کے سمت ایک سو ساٹھ مطابق سنہ ۱۰۳ عیسوی مقام دہلی ستائیس برس راج کیا -

راجہ نیپال ولد راجہ چندر پال گدی نشینی کے سمت ایکسو چھیاسی مطابق سنہ ۱۲۹ عیسوی مقام دہلی اکیس برس راج کیا -

راجہ نروسیی پال ولد راجہ نیپال گدی نشینی کے سمت دوسو سات مطابق سنہ ۱۵۰ عیسوی مقام دہلی چودہ برس راج کیا -

راجہ نرسنگھ پال ولد راجہ ویسی پال گدی نشینی کے سمت دوسو اکیس مطابق سنہ ۱۶۴ عیسوی مقام دہلی انیس برس راج کیا -

راجہ گوبند پال ولد راجہ سنگھپال گدی نشینی کے سمت دوسو چالیس مطابق سنہ ۱۸۳ع مقام دہلی اٹھارہ برس راج کیا -

راجہ لکھپال ولد راجہ گوبند پال گدی نشینی کے سمت دوسو اٹھاون مطابق سنہ ۲۰۱ع مقام دہلی بائیس برس راج کیا -

راجہ امرت پال ولد راجہ لکھپال گدی نشینی کے سمت دوسو اسی مطابق سنہ ۲۲۳ع مقام دہلی تیرہ برس راج کیا -

راجہ مہی پال ثانیؒ ولد راجہ امرت پال گدّی نشینی کے سمت تین سو ترانوے[۳۹۳] مطابق ۳۳۶ء مقام دہلی پندرہ برس راج کیا۔

راجہ ہر پال ولد راجہ مہی پال گدّی نشینی کے سمت تین سو آٹھ[۳۰۸] مطابق ۳۵۱ء مقام دہلی چودہ[۱۴] برس راج کیا۔

راجہ مدن پال ولد راجہ ہر پال گدّی نشینی کے سمت تین سو چوبیس[۳۲۴] مطابق ۲۶۵ء مقام دہلی اٹھارہ برس راج کیا

راجہ کرم پال ولد راجہ مدن پال گدّی نشینی کے سمت تین سو چالیس[۳۴۰] مطابق ۲۸۱ء مقام دہلی پندرہ[۱۵] برس راج کیا

راجہ بکرم پال ولد راجہ کرم پال گدّی نشینی کے سمت تین سو پچپن[۳۵۵] مطابق ۲۹۸ء مقام دہلی بارہ[۱۲] برس راج کیا۔

خاندان ششم راجگان

راجہ تلوک چند۔ انکے باپ کا نام معلوم نہیں انسے اور راجہ بکرم پال سے جنگ عظیم ہوئی بعد فتح کے راجہ بکرم پال کو قتل کیا اور اُنکے خاندان کے وہ صاحب صاحب حکومت ہوے رانی بیم وتی تک گدّی نشینی کے سمت تین سو ستانوے[۳۹۷] مطابق تین سو دس[۳۱۰]ء مقام دہلی دو برس[۲] راج کیا۔

راجہ کرم چند ولد راجہ تلوک چند گدّی نشینی کے سمت دو سو انہتر[۲۶۹] مطابق ۳۱۱ء مقام دہلی تیرہ[۱۳] برس راج کیا۔

راجہ کان چند ولد راجہ بکرم چند گدّی نشینی کے سمت تین سو بیاسی[۳۸۲] مطابق ۳۵۵ء

مقام دہلی دس برس راج کیا۔

راجہ رام چند ولد راجہ کان چند گدی نشینی کے سمت تین سو تراسی ۳۸۳ مطابق
سنہ ۳۲۶ع مقام دہلی چودہ ۱۴ برس راج کیا۔

راجہ ادھر چند ولد راجہ رام چند گدی نشینی کے سمت تین سو چورانوے ۳۹۴ مطابق
سنہ ۳۳۷ع مقام دہلی ایک برس راج کیا۔

راجہ کلیان چند ولد راجہ ادھر چند گدی نشینی کے سمت چار سو نو ۴۰۹ مطابق سنہ ۳۵۲ع
مقام دہلی پندرہ ۱۵ برس راج کیا۔

راجہ بھیم چند ولد راجہ کلیان چند گدی نشینی کے سمت چار سو پچیس ۴۲۵ مطابق
سنہ ۳۶۸ع مقام دہلی بارہ ۱۲ برس راج کیا۔

راجہ گوبند چند ولد راجہ بھیم چند گدی نشینی کے سمت چار سو سینتیس ۴۳۷ مطابق سنہ ۳۸۰ع
مقام دہلی ایک سال راج کیا۔

راجہ گوپال چند ولد راجہ ہرچند گدی نشینی کے سمت چار سو اڑتیس ۴۳۸ مطابق سنہ ۳۸۱ع
مقام دہلی ایک برس راج کیا۔

رانی پریم دیتی بنت راجہ گوپال چند گدی نشینی کے سمت چار سو اکاون ۴۵۱ مطابق
سنہ ۳۹۴ع مقام دہلی ایک برس راج کیا۔

خاندان ہفتم راجگان

راجہ پریم - انکے باپ کا نام معلوم نہین یہ صاحب پہلے فقیر تھے جب رانی
پریم دیتی کا انتقال ہوا اور ریاست بے سر ہوئی سب کو تردد ہوا اگرچہ چند مصاحب تھے
سو نگر انکے پاس جاکر اور انکے مقام سے لاکر راجہ کیا انکے نسل سے چار راجہ ہوئے

گدّی نشینی کے سمت چارسَو باون [۴۵۲] مطابق ۳۹۵ سنہ ء مقام دہلی آٹھ برس راج کیا

راجہ گوبند پریم ولد راجہ پریم گدّی نشینی کے سمت چارسَو ساٹھ [۴۶۰] مطابق ۴۰۳ سنہ ء مقام دہلی بتیس [۳۲] برس راج کیا۔

راجہ گوپال پریم ولد راجہ گوبند پال گدّی نشینی کے سمت چارسَو اسّی [۴۸۰] مطابق ۴۲۳ سنہ ء مقام دہلی سولہ [۱۶] برس راج کیا۔

راجہ مہا پریم ولد راجہ گوبند پریم گدّی نشینی کے سمت چارسو چھیانوے [۴۹۶] مطابق ۴۳۹ سنہ ء مقام دہلی چھ [۶] برس راج کیا۔

خاندان ہشتم راجگان

راجہ دیہی سین۔ انکے باپ کا نام معلوم نہین سمت پانچسو تین [۵۰۳] مطابق ۴۴۶ سنہ ء مین راجہ مہا پریم نے راج ریاست کو چھوڑکر صحرانوردی بطور آبائی اختیار کی فرمودۂ جناب مخبر صادق صادق ست کُلُّ شَیْءٍ یَرجِعُ اِلیٰ اَصْلِہٖ اُسوقت راجہ دیہی سین جو کہ ملک بنگالہ کے راجہ تھے اس خبر کے سننے کے بعد اپنی فوج ہمراہ لیکر دہلی مین داخل ہوے اور گدّی نشین ہوتے انکے خاندان کے بارہ راجہ ہوتے اٹھارہ برس مقام دہلی راج کیا۔

راجہ بلاول سین ولد راجہ دیہی سین گدّی نشینی کے سمت پانچسو اکیس [۵۲۱] مطابق ۴۶۴ سنہ ء مقام دہلی بارہ برس راج کیا

راجہ کنور سین ولد راجہ بلاول سین گدّی نشینی کے سمت پانچسو تینتیس [۵۳۳] مطابق ۴۷۶ سنہ ء مقام دہلی پندرہ [۱۵] برس راج کیا۔

راجہ مادھو سین ولد راجہ کیشو یعنی کنور سین مذکور گدّی نشینی کے سمت پانچسو [۵۴۸]

اڑتالیس مطابق سنہ ۱۰۹۱ء مقام دہلی پندرہ[۱۵] برس راج کیا۔

راجہ سور سین ولد راجہ مادھو سین گدّی نشینی کے سمت پانچسو ترسٹھ[۵۶۳] مطابق سنہ ۱۱۰۶ء مقام دہلی چھ برس راج کیا۔

راجہ بھیم سین ولد راجہ سور سین گدّی نشینی کے سمت پانچسو انہتر[۵۶۹] مطابق سنہ ۱۱۱۲ء مقام دہلی پانچ برس راج کیا۔

راجہ کانک سین عرف کان سین ولد راجہ بھیم سین گدّی نشینی کے سمت پانچسو چوہتر[۵۷۴] مطابق سنہ ۱۱۱۷ء مقام دہلی پانچ برس راج کیا۔

راجہ ہر سین

راجہ لکھمن سین عرف ہری سین ولد راجہ کان سین گدّی نشینی کے سمت پانچسو اناسی[۵۷۹] مطابق سنہ ۱۱۲۲ء مقام دہلی نو برس راج کیا۔

راجہ لکھمی سین عرف لکھن سین ولد راجہ ہر سین گدّی نشینی کے سمت پانچسو اٹھاسی[۵۸۸] مطابق سنہ ۱۱۳۱ء مقام دہلی دو برس راج کیا۔

راجہ نراین سین ولد راجہ لکھمی سین گدّی نشینی کے سمت پانچسو نوّے[۵۹۰] مطابق سنہ ۱۱۳۳ء مقام دہلی دو برس راج کیا۔

راجہ لکھمی سین ثانی ولد راجہ نرائن سین گدّی نشینی کے سمت و سنہ عیسوی معلوم نہیں مقام دہلی سولہ[۱۶] برس راج کیا۔

راجہ دمودر سین ولد راجہ نرائن سین گدّی نشینی کے سمت چھ سو سترہ[۶۱۷] مطابق سنہ ۱۱۶۰ء مقام دہلی گیارہ برس راج کیا۔

خاندان نہم راجگان

راجہ دیپ سنگھ کوہی۔ انکے باپ کا نام معلوم نہین جب راجہ دامودر سین نے اپنے ملک مین دست تظلم دراز کیا خلق اللہ کو بہت تکلیف ہونے لگی اور ارکین سلطنت بھی ناخوش ہوئے ہو آخر یہ تجویز ٹھہرائی کہ دیپ سنگھ کو لانا چاہیے اور کچھ لوگ دیپ سنگھ کوہی کے پاس گئے اور اپنا حال بیان کرکے انکو اپنے ہمراہ لائے اسوقت راجہ دامودر سین کو فی النار کرکے انکو تخت پر بٹھایا اور گدی نشین کیا انکے نسب مین تینتیس ۳۳ راجہ ہوے

راجہ ناک دیوی تک گدی نشینی کے سمت ۶۲۳ مطابق ۵۷۱ء بمقام دہلی سترہ برس راج کیا۔

راجہ رن سنگھ ولد راجہ دیپ سنگھ گدی نشینی کے سمت ۶۴۹ مطابق ۵۸۸ء بمقام دہلی چودہ برس راج کیا۔

راجہ راج سنگھ ولد راجہ رن سنگھ گدی نشینی کے سمت ۶۵۹ مطابق ۶۰۲ء بمقام دہلی چودہ برس راج کیا۔

راجہ شیر سنگھ المعروف ہر سنگھ یا بیر سنگھ ولد راجہ راج سنگھ گدی نشینی کے سمت ۶۶۶ مطابق ۶۱۱ء بمقام دہلی پینتالیس ۴۵ برس راج کیا۔

راجہ ہر سنگھ عرف نر سنگھ ولد راجہ شیر سنگھ گدی نشینی کے سمت ۷۱۳ مطابق ۶۵۶ء بمقام دہلی تیرہ برس راج کیا۔

راجہ جیون سنگھ ولد راجہ ہر سنگھ گدی نشینی کے سمت ۷۲۶ مطابق ۶۶۹ء اور ۵۰ھ بمقام دہلی سات برس راج کیا۔

راجہ آننگپال تونور ولد راجہ اوگر سین گدی نشینی کے سمت ۷۳۳ مطابق ۶۷۶ء وسنہ ستاون ہجری مقدسہ بمقام دہلی اٹھارہ برس راج کیا۔

راجہ باسدیو ولد راجہ آننگپال گدی نشینی کے سمت ۷۵۱ مطابق ۶۹۴ء و ۷۵ھ مقدسہ بمقام دہلی سات برس راج کیا۔

راجہ گنگ پال ولد راجہ باسدیو گدی نشینی کے سمت ۷۷۰ مطابق ۷۱۳ء و ۹۵ھ مقدسہ بمقام دہلی اکیس برس راج کیا۔

راجہ پرتھی پال ولد راجہ گنگ پال گدی نشینی کے سمت ۹۹۲ مطابق سنہ ۹۳۵ع
و سنہ ۳۱۱ھ مقدسہ بمقام دہلی انیس برس راج کیا۔

راجہ جی دیو۔ ولد راجہ پرتھی پال گدی نشینی کے سمت ۱۰۱۱ مطابق سنہ ۹۱۴ع و سنہ ۳۴۳ھ
مقدسہ بمقام دہلی اکیس برس راج کیا۔

راجہ ہرپال ولد راجہ جی دیو گدی نشینی کے سمت ۱۰۳۲ مطابق سنہ ۹۷۵ع و سنہ ۱۵۹ھ مقدسہ
بمقام دہلی چودہ برس راج کیا۔

راجہ اودے راج ولد راجہ ہرپال گدی نشینی کے سمت ۱۰۴۶ مطابق سنہ ۹۸۹ع
و سنہ ۳۷۳ھ مقدسہ بمقام دہلی چھتیس برس راج کیا۔

راجہ بچھراج ولد راجہ اودے راج گدی نشینی کے سمت ۱۰۸۲ مطابق سنہ ۱۰۱۶ع و سنہ ۴۰۱ھ
مقدسہ بمقام دہلی اکیس برس راج کیا۔

راجہ آنیکھپال ولد راجہ بچھراج گدی نشینی کے سمت ۱۰۹۴ مطابق سنہ ۱۰۳۷ع و سنہ ۲۲۳ھ
مقدسہ بمقام دہلی بائیس برس راج کیا۔

راجہ رکھپال ولد راجہ آنیکھپال گدی نشینی کے سمت ۱۱۱۶ مطابق سنہ ۲۵۹ع
و سنہ ۲۴۵ھ مقدسہ بمقام دہلی اکیس برس راج کیا۔

راجہ آنیکھپال ولد راجہ رکھپال گدی نشینی کے سمت ۹۳۸ مطابق سنہ ۲۶۸ھ مقدسہ
بمقام دہلی دو برس راج کیا۔

راجہ گوپال ولد راجہ نیکپال گدی نشینی کے سمت ۹۴۲ مطابق سنہ ۸۳ع و سنہ ۲۷۰ھ
بمقام دہلی اٹھارہ برس راج کیا۔

راجہ اسلکھن۔ ولد راجہ گوپال گدی نشینی کے سمت ۹۵۸ مطابق سنہ ۹۰۱ع و سنہ ۲۸۹ھ

مقدسہ بمقام دہلی پچیس ۲۵ برس راج کیا۔

راجہ جی پال ولد راجہ سلکھن گدی نشینی کے سمت ۹۸۳ مطابق سنہ ۹۲۶ع و سنہ ۳۱۴ھ مقدسہ بمقام دہلی سولہ ۱۶ برس راج کیا۔

راجہ کنور پال ولد راجہ جی پال گدی نشینی کے سمت ۱۰۰۰ مطابق سنہ ۹۴۳ع و سنہ ۳۳۲ھ مقدسہ بمقام دہلی اونچاس ۴۹ برس راج کیا۔

راجہ انکھپال ثانی ولد راجہ کنور پال گدی نشینی کے سمت ۱۰۲۹ مطابق سنہ ۹۷۲ع و سنہ ۳۶۴ھ مقدسہ بمقام دہلی انتیس ۲۹ برس راج کیا۔

راجہ بجے پال ثانی ولد راجہ انکھپال گدی نشینی کے سمت ۱۰۵۹ مطابق سنہ ۱۰۰۲ع و سنہ ۳۹۳ھ مقدسہ بمقام دہلی چوبیس ۲۴ برس راج کیا۔

راجہ مہیپال ثانی ولد راجہ بجے پال گدی نشینی کے سمت ۱۰۸۳ مطابق سنہ ۱۰۲۶ع و سنہ ۴۱۷ھ مقدسہ بمقام دہلی پچیس ۲۵ برس راج کیا۔

راجہ اگرپال ولد راجہ مہیپال گدی نشینی کے سمت ۱۱۰۸ مطابق سنہ ۱۰۵۱ع و سنہ ۴۴۳ھ مقدسہ بمقام دہلی اکیس ۲۱ برس راج کیا۔

راجہ پرتھی راج ولد راجہ اگرپال گدی نشینی کے سمت ۱۱۲۹ مطابق سنہ ۱۰۷۲ع و سنہ ۴۶۵ھ مقدسہ بمقام دہلی بائیس ۲۲ برس راج کیا۔

راجہ بلدیو چوہان ولد راجہ بلدیوی گدی نشینی کے سمت ۱۱۵۲ مطابق سنہ ۱۰۹۵ھ مقدسہ بمقام دہلی چھ ۶ برس راج کیا۔

راجہ امر گنگو ولد راجہ بلدیوی گدی نشینی کے سمت ۱۱۵۸ مطابق سنہ ۱۱۰۱ع و سنہ ۴۹۹ھ مقدسہ بمقام دہلی پانچ برس راج کیا۔

راجہ کھرپال ولد راجہ امرگنگو گدی نشینی کے سمت ۱۱۶۳ مطابق ۱۱۰۶ء و ۵۰۰ ہجری مقدسہ بمقام دہلی بیس ۲۰ برس راج کیا۔

راجہ سمیر ولد راجہ کھرپال گدی نشینی کے سمت ۱۱۸۳ مطابق ۱۱۲۶ء و ۵۲۰ھ مقدسہ بمقام دہلی ساٹھ برس راج کیا۔

راجہ جاہرا ولد راجہ سمیر گدی نشینی کے سمت ۱۱۹۰ مطابق ۱۱۰۶ء و ۵۲۸ھ مقدسہ بمقام دہلی چار برس راج کیا۔

راجہ ناکدیو ولد راجہ جاہرا گدی نشینی کے سمت ۱۱۹۵ مطابق ۱۱۳۸ء و ۵۳۳ھ مقدسہ بمقام دہلی تین ۳ برس راج کیا۔

راجہ پرتھی راج المعروف راجہ رائے پتھورا ولد راجہ ناکدیو گدی نشینی کے سمت ۱۱۹۸ مطابق ۱۱۴۱ء و ۵۳۶ھ مقدسہ مقام اجمیر شریف اُنتالیس ۳۹ برس راج کیا۔

اس فہرست مین اُن حضرات کا ذکر ہی جو بعد انقضاے زمانہ راجاؤن کے گروہ اسلام سے دہلی کی سلطنت پر رونق افروز ہوے

سلطان شہاب غوری عرف معزالدین ابن بہاءالدین سام قوم غوری دارالسلطنت غزنین رائے پتھورا کو مار کر دہلی کے بادشاہ ہوے پینتیس ۳۵ برس سلطنت کی۔

سلطان قطب الدین قوم نامعلوم ابن غلام شہاب الدین ترک دارالسلطنت دہلی قلعہ رائے پتھورا یہ عیاش مزاج اور آرام طلب تھے چار برس چند مہینے سلطنت کی۔

سلطان آرام شاہ قوم ترک ابن قطب الدین ترک دار السلطنت لاہور
باعث غفلت کے ارکینون نے انکو تخت سے اوتار دیا چند مہینے سلطنت کی۔
سلطان شمس الدین التمش قوم نامعلوم ابن غلام داماد قطب الدین ایبک ترک
دار السلطنت قصر سفید قلعہ رائے پتھورا انکے بہت راجہ باج گزار تھے مثل
گوالیار ومالدہ واوجین وغیرہ چھتیس برس سلطنت کی۔
رکن الدین فیروز شاہ قوم ترک ابن شمس الدین التمش ترک دار السلطنت دہلی
انکو سوائے شراب خواری کے دوسرا کام نہ تھا کل کام سلطنت کا انکی
بی بی اور والدہ صاحبہ ملکر کرتی تھین ایک برس چند مہینے سلطنت کی۔
رضیہ سلطان بیگم بنت شمس الدین التمش ترک دار السلطنت دہلی یہ بیگم صاحبہ
جب تخت نشین ہوئین ساتھ بیدار مغزی کے حکومت کی اور رعایا پروری کا
بہت خیال رکھتی تھین لباس مردانہ پہن کر دربار کرتی تھین تین برس
سلطنت کی۔
سلطان معز الدین بہرام شاہ قوم ترک ابن شمس الدین التمش ترک
دار السلطنت دہلی انکے زمانے مین اکثر فساد رہا کیا یہانتک کہ نظام الملک کے
ہاتھ سے مارے گئے دو برس سلطنت کی۔
سلطان علاء الدین مسعود شاہ قوم ترک ابن فیروز شاہ ترک دار السلطنت
دہلی وزیر نے انکو چار برس ڈیڑھ مہینے کے بعد تخت سے برخاست کیا۔
سلطان ناصر الدین محمود شاہ قوم ترک ابن شمس الدین ترک دار السلطنت
دہلی انھون نے ساتھ دانائی کے انیس برس دو مہینے سولہ روز اچھے طور سے

سلطنت کی۔
الغ خان عرف غیاث الدین بلبن قوم نامعلوم ابن غلام سلطان شمس الدین التمش ترک دار السلطنت دہلی یہ شخص بڑے متقی اور پرہیزگار تھے حضرت امیر خسرو اور حضرت امیر حسن اور حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ اجمعین انھین کے وقت مین تھے جسکو عرصہ چھ۶ سو ساٹھ برس ہجری کا ہوا پینتیس۳۵ برس نو۹ مہینے سلطنت کی۔
شاہزادہ کیخسرو قوم نامعلوم ابن ناصر الدین لبغرا خان بالغین المعجمۃ بن غیاث الدین بلبن دار السلطنت قصر کیلو کھیڑی واقع دہلی یہ صاحب بھی بڑھکر عیاش تھے تین۳ برس تین۳ مہینے سلطنت کی۔
جلال الدین فیروز شاہ خلجی قوم ترک ابن قایم خان لبغرش ترک دار السلطنت دہلی یہ بادشاہ کیلو کھیڑی مین رہتے تھے اور ایک شہر اور قلعہ سنگین بھی انھون نے بنوایا حضرت امیر خسرو صاحب انکے پاس ہر روز تشریف لیجاتے اور پارۂ قرآن مجید کی تلاوت کرآتے ہر روز انعام پاکر مساکینون کو تقسیم کرتے تھے چھ۶ برس نو۹ مہینے سلطنت کی۔
رکن الدین ابراہیم شاہ خلجی ابن جلال الدین فیروز شاہ خلجی دار السلطنت دہلی الف خان اور ظفر خان دونون سردارون نے انکو گرفتار کرکے انکی آنکھین نکالین چار ماہ سلطنت کی۔
سلطان علاء الدین خلجی ابن مسعود شاہ خلجی دار السلطنت دہلی قلعہ سیری حضرت شیخ نظام الدین اولیا اور حضرت شیخ قطب الدین اور حضرت شیخ صدر الدین اور حضرت شیخ رکن الدین ملتانی اولیاء اللہ انھین کے عہد باسعادت مین تھے

بسبب بدانتظامی کے حضرت امیر خسرو دہلوی بہزار خرابی تنخواہ پاتے تھے کہتے ہین کہ اِن بادشاہ کو حاسدون نے زہر دیکر مارڈالا تیس[۳] برس سلطنت کی۔

سلطان شہاب الدین قوم خلجی ابن سلطان علاءالدین خلجی دارالسلطنت دہلی انکو وزیرون نے قلعہ گوالیار مین قید کیا بعدہٗ سر بریدہ کیا اور انکی اولاد کو بھی زیر تیغ کیا تین مہینے چند روز سلطنت کی۔

سلطان قطب الدین مبارک شاہ قوم خلجی ابن سلطان علاءالدین خلجی دارالسلطنت دہلی خرد خان نے انکو پکڑا اور جائز خان نے پشت پر سے خنجر مارکر کام تمام کیا دو برس چار مہینے سلطنت کی۔

حسن خان الملقب بسلطان ناصرالدین خرد خان قوم نامعلوم یہ معشوق قطب الدین مبارک شاہ کے تھے دارالسلطنت دہلی خرد خان بدذات نے بادشاہی حرمات کو اپنے بھائیون کو نام بنام تقسیم کر دیا اور خاص محل مبارک شاہ کو اپنے نکاح مین لایا کہتے ہین کہ یہ شخص صاحب جمال تھا اسکا یہ حال دیکھکر غازی الملک اپنے بھائی کے پاس بھاگ گئے اور بہرام حاکم ملتان سے مدد لیکر دہلی مین آئے اور اُس حرام زادہ خرد خان کا قلع قمع کیا اِس بدمعاش نے کُل چار مہینے سلطنت کی۔

غازی الملک سلطان غیاث الدین تغلق شاہ قوم ترک دارالسلطنت قلعہ تغلق آباد واقع دہلی رونق سلطنت اِنکے عہد مین بخوبی رہی ایک روز شاہزادہ الغ خان عرف فخرالدین نے بخوش اعتقادی ایک مکان طیار کراکے بادشاہ کی دعوت کی جب کھانے سے فارغ ہو کر ہاتھ دھونے بیٹھے مشیت ایزدی سے

چھت اُس مکان کی گر پڑی بادشاہ اور چند حواشیان بادشاہی دبکر مر گئے
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ حضرت نظام الدین اولیا اور حضرت امیر خسرو نے
اِن بادشاہ کے زمانہ مین تہخانہ عدم مین سکونت اختیار کی اور ان بادشاہ کا ماہ
ربیع الاول ۷۲۵ھ مین انتقال ہوا چار برس دو مہینے سلطنت کی۔
الغ خان محمد عادل تغلق شاہ ابن غیاث الدین تغلق شاہ قوم ترک دار السلطنت
معلوم نہین سخاوت انکی مشہور ہی بہرام خان کو ایک روز سو ہاتھی اور ہزار
گھوڑے اور ایک کرور زر سرخ عنایت کیے اور ایک روز ملک سنجر حبشی کو
اسّی لاکھ روپیہ انعام دیے اور ایک روز ملک الملوک کو ستر لاکھ زر سفید بخشا اور
ایک روز صدر الدین کو چالیس لاکھ روپیے مرحمت کیے ہیچ ہمہ مردون کا آسمان کے
تلے نام رہگیا چھبیس ۲۶ برس سلطنت کی افسوس کہ بے چراغ اولاد چراغ انکا گل ہوا
فیروز شاہ تغلق قوم ترک یہ بادشاہ بہت صاحب دل اور عالی ہمت تھے
بعد تخت نشینی کے بہت شہر اور مکان بنوائے۔ تیس شہر۔ چالیس مسجدین مع مدرسہ
بیس خانقاہ ۔ سو سرائین۔ ایک ہزار نہرین۔ ایک کوشک۔ ایک سو چون حمام
پچاس دار الشفائین۔ اور باغات متعدد بنوائے اور جو کہ دہلی دروازہ کے
متصل کوٹلہ اور پہاڑ پر جو کر نڈ کی لاٹ ہی انھین کی بنوائی ہوئی ہی جلال الدین
جامی رحمۃ اللہ علیہ نے انکی مدح مین ایک قصیدہ لکھا اور جسوقت انکے روبرو
پڑھا چند شعر سنکر کے ہزار روپیہ مرحمت فرماکر فرمایا کہ اب خاموش ہو کہ اسکے
صلہ کی عہدہ برآئی ہمسے پوری نہین ہو سکتی ہی جزاہُ اللّٰہ لکھا ہی کہ یہ
فی الجملہ ظالم بھی تھے تھوڑی تقصیر پر بہت سزا دیتے تھے اور یہ بھی مشہور ہی

لاکھون آدمی اِنکے ہاتھ سے ہلاک ہوے وَاللہُ اَعلَمُ بِالصَّوَاب الا بحث سخاوت و قدر دانی کے چندان لوگ شاکی نہ تھے اٹھتیس برس سلطنت کی۔

شاہزادۂ فتح خان ناصرالدین محمد شاہ قوم ترک ابن فیروز شاہ ترک اِنکے وقت مین بہت جھگڑا ہوا کیا خلاصہ تحریر مین بھی چند صفحے کی ضرورت تھی لہذا اختصار پر نظر کی۔

سلطان غیاث الدین تغلق شاہ ثانی قوم ترک ابن شاہزادۂ فتح خان ترک دار السلطنت فیروز آباد واقع دہلی باعث زناکاری کے کل حاشیہ نشینان سلطنت ناخوش تھے اسی وجہ سے اُنکو تخت سے اُتار کر شاہزادۂ محمد ابوبکر کو تخت پر بٹھایا اور اُنکو قید کیا بعدہٗ قتل کیا پانچ مہینے کی سلطنت مین اُنھون نے یہ گُل کھلایا۔

سلطان ابوبکر شاہ قوم ترک ابن ظفر خان بن فیروز شاہ ترک دار السلطنت فیروز آباد جن لوگون سے اُنکو کھٹکا تھا اول سال جلوس مین اُن سب کو زیر تیغ بیدریغ کیا ڈیڑھ برس سلطنت کی۔

شاہزادۂ خان جہان قوم ترک ابن فیروز شاہ دار السلطنت فیروز آباد واقع دہلی جب اقبال خان نے گجرات سے آکر اپنے والد کے مال اور اسباب اور کل ریاست پر قبضہ کیا بعدہٗ دہلی کی طرف مراجعت کی اِنکی بدنیتی کی بدولت ہندوستان مین خرابی شروع ہوئی اور رعایا بھی برباد ہونے لگی اُدھر شاہزادہ مرزا پیر محمد حضرت امیر تیمور صاحبقران کے پوتے سندھ سے اُترے اور اُوچ اور ملتان اور حصار کو اپنے قبضے مین لائے بعد تھوڑے عرصے کے حضرت محتشم الیہ یعنی صاحبقران نے

کابل سے قدم بڑھا کر ہندوستان مین رونق بخشی اور ممدوح الیہ نے سن آٹھ سو ایک
ہجری مین مقام ٹھٹہ پر حملہ کیا اور ملتان مین ٹھہر کر جو کہ قیدی شاہزادہ پیر محمد کے
تھے اُنکو قتل کیا جب یہ خبر دہلی مین پہونچی تو اقبال خان نے خوفناک ہوکر
سپاہ جمع کرنی شروع کی المختصر اُسوقت حضرت ظل سبحانی کے ہمرکاب اسقدر
فوج تھی کہ چھہ کوس کے طول مین پڑی تھی وہان سے پھر قصد دہلی کا کیا راستے مین
بہت سرکشون کو مارا اور بہتون کو پابہ زنجیر کیا جسوقت دہلی مین نزول اجلال
ہوا تھا اُسوقت بحاش ہزار فوج ہمراہ تھی مختصر بیان ہی کہ اقبال خان کی
ہمت مین کچھ شک نہین ہی کہ اسقدر فوج کثیر سے مقابلہ کیا الا ناسازگی اقبال سے
شکست کھا کر فراری ہوے بعدہ حضرت تیمور نے دہلی مین دخل کیا اور رعایاے
پراگندہ کو تسلی دیکر امیدوار انجمن عنایات کا کیا پھر تھوڑے آدمی واسطے
لینے خراج کے مقرر فرماتے الا ہندوستانیون نے درباب خراج کے انکار کیا
اور آمادہ فساد ہوے اور چند مغلون کو مار ڈالا جب یہ خبر حضرت علیین مکانی کو
ہوئی اُسوقت پُرغضب ہوکر حکم قتل عام کا دیا شمشیر بیدریغ نے خوب کام غازی
کیا فی الجملہ جناب کیوان بارگاہ قتل عام کرتے ہوے اور جمون وغیرہ فتح کرتے
ہوے اپنے دارالسلطنت سمرقند مین جلوہ افروز ہوے۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

نصرت شاہ قوم لودی ابن برومند خان گیارہ مہینے سلطنت کی۔
اقبال خان قوم لودی۔ ابن ظفر خان تینس برس دو ماہ تھوڑے
روز سلطنت کی۔

دولت خان عرف اختیار خان قوم لودی ابن محمود خان تیس[۳۱] برس سلطنت کی۔

سلطان محمود خان قوم لودی انکے باپ کا نام معلوم نہین سات برس پانچ مہینے سات روز سلطنت کی۔

دولت خان قوم لودی ابن محمود خان ایک برس تین مہینے سلطنت کی

خضر خان عرف ملک سلمان قوم سید ولد نامعلوم سات برس دو مہینے دو دن سلطنت کی۔

معزالدین ابوالفتح مبارک شاہ قوم سید ابن خضر خان تیرہ برس تین مہینے تیرہ روز سلطنت کی۔

محمد شاہ قوم سید ابن فرید خان بارہ برس دو مہینے سترہ روز سلطنت کی۔

سلطان علاء الدین قوم سید ابن محمد شاہ سات برس دو مہینے تین روز سلطنت کی۔

سلطان بہلول قوم لودی ابن کالا بہادر چونسٹھ برس دو مہینے چودہ روز سلطنت کی۔

نظام خان عرف علاء الدین سکندر شاہ قوم لودی ابن سلطان بہلول اکیس برس تین مہینے ایک روز سلطنت کی۔

سلطان ابراہیم قوم لودی ابن سکندر شاہ چہتر برس سات مہینے پندرہ روز سلطنت کی۔

تشریف لانا اُسی زمانہ مین ہندوستان مین حضرت بابر بادشاہ جد سلاطین اجداد راقم کا اور ایک لڑائی عظیم ہونا مقام پانی پت کے میدان مین شیر شاہ عرف فرید خان قوم افغان ابن حسن خان بن ابراہیم خان سُور اٹھارہ برس چار مہینے پندرہ روز نظم ونسق الکا جو کہ ہندوستان مین ہوا تھا سب جانتے ہین چودہ برس دہلی مین مستقل حکومت کی اور چار برس چار مہینے پندرہ روز انقلاب رہا۔

شیر شاہ عرف فرید خان قوم افغان

Shair Shah Afghan

سلیم شاہ عرف جلال خان قوم افغان ابن شیر شاہ آٹھ برس دو مہینے
سلطنت کی حضرت سلطان ہمایون سے اکثر لڑائیان رہین اور انھین سے
شکست کھا کر حضرت ہمایون ایران گئے اور وہان سے مدد لا کر پھر ہندوستان
قبضہ کیا۔
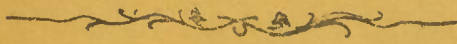
سلیم شاہ عرف جلال خان قوم افغان

Salim Khan Afghan

اس نقشہ مین ذکر از حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام تا بنام جد بزرگوار حضرت تیمور ہی

[۱] حضرت صفی اللہ علی نبینا وعلیہ السلام	[۲] حضرت شیث علیہ السلام	[۳] حضرت قینان علیہ السلام	[۴] حضرت مہلائیل علیہ السلام
[۵] حضرت یارد علیہ السلام	[۶] حضرت اخنوخ علیہ السلام	[۷] حضرت متوشلح علیہ السلام	[۸] حضرت لامک علیہ السلام
[۹] حضرت نوح علیہ السلام	[۱۰] حضرت یافث علیہ السلام	[۱۱] حضرت ترک خان	[۱۲] الجہ خان
[۱۳] دیب ناقوی خان بسکون القاف	[۱۴] کیوک خان	[۱۵] الجہ خان	[۱۶] مغل خان
	[۱۷] قرا خان	[۱۸] آغوز خان	[۱۹] کُن خان
[۲۰] آئے خان	[۲۱] یلدوز خان	[۲۲] منگلے خان	

سلطان چنگیز خان بہادر ولد بسوکے خان سنہ ۵۹۹ ہجری جلوس مدت سلطنت پچیس [۲۵] برس سال وفات چھسو چوبیس [۶۲۴] یہ بادشاہ طالع میزان مین پیدا ہوئے تھے مشہور بات ہی کہ انھون نے اپنی حکومت مین ایک جہان کو زیر و زبر کیا اور خلقت کو تکلیفین بھی دین ایک دفعہ حاکم ارنائیس بارہ لاکھ فوج سے مقابل ہوا نہ ٹھہر سکا شکست کھائی لکھا ہی کہ ایک لاکھ آدمی قلمبند اس لڑائی مین انھون نے ہلاک کیے اسی سبب سے انکا لقب ہلاکو مشہور ہوا۔

سلطان اوکتائی خان بہادر ولد چنگیز خان ہلاکو سنہ ۶۲۶ھ جلوس مدت سلطنت چودہ [۱۴] برس سال وفات چھسو انچاس یہ بادشاہ بہت سخی تھے اور اپنے باپ کے بدرجہ امطیع و فرمان بردار تھے۔

سلطان ہلاکو خان بہادر ثانی برادر منکو خان ولد تولے خان سنہ ھ مدت
سلطنت آٹھ برس سال وفات چھ سو ترسٹھ ان بادشاہ نے مملکت ایران وغیرہ کو
اپنی حیات مین اپنے بیٹون پر تقسیم کیا اور اس جہان فانی سے طرف ملک جاویدانی کے
متوجہ کیا نصیر الدین طوسی جنھون نے اخلاق ناصری تصنیف کی ہے وہ انھین کے عہد
دولت مین تھے -

سلطان آباقان بہادر ولد ہلاکو خان یہ بادشاہ ملک تبریز مین تخت نشین ہوئے
بہت عادل تھے اور رعایا پرور بھی تھے سنہ ھ مین رحلت کی -

سلطان نکودار خان بہادر ولد ہلاکو خان انکا انتقال دغا کے ساتھ ہوا یہ کل
دو برس تخت نشین رہے -

سلطان آغور خان بہادر ولد آباقان بہادر ان بادشاہ نے سنہ ۹ ھ مین انتقال فرمایا
اور سات برس تخت نشینی کی -

سلطان قویلا خان بہادر ولد تولے خان سنہ ۹۲ ھ مین سفر ی ہوے دو برس
تخت نشین رہے -

سلطان کیخانو خان بہادر ولد تولے خان یہ بادشاہ امراء بایدو خان کے ہاتھون قتل ہوئے
سلطان بایدو خان بہادر عرف امیر طراغاتی بہادر ولد ہلاکو خان بہادر اور کیفیت معلوم نہین
سلطان غازان خان بہادر ولد ارغو خان ان بادشاہ کا پہلے عقیدہ درست
نہین تھا وقت تخت نشینی کے عقائد درست کر لیے آٹھ برس نو ۹ مہینے تخت
نشین رہے -

سلطان الیجایتو خان بہادر ولد ارغو خان انکا لقب سلطان خدا بندہ تھا کہتے ہین

کہ بڑے دادگستر تھے بارہ برس تخت نشین رہے۔

سلطان ابوسعید بہادر ولد محمد سلطان انکا انتقال عین جوانی مین ہوا انکے عہد مین بد انتظامی کے سبب بہت کشت وخون ہوا کرتا تھا بعد انکے چند صاحبزادے اور بھی تھوڑے عرصہ تک حکمرانی کی۔

اب یہان سے سلسلہ وار سلطنتون کا بیان ہی حضرت سلطان امیر تیمور صاحب سے حضرت سلطان محمد بہادر شاہ ظفر تک۔

ذکر حضرت سلطان امیر تیمور صاحب قران گورگان مع مرقع

Sultan Amir Taimur Gorgan

انکا لقب بعد مردن علیین مکانی ہوا- اور جاے مدفن سمرقند- سکہ مین ایک طرف
کلمہ شریف دوسری طرف نام مبارک + شمار اولاد + محمد ابو المکارم جلال الدین
میران شاہ + سلطان قراخان- سلطان ابراہیم + سلطان خلیل + میرزا شاہرخ +
میرزا الغ بیگ + سلطان بالقو بہادر + میرزا شاہجہان + سلطان سغو غمش-
میرزا تنگر علے بہادر + میرزا خولے بہادر + معنی لفظ گورگان کے یہ کہ گورگان
ترکی زبان مین بمعنی عروس ہی اور یہ لفظ بولا جاتا ہی اوپر زوج نبت یعنی داماد کے
اور یہ لقب حضرت امیر طراغا جد امجد سلطان امیر تیمور کا تھا کیونکہ انکی شادی
سلطان امیر حسن کی صاحبزادی سے ہوئی تھی ایسا ہی لکھا ہی عجائب المقدور فی
اخبار التیمور مین اور یہی مولانا معصوم بلخی نے بھی شرح مخلص کے حاشیہ
پر لکھا ہی اور ارباب تاریخ سے بھی تحقیق سنا ہی اور میرے بھائی صاحب مرحوم
مغفور میرزا محمد کریم شجاع بہادر بھی اکثر فرماتے تھے کہ معنی گورگان کے ترکی
زبان مین یہ ہین کہ جس شخص کی امارت اور سلطنت بی بی کی طرف سے ہو اسکو
گورگان کہتے ہین-

تزک تیموریہ مین حضرت تیمور مرحوم فرماتے ہین کہ جب مین کسی لڑائی پر تاخت کرتا تھا
تو میری مدد کو فوج غیبی آجاتی تھی وہ کام مجھسے ہوتے تھے جو کہ قوت بشر سے
باہر ہین اور مین نے اپنی زندگانی مین اپنی شجاعت کے موافق ڈھائی بہادری
کی ہی ایک بہادری تو یہ کہ ایک مرتبہ میرا کسی جنگل مین جانے کا اتفاق ہوا دوپہر کا
وقت تھا باعث غلبہ نیند کے گھوڑے کو درخت سے باندھکر غاشیہ بچھاکر سو رہا
جب نیند بخوبی آلی اسوقت سینہ پہ ایک بوجھ سا معلوم ہوا آنکھ کھل گئی دیکھا

کہ ایک مار سیاہ سینہ پر بیٹھا ہی اور پھن اُسکا میرے مُنھ کی طرف ہی سوچا کہ اس بلا کو کیونکر دفع کرون اگر ذرا بھی جنبش کی تو یہ موذی پھن مار لیگا فوراً آنکھین بند کرلین تجویز کامل سوچکر عمل کیا خدا پر یقین کرکے مُنھ کھولا اور زبان درمیان دہن کے ہلائی اُسنے موافق اپنی عادت کے پھن مارا جسوقت اُسکا پھن میرے منھ مین آیا مین نے منھ بند کرکے دانتون سے دبالیا اور پھر ہاتھ سے پھن کو پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے اُسکی کمر پکڑی اور سر اُسکا زمین مین گھسکر جہنم واصل کیا۔
دوسری بہادری یہ کہ گیارہ مہینے دربار مین بیٹھکر بدن کو کھجلایا نہین اور اس عرصہ مین امراض بھی ہوے مگر ضبط کیا اور نصف بہادری یہ کہ ایک قلعہ کا محاصرہ کئے میرا لشکر پڑا تھا اور وہ قلعہ پہاڑ پر تھا تنہا ایک شب مین خدا پر نظر کرکے گھوڑے پر سوار ہوا اور چلا اُس شب بارش بھی تھی اور اندھیری بھی تھی جسوقت بجلی چمکتی تھی اُسوقت راستہ معلوم کرکے قدم گھوڑے کا آگے بڑھاتا تھا ورنہ جہانکا کھڑا ہو رہتا تھا باوجود اس ظلمت کے راستہ بھی بہت تنگ تھا اور یہ بھی خیال تھا کہ کہین مع مرکب کے گر نہ پڑون اسی سبب سے جب بجلی چمکتی تھی تو اُسکی روشنی مین چلتا تھا عنایت الٰہی شامل حال تھی بفضل ایزدی دربانون کو مار کر فوج کو طلب کیا اندر قلعہ کے داخل ہوا۔
شب سہ شنبہ ستائیسوین تاریخ ماہ شعبان ۷۳۶ھ مین پیدا ہوا اور ملک بلخ مین روز چہارشنبہ بارھوین رمضان المبارک کو قبضہ شہر کیا اور روز جمعہ ماہ محرم ۸۰۱ھ دہلی مین قدم رنجہ فرمایا عمر شریف ستر سال گیارہ مہینے مدت سلطنت چھتیس برس کل وفات شب چہارشنبہ ساتوین شعبان ۸۰۷ھ جائے مدفن سمرقند۔

ذکر حضرت ابو المکارم جلال الدین محمد میران شاہ بادشاہ مع مرقع

Sultan Miran Shah Gorgani

انکی نیک نیتی مشہور ہی + شمار اولاد + سلطان محمد میرزا + سلطان جہان شاہ - سلطان
غیاث الدین - میرزا جہانگیر بہادر + چودھوین ماہ ربیع الثانی سنہ ۷۶ھ کو شہر سمرقند مین
تولد ہوے اور ستر ھوین ماہ شعبان سنہ ۸۰ھ مضافات ایران مین تخت پر جلوہ گر ہوئے
دو برس چند مہینے سلطنت کی چوتھی ماہ ذیقعد سنہ ۸۱ھ مین ملک عدم کو سدھارے
عمر انکی چالیس برس کی کچھ مہینے اوپر تھی یہ بادشاہ بہت عاقل تھے۔
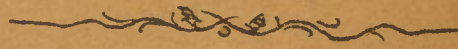
ذکر حضرت ابو المظفر سلطان محمد میرزا بادشاہ مع مرقع
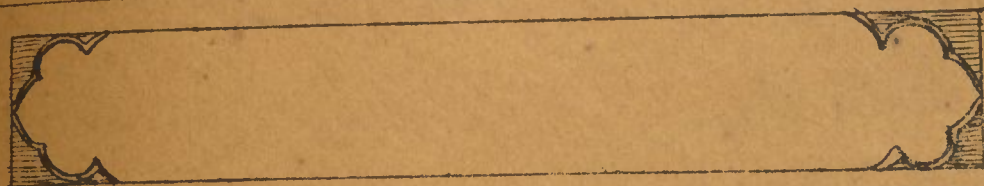
Sultan Mohammad Mirza Gorgan

بہت خصلتیں اِن میں اچھی تھیں۔ شمار اولاد۔ سلطان ابوسعید میرزا سلطان ابابکر
میرزا محمد عمر۔ میرزا محمد قاسم۔ سلطان سنغومش بہادر۔ سلطان محمد خلیل۔ ۱۴ ذیقعدہ
سنہ ۸۱۰ھ کو سمرقند میں تخت نشین ہوے پچیس برس سلطنت کی ۸۵۵ھ میں انتقال
ہوا پچپن برس کی عمر تھی تبریز میں دفن ہوے۔

ذکر حضرت کمال الدین سلطان ابوسعید میرزا مع مرقع

Sultan Aboo Sayid Mirza Gorgan

بخوبی انکا حال معلوم نہین ہوا + شمار اولاد + سلطان عمر شیخ میرزا منوچہر
سنہ ۸۳۰ھ ذی الحجہ کے مہینے مین سمرقند مین یا بخارا مین پیدا ہوے اور ۸۵۵ھ مین
ملک غزنین مین تخت نشین ہو کر انتظام سلطنت کیا اٹھارہ برس بخوبی حکمرانی کی
بائیسوین ۲۲ رجب کو وفات پائی سمرقند مین دفن ہوے تینتالیس ۴۳ برس زندہ رہے

ذکر حضرت سلطان ابوالنصر عمر شیخ بہادر مع مرقع

Sultan Umar Shaikh Gorgan

انکے مزاج مین شر بہت تھا لوگ بھی انسے برداشتہ خاطر تھے شمار اولاد سلطان

حضرت بابر شاہ خطۂ سمرقند مین سنہ ۶ھ مین پیدا ہوا ۳ سنہ ھ مین شہر سمرقند مین

تخت سلطنت پر بیٹھے چھبیس ۲۶ برس حکمرانی فرما کر ۱۴ ار مضان المبارک یوم دوشنبہ

سنہ ۹۹ھ مین قضا کی عمر انکی انتالیس ۳۹ برس کی تھی۔

ذکر حضرت ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ مع مرقع

Sultan Babur Gorgan

ہندوستان مین انکا آنا پانچوین ماہ رمضان المبارک ۹۳۲ھ مین تخت نشین ہوے
اول تخت نشینی انکی اندجان سمرقند اور وقت تخت نشینی عمر انکی بارہ برس کی تھی
اور جب ہندوستان مین تشریف لاے تو عمر چوالیس برس کی تھی تینتالیس برس سلطنت کی
بعد انتقال کے لقب انکا فردوس آرامگاہ ہوا جاے مدفن باغ نور افشان
نواح کابل -

ذکر حضرت نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ مع مرقع
Sultan Humaun Gorgan

لقب انکا بعد مردن جنت آشیانی ہوا- جاے مدفن دہلی- سکہ مین ایک طرف نام دوسری جانب کلمۂ شریف- شمار اولاد- سلطان اکبر- سلطان محمد حکیم- سلطان دانیال- نواب نجیب النسا بیگم صاحبہ انکو علم نجوم سے بہت شوق تھا سنہ ۹۶۳ھ مین انتقال ہوا مدت سلطنت پہلی مرتبہ دس برس دوسری مرتبہ دس مہینے عمر انکی انچاس برس چار مہینے کی تھی-

ذکر حضرت ابوالفتح جلال الدین محمد اکبر شاہ بادشاہ مع مرقع
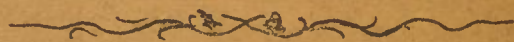
Sultan Akbar Gorgan

لقب انکا بعد مردن عرش آشیانی ہوا۔ جائے مدفن جنت الماوا المعروف سکندرہ سکہ مین اول ایک طرف نام دوسری طرف کلمہ آخر سلطنت مین سکہ مین فقط اللہ اکبر شمار اولاد + سلطان جہانگیر۔ سلطان محمد ابراہیم ــــ ربیع الثانی کی تیسری تاریخ سنہ ۹۶۳ھ مین تیرہ ۱۳ برس آٹھ مہینے اٹھائیس دن کی عمر مین تخت سلطنت پر جلوس کیا ابوالفضل شیخ مبارک کے بیٹے نے ایک کتاب منقسم تین دفتر کی ان بادشاہ کے حال مین لکھکر اسکا نام اکبرنامہ رکھا اول دفتر مین حضرت اکبر کے بزرگون کا حال اور کیفیت تخت نشینی کی اور لڑائیان نوکرون کی۔ دوسرے دفتر مین تسخیر ملک مالوہ اور ملک گجرات اور پٹنہ اور ملک بنگالہ اور اڑلیسہ اور ملک کشمیر اور بھکر اور ملک ٹھٹھہ اور ملک قندھار اور برہانپورہ اور ملک خاندیس وغیرہ تیسرے دفتر مین بندوبست اور بادشاہی قاعدے اور صوبون اور ہندوستان کے شہرون کی حقیقت مع حدود اراضی اور جمع بندی کا حال سنہ ۱۰۱۴ھ مین باون ۵۲ سال جلوس مین اکبرآباد مین پینسٹھ ۶۵ برس کی عمر مین وفات پائی اکاون برس دو ۲ مہینے نو ۹ دن سلطنت کی۔

ذکر حضرت ابوالمظفر نورالدین محمد جہانگیر بادشاہ مع مرقع

Sultan Jahangir Gorgan

بعد انتقال لقب اُنکا جنت مکانی ہوا۔ جا۔ مدفن شاہدرہ واقع لاہور باغ بنا کردۂ نور جہان بیگم صاحبہ۔ شمار اولاد۔ سلطان خسرو یعنی شاہجہان۔ سلطان پرویز۔ سلطان شہریار۔ میرزا جہان دار ہمارے خاندان مین یہ بادشاہ بہت رحیم دل اور رعایا پرور ہوے ہین اور انھون نے اپنی سلطنت مین اکثر احکامات ایسے جاری کیے کہ جس سے خلق اللہ کو بہت آرام رہا چنانچہ وہ احکام جو کہ اول سال جلوس مین جاری کیے گئے وہ یہ تھے کہ لٹکانا زنجیر عدالت کا باین نظر کہ مظلوم لوگ اُس زنجیر کو ہلا کر بادشاہ کو مطلع کرین اور اپنی داد کو پہونچین زنجیر مذکور تیس ۳۰ گز لانبی تھی اور ساٹھ گھنٹے اُسمین آویزان تھے زنجیر معدلت چار من سونے سے بحساب ہندی تیار ہوئی تھی ایک سرا اُسکا کنگورہ قلعہ شاہ برج سے باندھا گیا تھا اور دوسرا سرا اُسکا دریا کے کنارے ایک ستون پتھر کا کھڑا کر کے باندھا گیا۔ پہلا حکم مین نے ممانعت کی کہ محصول رہتون کا دریاؤن پر کسی چیز کا نہ لیا جاے اور جنگی جو کہ جاگیردارون نے اپنے علاقون مین مقرر رکھی ہی ترک کرین۔ دوسرا حکم جن راہون مین رہزنی ہوتی تھی اور وہ جگہہ بستی سے دور ہی تو اُسکی حفاظت کے واسطے جاگیردار سرائین اور مسجدین اور کنوئین بنوا کر کچھ آدمی رکھین اور اگر ایسا مقام پرگنہ خالصہ مین ہی تو عامل وہان کا بھی یہی کام کرے اور راستون مین سوداگرون کا مال بے رضامندی اُنکی نہ کھولا جاوے تیسرا حکم تمام ممالک محروسہ مین مسلمان یا ہندو یا کوئی مذہب والا مر جاے تو مال و اسباب اُسکا اُسکے وارثون کو دیدین کوئی سرکاری آدمی دخل نہ دیوے اگر اُس متوفی کا کوئی وارث نہو تو اُسکے واسطے ایک عامل

مشرف اور تحویلدار علیحدہ کیا جاے کہ حفاظت مال کرے اور کار خیر مین
خرچ کرین مثل مسجد و تالاب و سرا اُس مال سے نہین چوتھا حکم شراب اور
دل بھرا اور تمام نشہ کی چیزین جو کہ شریعت مین منع ہین کوئی بناوے اور نہ کوئی
بیچنے پاوے۔ پانچوان حکم کسی شخص کے گھر کو نزولی نکرین اگرچہ جرم بکاری
ہو کیونکہ مخلوق کو بے گھر اور بے در کرنا اچھا نہین ہی۔ چھٹا حکم کوئی شخص کسی کے
ناک اور کان کسی گناہ مین نہ کاٹے اور مین نے بھی اللہ تعالے سے نذر کی ہی کہ
ایسی سیاست نکرونگا بلکہ تعزیر اسپر شریعت کے موافق کرونگا۔ ساتوان حکم عامل
خالصہ یا جاگیردار زمین رعایا کی جبر سے نہ لین اور اپنے تصرف مین نہ لاوین آٹھوان
حکم عامل خالصہ اور جاگیردار جہان کہین ہون بے اجازت بادشاہی نسبت آپسمین
نہ کیا کرین نوان حکم یہ کہ بڑے بڑے شہرون مین شفاخانہ بنوائے جاوین اور طبیب
نوکر رکھکر بیمارون کا علاج کماحقہ کیا کرین اور خرچ دوا وغیرہ کا حاصلات سرکاری سے
ملا کرے۔ دسوان حکم ماہ ربیع الاول کی اٹھارہوین تاریخ کو کہ میری ولادت کا
دن ہی بعد ہر سال کے اور ہر جمعرات کو کہ روز میری تخت نشینی کا ہی اور ہر سال مین
ایک اتوار کو کہ پیدائش کا دن میرے باپ کا ہی تمام عملداری محروسہ مین اندنون
مین جانور ذبح نہوا کرین گیارھوان حکم عموماً حکم دیا کہ عہدہ دار اور جاگیردار اور
میرے باپ کے وقت کے عطایا جو ہین وہ سب برقرار رہین بلکہ بقید حال و موافق رتبہ کے
منصب اور جاگیرین زیادہ کین اور اضافے دس۱۰ بارہ۱۲ ہزاری سے لیکر تیس۳۰ چالیس۴۰
ہزاری تک عنایت کیے اور واسطے بیگمات اور حرمات والد بزرگوار کے موافق
اُنکے حال کے رکھے اور علما اور فضلا و فقرا کی مدد بحال رکھی اور اہل حاجات کی تحقیق

میر صدر جہان کو تفویض کی کہ جسپر کچھ تکلیف ہو اُسکی مدد بادشاہی مال سے کیجاوے
بارھوان حکم جو کہ قیدی بہت دنون سے ہین اُنکو رہا کرو اور سکہ میرے نام کا ساعت
نیک مین جاری ہو پہلے اشرفی پر سکہ جاری کیا سنو تولہ کی مہر کا نام نور شاہی
پچاس تولہ والی کا نام نور سلطانی بیس تولہ والی کا نام نور دولت دس
تولہ والی کا نام نور کرم پانچ تولہ والی کا نام نور مہر ایک تولہ والی کا
نام نور جہان چھہ ماشہ والی کا نام نورانی تین ماشہ والی کا نام رواجی-
بعد اسکے اقسام روپیہ کے اس طرح مقرر ہوے یعنے
سنو تولہ والے کا نام کوکب طالع پچاس تولہ والے کا نام کوکب اقبال
بیس تولہ والے کا نام کوکب مراد دس تولہ والے کا نام کوکب بخت پانچ
تولہ والے کا نام کوکب سعد ایک تولہ والے کا نام جہان گیری چھہ ماشہ
والے کا نام سلطانی تین ماشہ والے کا نام نثاری تولہ کے دسوین حصہ کا خیر
قبول نام رکھا اور پیسے بھی تانبے کے اسی حساب سے سکہ لگا کر نئے نئے نام سے
مشہور کیے سنو تولہ و پچاس تولہ اور بیس تولہ اور دس تولے تک اشرفی پر یہ
ابیات آصف خان سے فرمایا کہ کندہ کرادے اور دوسری طرف یہ بیت کہ
جس سے تاریخ سکہ کی نکلتی ہے - بخط نور بر زر کلک تقدیر ٭ رقم زد
شاہ نور الدین جہانگیر ٭ اور درمیان ان دونون مصرعون کے کلمہ تحریر کیا دوسری
طرف یہ شعر تاریخی یشد چو خور زین سکہ نورانی جہان ٭ آفتاب مملکت
تاریخ آن ٭ اور درمیان ان دونون مصرعون کے ضرب مقام اور سنہ اور
سنہ جلوس لکھوایا اور سکہ نور جہانی کا کہ بجاے اشرفی معمولی کے مروج ہے

اُسپر امیر الامرا کا یہ شعر لکھوایا روے زر را ساخت نورانی بہ رنگ مہر و ماہ
شاہ نور الدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ بعد انتقال حضرت جہانگیر کے آصف خان نے
ارادت خان سے مشورت کی کہ میرزا داور بخش فرزند سلطان خسرو کو قید سے نکالکر تھوڑے
دنون کے واسطے بادشاہ کیا جاوے اور بنارسی نام ہندو کے ہاتھ ایک عرضی
مع حالات خدمت مین حضرت ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی شہاب الدین محمد شاہجہان کے
بھیجی مقام خیبر مین چودھوین سنہ جلوس نو سو ننانوے ۹۹۹ ہجری مین راجہ بہارا مل کی بیٹی کے پیٹ سے
یہ پیدا ہوتے اور شاہزادگی مین اُنکا نام سلطان سلیم تھا اول شادی اُنکی راجہ
بھگونت کچھواہی کی لڑکی سے ہوئی دوسری دفعہ راجہ مالدیو کی لڑکی نکاح مین
آئی یہ راجہ جودھپور کے مقام میرٹھ مین رہتے تھے اِن راجہ نے اپنی آبرو زیادہ
کرنے کے لیے بادشاہ کو اپنے یہان بُلایا اور بہت سا دان و جہیز دیکر رخصت کیا
اِن راجہ موٹہ والی جودھپور کی لڑکی کے پیٹ سے سلطان خسرو یعنی شاہجہان
پیدا ہوے سینتیس ۳۷ برس کی عمر مین چودھوین جمادی الاخری روز پنجشنبہ ۱۴ سنہ ۱۰۱۴ھ
ایکہزار چودہ ہجری مین اکبرآباد کے قلعہ مین تخت نشین ہوے اٹھائیس ۲۸ تاریخ ماہ صفر
سنہ ۱۰۶۶ھ ایکہزار چھیاسٹھ ہجری مین باسٹھ ۶۲ برس کی عمر مین اس دنیا سے کوچ کیا
بائیس ۲۲ برس کچھ روز سلطنت کی۔

ذکر حضرت ابو المظفر شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ مع مرقع
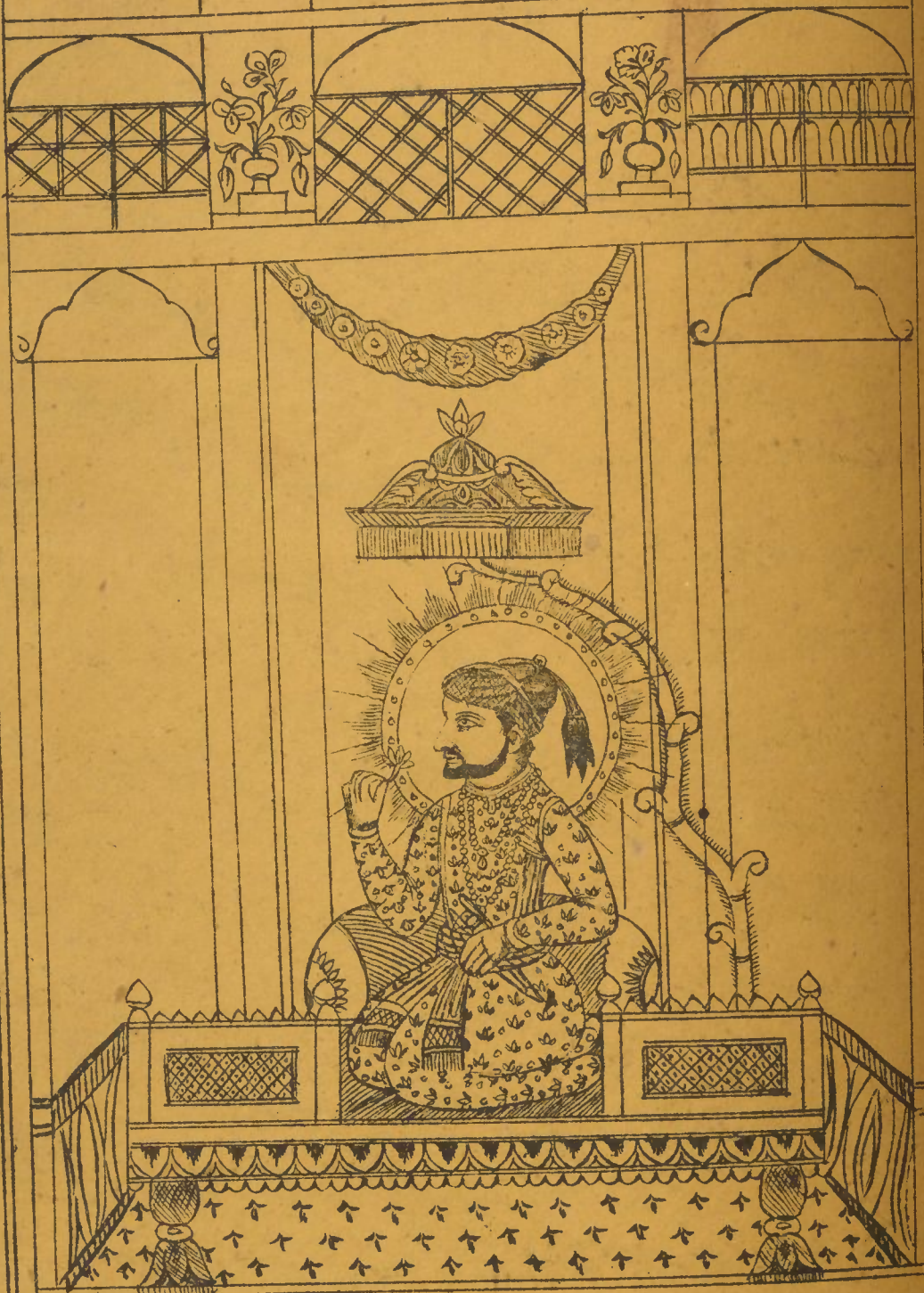
Sultan Shah Jahan Gorgan

لقب انکا بعد مُردن فردوس آشیانی ہوا - جاے مدفن روضہ تاج گنج بمقام آگرہ
متصل قبر جنابہ نواب ممتاز محل صاحبہ المعروف ممتاز الزمانی بیگم - سکہ مین ایک
طرف نام دوسری طرف کلمہ - شمار اولاد + محمد داراشکوہ - میرزا مراد بخش -
شاہ شجاع - سلطان عالمگیر - رحیمی و کریمی انکی مشہور ہی اور یہ مقلد وقات
بہت تھے معمول اپنا مقرر کیا تھا کہ چار گھڑی رات پچھلی سے خواب سے بیدار
ہوکر وضو کرتے اور صبح صادق تک وِرد و وظیفہ مین مصروف رہتے اذان کے
بعد فاضلون کی جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتے پھر جھروکون مین یعنی ثمن برج
مین تشریف لاتے اور اپنے دیدار فیض آثار سے سب کو مشرف فرماتے
چار گھڑی دن چڑھے دیوان عام مین رونق افروز ہوکر دربار عام فرماتے اور
اس مجلس مین جزو کل خدمات کی تجویز اور ناظمون اور فوجدارون اور امینون اور
کروریان صوبجات کے حسن تردد اور جانفشانی کی حقیقت سنکر دامن امید حصول
مقصد سے پر کرتے اور ہر ایک کا دل بڑہاتے بعدہٗ خاصہ گھوڑون اور ہاتھیون کا
راتب ملاحظہ کرکے سوا پہر دن چڑھے دیوان خاص مین جلوہ گر ہوتے وہان بخشیان
عظام نئے منصب دارون کا حال عرض کرکے حکم دوبارہ حاضر لانے اور
نظر ثانی کا حاصل کرتے تھے اور ہر صوبہ کے اخبارات و حالات کا خلاصہ عرض
کرتے اور ہر مقدمہ کے لائق حکم اور فرمان صادر کرنیکا ناطق حکم لیتے تھے -
دوپہر تک یہی معاملات درپیش رہتے تھے بعدہٗ خاصہ جو کہ وجہ حلال سے طیار
ہوتا تھا براے نام تقویت تن و قوت عبادت و دادگستری کے لیے بقدر سد رمق نوش فرماتے تھے
اور وظیفہ خوار و وراتبہ دار کہ انمین اکثر علما اور فضلا اور طالب علم اور مساکین

ومسافر ویتیم وبیکس اور بیمار رہتے تھے اُنمین سے بہتون کو نظر کیمیا اثر سے
پہچانتے تھے اور اِن سب کے کھانے اور پینے کی خبر پوچھکر خواب گاہ مین تشریف لیجاکر
ایک ساعت بادل بیدار استراحت کرکے ڈیڑھ پہر دن رہے بیدار ہوکر وضو کرتے
اور تسبیح خانہ کے اندر تلاوت قرآن مجید مین مشغول ہوتے اور نماز ظہر کے بعد وظیفہ
پڑھتے ہوئے تسبیح دست مبارک مین لیے ہوئے اسد برج مین آنکر تشریف
رکھتے تھے یہ اسد برج وہ ہی کہ جہان میرے چچا صاحب میرزا محمد فتح الملک
بہادر عرف میرزا فخرالدین مرحوم ومغفور رہا کرتے تھے الغرض وہان دیوان
اعلیٰ حاضر ہوکر مالی وملکی مطالب عرض کرکے اکثر کاغذون پہ دستخط کرایا کرتے تھے
بعدہٗ چار گھڑی دن رہے پھر دیوان عام مین تشریف ارزانی فرماتے اُسوقت
بخشی اور تنخواہ کا دیوان نئے نئے منصب دارون اور جاگیر کے طالبون کو پیش کرتے
حضرت ظل سبحانی بغور تمام ہر ایک کو ملاحظہ فرماکر حسب ونسب اور جوہر ذاتی اور
کارگذاری کا حال پوچھکر منصب وجاگیر تجویز کرنیکا حکم دیتے تھے وقت شام دربار
برخاست کرکے اور نماز مغرب پڑھکر خاص خلوتخانہ مین تشریف لیجاتے وہان اچھے
اچھے تاریخ دان اور شیرین بیان وقصہ گو وخوش آواز کلانوت اور جہان دیدہ
مسافر حاضر ہوتے پردہ کے اندر عورتین اور باہر مرد ہر ایک آدمی مزاج والا کی
رغبت کے موافق اگلے بزرگون اور بادشاہون کا حال اور ملک ملک کے
عجائب وغرائب عرض کرتے تھے آدھی رات تک یہی صحبت رہتی تھی اور جو کہ
عمارتین انکی بنوائی ہوئی ہین وہ بہترین عمارات دنیا ہین انکے عہد دولت مین کسی طرح کا
جھگڑا درپیش نہین آیا سخاوت انکی مشہور ہی خبر پانے کے بعد حضرت جہانگیر کے سلطان

شاہجہان نے آصف خان کو لاہور مین ایک فرمان بھیجا مع خدمت پرست خان کے اِس مضمون کا کہ میرزا داور بخش سلطان خسرو کے بیٹے اور شہریار میرے چچازاد بھائی اور شاہزادہ دانیال کے دونون بیٹے طہمورث اور ہوشنگ جو ہین اُنکو مار ڈالو اور ایسا ہی ہوا حضرت شاہجہان سپہ سالار مہابت خان کو اپنے ہمراہ لیکر اجمیر کے راستہ سے جلدی منزلین طے کر کے اکبر آباد مین پہونچکر نور باغ مین ٹھہرے بعدہٗ اکبر آباد کے قلعہ مین تخت نشین ہوئے اوّل حکم یہ جاری کیا کہ ہمکو کوئی سجدہ نکرے کیونکہ اِسطرح کی تعظیم لائق رب العزت ہی مہابت خان نے عرض کی کہ زمین بوسی جاری کیجائے تو البتہ خادم اور مخدوم کی شناخت ہو عرض قبول ہوئی مگر سید اور عالم اور بزرگ اور فقرا کو اِس سے بھی امتناع کیا ملاقات کے وقت سلام رخصت کے وقت فاتحہ تھوڑے روز کے بعد زمین بوسی بھی موقوف ہو کر اسکی جگہہ لفظ تسلیم مقرر ہوا چھٹے سال جلوس مین شاہزادہ اورنگ زیب بہادر پندرہ برس کی عمر مین ہاتھی سے لڑے اور پانچہزار اشرفی بادشاہ نے اُنپر سے تصدق کین اِس حال کو مرزا ابو طالب کلیم نے بڑی خوش بیانی سے نظم کیا ہی اُنکو فقرا سے ملنے کا بہت شوق تھا آخر سلطنت مین حضرت عالمگیر نے اُنکو نظر بند کیا اور خود تخت نشین ہوتے آٹھوین تاریخ جمادی الاخری کو پیر کے دن ۱۰۳۷ھ ایک ہزار سینتیس ہجری مین کہ بادشاہ کی عمر شریف سینتیس ۳۷ برس دو مہینے کی تھی اکبر آباد کے قلعہ مین تخت اکبر پر جلوس فرمایا ۱۰۶۷ھ ایکہزار سرسٹھ ہجری مین انتقال ہوا اکتیس ۳۱ برس سلطنت کی اور اُسی سال مین شاہزادہ دارا شکوہ اور حضرت عالمگیر سے فساد ہوا اور آٹھ برس حضرت شاہجہان سلطان عالمگیر کی قید مین رہے ۔

ذکر حضرت محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ مع مرقع
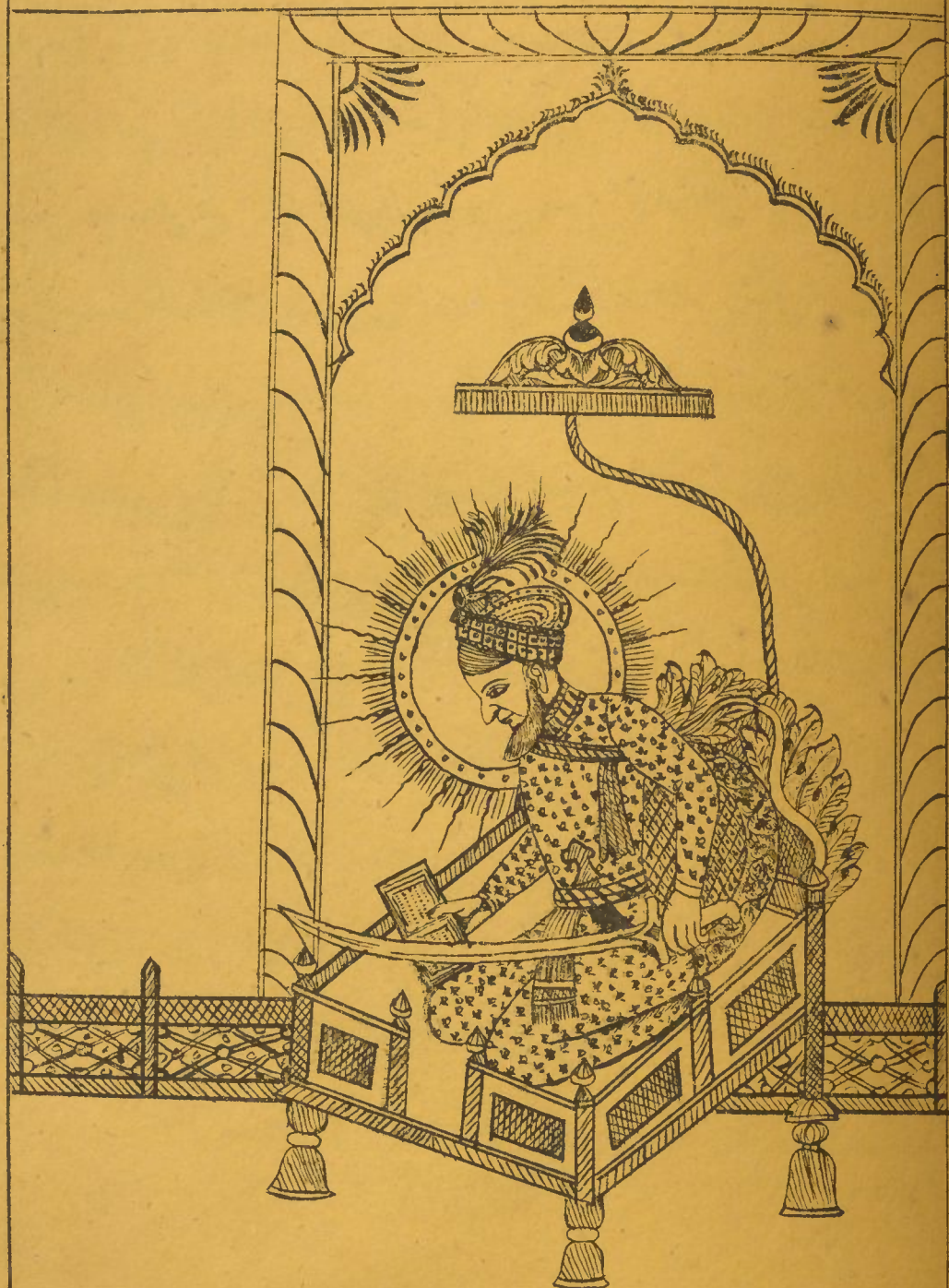
Sultan Aurangzeb Alamgir Gorgan

انکا لقب بعد انتقال خلد مکانی ہوا - جاے مدفن اورنگ آباد یہ شہر دکن مین ہی
اور انکا آباد کیا ہوا ہی - سکہ - سکہ زد در جہان چو مہر منیر * شاہ اورنگ زیب
عالمگیر * اور اشرفی مین لفظ ماہ منیر کی ضرب ہوئی - شمار اولاد - سلطان محمد معظم
بہادر - میرزا محمد عظیم الشان - محمد اکبر سلطان - میرزا کام بخش - یہ بادشاہ پابند
شریعت اور مستعد کار سلطنت مین بہت اچھے تھے اور حرص دنیا کی بہت رکھتے تھے
اور تعصب مذہب بھی تھا قید کرنا باپ کا اور قتل کرنا بھائیون کا مشہور ہی
جمعہ کے دن پہلی تاریخ ماہ ذیلقعدہ ۱۰۶۸ھ ایک ہزار اڑسٹھ ہجری مین اعز آباد
مین بہت عالی جشن ترتیب دیکر تخت سلطنت پر جلوہ گر ہوے شاہزادہ داراشکوہ
و شاہزادہ محمد شجاع سے خوف تھا بعد ہٹانے اس خوف کے ماہ رمضان کی
چوبیسوین تاریخ اتوار کے دن ۱۰۶۹ھ ایک ہزار انہتر ہجری مین بار دیگر باطمینان
تخت سلطنت پر جلوس کیا اور لقب اپنا عالمگیر مقرر کیا اسوقت انکی عمر اکتالیس برس
دو مہینے دس دن کی تھی اکاون برس سلطنت کی ۲۸ تاریخ ماہ ذیقعدہ
جمعہ کے دن ایک پہر دن چڑھے اس دنیا سے ۱۱۱۸ھ مین سدھارے -

ذکر حضرت ابو المظفر قطب الدین محمد معظم الملقب بہ شاہ عالم بہادر شاہ بادشاہ مع مرقع

Sultan Muazzam Bahadoor Shah Gorgani

انکا لقب بعد مردن خلد منزل ہوا۔ جلے مدفن موضع مہرولی درگاہ خواجہ قطب صاحب واقع دہلی سکہ مین ایکطرف کلمہ شریف دوسری طرف نام۔ شمار اولاد، میرزا جہاندار شاہ خجستہ اختر۔ میرزا خیر الدین۔ میرزا رفیع الشان سلک اوڑیسہ اور عظیم آباد کے صوبہ سوا بنگالہ کے شاہزادہ عظیم الشان کے سپرد ہوے باعث نا اتفاقی ناظمان سلطنت کے بعد انکے لڑکے تین پوتے تخت نشین ہوے ذکر انکا آئیگا بعد رحلت حضرت عالمگیر کے کابل سے دوا دوی کر کے اکبر آباد مین پہونچے منگل کے روز پہلی تاریخ محرم الحرام ۱۱۱۹ھ کو دوپہر کے وقت تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہوے یہ بادشاہ بڑے فاضل اور حدیث دان تھے اور فاضلون کی صحبت سے شوق تھا اور خاندان تیمور کے سب سلاطینان مین انکو علم فقہ مین بہت دخل تھا بعد مین اہل تشیع کی صحبت سے تبدیل مذہب کا خیال کرتے تھے جب لاہور مین پہونچے تو قصد کیا کہ خطبہ مین یہ کلمہ۔ علے ولی اللہ وصی رسول اللہ جاری کرین۔ اور ایک دفعہ خطیب نے بہ اجازت بادشاہ کے یہ کلمہ پڑھا اور شاہزادہ جہاندار شاہ خجستہ اختر کے ہاتھ سے قتل ہوا پھر بادشاہ کا منصوبہ بر نہ آیا چونکہ یہ بات حنفی مذہب کے خلاف اور سلاطین ہند خصوصاً خاندان تیمور کے طریقہ کے منافی تھی پانچ برس سلطنت کی۔

ذکر حضرت ابو الفتح معز الدین محمد جہاندار شاہ بادشاہ مع مرقع
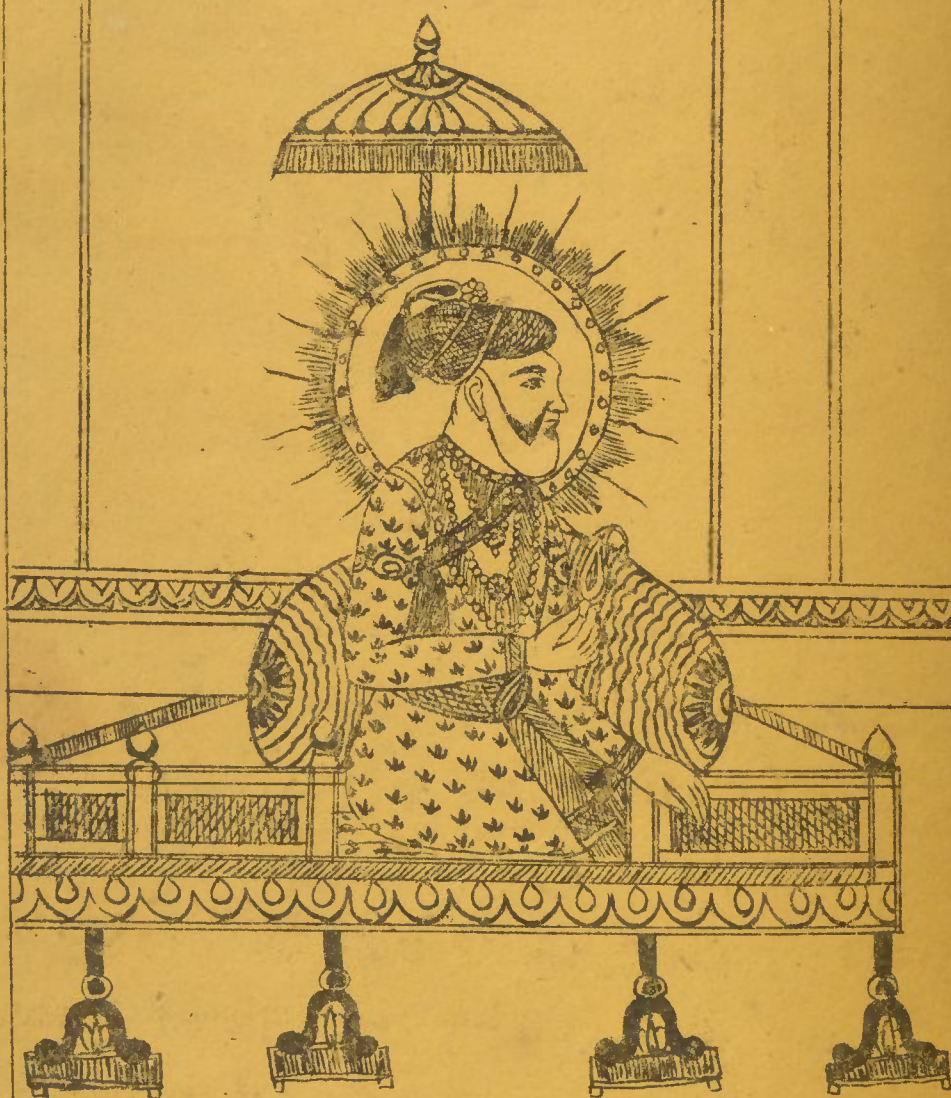
Sultan Jahandar Shah Gorgan

لقب انکا نامعلوم - جاے مدفن مقبرہ حضرت ہمایون بادشاہ - سکہ - بزد
سکہ در ممالک چون مہر و ماہ ٭ شہنشاہ غازی جہاندار شاہ ٭ شمار اولاد +
میرزا عزیز الدین سنہ ۱۱۲۴ ہجری مین شاہزادہ محمد فرخ سیر وقت مقابلہ عظیم الشان کے
بیٹے اول شکست کھائی بعدہٗ مدد سے حسین علی خان کی جو ارکین سلطنت سے
تھے شکست دیکر تخت نشین ہوے باقی حال بہت ہی پنجشنبہ کے دن جمادی الاول کے
۱۰ تاریخ سنہ ۱۱۲۴ھ مین دوپہر سے پہلے قلعہ شاہجہان آباد مین تخت نشین ہوے
اور تخت نشینی کے کئی مہینے کے بعد چودھوین تاریخ ذی الحجہ سنہ ۱۱۲۴ھ مین شاہزادہ
فرخ سیر سے لڑائی شروع ہوئی۔

ذکر حضرت ابو العدل عزیز الدین محمد عالمگیر ثانی مع مرقع

Sultan Alamgir Second Gorgan

بعد انتقال کے لقب انکا عرش آشیانی ہوا - جاے مدفن مقبرہ حضرت ہمایون - سکہ مین ایک طرف نام ایک طرف کلمہ طیبہ - شمار اولاد - سلطان عالی گوہر بہادر - میرزا معز الدین - عالیجاہ صاحب - میرزا احسن الدین بہادر - نواب منجھلی بیگم صاحبہ یہ عماد الملک روسیاہ کے ہاتھون بسبب دھوکا دینے مہدی علی خان کے فیروز شاہ کے کوٹلہ مین قتل ہوے روز سہ شنبہ دسوین تاریخ ماہ شعبان سنہ ۱۱۷۳ھ مین تخت نشین ہوے پانچ برس سلطنت کی -

ذکر حضرت ابوالمظفر جلال الدین سلطان عالی گوہر محمد شاہ عالم بادشاہ مع مرقع

Sultan Aligouhar Shah Alam Gorgan

لقب انکا بعد مردن فردوس آشیانی ہوا - جاے مدفن درگاہ قطب صاحب واقع
دہلی - سکہ انکا مشہور ہی سکہ زد بر ہفت کشور سایۂ فضل الہٰ حامی دین محمد
شاہ عالم بادشاہ ۔ شمار اولاد ۔ شاہزادہ معین الدین اکبر ۔ میرزا سکندر بخت -
میرزا سلیمان شکوہ - میرزا مراد بخش - میرزا حسن بخت - میرزا فیروز بخت - میرزا
خجستہ بخت - شاہزادہ بہرام شاہ - سلطان فرخندہ بخت - میرزا کوچک سلطان
میرزا جوان بخت - انکی اولاد مین سے آج تک بنارس مین شہزادگان سے اب تک
موجود ہین اور سرکار گورنمنٹ سے پنشن پاتے ہین - میرزا طالع مراد شاہ - میرزا جمعیت شاہ
میرزا محمد فرخ بخت - میرزا ہمت شاہ - سلطان قیام الدین - میرزا شمس الدین
میرزا فرخ مراد بہادر - میرزا منصور بخت - محمد معز الدین - میرزا فریدون بخت -
میرزا بیدار بخت - میرزا معظم بخت - میرزا منعم بخت - میرزا لطیف بخت -
میرزا ذاکر الدین - میرزا اقتدار بخت - میرزا زاہد الدین - میرزا خورشید بخت -
میرزا ایزد بخت عرف میرزا نیلے صاحب - نواب حیات النسا بیگم صاحبہ - نواب
اکبر آبادی بیگم صاحبہ - نواب دل افروز بانو بیگم صاحبہ - یہ جنابہ میری زوجہ کی
خاص دادی صاحبہ تھین - نواب مداری بیگم صاحبہ -

حضرت عالمگیر ثانی نے باعث تخلل ارا کین سلطنت کے حضرت شاہ عالم کو اجازت
ملک گیری کی دی موافق ارشاد کے حضرت شاہ عالم نے باغ تالکٹورے مین
خیمہ زن ہو کر فوج جمع کرنی شروع کی اعظم علیخان اور امیر الامرا حسین علی خان کو
ساتھ لیکر ہانسی کیطرف روانہ ہوے بعد روانگی کے اعتماد الملک روسیاہ نے
بادشاہ سے ایک شقہ لکھوا کر مع دس ہزار سوار کے بطلب شاہزادہ والا تبار بھیجا

ائیل راؤ نے خلاصہ اس طلب کا دریافت کرکے بادشاہ سے راستہ مین حاضر ہو کر
عرض کی کہ اسوقت فدوی دہلی جانا آپکا مناسب نہین جانتا اس عرض کو سُنکر
حضرت بادشاہ بھی فکر مین گئے عماد الملک بدبخت نے جھٹ پٹ ائیل راؤ کو کچھ لالچ
دیکر بادشاہ کی رفاقت سے برگشتہ کیا مجبوراً بادشاہ دہلی مین داخل ہوئے اور
علی مردان خان کی حویلی مین اوترے اور بعض معتمدون کو شہر مین رکھا اور
باقیون کو اُنکی جاگیرون پر روانہ کیا اعتماد الملک تو اسی کمینگاہ مین لگا ہوا تھا ایکروز
غافل پاکر اپنا جانا درگاہ نظام الدین اولیا مین واسطے زیارت کے مشہور کرکے بارہ
ہزار سوار سے علی مردان خان کی حویلی کو جا گھیر لیا کچھ لڑائی بھی ہوئی بادشاہ نظربند
ہوئے بفضل ایزدی جس مکان مین بادشاہ نظربند تھے باتفاق میر جعفر علیخان
اور اعظم علی خان کے دریا کی طرف کی دیوار توڑ کر باہر نکلے اور جو کہ فوج بادشاہی
پراگندہ ہوگئی تھی اُن مین سے جو نظر پڑا بادشاہ نے اپنے ساتھ لیکر دشمنون سے
لڑکر بہتون کو جہنم واصل کیا ہرچند کہ دشمن اکٹھے ہو ہو کر آتے تھے اور مقابلہ کرتے تھے
مگر شاہ عالم داد شجاعت دیکر اُن روباہ دلون مین مثل شیر غران کو دکر دس دس
بیس بیس آدمیون کو گرا کر باقیون کا مُنہ پھیر دیتے تھے اور ادھر ائیل راؤ بھی
اعتماد الملک کی بدوضعی دیکھکر منتظر لشکر بادشاہی کا تھا بادشاہ کے بسبب تو تی کے
پیر جتے تھے بحسن تدبیر ہٹتے ہٹتے ائیل راؤ مرہٹہ کے لشکر تک پہونچے اُسوقت
ائیل راؤ کا لشکر مجنون کے ٹیلہ پر پڑا تھا ائیل راؤ نے بادشاہ کا استقبال کرکے
خیمہ مین اوتروا کر بہت دلداری کی باتین کہین اور تسلی دی اور رفیقون مین سے
جو زخمی تھے اُنکے علاج کا حکم دیا اعظم علیخان نے بادشاہ سے عرض کی کہ آپ

یہان سے چلے جایئے مبادا پھر دغا ہو مین اِس جگہ موجود ہون آخر کار وقت جنگ مارا گیا بادشاہ گنج پورہ ہوکر سہارنپور مین نجیب الدولہ کے پاس گئے اور آٹھ مہینے رہکر کچھ فوج لیکر مرادآباد اور بریلی ہوتے ہوے صوبہ اودھ کو چلے لکھنؤ سے ساٹھ کوس قصبہ مہان پور مین ۱۱۷۱ھ مین پہونچے نوین جمادی الاولی کو شجاع الدولہ نے استقبال کرکے ایکسو ایک اشرفی لاکھ روپیہ نقد دو ہاتھی مع عماری ساٹھ گھوڑے چند کشتیان جواہر و کپڑے کی اور ہتھیار و خیمے و برتن اور باربرداری یہ سب سامان نذر کیا اور بادشاہ سے پانچ چھ گھڑی تک ہم کلام رہے بعد ازان بادشاہ نے پالکی خاص سواری کی کہ خس کی بنی ہوئی تھی مع سرپیچ کے عنایت کی اور الہ آباد کو روانہ ہوے عماد الملک نے کہ نجیب الدولہ سے عداوت قلبی رکھتا تھا مرہٹون کو سمجھا کر اُسکے تباہ کرنے کا ارادہ کیا مگر نجیب الدولہ نے لڑائی کی تاب نہ لا کر سکرتال مین جا کر مورچے لگائے شجاع الدولہ بھی لکھنؤ سے نکلکر شاہجہان آباد مین آکر چند مہینے ٹھہرے کیونکہ موسم برسات تھا سکرتال تک پہونچنا دشوار تھا مرہٹہ نے ایک اپنے سردارون مین سے گوبند پنڈت کو مع بیس ہزار سوار کے گنگا سے پار اوتار کے روہیلہ کے ملک مین فساد مچانے کے واسطے بھیجا الغرض گوبند پنڈت کو شکست ہوئی اور شجاع الدولہ نے فتح پائی اور انھین دنون مین احمد شاہ درانی کے آنے کی خبر گرما گرم ہو رہی تھی ۱۱۷۰ ہجری مین احمد شاہ ابدالی نے دہلی مین آکر لوٹ کی اور اپنے بیٹے تیمور شاہ کو لاہور مین چھوڑ کر آپ کابل کو چلے گئے بعدہٗ مرہٹون کا عمل ملتان اور ڈیرہ غازی خان تک ہو گیا ۱۱۷۳ھ کے شروع مین احمد شاہ ابدالی پھر اٹک دریا سے پار ہو کر تھوڑی فوج ہمراہ لیے ہوتے جمون کے

راجہ سے نذرانہ لیتے ہوے شاہجہان آباد کی جانب متوجہ ہوے اور راجہ سورج مل
جاٹ ہلکر ملہار راؤ کے ذریعہ سے بھاو کی ملاقات کو آتے اُسوقت اعتمادالملک
روسیاہ بھی متھرا کے جوار مین آکر بھاؤ سے ملا جو کہ ایک مدت سے شاہجہان آباد کے
لینے کی فکر مین تھا الغرض داخل شہر ہوکر متصل حویلی اسداللہ خان کے ٹھہرا
یعقوب علی خان احمد شاہ ابدالی کا وزیر تھوڑی فوج اُسکی مدافعت کو لایا مرہٹہ کی فوج نے
حملہ کیا اور سلیم گڈھی سے جو توپ چل رہی تھی اُسکا گولہ کام نکرتا تھا باغی لوگ
بڑھتے بڑھتے بادشاہی محل تک پہونچے اور لوٹ کرنے لگے اتفاقاً بیس مغلون نے
سلیم گڈھ کی طرف سے آکر بندوقون سے مار کر مرہٹون کی فوج کے لوگون کو
منتشر کیا مرہٹون کے دلون مین ایسی ہیبت سمائی کہ قلعہ کے فصیل پر سے زمین پر کود
کود پڑے اور مرہٹون کے سردارون نے سعداللہ خان کی حویلی مین جمع ہوکر مورچے
باندھے سورج مل جاٹ و اعتمادالملک بدبخت بھی تماشا دیکھ رہے تھے ابراہیم
کاردی ایک شخص نے قلعہ کے نیچے تین توپین لگا کر اسد برج اور ثمن برج پر گولے
مثل اولے کے برسانے شروع کیے دیوان خاص اور رنگ محل اور موتی محل اور شاہ برج کی
عمارتین اس ہنگامہ سے شکست ہوئین سنہ ۱۱۷۴ھ مین شجاع الدولہ نے بادشاہ کی ملازمت
حاصل کی اور مرہٹون سے لڑ بھڑ کر دہلی سے اُنکا عمل دخل اوٹھا دیا اور ہر جگہ بادشاہی
عامل مقرر ہوے بعدہٗ جھانسی کو بھی مرہٹون سے لیا ۱۱۷۵ھ مین بادشاہ نے
سات پارچے کا خلعت مع چارقب اور موتی کا مالا اور قلمدان جڑاؤ عنایت کرکے
وزارت کے عہدے پر سرفراز کیا بعد چند روز کے شجاع الدولہ نے مرزا امانی اپنے بیٹے کو
دیوان خاصگی اور داروغائی مقرر کرائی اور آپ کبھی کبھی دربار مین حاضر ہوا کرتے ترائی

کتابون سے مرہٹون کا حال اِس طرح معلوم ہوا ہی کہ اگلے بادشاہ ہند کے دکھنیون پر
غالب رہے مگر بعہد حضرت محمد شاہ کے امیرون کی برائیون سے مرہٹون نے اکثر
شہر اور صوبے دبا لیے آخر سلطنت حضرت سلطان عالمگیر ثانی مین یہ بات ٹھہری کہ
مرہٹون سے صلح اسطور کیجاوے کہ محصول سے کچھ حصہ مقرر کر کے حلقہ بگوشی مین
رہین اور صوبہ داری دکھن کی امیر الامرا نواب ذوالفقار خان بہادر کو ملی پھر کچھ
امن ہوا شجاع الدولہ مع بادشاہ کے جھانسی کو فتح کر کے صوبۂ آلہ آباد مین آئے
اور اِس فکر مین تھے کہ بوندیلکھنڈ کا بخوبی بندوبست کرین سنہ ۱۱۷۸ھ مین
میر محمد قاسم علی خان نے سرکار انگریزی سے شکست کھائی اور بھاگ کر شجاع الدولہ کے
پاس آیا شجاع الدولہ بادشاہ کو لیکر انگریزون سے لڑنے چلے آخر مغلوب ہوے
صلح کی ٹھہرائی صوبہ اودھ شجاع الدولہ کو اور آلہ آباد بادشاہ کے متعلق ہوا سوا اُسکے
انگریزی فوج بھی بادشاہ کی مدد کے واسطے حاضر رہتی تھی انگریزون نے ازراہ
مہربانی لاکھ روپیے میرزا نجف خان کے مقرر کیے اور بنگالے کے معاملہ مین انگریز بہادر نے
چوبیس لاکھ روپیے کی مالگذاری بادشاہ کے حضور مین دینی قبول کی نجف خان بادشاہ کی
رفاقت مین رہا کرتے تھے اور کوڑہ جہان آباد کی حکومت بھی مقرر ہوئی اور منیر الدولہ کو
خانسامانی کی خدمت سرکار بادشاہی مین مقرر ہوئی اور مدار المہام اور سرگروہ کی موقوفی
اور بحالی کا اختیار بھی ہوا اور چونکہ جواب و سوال انگریزون اور بادشاہ مین ہوا کرتے تھے
وہی انجام کیا کرتے تھے اور کبھی کبھی بطور ایلچی کے کلکتہ بھی جاتے شجاع الدولہ
اپنے بیٹے میرزا سعادت علی خان کو صوبہ لکھنؤ کی وزارت کا نائب کر کر آپ بیٹھے
اور یہان نجیب الدولہ نے میرزا محمد جوان بخت بہادر کو تخت دہلی پہ بٹھا کر منصب امیر الامرا کا

حاصل کیا اور کام ریاست مین مشغول ہوے جواہر مل جات سورج مل کے بڑے
بیٹے نے گدّی پر بیٹھتے ہی مغروری اختیار کی اور کچھ مرہٹون کو جمع کر کے شاہجہان آباد پر
تاخت کر کے قلعہ کا محاصرہ کیا نجیب الدولہ ڈیڑھ مہینے تک تو اُس سے لڑا کیے آخر
راجہ دلبر سنگھ مرہٹہ نے فیصلہ کرا دیا نجیب الدولہ گرچہ روہیلے تھے مگر منصف مزاج تھے
اُنکے ساتھیون نے شاہجہان آباد کی رعایا اور امراؤن کو بہت تکلیف دے رکھی تھی
اور حضرت شاہ عالم کو شاہجہان آباد مین آنے کی بہت خوشی تھی نجیب الدولہ کے مرتے ہی
اِس فکر مین تھے کہ ایسی تدبیر کیجا سے کہ دہلی تک پہونچون اور یہان افغانون کے
غلبہ سے شہر کے لوگ بھی عاجز ہو رہے تھے اور بادشاہ کے آنے کی اپنے دلون مین آرزو
رکھتے تھے باعث وفور شوق بادشاہ نے الہ آباد سے کوچ کیا ہر چند منیر الدولہ اور
انگریزون نے اور شجاع الدولہ نے منع کیا اور نقصانون کو جتا کر بہت افسوس کیا مگر
بادشاہ نے نمانا پھر اُن لوگون نے ہمراہی بادشاہ کی کرنا مناسب نجانا الا میرزا نجف نے
بادشاہ کی رفاقت ترک نکی بادشاہ فرخ آباد کے قریب پہونچکر اور چند روز ٹھہر کر دہلی
روانہ ہوے اور ضابطہ خان باعث عداوت مرہٹون کے شاہجہان پور کو چھوڑ کر نجیب گڈھ
مین جا رہا اور قوم مرہٹے نے شاہجہان آباد کے اطراف مین دستاندازی کرنی شروع کی
اور بادشاہ قلعہ کے اندر داخل ہوگئے میرزا نجف خان کہ جوان مرد تھے اچھے لوگ
جمع کر کے مرہٹون کے خواہان ہوے اور بر وقت آنے مرہٹون کے میرزا نجف خان نے
دہلی مین اکثر لشکر آراستہ کر کے مقابلہ کیا اور مرہٹون پر غالب آئے عبد اللہ خان اور
حسام الدین خان اور بہادر علی خان بسبب بد دلی کے میرزا نجف خان سے خوف کھا کر
مرہٹے سے مل گئے اور بادشاہ کو بھی بھگا دیا اور بادشاہی دروازہ کھولکر مرہٹون کو

شہر کے اندر لے لیا نجف خان یہ حال سنکر بہت پریشان ہوے اور وہ روپیہ
کہ جو بادشاہ نے مرہٹون کو دینا کہا تھا مصلحت حسام الدین خان کے حکم کیا
کہ نجف خان سے تم لے لو نجف خان تو اپنی زندگی سے برداشتہ خاطر ہو ہی رہے تھے
اور چُپ چاپ اپنی حویلی مین بیٹھے ہوے تھے آخر کار بہت تکرار بڑھی پھر مرہٹون نے
نجف خان سے ملاقات کرنی چاہی جب نجف خان اپنے رفیقون سمیت ہتھیار بند
مرہٹے کے لشکر مین گئے تو تکوجی سردار اپنے خیمہ سے باہر نکلکر استقبال کر کے
خیمہ مین لیگئے اور بہت اعزاز کے ساتھ پیش آئے اور میر محمد قاسم علی خان نے
روہیلے اور افغانون کے پاس جاکر اپنی زندگی بسر کرنی شروع کی مگر ایذا رسانی جو
اُنکی عادت جبلی تھی اُس سے باز نہ آتے جب میرزا نجف خان اور مرہٹہ مین باہم
آشتی ہوگئی تو بحکم بادشاہ میرزا نجف خان اور مرہٹہ نے ضابطہ خان پر لشکر کشی
کی بادشاہ کو دو منزل پیچھے چھوڑ کر آپ آگے بڑھے ضابطہ خان کہ سکرتال مین
رہتے تھے اُنکو گھیر لیا اور لڑائی شروع ہوئی پہلے ہی وار مین تین سردار افغانونکے
مارے گئے اور روہیلے بھی بھاگ نکلے بعد اس فتنہ وفساد کے مرہٹے کے لشکر مین نا اتفاقی پڑی
میرزا نجف خان نے دہلی مین آکر اپنا اقتدار زیادہ کرنے کے لیے جوار آگرہ کی
اور اکثر جنگلون کی سندین بادشاہ سے حاصل کین اور سورج مل جاٹ پر بھی
اسی زمانہ مین فتح پائی اور حسب الطلب میرزا نجف خان کئی فرمان بادشاہ نے
صوبہ دار بنگالہ کو مرحمت کیے جب شجاع الدولہ کا انگریزی سردارون سے خلط ملط
زیادہ ہوگیا تو اُسوقت یہ عہد وپیمان ٹھہرا کہ ایک دوسرے کا مددگار رہے فلاطون
زمان حاکم دوران گورنر ہسٹنگ صاحب بہادر سے کہا کہ میرا ارادہ

افغانون پر تاخت کرنیکا ہی کیا حکم ہوتا ہی اور گورنر بہادر ممدوح کو کمپنی کی طرف سے
یہ حکم نہین تھا کہ انگریزی فوج کرم ناسہ اور صوبہ اودھ اور آلہ آباد کی حدون
مین بضرورت کسی کا ملک لینے کے واسطے بھیجی جاے اگر شجاع الدولہ کے ملک پہ
کوئی چڑھ آوے تو اُسکی اعانت کیجاوے الا گورنر صاحب نے بعض فائدے
مدنظر کرکے حکم دیا اور کچھ فوج بھی مدد کو دی حافظ رحمت خان نے کہ بڑے عقلمند اور
دور اندیش تھے فیض اللہ خان اور علی محمد خان روہیلہ کے بیٹون کو جمع کرکے
کہا کہ شجاع الدولہ نے انگریزون کی مدد سے ہمارے ملک چھیننے کا ارادہ کیا ہی اور
اُدھر شجاع الدولہ نے دوندے خان کو یہ دم دیا کہ مجھے تمھارے ملک سے کچھ
سروکار نہین ہی تم کبھی انگریزی فوج سے مقابلہ کا ارادہ نکرنا کیونکہ اُنکے مقابلے کی
تاب نہ لاؤگے اور عہدہ برآ نہو سکوگے مفت میدان مین آبرو برباد ہوگی جسوقت
افغانون سے لڑائی ہوئی تو افغان مع حافظ رحمت خان کے بھاگے اور حافظ رحمت خان
مارے گیے فوج کے پانون نہ جمے شجاع الدولہ کی فتح ہوئی بعد فتح کے شجاع الدولہ نے
حکم دیا کہ جو تابعداری اختیار کرے اُسے حاضر کرو اور جو خودسری کرے اُسکو
قتل کرکے پیش کرو آخرکار جتنے مفسد تھے وہ تنگ ہو ہو کر حاضر ہوے
بعد اس فتح کے ولایت کے کونسل والون کی گورنر ہستنگ صاحب پر ایک
عرصہ تک خفگی رہی صاحب ممدوح نے بحسن تدبیر کچھ ایسا لکھا کہ رفع خیال
کونسلین ہوا اور اعزاز زیادہ ہوا جب شجاع الدولہ کا ۱۱۸۷ھ مین انتقال ہوا
جنازہ کو بڑی دھوم دھام سے اُٹھایا اور گلابی باغ مین دفن کرایا میرزا
امانی آصف الدولہ بن شجاع الدولہ نے چند اندیشے دل مین رکھکر میرزا علی خان

وسپہ سالار جنگ خان کوکہ اِنکے خالو تھے بتاکید ہمراہ جنازہ سے بلوایا اور کرنیل کلس
صاحب بہادر اور انگریزان کو بھی بلواکر کہاکہ باپ کی جگہ میری ہی کیا راے
عالی ہی سبھون نے بہت تسلی دیکر کہاکہ جلدی مناسب نہین مگر اِنکو بیتابی تھی
گھبراہٹ سے کچھ اقرار روپیہ دینے کا کیا ان لوگون نے بھی جاناکہ حق وارگدی کا
تو یہی ہی اسوقت روپیہ ملتا ہی مفت راچہ گفت کیون چھوڑو آخرالامر باپ کی پگڑی
اِنکے سر پر باندھی اور مسند وزارت پر بیٹھے ایرج خان تو رخصت لیکر بادشاہ کے
حضور مین حاضر ہوے اور آصف الدولہ فیض آباد سے جانب لکھنؤ چلے گئے
غرضکہ انکے عہد مین بہت خرابیان رہین جہانتک اِنکے رفقا اور مصاحب تھے
سب کمینے اور اجلاف تھے حضرت شاہ عالم نے بار دیگر عظیم آباد کا قصد کیا
اور وقت پار اُترنے کرم ناسہ ندی کے خبر آئی کہ حضرت عالمگیر اعتماد الملک روسیاہ کے
فریب سے قتل ہوے اور محی الدین میرزا کام بخش کے بیٹے کو تخت پر بٹھاکر لقب
شاہجہان سے مشہور کیا اُسوقت حضرت شاہ عالم نے اپنے دولتخواہون کی
صلاح سے ۱۱۷۳ھ مین موضع کھولی مین تخت سلطنت پر جلوہ گری فرمائی اور
منیر الدولہ کو سفیر گردانکر احمد شاہ ابدالی کے پاس بھیجا دلیر خان افغان مع اصالت خان کے
اس خبر کے سنتے ہی اپنی فوج لیکر بادشاہ کی ملازمت مین حاضر ہوے خادم حسین خان
بادشاہ کی امداد کے واسطے اور نکال دینے میرن اور جعفر علی خان کے لیے چھ ہزار
سوار سے نکلے اور حاجی پور کے قریب پہونچے مگر اسمیس صاحب نے تھوڑی فوج سے
اُنکو شکست دی پھر بردوان سے رام نراین بھی بہ امداد شاہی مع کامگار خان کے
ٹکاری کے نواح مین ٹھہرا میرن نے امینہ بیگم اور گھسیٹی بیگم مہابت جنگ کی

سپٹیون کو دغا سے بلوا کر دریا بُرد کرنیکا حکم دیا کہتے ہین کہ اُس شب اُس پر بجلی گری
اور وہ نیک بختین تو از خود دریا مین کود پڑین بعد ازان راج محل مین اُنکو لاکر دفن کیا
میرن پر غضب آلہی نازل ہونے سے پہلے بادشاہ داؤد نگر سے جو ابہبار کی
سیر کر رہے تھے اب کلکتہ مین کلیف صاحب کے بعد ہلہل صاحب کلکتہ کے
بڑے صاحب ہوے اور مسٹر دنسٹر صاحب گورنر ہوے اور امیٹ صاحب
اور کرنیل کلیوسیف صاحب مع میجر کرنک صاحب اور لسنیٹن صاحب
وبعض سرداران کے عظیم آباد کی جانب واسطے مقابلہ بادشاہ کے گئے وقت
رزم تاب نہ لاکر مع بادشاہ فرار ہوے الاموشیر لاش زندگی سے مرنا بہتر جانکر
ایک توپ پہ ہو بیٹھے میجر صاحب اُنکی جوانمردی دیکھکر بہت خوش ہو گئے
انگریزون نے بادشاہ کے پاس صلح کا پیغام بھیجا آخر دولت خواہون کی
مصلحت سے بادشاہ نے صلح کی میجر کرنک صاحب نے مع سرداران ذی شان
انگریزان کے موضع سچاپن مین آکر بادشاہ کی ملازمت حاصل کی قاسم علی خان
یہ خبر سُنکر بہ ہجوم اور کھڑک پور سے دوا دوی کرکے آئے اور سرداران انگریزی
وساطت سے بادشاہ کی ملازمت سے مشرف ہوے اور ایکہزار اشرفی نذر گذرانی
بادشاہ کی طرف سے چھ پارچہ کا خلعت اور موتی مالا اور سرپیچ عنایت ہوا
اور کلغی لگانیکا بھی حکم ہوا المختصر بہت سے جھگڑے اس عرصہ مین ایسے ایسے
ہوے کہ اگر اُنکا من وعن حال لکھا جاے تو کتاب طول پکڑ جاے اسیلے مختصر
مضمون پہ اختصار کیا ۔

ذکر حضرت معین الدین محمد اکبر شاہ بادشاہ ثانی مع مرقع

Sultan Mohommad Akbar Second Gorgan

لقب انکا بعد وفات عرش آشیانی ہوا - جاے مدفن قطب الاقطاب واقع دہلی -
سکہ - سکہ مبارک صاحب قران ثانی ؛ شاہی محمد اکبر بس خنگیر خانی ؛
شمار اولاد - سلطان ابو ظفر - سلطان بابر - میرزا سلیم بہادر - میرزا جہان شاہ
میرزا بلند بخت - میرزا جہان خسرو - شاہزادہ محمد جہانگیر - حافظ شجاعت شاہ - میرزا
کیقباد بہادر - میرزا محمد نظام شاہ - نواب موتی بیگم صاحبہ - نواب قمر النسا بیگم صاحبہ
نواب حسینی بیگم صاحبہ - یہ بادشاہ گو بڑے عابد غربا پرور فقیر دوست تھے روز
چہار شنبہ وقت صبح ماہ رمضان ۱۲۲۱ھ مین شاہجہان آباد یعنی دہلی مین تخت نشین
ہوے کچھ کم تیس برس سلطنت کی عمر انکی اُناسی برس کی تھی اور تخت نشینی کے وقت
عمر اڑتالیس برس کی تھی -
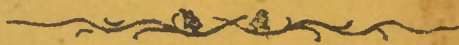
ذکر حضرت ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ ثانی مع مرقع

Sultan Mohommud Bahadoor Shah 2d. Gorgán

جائے مدفن جزیرہ رنگون ملک برہما۔ سکہ۔ بزر زد سکۂ صاحبقرانی ؎
سراج الدین بہادر شاہ ثانی ؎ شمار اولاد۔ حضرت میران شاہ محمد دارا بخت
ولیعہد بہادر۔ حضرت میرزا شاہرخ بہادر۔ حضرت میرزا فتح الملک عرف
سلطان فخر الدین بہادر۔ حضرت میرزا محمد قویش۔ حضرت میرزا عبد اللہ۔ حضرت
میرزا محمد ظہیر الدین عرف میرزا مغل صاحب۔ حضرت سہراب ہندی عرف
میر امینڈھو۔ حضرت میرزا محمد ابو النصر۔ حضرت میرزا انجتا در شاہ۔ حضرت محمد فرخندہ شاہ
حضرت میرزا سلطان کیومرث۔ حضرت میرزا محمد خضر سلطان۔ حضرت میرزا محمد
جوان بخت بہادر۔ حضرت میرزا کوچک سلطان۔ حضرت میرزا شاہ عباس صاحب
جنابہ کاشفہ سلطان الزمانی بیگم صاحبہ وغیرہ۔ آن بادشاہ کو علم شاعری مین کمال
تھا اور خط عربی اور خط طغرائی مین لاثانی تھے اور زیارت مزارات اولیاء اللہ سے
رغبت بہت تھی اور عمارات کے بنوانیکا نہایت شوق تھا شب جمعہ بست و ہشتم
ماہ جمادی الثانی ۱۲۵۳ھ عمر ترسٹھ سال گیارہ ماہ مین تخت نشین ہوے اور
بائیس برس آٹھ مہینے سلطنت کی اور ۱۲۷۹ھ سہ شنبہ تاریخ ۱۷ جمادی الاول
مقام جزیرۂ رنگون مین پانچ برس ہوکر گیارہ تاریخ ستمبر ۱۸۶۲ع مین اس دنیاء
ناپایدار سے منہ موڑا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

اس نقشے مین میرے بھائی اور چچازاد بھائی اور پھوپھی زاد بھائیون کے نام مع ولدیت اور مادریت کے ذکر ہین

حضرت - میرزا محمد دارابخت میران شاہ ولیعہد بہادر - شمار اولاد - محمد عدو افگن بخت عرف میرزا ابّو صاحب مرحوم - شاہزادہ محمد کریم شجاع صاحب عرف میرزا ابو مرحوم - محمد عمر شیخ بہادر عرف میرزا جھبّو صاحب مرحوم محمد رئیس بخت عرف میرزا زہیر الدین گورگان در بھنگہ - میرزا احمد اختر صاحب لکھنؤ میرزا گوہر سلطان مرحوم - محمد سکندر بخت عرف میرزا نصیر الملک معدوم میرزا محمد فیروز شاہ دہلی مین ہین - میرزا ضیاء الملک دہلی مین - میرزا اعظم شاہ دہلی مین - میرزا محمود اختر مرحوم -

شبیہ مبارک حضرت میران شاہ محمد دارا بخت ولیعہد بہادر۔
انکا انتقال غدر سے آٹھ برس پہلے ہوا۔

Prince Miran Shah Mohammad Darabakht Gorgan
Eldest son of Mohammad Bahadoor Shah Second.—

شبیہ مبارک حضرت میرزا محمد شاہرخ بہادر

Prince Mohammad Shahrukh Goorgani 2nd son of Mohammad Bahadoor Shah Second—

حضرت میرزا محمد شاہرخ بہادر۔ میرے حقیقی چچا تھے۔ شمار اولاد۔ میرزا محمد عبد اللہ مرحوم۔ میرزا مظفر مرحوم۔ میرزا محمد سکندر شاہ۔ محمد جوان اختر مرحوم۔ انکو شکار افگنی سے بہت شوق تھا اور شکار شیر کی طرف طبیعت بہت مالوف تھی اور لیت حاشیر افگنی ہیں قبل از غدر انتقال ہوا یعنی نو برس پہلے غدر سے۔

حضرت میرزا فتح الملک بہادر۔ عرف سلطان فخر الدین ولیعہد دوم۔ شمار اولاد۔ میرزا محمد نصرت الملک عرف میرزا ابو بکر مرحوم۔ میرزا محمد خورشید عالم دہلی ہین ہین۔ میرزا محمد فرخندہ جمال دہلی ہین۔

حضرت میرزا محمد قویش۔ شمار اولاد۔ میرزا نصیر الدین۔ میرزا ذاکر الدین۔

حضرت میرزا محمد عبد اللہ۔ شمار اولاد۔ میرزا محمد سلیمان۔

حضرت میرزا محمد ظہیر الدین۔ عرف میرزا مغل۔ شمار اولاد میرزا قادر الدین۔ میرزا جاہد الدین عرف میرزا اکلن۔

حضرت میرزا محمد خضر سلطان۔ شمار اولاد۔ میرزا محمد عثمان۔

حضرت میرزا محمد بختاور شاہ۔ شمار اولاد۔ میرزا مبارک شاہ مرحوم۔

حضرت میرزا محمد ہی۔ شمار اولاد۔ میرزا محمد سلیمان اختر۔

حضرت میرزا محمد جوان بخت صاحب۔ شمار اولاد میرزا ہمایون بخت۔ رنگون ہین۔

جنابہ کاشفہ سلطان ہالزمانی بیگم صاحبہ۔ نام اولاد۔ بڑے میرزا مرحوم میرزا منجھلے مرحوم۔ میرزا قادر بخش۔ دہلی ہین۔

جنابہ آغا بیگم صاحبہ۔ نام اولاد۔ میرزا محمد ضیاء الدین میرزا نصیر الدین

میرزا ممیز الدین -

جنابہ ننھی بیگم صاحبہ - نام اولاد - میرزا محمد یعقوب - میرزا محمد قائم الملک -

جنابہ پیاری بیگم صاحبہ - نام اولاد میرزا داؤد شاہ مرحوم -

جنابہ قدسیہ سلطان بیگم صاحبہ - نام اولاد - میرزا ابلاقی - میرزا منور بخت میرزا مغل -

جنابہ صالح سلطان الزمانی بیگم صاحبہ - نام اولاد - میرزا محمد امین الدین مرحوم - میرزا خادم حسین -

جنابہ حمید النسا بیگم - نام اولاد - میرزا کبیر الدین -

جنابہ سلطانی بیگم - نام اولاد - میرزا قادر سلطان - میرزا ذاکر الدین -

جنابہ رابعہ بیگم - نام اولاد - میرزا ابراہیم - میرزا اسحاق -

جنابہ مریم زمانی بیگم - نام اولاد - میرزا انتظام الدین -

جنابہ قطب الزمانی بیگم - نام اولاد - میرزا محمد شاہ - میرزا معظم شاہ -

جنابہ دبیر الزمانی بیگم - نام اولاد - میرزا مصلح الدین در رنگون -

جنابہ شنیت آرا بیگم - نام اولاد - شادان بخت - میرزا مغل -

جنابہ حسن الزمانی بیگم - نام اولاد - میرزا محمد عثمان شاہ - میرزا مغل -

جنابہ خیر النسا بیگم - نام اولاد - میرزا محمد حاجی -

جنابہ ننھی بیگم خرد - نام اولاد - میرزا محمود شاہ -

اس نقشہ میں اُن لوگون کا ذکر ہی جو کہ ہمارے خاندان سے باعث انقلاب و سازش ارا کین سلطنت و اُمرا کے تخت نشین ہوے۔

ذکر حضرت سلطان داور بخش مع مرقع

Sultan Dáwar Baksh Gorgán

عرف انکا میرزا بلاقی تھا یہ بیٹے شاہزادہ سلطان خسرو ابن حضرت جہانگیر بادشاہ کے تھے جب حضرت جہانگیر کا انتقال ہوا تو آصف جاہ نے مصلحت وقت جانکر انکو قید سے نکالکر تخت نشین کیا ایک برس دو مہینے تھوڑے روز تخت نشین رہے۔

ذکر حضرت جلال الدین محمد فرخ سیر بادشاہ مع مرقع

Sultan Farrukhsiyar Gorgan

ابن عظیم الشان بن حضرت محمد بہادر شاہ تھوڑا سا حال انکے زمانہ کا لکھتا ہون جب
فرخ نے ذو الفقار خان کو یہ پیغام بھیجا کہ جو دعویدار سلطنت کے تھے وہ تو بھاگ گئے
اب تم کیا چاہتے ہو اگر سلطنت کا حوصلہ ہی تو یہ امر آخر ہی اور اگر نسل عالمگیری چاہتے ہو
تو معز الدین نہ ہوے ہم ہوے ذو الفقار خان ناچار ہوے لڑائی سے ہاتھ اُٹھایا اور
دہلی کی راہ لی جب فرخ سیر اپنی آرزو کو پہونچے تو ماہ ذی الحجہ ۲۴ ۱۱۲۴ھ مین پندرہ
تاریخ روز پنجشنبہ کو دربار عام کر کے سرداروں پہ بہت سرفرازیان کر کے عہدے
تقسیم کئے اور بعد اطمینان کے معز الدین اور ذو الفقار خان کو کہ ہر دم انکا دھڑکا تھا مار ڈالا اور تمام شہر
مین تشہیر کرایا پھر امیرون پر جھوٹی جھوٹی تہمتین لگا لگا کر تسمے کھچوا کھچوا کر مار ڈالے تھے
علاوہ اسکے اور بھی ظلم شروع کیے کُل لوگ متفق ہوے اور اُنسے جھگڑا شروع ہوا
اور تجویزین کرنے لگے کہ انکو قید کیا چاہیے اور ایسا ہی ہوا سردارون نے انکو بہت
بے عزت کیا یہ بہت عیاش مزاج تھے ۲ تاریخ ماہ ذی الحجہ کو بادشاہ کی شادی راجہ
اجیت سنگھ کی لڑکی سے بڑی دھوم دھام کے ساتھ ہوئی انکی والدہ بہت
عقیل تھین اور یہ کمال بے وقوف تھے مدت سلطنت انکی چھ ۶ برس تین ۳ مہینے
تھوڑے روز ۔

ذکر حضرت شمس الدین ابو البرکات رفیع الدرجات مع مرقع

Sultan Rafiuddargat Gorgan

بعد فرخ سیر کی گرفتاری کے ۹ تاریخ ربیع الاول ۱۱۳۱ھ مین رفیع الدرجات یعنے
رفیع القدر کے چھوٹے بیٹے اور بہادر شاہ کے پوتے کو قید سے نکالکر جھگڑے فساد
دبنے کے لیے جو کپڑے وہ پہنے ہوے تھے اُسی ہیئت سے فقط ایک مالاے مروارید
گلے مین ڈالکر تخت پر بٹھایا اور نقارۂ بادشاہی پر چوب پڑنے لگی اور قطب الملک و
حسین علی خان دونون بھائی ملک بندوبست کرنے لگے انکو عارضہ سل کا تھا کیسوین تاریخ
رجب المرجب ہفتہ کے دن مر گئے۔

ذکر حضرت رفیع الدولہ ابن رفیع القدر خلف چہارم محمد معظم بہادر شاہ مع مرقع
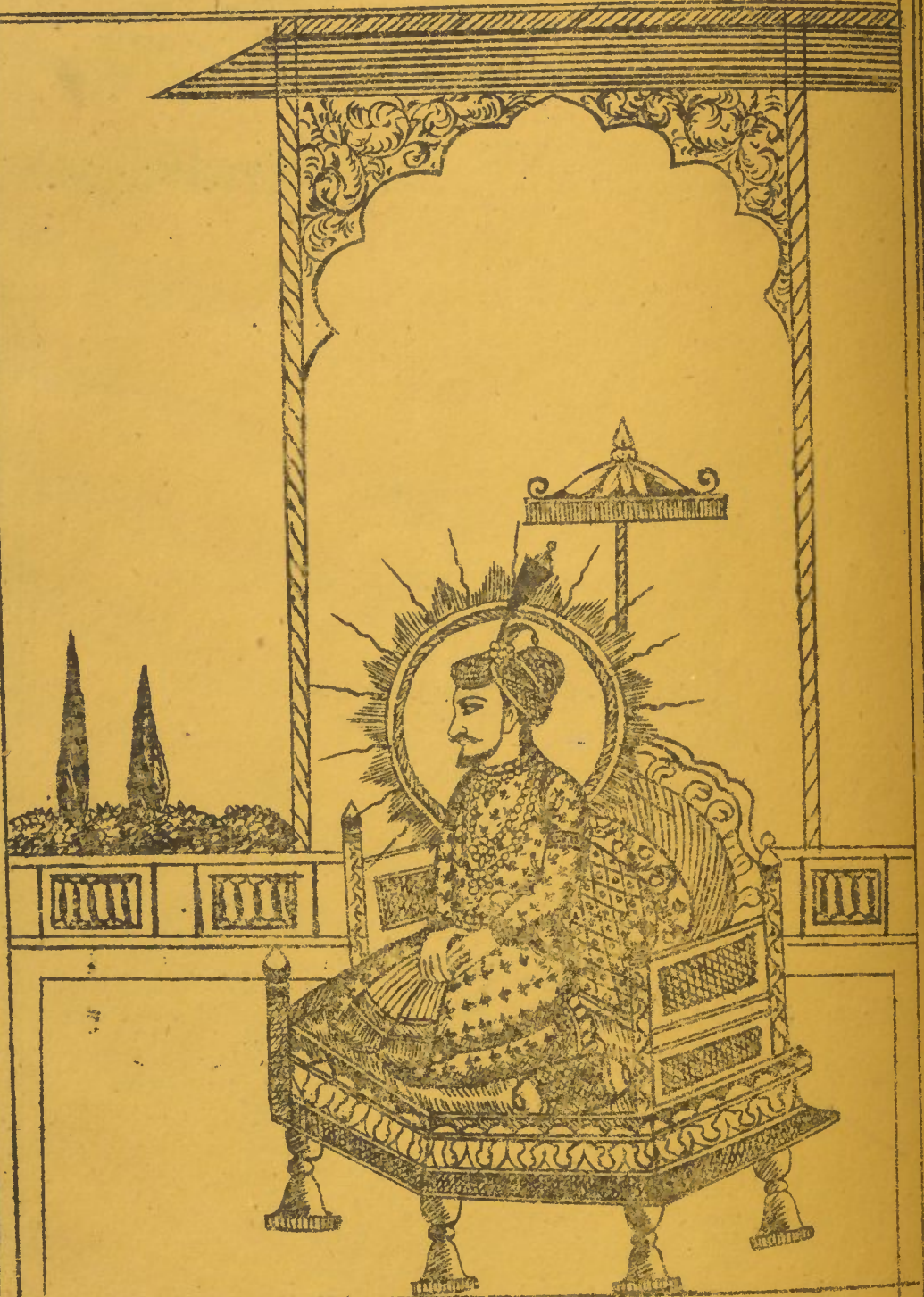
Sultan Rafiuddoulah Gorgan

بعد انتقال رفیع الدرجات کے قطب الملک اور حسین علی خان نے جھٹ پٹ انکو
تخت پر بٹھا کر آپ کار وزارت مین مشغول ہوے اور آخر شوال یا ذیقعدہ کی اول
تاریخون مین انتقال ہوا۔
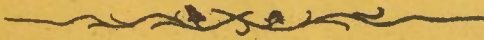
ذکر ابو الفتح ناصر الدین محمد شاہ مع مرقع
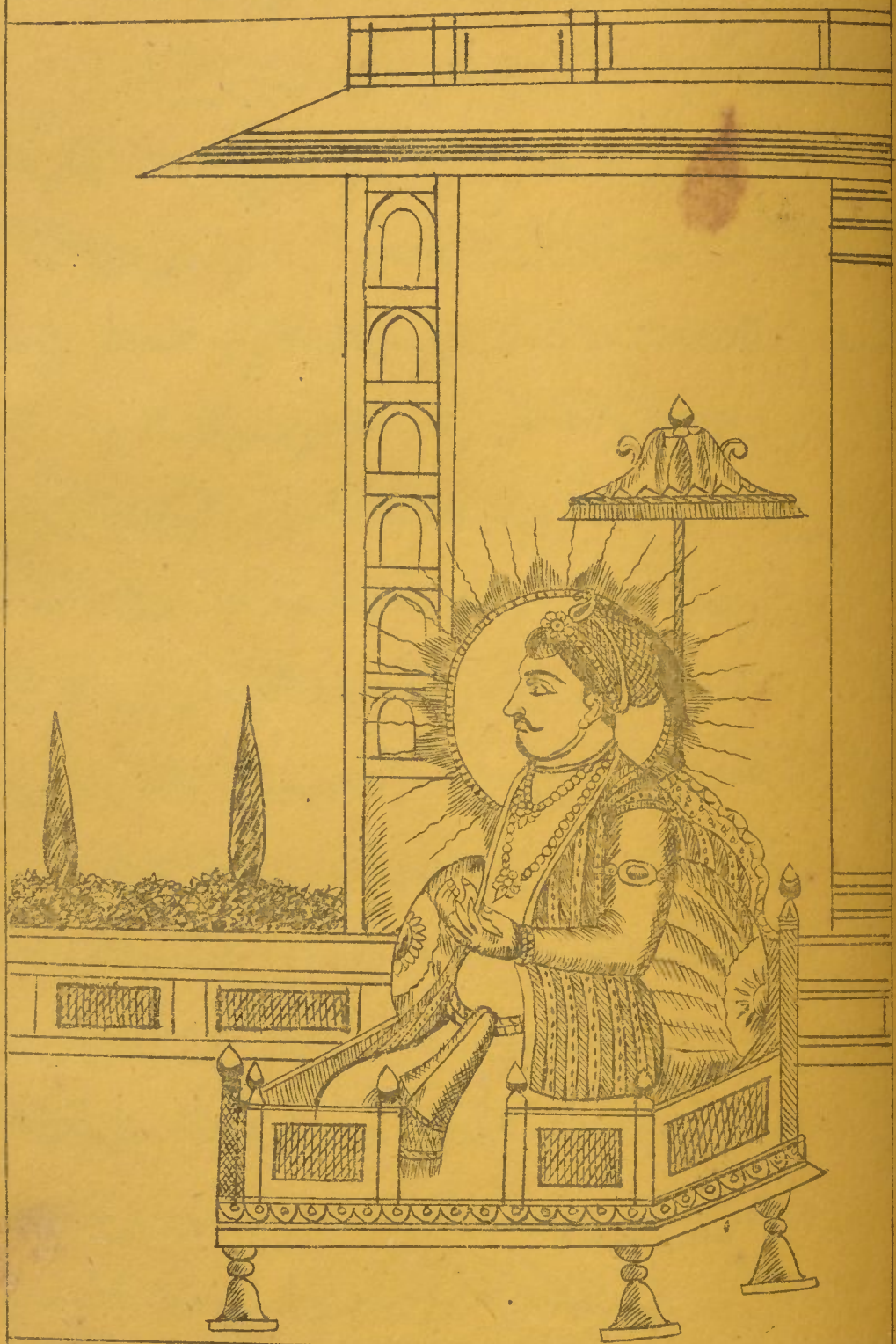
Sultan Muhammad Shah Gorgan

قطب الملک اور امیر الامرا نے نجم الدین علی خان اور غلام علی خان اور سید خان
جہان خان کو واسطے نکال لانے والدہ محمد شاہ اور محمد شاہ کے قید خانہ مین بھیجا اُسوقت انکی
عمر اٹھارہ برس کی تھی پندرھوین تاریخ ماہ ذیقعدہ ۱۱۳۱ھ مین تخت پر بٹھایا اور
قطب الملک وحسن علی خان انتظام ملکی ومالی کرنے لگے انکی مان بہت صاحب
شعور تھین اِن دونون وزرا کی بہت خاطر کرتی تھین ہمت خان بادشاہ کی اتالیقی کو
مقرر ہوے اور رتن چند قطب الملک کی طرف سے کام وزارت کا کرنے لگے اور
بادشاہ بھی ساتھ ہوشیاری کے کارروائی کرتے تھے یعنی کوئی کام بغیر صلاح اِن
دونون بھائیون کے نکرتے تھے بعد تھوڑے زمانہ کے بادشاہ اور اُمرا مین فساد
ہونے شروع ہوے اور ہوکہ بارہہ کے سیدون سے نظام الملک اور حسین علی خان کے
بعض معاملون مین نامناسب گفت گو ہونے لگی تھی اور سیدون کی طرف سے بادشاہ کا بھی
دل پھر گیا تھا نظام الملک یہ حال دیکھکر دکھن کی جانب چلے اور اکثر قلعون کو بھی
دخل مین لائے اور چند صوبون کو بھی قبضہ مین کیا آخر صلاح کارون نے یہ صلاح
ٹھہرائی کہ قطب الملک تو بادشاہی نائب مقرر ہوکر شاہجہان آباد مین رہین اور
حسن علی خان مع بادشاہ کے واسطے تادیب فساد نظام الملک کے مع چند امرا کے
فوج وتوپخانہ سے لشکر کشی کرین آخر الامر لوازمہ جنگ سمیت اکبر آباد سے کوچ کر کے
روانہ دکن کو ہوے بادشاہ نے اعتماد الدولہ محمد امین خان کو اصل اضافہ اور ہفت
ہزار سے آٹھ ہزار سوار دو اسپہ ایک اسپہ مقرر کر کے ایک کرور پانچ لاکھ روپیہ
انعام دیے اور خدمت وزارت سے سرفراز کیا اور بخشی گری کی خدمت صمصام الدولہ
خان دوران خان بہادر منصور جنگ کو مرحمت ہوکر منصب آٹھ ہزاری ذات مع

خطاب امیر الامرا کے سرفراز کیا اور قمرالدین خان محمد امین کے بیٹے کو داروغۂ غسل خانہ کا دوسرا بخشی کیا اور حیدر قلی خان سات ہزاری کا منصب پاکر مخاطب بہ ناصر جنگ ہوئے اور سعادت خان کو بہادری کا خطاب حاصل ہوا مع نقارہ کے اسی طرح ظفر خان اور دولت خواہان سلطانی کو جو کہ نئے پرانے نوکر تھے ہر ایک کی حیثیت کے لائق خدمات مرحمت ہوئیں جب اس عنایات بادشاہی کی خبریں مشہور ہوئیں اور رتن چند نے عرضی خفیہ عبداللہ خان کو بھیجی کہ امیر الامرا نظام الملک مارے گئے عبداللہ خان الٹے پھرے مگر بادشاہ سے مقابلہ کرنا مناسب نہ جانا تجویز کی کہ اورنگ زیب کی اولاد سے ایک شاہزادہ کو ہمراہ لیکر بادشاہ سے مقابلہ کیا جائے چنانچہ شجاعت خان اور میر تقی خان کو نجم الدین علی خان صوبہ کے پاس بھیجا مع اپنے خط کے کہ مجرد پڑھنے خط کے شاہزادۂ ظہیر الدین سلطان ابراہیم کو روانہ کرو۔ تعداد سلطنت اٹھائیس برس تین مہینے چودہ روز۔
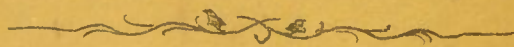
ذکر حضرت ابوالفتح شاہزادہ ظہیر الدین محمد سلطان ابراہیم مع مرقع

Sultan Ibrahim Gorgan

۱۱۳۲ھ مین شاہزادہ ابراہیم بن رفیع القدر خلف حضرت محمد بہادر شاہ کو تخت پر
بٹھایا اور عبداللہ خان نے دربار مین حاضر رہکر بادشاہی خدمتین تقسیم کر کے سردارون کو
اپنے موافق کیا اور تاریخ ۱۷ ماہ ذی الحجہ کو قطب الملک شاہزادہ سلطان
ابراہیم کو ساتھ لیکر بادشاہون کی طرح بڑی دھوم سے شہر سے باہر نکلکر
عیدگاہ پر خیمہ زن ہوے اور بارھوین محرم ۱۱۳۳ھ کو موضع شاہ پور کے متصل
دونون طرف سے لشکر آراستہ ہوے اور مقابلہ شروع ہوا طرفین کے جوانمرد
سپاہیون نے بہادریان دکھائین وقت ہنگامۂ عظیم کے قطب الملک اپنے ہاتھی سے
کود کر دست بقبضہ ہوے جب سیف الدین علی خان وغیرہ سردارون نے قطب الملک کا
ہاتھی خالی دیکھا گمان کیا کہ قطب الملک شاید مارے گئے فوج کے پاؤن اکھڑ گئے
قطب الملک حیران ہوکر ہر سو تکنے لگے اور قبل اس معاملے کے قطب الملک ایک
تیر پیشانی پر اور ایک زخم تلوار کا ہاتھ پر کھا چکے تھے حیدر قلی خان قطب الملک
اور نجم الدین خان کو جھٹ پٹ گرفتار کر کے بادشاہ یعنی محمد شاہ کے حضور مین لائے
چونکہ محمد شاہ بہت رحم دل تھے عنایت کی نظر سے انکی طرف دیکھا اور حیدر قلیخان کے
سپرد کر کے فتح کے شادیانے بجنے کا حکم دیا اور شاہزادہ ابراہیم کو قید کیا
بائیسوین تاریخ ۱۱۳۳ھ منگل کے دن اجمیری دروازے سے محمد شاہ بڑے تجمل سے
قلعہ شاہجہان آباد مین داخل ہوے باقی تذکرات اور ایسے انکے وقت کے ہین کہ وہ
من وعن اسمین تحریر نہین ہوسکتے کہ مدنظر اختصار ہی شاہزادہ مذکور نے کل پندرہ
روز سلطنت کی ۔

باعث عیاشی اور غفلت اور صحبت اجلافان سے اقبال تیموریہ کا انکے عہد مین ختم ہوا۔

ذکر حضرت مجاہد الدین ابو النصر احمد شاہ بادشاہ مع مرقع

Sultan Ahmud Shah Goorgan

جاوید خان اور اسحق خان نے بعد انتقال محمد شاہ کے انکے بیٹے احمد شاہ کو بصلاح صفدر جنگ ماہ جمادی الاولی کی پہلی تاریخ سنہ ۱۱۶۱ھ کو نیک ساعت مین تخت پر شالہ مار باغ مین بٹھایا اور کل امرا نے نذرین گذرانین اور بادشاہ قلعہ شاہجہان آباد مین داخل ہوے اور صفدر جنگ کو وزارت ملی بعد انتقال صفدر جنگ کے آصف جاہ بے فکر ہوے بادشاہ نے جملۃ الملک کو مدار المہام اور وزیر الملک اور برہان الملک اور ابو المنصور خان بہادر کو مختلف عہدے بخش کر صفدر جنگ کو سپہ سالاری کا خطاب دیا

ذکر حضرت محی السنۃ میرزا اکام بخش عرف شاہجہان ثانی مع مرقع

Sultan Shahjehan II Gorgan

جب عماد الملک روسیاہ نے حضرت عالمگیر ثانی کو قتل کیا تو اُسی روز انکو تخت پر بٹھایا
تھا یہ صاحب سلطان اورنگ بہادر کے پوتون مین سے تھے کُل آٹھ مہینے تخت
نشین رہے بعد مین قید ہوے -
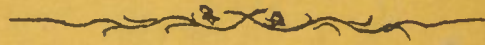
ذکر حضرت شاہزادہ میرزا محمد جوان بخت بہادر ابن حضرت شاہعالم مع مرقع

۱۱۷۱ھ میں انکو شجاع الدولہ تخت پر بٹھا کر خود وزیر مقرر ہوئے انکی اولاد کے لوگ بنارس میں جو ہیں

Sultan Prince Jawan Bakht Gorgan

ذکر حضرت بیدار شاہ بادشاہ مع مرقع

انکا حال بسبب عدم دستیابی تاریخات کے کما ینبغی قلمی نہو سکا

Sultan Baidar Shah Gorgan

ذکر نادر شاہ ایرانی

۱۱۵۱ھ کی آٹھوین تاریخ ماہ ذی الحجہ کو بعد جنگ و جدال کے نادرشاہ اور محمد شاہ قلعۂ دہلی
مین داخل ہوے اور ماہ صفر المظفر کی ساتوین تاریخ ۱۱۵۲ھ مین براہ کابل ایران کو گئے

Sultan Nadir Shah

ذکر احمد شاہ درانی کابلی مع مرقع

یہ ہندوستان مین سات مرتبہ آئے اول مرتبہ کے سنہ معلوم نہین دوسری دفعہ سنہ ۱۱۶۱ تیسری دفعہ سنہ ۱۱۶۲ چوتھی مرتبہ سنہ ۱۱۶۵ پانچوین مرتبہ سنہ ۱۱۷۰ چھٹی مرتبہ سنہ ۱۱۷۳ ساتوین مرتبہ سنہ ۱۱۷۴ مین آئے

Ahmud Shah Durrani

اِس نقشہ مین شاہانِ انگلستان کی کیفیت مختصر کر کے لکھتا ہون

William First Norman King

سلطان ولیم بہادر اول - خاندان نارمن ۱۰۶۶ء مین ملک انگلستان پر حملہ کر کے قبضہ کیا اور اپنے نارمنی خاندان کے لوگون کو اِس شرط پر جاگیرین عطا فرمائین کہ وقت پر مدد کرین اور حضرت محمد اکبر شاہ کی طرح انگلستان کی پیمائش کرائی اور زمینداروں کی کُل کیفیت معاش اور ہر ایک کی مالگزاری کی تعداد اپنے رجسٹر مین مندرج کی یہ بادشاہ بڑے بہادر اور اولوالعزم تھے مگر بسبب بہادری کے سنگدل اور پر غضب ہو گئے تھے ۱۰۶۶ء سے لیکر ۱۰۸۷ء تک حکمرانی کی -

William II

سلطان ولیم بہادر ثانی انکو شکار کا بڑا شوق تھا چنانچہ ایک جنگل بھی واسطے شکار کے آراستہ کیا تھا اور اُسکا نام نیو فارسٹ رکھا تھا آخر کار جب جام عمر اُنکا لبریز ہوا تو شکار گاہ مین انتقال کیا ۱۰۸۷ء سے لیکر ۱۱۰۰ء تک حکمرانی کی -

Henry I

سلطان ہنری بہادر یہ بڑے عالم و فاضل تھے اور رعایا کو انھون نے بہت اختیار دیے وہ بہت انصاف مند تھے اور ایجاد ٹکس کا بھی انھین کے عہد دولت مین ہوا ۱۱۰۰ء سے لیکر ۱۱۳۵ء تک حکمرانی کی -

Stephen

سلطان اسٹیفن بہادر - سلطان ہنری کے مرنے کے بعد بیٹی میٹیلڈا اور بھانجے اسٹیفن سے باہم تخت کے لیے سخت لڑائی ہوئی اِس سبب سے ملک مین بہت دنون تک آگ چل رہی آخر کار دونون مین صلح ہوئی ۱۱۳۵ء سے لیکر ۱۱۵۴ء تک حکمرانی کی -

House of Plantagenet Henry II

سلطان ہنری بہادر ثانی۔ خاندان پلین ٹیجینٹ۔ یہ بیٹے میٹلڈا کے تھے
انکو اپنی والدہ اور زوجہ کے حق مین سے کئی ملک ہاتھ لگے انھون نے پادریون کی
حکومت کم کرنے کے لیے آئین مقام کلارنڈن جاری کیے کیونکہ انکے وقت مین
ٹامس بکیٹ ایک بڑے ذی اختیار پادری تھے ان مین اور پادری صاحب مین
پہلے بہت ملاپ تھا بعدہٗ دونون مین بگاڑ پڑا حتے کہ سلطان نے پادری صاحب کو
مروا ڈالا سنہ ۱۱۵۴ء سے لیکر ۱۱۸۹ء تک حکمرانی کی اسوجہ سے انکا لقب پلین ٹیجینٹ ہوا کہ
انکے باپ ایک قسم کے درخت کا پتہ اپنی ٹوپی مین رکھتے تھے ۔

Richard Lion-Hearted

سلطان ریچرڈ بہادر عرف شیر دل۔ یہ بیت المقدس کے مسلمانون سے کئی بار
لڑے کبھی فتح پائی اور کبھی شکست کھائی دلیر اور جنگ آزما تھے سنہ ۱۱۸۹ء سے لیکر
سنہ ۱۱۹۹ء تک حکمرانی کی ۔

John

سلطان جان بہادر۔ انکے وقت مین جو جو ملک فرانس کے انگلستان مین
شامل تھے ہاتھ سے جاتے رہے اور شہر روم کے بڑے پادری نے بمقام سٹیفنلینٹن
مین درباب جنگ بڑی تقریر کی علاوہ اسکے اپنے امرا اور روسا کے ساتھ ایسا
ظلم کرنا شروع کیا کہ آخرکار ارکان دولت تنگ آکر آمادہ جنگ ہوے اور سلطان لقب
الحیل اپنے ارادہ کی سند جو مگناکارٹا کرکے مشہور ہی بادشاہ سے لکھوالی اسی سند کی
روسے انگریزی رعیت کی آزادی کی بنیاد ہنوز ہی انکو مورخون نے کم حوصلہ

تُبدلہ کرکے لکھا ہی اور نیز انھین کی نسبت عیاش اور دغا باز بھی لقب کرتے ہین انکے ہمعصر سلطان قطب الدین التمش دہلی مین بادشاہ تھے ۱۱۹۹ھ سے لیکر ۱۲۱۶ء تک حکمرانی کی۔

	Henry II	

دوم سلطان ہنری بہادر۔ جبوقت یہ تخت نشین ہوے سن شریف انکا نو برس کا تھا اور انھین کے زمانہ مین ایک ضلع سے ایک امیر نام سامنڈی مانڈ فرد کی کوشش سے دو وکیل واسطے بنانے آئین اور اُنکی آزادی اور حفاظت کے لیے شہر لنڈن مین بھیجے گئے اور اسی جلسہ سے پہلے پہل ہوس آف کامن کی بنیاد ہوئی اور ان بادشاہ نے تین بار مگنا کاٹا کی سند کو تصدیق کیا اور شہر وکسفرڈ اور شہر کیمبرج مین مدرسہ عالیہ کے بننے کا حکم دیا ۱۲۱۶ء سے لیکر ۱۲۷۲ء تک حکمرانی کی

	Edward I	

سلطان اڈورڈ بہادر اول۔ انھون نے ۱۲۸۳ء مین ملک ویلس پر چڑھائی کی اور وہان کے بادشاہ کو شکست دی اور ملک کو اپنے قبضہ مین لائے اور وہان کے لوگون کو راضی رکھنے کے لیے اپنے بیٹے شاہزادہ کو ویلس کا لقب دیا بعد ازان اسی نام سے ہر ایک انگلستان کے بادشاہ کے بڑے بیٹے کا لقب شاہزادہ ویلس ہوتا آیا ۱۲۹۱ء مین سلطان جان بلیل اور سلطان ابرٹ پرِوس کے درمیان درباب اسکاٹلینڈ کے تخت لینے کے تکرار ہوئی اِن دونون مین اڈورڈ کو اس بارہ مین ثالث بالخیر مقرر کیا اور اُنھون نے بجانب بلیل کے فتویٰ دیا اور ۱۲۹۵ء مین بلیل نے اپنے تئین اڈورڈ کا تابعدار ہونا ناپسند کیا اور اُسپر چڑھائی کی اور ۱۲۹۶ء مین

بمقام دنبار لڑائی ہوئی اور شکست دیکر اسکاٹ لینڈ کو اپنے قبضہ مین کر لیا چونکہ اڈورڈ نے اسکاٹ لینڈ کے لوگون پر بہت سے ایسے ٹکٹ جاری کیے کہ وہ لوگ اپنے بادشاہون کو دیتے نہین آئے تھے اسوجہ سے وہ لوگ بادشاہ سے بگڑ گئے اور آمادہ بجنگ ہوے اور بہ ترغیب اڈ ولیم والس کے فوج جمع کرکے اڈورڈ پر حملہ کیا مگر اس عرصہ مین سلطان اڈورڈ نے قضا کی یہ بادشاہ بڑے بہادر اور منصف مزاج تھے سنہ ۱۲۷۲ع سے لیکر سنہ ۱۳۰۷ع تک حکمرانی کی۔

Edward II

سلطان اڈورڈ بہادر دوم تخت نشین ہوتے ہی اپنے باپ کی لڑائی کی طیاری کی تکمیل اور ملک اسکاٹ لینڈ پر تاخت کی لیکن بمقام بانک برن سنہ ۱۳۱۴ع مین اسکاٹ لینڈ والون سے شکست کھائی اِن بادشاہ کے دو بیٹے بہت منہ چڑھے تھے الا لیاقت سے بے بہرہ تھے ایک کا نام پی ایسر گوسٹن دوسرے کا نام ڈی الیس پیر تھا ان دونون نے انگلینڈ کے اُمرا کو اپنے عادات سے اتنا بیزار کیا کہ آخر وہ ہوے انھون نے ایک اپنے سرکش امیر ٹامس ارل آف لن کسٹر نامی کو شکست دی مگر سنہ ۱۳۲۵ع مین انکی بیگم ایزبیلا نے ملک فرانس مین ایک مفلوک امیر انگریزی سے جسکا نام راجر مارٹیمر تھا محبت پیدا کرکے اور اُنکی مدد سے ایک فوج انگلستان مین لاکر اپنے شوہر اڈورڈ کو قید کیا اور قلعہ برکلی مین ڈالدیا سنہ ۱۳۰۷ع سے لیکر سنہ ۱۳۲۷ع تک حکمرانی کی۔

Edward III

سلطان اڈورڈ بہادر سوم۔ یہ اڈورڈ ثانی کے بیٹے تھے باعث نابالغیت اڈورڈ کے مارٹیمر اور شہزادی ایزبیلا نے ملکر خوب سلطنت کی جب اڈورڈ سِن شعور کو پہونچے اُس وقت

مارٹیمر کو پہلے قید کیا بعدہٗ پھانسی دی اور اپنی والدہ ایزبیلا کو محل مین نظربند کیا جسوقت
چارلس چہارم فرانس کے بادشاہ کا انتقال ہوا اُسوقت اُنھون نے اپنی مان کی
جانب سے فرانس کے تخت کا دعویٰ کیا مگر فرانس والون نے اُنکے دعوے کو اسوجہ سے
باطل کیا کہ وہان آئین سالک لا کی رو سے عورت تخت نشین ہونیکی مجاز نہین
تھی یعنے نواسی کو تخت کی حقیت نہین پہونچتی مگر جبکہ ۱۳۴۱ء مین ملک فرانس کے
بادشاہ فلپ نے فرانس کے صوبہ پر بمقام ایکوی ٹین جو کہ اُنکو اپنی والدہ کی طرف سے
ہاتھ لگا تھا چڑھائی کی اور اسکاٹ لینڈ والون کو انگریزون سے لڑنے پر آمادہ کیا
اڈورڈ نے فرانس پر چڑھائی کر کے ۱۳۴۶ء مین میدان کریسی مین فرانسیسیون کو
پوری شکست دی اِس لڑائی مین اُنکے بیٹے بلیک پرنس یعنی شاہزادہ سیاہ فام نے
بڑی بڑی بہادریان دکھلائین اور ۱۳۴۷ء مین کیلکا شہر اِن بادشاہ کے ہاتھ آیا ۱۳۵۶ء مین
پوئیٹرس کے مقام مین شہزادہ بلیک پرنس نے فرانسیسیون کو شکست دی کہ اُنکو پھر تاب مقابلہ کی
نہوئی اور جان بادشاہ جو فرانس کے تھے وہ بھی قید ہوے اِس صورت مین فرانس و
انگلستان کے درمیان صلح ہوئی اور ۱۳۴۶ء مین انگریزونے اسکاٹلینڈ والون پر
اور بادشاہ جون نے انگلستان پر چڑھائی کی اِس لڑائی مین فرانس کے بادشاہ
شکار کو گئے ہوے تھے اسوجہ سے مینولس کراس کے مقام مین اسکاٹلینڈ والون
کو انگریزون نے اچھی شکست دی اور بادشاہ کی بیگم صاحبہ فلیپا نے اسکاٹلینڈ کے
بادشاہ ڈیوڈ بروس کو قید کر لیا اور چارلس چہارم اور فلپ ششم اور جون اور
چارلس پنجم یکے بادیگرے فرانس کے تخت پر رونق افروز رہے ہمعصر اُنکے سلطان
محمد تغلق اور فیروز تغلق ہندوستان مین تھے ۱۳۲۵ء سے لیکر ۱۳۸۸ء تک حکمرانی کی۔

Richard II

سلطان ریچرڈ بہادر ثانی۔ یہ بادشاہ بلیک پرنس کے بیٹے تھے انکے عہد دولت مین واٹ ٹیلر نامے نے بلوہ کیا مگر بادشاہی سپاہیون نے اُس بلوہ کو دبا یا۔ ایک امیر ہنری لن کسٹر جوکہ جان آف گارنٹ کے بیٹے تھے اپنے باپکے مرنے کے بعد فوج لیکر انگلینڈ مین اُتر آئے چونکہ سلطان ریچرڈ کی سلطنت سے رعایا ناخوش تھی اس سبب سے پارلیمنٹ نے بادشاہ کو تخت سے اوتار کر ہنری کو بادشاہ کیا سنہ ۱۳۷۷ء سے لیکر سنہ ۱۳۹۹ء تک حکمرانی کی۔

House of Lancaster.

خاندان سلطان لین کشٹر اگرچہ انکو برضامندی پارلیمنٹ تخت نصیب ہوا مگر فسادات انکے عہد مین اکثر رہے سنہ ۱۳۹۹ء سے لیکر سنہ ۱۴۱۳ء تک حکمرانی کی۔

Henry V

سلطان ہنری بہادر پنجم۔ انہون نے پھر فرانسیسیون سے جنگ شروع کی اسوقت ملک فرانس کی حالت بہت ابتر تھی سنہ ۱۴۱۵ء مین ارجن کوٹ کے مقام مین فرانسیسین کو ایسی شکست دی کہ اُنکا زور و حکومت بالکل جاتا رہا اِن بادشاہ مین بہت خوبیان تھین جیسے کہ زیرک تھے ویسے ہی جنگ آزماتے اور بہادر علاوہ اسکے رحم دل با وخوش اخلاق وصاحب اُلفت سنہ ۱۴۱۳ء سے لیکر سنہ ۱۴۲۲ء تک حکمرانی کی۔

Henry VI

سلطان ہنری بہادر ششم۔ وقت تخت نشینی کے انکی عمر صرف ۹ نو مہینے کی تھی امیر جان ڈیوک آف بدفرڈ سلطنت کے ولیعہد ہوئے اور اسی ایام مین

بادشاہ ملک فرانس چارلس ششم نے قضا کی اور اُنکے بیٹے چارلس ہفتم نے اپنے
باپ کی سلطنت کا دعویٰ کیا باین وجہ لڑائی شروع ہوئی اور جان آف ارک یا میڈ
آف ارلی نس جو کہ ایک دہقانی کی لڑکی تھے انھون نے اس لڑائی مین بڑی بڑی
دلیریان دکھلائین یہانتک کہ سنہ ۱۴۱۵ء مین بالکل انگریزون کو فرانس سے نکالدیا اس
لڑائی کے بعد انگریزون مین اور فرانس مین پھر کوئی لڑائی نہین ہوئی اور بہت سی
لڑائیان اس عہد مین ہوئین کہ خلاصہ اسکا کتب تاریخ انگریزیہ سے بخوبی منکشف ہو
بیان پر بسبب تطویل کتاب اختصار مدنظر ہے سنہ ۱۴۲۲ع سے لیکر سنہ ۱۴۶۱ع تک حکمرانی کی -

[illegible]

سلطان اڈورڈ بہادر چہارم خاندان یارک اِنکے عہد مین پہلی لڑائی
بمقام ٹوٹن سنہ ۱۴۶۱ع مین ہوئی اور مقام ہیکسے مور کی لڑائیان سنہ ۱۴۶۳ع مین شروع
ہوئین اور مقام بارنٹ کی لڑائی سنہ ۱۴۷۱ع مین فتح ہوئی مگر مقام باسورت کی لڑائی
مین جو کہ سنہ ۱۴۸۵ع مین ہوئی تھی اُسمین لنکسٹر والون نے فتح پائی سنہ ۱۴۶۱ع سے لیکر
سنہ ۱۴۸۳ع تک حکمرانی کی -

Richard III

سلطان ریچرڈ بہادر سوم - یہ اڈورڈ چہارم کے بیٹے تھے پہولون کی لڑائی مین
مارے گئے نتیجہ اسکا یہ ہوا کہ پہولون کی لڑائی مین انگریزی امرا بہت مٹ گئے تھے
اور امرا کا زور لوگون پر کم ہوگیا تھا اور رعیت کی آزادی بخوبی قائم ہوگئی تھی
سنہ ۱۴۸۳ع سے لیکر سنہ ۱۴۸۵ع تک حکمرانی کی -

	Henry VII Teuder family

سلطان ہنری بہادر ہفتم۔ خاندان ٹیوڈر۔ اس خاندان کے دورہ مین انگلستان مین ایک نیا عیسائی مذہب قائم ہوا اور علم و ہنر و تجارت کی بھی ترقی ہوئی چونکہ یہ حق دار سلطنت کے نہ تھے باعث دور اندیشی انھون نے اپنی شادی شہزادی الزبتھ یا پلرہ سے کی کہ وہ سلطان اڈورڈ چہارم کی صاحبزادی تھین اس طور سفید و لعل گلاب کے جو دو فرقہ تھے انکے عہد مین ایک ہوگئے اور ایک شخص لیم برٹ یا برڈ ۱۴۸۶ء اور دوسرے صاحب مسمی پرکن وار بک ۱۴۹۱ء مین مکر سے اپنے کو یارک خاندان سے قرار دیکر تخت کا دعوے کیا اور منصوبہ انکا پورا ہوا اور صاحب اختیار ہوے اور ۱۴۹۲ء مین کلمبس نے اور ۱۴۹۷ء مین کیبٹ نے یکے بعد دیگرے ملک امریکہ کا پتہ لگایا جسکو نئی دنیا کہتے ہین اور یہ بھی ایک مشہور بات ہو کہ سلطان ہنری ہفتم نے اپنی صاحبزادی مادرٹ یا مسماۃ مارگرٹ صاحبہ کی شادی ملک اسکالینڈ کے بادشاہ جمس چہارم کے ساتھ ۱۵۰۳ء مین ٹھہرائی اسی وجہ سے ملکہ الزبتھ کی وفات کے بعد جمس چہارم کو رکھکے ۱۶۰۳ء مین جمس اول جو کہ اسکاٹلنڈ کے ششم بادشاہ تھے انگلنڈ کے حق دار ہوے یہان اس نام سے اول بادشاہ ہی شمار کیے گئے ۱۴۸۵ء سے لیکر ۱۶۰۳ء تک حکمرانی کی۔

	Henry VIII	

سلطان ہنری بہادر ہشتم۔ ان بادشاہ کے عہد مین بھی فرنسیسون سے کئی بار جنگ ہوئی ۱۵۱۳ء مین ملک اسکاٹلینڈ کے بادشاہ جمس چہارم کو فلاول کے میدان مین کامل شکست دی ان حضرت کے چھ محل تھے محل اول جنابہ کیتھرین بیگم صاحبہ

جو کہ بڑے بھائی آتھر مرحوم کی زوجہ تھیں محل دوم جنابہ اِتبوٹن بیگم صاحبہ محل سوم جنابہ جین سیمر بیگم صاحبہ محل چہارم جنابہ این سنر کلیبر بیگم صاحبہ محل پنجم جنابہ کھترن ہاوڑڈ بیگم صاحبہ محل ششم جنابہ کھترن پارگ صاحبہ اِن مین سے محلات اول اور چہارم کو طلاق دی اور دوسرے اور پانچوین محل کو قتل کیا اور تیسرے محل نے وقت تولد طفل کے انتقال کیا انکے عہد دولت مین پراٹسٹنٹ یعنی عیسائی کا ایک مذہب جدید قایم ہوا اور اِس مذہب کے سرگروہ خود بادشاہ تھے اُسوقت سے آج تک انگلستان مین اکثر لوگون کا یہی مذہب ہی یہ سلطان اگرچہ جولانی طبیعت سے بہادر اور دوراندیش اور سخی تھے لیکن مغرور وزود رنج وسنگدل وضدی وظالم وعیاش تھے ہمعصر انکے سلطان ابراہیم لودی اور سلطان بابر اور سلطان ہمایون وشیر شاہ ہندوستان مین تھے ۱۵۰۹ء تک حکمرانی کی۔

Edward VI

سلطان اڈورڈ بہادر ششم - یہ ہنری ہشتم کے اِکلوتے بیٹے تھے باعث نابالغی امیر سامرسٹ اور بعد اُنکے امیر نارتھمر لینڈ محافظ ملک ہوے انکے دورے مین نئے مذہب کی انگلستان مین بڑی ترقی ہوی ۱۵۴۷ء سے لیکر ۱۵۵۳ء تک حکمرانی کی -

Mary

جنابہ ملکہ مری صاحبہ اول - انکا مقام خاص انگلستان تھا اِنھون نے اپنی شادی شہزادہ فلپ ثانی سے جو شہنشاہ ملک جرمن کے لڑکے تھے کی اور پراٹسٹنٹ کے جدید مذہب والون کو بہت ستایا اور اُنکے بڑے بڑے عالمون اور اماموں کو یعنی - لٹیمر - وکرامر - وہوپر - ورڈلی کو جو شہور تھے مثل ابراہیم ہیزم چتا کے آگ مین جلا دیا اور انھین کے

وقت مین قلعہ کا شہر جو کہ ملک فرانس مین باقی رہگیا تھا ہاتھ سے جاتا رہا اور ہمعصر انکے حضرت ہمایون بادشاہ اور حضرت جلال الدین محمد اکبر شاہ ہندوستان مین تخت نشین تھے ۱۵۵۳ سنہ سے لیکر ۱۵۵۸ سنہ ع تک حکمرانی کی -

Elizabeth

جنابہ ملکہ الزبتھہ صاحبہ - ان ملکہ صاحبہ کا زمانہ انگلستان کے لیے کئی وجھون سے سودمند ہوا اور ملک کو بھی رونق ہوئی انھون نے اپنی پھوپھی زاد بہن اسکاٹ والی شہزادی مری کو قتل کا حکم دیا اور جو کہ ملک اسپین والون نے ایک لشکر انگلستان کی فتح کے لیے بھیجا تھا اُسکو انگریزون کی جہازی فوج نے پوری شکست دی ۱۵۸۸ سنہ ع مین درمیان انگلستان کے بڑے بڑے جہازی مشہور ہوے یعنے ہاورڈ - ڈریک ہاکنس - وسرو الیٹ ریلی - یہ لوگ انگریزون کے نئے رشتہ دار تھے اور ملک امریکہ مین بمقام ورجینا انھونے سکونت اختیار کی تھی اور علاوہ اِنکے مشہور جہازی یہ لوگ بھی ہوے یعنے - امیر سڈر - وامیر آئی سکس - وسیر فلپ سڈلی - وسکس پیر - واس ہنسر - اور سب لوگ اپنے وقت کے مشہور شاعر تھے اور انھین ملکہ صاحبہ کے وقت مین تاجران انگلستان مین سے چند صاحبون نے واقع ۱۶۰۰ سنہ ع مشرقی ملکون مین واسطے تجارت کے اسسٹنٹ انڈیا قائم کیے جنھون نے آخر الامر ہندوستان پر حکومت جمائی ۱۵۵۸ سنہ ع سے لیکر ۱۶۰۳ سنہ ع تک حکمرانی کی -

James first of Stuart family

سلطان جمیس بہادر اول خاندان اسٹورٹ - اس نام کے ملک سکاٹلنڈ مین پانچ بادشاہ گذرے - الّا ملک انگلستان مین اس نام سے یہ پہلے بادشاہ ہوے

انکے تخت نشین ہونے سے انگلستان اور اسکاٹ لینڈ دونون ملکون کی بادشاہت ایک ہوگئی اور اسکی تکمیل بادشاہزادی ایلین کے عہد مین سنہ ۱۷۰۱ء مین ہوئی تھی اس زمانہ مین صورت انگلستان کی یہ رہی کہ شاہان طالب حکومت اور پارلیمنٹ یعنی لوگون کی مجلس وکلا نے بادشاہون کے ارادون کو باز رکھکر رعایا کی خود مختاری کی کوشش اور ترقی کی اور انھین کے وقت مین رومن کیتلک کے مذہب والون نے بہت کوششین کین کہ کسی طرح پارلیمنٹ کے مکان بذریعہ سرنگ بارود بھر کر اوڑا دیے جادین اور اسی زمانہ مین انگریزون نے بہت دریائی سفر کیے اور بہت سی نئی جگہین ملک امریکہ کے اضلاع مین حاصل کین اور بہت سے مقام آباد کیے انکے ہمعصر حضرت سلطان نورالدین محمد جہانگیر بادشاہ دہلی کے تخت پر رونق افروز تھے سنہ ۱۶۰۵ء سے لیکر سنہ ۱۶۲۷ء تک حکمرانی کی۔

Charles first

سلطان چارلس بہادر اول یہ اپنے والد جیمس اول کے مانند خودرائے تھے باین وجہ پارلیمنٹ یعنی جماعت وکلا مین اور انمین برسون تک لڑائیان ہین یعنی سنہ ۱۶۲۴ء سے لیکر سنہ ۱۶۴۷ء تک یکے بادیگرے لڑتے رہے جسمین مشہور لڑائیان یہ ہوئین مقام اجھل کی لڑائی سنہ ۱۶۴۲ء مین اور مقام شیل گروب کی لڑائی سنہ ۱۶۴۳ء مین اور مقام ترٹن مور کی لڑائی سنہ ۱۶۴۳ء مین اور مقام نیوبری و مقام نسبی کی لڑائی سنہ ۱۶۴۴ء مین اور مقام مارشٹن ہورسہ سنہ ۱۶۴۴ء مین مقام نین کی لڑائی سنہ ۱۶۴۵ء مین اور مقام پرسٹن کی لڑائی سنہ ۱۶۴۸ء مین اور مقام وارنگٹن کی لڑائی مین پارلیمنٹ کو فتح ہوئی اور بادشاہ کو قید کر کے قتل کیا سنہ ۱۶۲۵ء سے لیکر سنہ ۱۶۴۹ء تک

حکمرانی کی۔

Cromwell.

سلطان کرام ول بہادر۔ یہ لوگون کی راے سے محافظ اور ناظم ملک ہوے چونکہ یہ وقت جنگ ہاے مذکورہ پارلیمنٹ کے نگہبان اور حامی رہے کمال بیدار مغزی سے ملک کا انتظام کرتے رہے جو کہ ملک اسپین والون نے ایک بلوہ اُٹھایا تھا اُسکو باشجاعت سر کیا اور ۱۶۵۵ء مین جمیکا ٹاپو کو قبضہ مین کیا انکے وقت مین پراسٹنٹ مذہب کو بہت تقویت ہوئی اور انگلستان کو بھی بہت فروغ ہوا کہ یورپ کے تمام بڑے بڑے ملکون مین بلکہ ملک امریکہ مین بھی انگلستان کی دہشت غالب ہوئی افسوس کہ ۱۶۵۸ء مین اِس بہادر جان بکف بادشاہ نے اس دنیاے ناپایدار سے رحلت فرمائی بعدہ بصلاح نواب جنرل منک صاحب جو کہ انگریزی فوج کے سپہ سالار اعظم تھے شہزادہ چارلس دوم کو جو کہ سلطان چارلس اول کے صاحبزادہ تھے بُلوا کر تخت نشین انگلستان کا کیا ۱۶۶۰ء سے لیکر ۱۶۸۵ء تک حکمرانی کی

Charles II

سلطان چارلس بہادر دوم انکی سلطنت مین بہت سے آئین جاری ہوے منجملہ انکے تین آئین مشہور و معروف ہین جنکا ذکر ہوتا ہے کارپوریشن اکسٹ جسکے سبب ملازمان سرکار کو پراسٹنٹ مذہب کا قبول کرنا ضرور ہوا دوم اکسٹ آف یونیفارمٹی جس سے سب پادریون کو ضرور تھا کہ اِس نئے مذہب پراسٹنٹ پر یقین لاوین۔ سوم ٹسٹ اکسٹ جس سے ملازمان سرکار کو بادشاہ کی اطاعت کرنی اور ملک کے مذہب کی پابندی اور رومن کتیلک کے مذہب سے منحرف ہونا لازم ہوا

اور تین بڑے بڑے واقعہ اس عہد مین اور ہوے پہلے تو ۱۶۶۵ء مین آفت
وبائی آئی کہ ایک لاکھ سے زیادہ آدمی لندن مین صاف ہو گئے دوسرے ۱۶۶۶ء
مین لندن مین ایسی آگ لگی کہ مشہور ہے تیسرے ولندیزیون نے انگریزی جہاز کو
دریاے ٹمیس مین ڈبو دیا بعد اسکے معاملات تجارت مین ایسی لڑائی ہوئی کہ وہ
لڑائی انگریزون کے لیے اچھی نہوئی اور ۱۶۶۷ء مین جنگ جانبین کا اختتام ہوا
اور انھین کے وقت مین ۱۶۶۸ء مین شہر بمبئی سرکار کمپنی بہادر کے ہاتھ آیا ہم زمانہ
انکے ہندوستان مین حضرت سلطان اورنگ زیب عالمگیر اور ملک فرانس
مین سلطان لوئی چہارم تھے ۱۶۶۱ء سے لیکر ۱۷۱۵ء تک حکمرانی کی۔

	James II	

سلطان جمس بہادر دوم - انکا مذہب رومن کیتھلک تھا اور اسی وجہ سے
رومن کیتھلک والون کی ترقی کا خیال دل مین رکھتے تھے حتی کہ پہلے تو اپنے
مذہب والون کو فوج مین بھرتی کرنا شروع کیا بعدہ اکثر اپنے وزراؤن اور
عہدہ دارون جلیل القدر کو برخاست کر کے کیتھلک مذہب والون کو اُنکی جگہ پر متعین کیا
پس اِن وجوہ سے رعایاے انگلستان کے دلون مین حسد پیدا ہوا نوبت باینجا رسید
کہ ۱۶۸۸ء مین بادشاہ کو تخت سے اوتار کر اور ملک ہالینڈ سے شاہزادہ ولیم کو طلب
کر کے اورنگ زیب کیا اور یہ بھی اقرار کیا کہ برخلاف پارلیمنٹ کے کوئی کام مالی
ملکی نکرین اور پروٹسٹنٹ مذہب کی سرپرستی کیا کرین ۱۶۸۹ء سے لیکر ۱۷۰۲ء تک حکمرانی کی

	William III	

سلطان ولیم بہادر سوم - یہ بادشاہ سلطان چارلس کے نواسے اور

سلطان جمس اول کے داماد تھے بانیوجہ انکو مالک تخت کیا انکے وقت مین ملک
آئرلینڈ پر لڑائی ہوئی کیونکہ ایلان کے لوگ جمس دوم کے طرفدار تھے پھر انگریزون کے
ساتھ آمادہ بجنگ ہوے آخرکار انگریزون نے مقام چوانگ اور مقام اگرنگ کی
لڑائی و محاصرہ شہر نمرگ مین انکو ایسی شکست دی کہ اپنے منصوبہ سے درگذرے اور فرانسیسیون سے
بھی جنگ رہی آخرکار ۱۶۹۷ء مین فرانسیسیون سے صلح ہوئی اور حقیت انگلستان کے
تخت کی بادشاہ لوئس کے لیے سلطان ممدوح کو قبول کرنی پڑی انکے عہد دولت
مین عمدہ عمدہ آئین جاری ہوے کہ جن مین یہ مشہور ہین۔ بل آف رائیس جسکی روسے
بادشاہ سواے پارلیمنٹ کے صلح کے وقت اپنی راے کو فوج مین قائم نرکھ سکتے
تھے اور نہ لوگون کو سخت جرمانہ اور نہ سخت سزا دے سکتے تھے اور سواے پراٹسٹنٹ
مذہب کے دوسرا مذہب بدل نہین سکتے تھے تال رنیس اکسٹ کی روسے ہر ایک
کو اختیار حاصل تھا کہ جس مذہب کو انکا دل گوارا کرے اختیار کرین اکسٹ آف
سٹل منٹ ۱۷۰۱ء مین یہ قرار ہوا کہ بعد بادشاہ کے سوفایا امیرزادی ملک ہنوور کی
جو کہ پر پوتی سلطان جمس اول کی ہین تخت و تاج انگلستان کی مالک ہون
اور ٹرائنیل اکسٹ کے آئین کی روسے یہ قرار پایا کہ پارلیمنٹ کی حکومت تین ۳ برس سے
زیادہ قائم نہ رہ سکیگی اور تین برس کے بعد نئے پارلیمنٹ کا تقرر ہوگا ۱۶۸۹ء سے لیکر
۱۶۹۴ء تک حکمرانی کی۔

Anne

شاہزادی انینی۔ یہ مذہب پراسٹنٹ کی مقلد تھین اور جمس دوم کی صاحبزادی
تھین انکے وقت مین ایک لڑائی بڑی بھاری ہوئی تھی اور سپہ سالار فوج اُس

لڑائی کے امیر مارل تھے بڑی بہادریان انہون نے کین اور انگلستان کا شہرہ
تمام یورپ و مشرق مین انکی قوت بازو کے سبب سے ہوا اور سنہ ۱۷۰۴ء مین فرانسیسیون کے
جنرل ٹلیر صاحب کو بھی شکست فاش دی علاوہ ازین اور بہت لڑائیون مین فتح مند ہوئین حتی کہ
انگلستان و اسکاٹ لینڈ کی ایک سلطنت ہوگئی ہمعصر انکے تخت ہندوستان پر حضرت
بہادر شاہ و حضرت جہاندار شاہ اور ملک فرانس مین سلطان لوئی چہاردہم
جلوہ گر تھے سنہ ۱۷۰۲ء سے لیکر ۱۷۱۴ء تک حکمرانی کی۔

	George I Hanover Dynasty.	

سلطان جارج بہادر اول۔ از خاندان ہنوور خاندان شاہان ہنوور سے آج تک
چار بادشاہ ہوے جارج اول اور دوم اور سوم اور چہارم اور ولیم چہارم
اور جنابہ ملکہ معظمہ وکٹوریہ صاحبہ جو بالفعل تخت نشین ہین اس عہد مین جماعت وکلاے عام
یعنی پارلیمنٹ کا اختیار امورات سلطنت مین بیشتر سے زیادہ ہے یہ بادشاہ قوم جرمن سے
تھے جو کہ ملکہ انینی صاحبہ کے کوئی لڑکا نہ تھا اسلیے یہ انگلستان کے تاج و تخت کے
مالک ہوئے اور باقی حوادثات بہت سے درپیش رہے ہمعصر انکے حضرت فرخ سیر
اور حضرت محمد شاہ تخت دہلی پر تھے ۱۷۱۴ء سے لیکر ۱۷۲۷ء تک حکمرانی کی

	George II	

سلطان جارج بہادر دوم انکے وزیر اعظم سر رابڈ وال پول تھے پہلی لڑائی
اسپین والون سے سنہ ۱۷۳۹ء مین ہوئی دوسری لڑائی قیصر آسٹریا سے سنہ ۱۷۴۳ء مین
ہوئی اور تیسری لڑائی خاندان اسٹوارٹ سے کئی ایک بار ہوئی انمین سے مقام
پرسٹن کی لڑائی سنہ ۱۷۴۵ء مین بڑی بھاری ہوئی اور چوتھی لڑائی بمقام کلوڈن

۱۷۴۶ء مین ہوئی اور امیر کنبرلینڈ خاندان اسٹوارٹ کے طرف دارون کو بخوبی شکست دی
بعد اس لڑائی کے پھر کوئی لڑائی بھاری انگلستان کے میدان مین نہین ہوئی بعد انکے
جو لڑائیان درپیش ہوئین وہ ۱۷۵۶ء سے لغایت ۱۷۶۳ء مین ختم ہوگیئن اور انگریزون نے
ہندوستان اور امریکہ اور فرانسیسیون کے مقام پر تسلط کیا اور مقام کنڈا بھی ہاتھ آیا
اور ہندوستان مین کرناٹک نے ۱۷۲۷ء سے لیکر ۱۷۶۰ء تک حکمرانی کی ۔

	George III	

سلطان جارج بہادر سوم ۔ کیفیات انکے زمانہ کے بہت ہین ایک تو لڑائی امریکہ
والون سے جو کہ ۱۷۷۵ء سے لیکر ۱۷۸۳ء تک رہی اور دوسری بار فرانسیسیون سے
۱۷۹۳ء سے لیکر ۱۸۰۲ء تک رہی اور تیسری بار ۱۸۰۳ء سے لیکر ۱۸۱۴ء تک
اور چوتھی لڑائی ۱۸۱۵ء سے شروع ہوئی اور بہت سی لڑائیان اور بہت سے
واقعات ایسے ہوئے کہ اس مختصر کتاب مین اتنی گنجائش نہین ہر کہ جو من وعن قلمبند
کیے جاوین ۔ ۱۷۶۰ء سے لیکر ۱۸۲۰ء تک حکمرانی کی ۔

	George IV	

سلطان جارج بہادر چہارم ۔ یہ بادشاہ سلطان جارج سوم کے بیٹے تھے
۱۸۲۷ء مین جارج کننگ انکے وزیر اعظم ہوئے اور انگلستان و فرانس اور روس کے
درمیان ایک عہد و پیمان ہوا جسکے سبب سے ان بادشاہون نے باہم ملکر ترکی سے جنگ کی
اور نیب زینو کے جہاز کی لڑائی مین ایسی شکست دی کہ اُن لوگون کو ملک یونان چھوڑنا
پڑا مگر رومن مذہب والون کو آزادی ہوگئی انکے عہد دولت مین نواب لارڈ امہرسٹ گورنر
جنرل تھے ۱۸۲۰ء سے لیکر ۱۸۳۰ء تک حکمرانی کی ۔

William IV

سلطان ولیم بہادر چہارم - اِنکے وقت مین وکلاء عام کی مجلس کی تقرری کے
کچھ طریقہ بدل گئے انکے زمانہ مین لارڈ ولیم بیک صاحب و سرجان مٹکاف صاحب
گورنر جنرل تھے سنہ ۱۸۳۰ع سے لیکر سنہ ۱۸۳۷ع تک حکمرانی کی -

Queen Victoria

جنابہ ملکہ معظمہ کوین وکٹوریہ وقیصر ہند صاحبہ دام ملکہا و سلطنتہا یہ ممدوحہ قیصر
انگلستان و ہندوستان سنہ ۱۸۳۶ع مین تخت موروثی پر ساعت سعید مین جلوہ گر ہوئین
اور یہ برادر زادی سلطان ولیم چہارم کی ہین اور اِنکی شادی شاہزادہ جرمنی یعنے
شاہزادۂ اسبرٹ صاحب بہادر بلند اقبال کے ساتھ سنہ ۱۸۴۰ع مین ایک
کروفر کے ساتھ ہوئی اب کچھ کیفیت اقبال مندی جنابہ موصوفہ کی لکھتا ہون -
ہندوستان افغانستان والون سے سنہ ۱۸۳۹ع سے لیکر سنہ ۱۸۴۲ع تک لڑبھڑ کر لے لیا
اور سیندھ کی لڑائی سنہ ۱۸۴۳ع اور گوالیار کی لڑائی بھی سنہ ایضاً مین ہوئی پنجاب
یعنی سکھون کی لڑائی سنہ ۱۸۴۵ع سے لیکر سنہ ۱۸۴۶ع مین اور دوسری لڑائی پنجاب کی
سنہ ۱۸۴۹ع مین اور برہما کی لڑائی سنہ ۱۸۵۲ع مین اور سپاہیون کا بلوا یعنی غدر سنہ ۱۸۵۷ع
مین اور افغانستان والون کی دوسری لڑائی سنہ ۱۸۷۸ع مین اور چین کی پہلی لڑائی
سنہ ۱۸۴۰ع مین اور دوسری سنہ ۱۸۵۶ع مین اور تیسری لڑائی سنہ ۱۸۶۰ع مین اور ملک
افریقہ جسکو کافری کہتے ہین وہانکی لڑائی سنہ ۱۸۵۰ع مین اور ملک حبش کی لڑائی سنہ ۱۸۷۳ع مین
اور زولو کی لڑائی سنہ ۱۸۷۹ع مین ہوئی اور بحسن تدبیر و اقبالمندی فتحیابی حاصل ہوتی رہی
اور سنہ ۱۸۵۴ع مین روسیون کے ساتھ قیصر نکلس کے عہد مین ایک بھاری لڑائی درپیش ائی

کہ جس مین انگریز اور فرانس ملکاپلی کے مقام مین الکزس - و بلیک لارڈ - وسی - وتسی
پول کی لڑائیون مین اُنکی شکستین دے دیکر اپنی جوانمردی اور قابلیت جنگ بخوبی
ظاہر کی اور اس عہد مین کئی آئین واسطے تعلیم طفلان و سودمندی رعایا
جاری ہوے اور تار برقی و ڈاکخانہ و ریلوے کا خوب انتظام کیا کہ جسکے باعث
منفعت عام حاصل ہی تمام ہندوستان و انگلستان انکی سلطنت کی دعاگوئی مین
مصروف رہتے ہین اور باعیش و آرام از امیر تا فقیر اپنی اپنی حالت مین شاد
اور آباد ہین

شبیہ مبارک جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دام ملکہا واقبالہا

Her majesty the Queen Victoria

اس نقشہ مین نواب گورنر جنرل جو کہ ہندوستان مین تشریف لائے اُنکا ذکر ہی

آغاز سلطنت انگلشیہ کا ہندوستان مین مورخون نے یون لکھا ہی - کہ ملکہ ایلزبتھ کے عہد مین تاجران لندن کو سنہ ۱۶۰۰ع مین سند واسطے تجارت ملک ہند اور ملک چین وغیرہ کے دی گئی تھی اور انھین تاجرون نے پہلے پہل تجارت کی غرض سے کوٹھیان جا بجا یعنی - سورت - کھمات - بمبئی - مدراس - بلیسر - کلکتہ وغیرہ مین قائم کین بعد ازان بمزید اختیارات وخودمختاری شاہان ہندوستان خصوصاً حضرت شاہجہان بادشاہ وحضرت اورنگ زیب عالمگیر وحضرت سلطان فرخ سیر وحضرت شاہ عالم بادشاہ سے بہت سے فرمان کرامت نشان حاصل کیے اور سنہ ۱۷۵۷ع مین پلاسی کے میدان مین نواب سراج الدولہ کو اچھی شکست دی -

پھر سنہ ۱۷۶۴ع مین بعد بکسر کی لڑائی کے جناب نواب لارڈ کلائف بہادر نے جنکو سلطنت انگلشیہ کا موجد کہنا چاہیے بادشاہ دہلی حضرت سلطان شاہ عالم سے چھبیس ۲۶ لاکھ روپیہ سالانہ پر صوبہ بنگال وصوبہ بہار وصوبہ اڑیسہ کی دیوانی حاصل کی اِدھر بنگالہ مین یہ کارروائی ہوئی اور اُدھر دکھن کی طرف صوبہ کرناٹک مین سالہا سال یعنی سنہ ۱۷۴۶ع سے سنہ ۱۷۶۱ع تک کئی ایک معرکہ کی لڑائیون مین فرانسیسیون کو ہزیمت عظیم دیکر اُنکے دانت کھٹے کرکے اپنی حکومت کو خوب مستحکم کیا بعد ان سب لڑائیون کے سرکار کمپنی بہادر نے جناب لارڈ کلائف بہادر کو گورنر بنایا اور اُنکا دورہ سنہ ۱۷۶۵ع سے لیکر سنہ ۱۷۶۷ع تک رہا بعد اُنکے دو ایک صاحبان چند دنون کے لیے گورنری کے عہدہ پر سرفراز ہوے -

پھر سنہ ۱۷۷۲ع مین جناب نواب ہسٹنگز بہادر جنکا نام تاریخ ہند مین ترقی سلطنت انگلشیہ کے لیے یادگار ہی

بنگالہ مین گورنر ہو کر تشریف لائے انھون نے اپنی چستی و چالاکی اور حسن کارروائی کے باعث
۱۷۷۴ء مین نواب گورنر جنرل کا عہدہ سرکار کمپنی بہادر سے حاصل کیا انکے عہد دولت مین
بندوبست مال گزاری کے لیے کچہری بورڈ آف قائم ہوئی و صدر دیوانی و عدالت واسطے
فیصلہ مقدمات دیوانی کے قائم ہوئی اور بلوہ راجہ بنارس جیت سنگھ اور روہیلون کی
لڑائی اور ملک میسور کی پہلی و دوسری لڑائی انھین کے وقت مین ہوئی ۱۷۸۵ء مین
جناب نواب وارن ہسٹنگز صاحب بہادر انگلستان مین تشریف فرما ہوے انکے بعد
جناب نواب لارڈ کارنوالس صاحب بہادر سات برس یعنی ۱۷۸۶ء سے ۱۷۹۳ء عیسوی
تک گورنر جنرل کے عہدہ پر سرفراز و ممتاز رہے انکے عہد مین میسور کی تیسری لڑائی ٹیپو
سلطان سے ہوئی اور ۱۷۹۳ء مین بندوبست استمراری جسکو انگریزی مین پرمننٹ سٹلمنٹ
کہتے ہین اپنے زمینداروں کے ساتھ تجویز فرمایا یہی باعث انکی یادگار کا
ہندوستان مین ہی اور انکے انگلستان مین واپس جانے کے بعد سر جان سور صاحب
گورنر جنرل مقرر ہوے اور حسن انتظام کے ساتھ ۱۷۹۸ء تک ہندوستان مین سلطنت کی
انکے بعد جناب نواب مارکوئس آف ولزلی بہادر گورنر جنرل ہو کر ہندوستان
مین تشریف لائے ۱۷۹۸ء سے ۱۸۰۵ء تک جلوہ افروز رہے انھون نے بہت کچھ کارروائی
کی لیکن مختصر یہ ہی کہ نظام اور مرہٹون کے ساتھ ایک ایسا عہد و پیمان بغرض استحکام سلطنت
سرکار کمپنی بہادر و حفاظت طرفین کیا جس سے انکو بھی فوج اپنے ملک مین رکھنا
ضرور ہوا میسور کی چوتھی لڑائی بھی انھین کے وقت مین ہوئی اور انتظام ملکی اس ملک کا قبضہ
انگریزی مین آیا پھر مرہٹون سے بھی دو لڑائیان عظیم ہوئین انگریزان عالیشان کو فتح کامل
حاصل ہوئی اور صوبہ اگرہ وغیرہ اور نواب کرناٹک کے وارثان کے مرنے کے بعد یہ سب

مقام انتظام انگریزی مین آمے سلطنت انگلشیہ انکے عہد مین بوجہ کارروائی انکے المضاعف مستحکم ہوگئی جناب نواب لارڈ کارنوالس مارکس بہادر دوم ۱۸۰۵ء مین نواب گورنر جنرل ہوکر ہندوستان مین تشریف لائے مگر باعث ناموافقت آب و ہوا تھوڑے عرصہ مین علیل ہوکر جان بحق تسلیم ہوے بعد انکے ۱۸۰۶ء مین جناب نواب سر جارج بارلو صاحب بہادر نائب نواب لارڈ منٹو بہادر جوکہ سابق مین گورنر جنرل مدراس مین ہوچکے تھے نواب گورنر جنرل مقرر ہوے انھین کے وقت مین ملک فارس اور ملک کابل اور ریاست سیندھیا اور پنجاب کے راجہ رنجیت سنگھ سے صلحنامہ ہوا جسکے سبب سے ملک مین چین اور امان رہا انکے بعد جناب نواب مارکوئس ہسٹنگز بہادر جوکہ ارل مارا کرکے مشہور تھے دس برس ۱۸۱۳ء سے لیکر ۱۸۲۳ء تک ہندوستان مین بعہدہ گورنر جنرل جلوہ افروز رہے نیپالیون اور پنڈارون کی لڑائی انگریزون سے ہوئی مگر ہر دو معرکہ مین کامل فتح انگریزون کو حاصل ہوئی انھین کی چستی و چالاکی اور حسن انتظام کے باعث ملک ہند مین ہر فرد بشر کو راحت و فراغت ملی جناب لارڈ ایمہرسٹ صاحب بہادر گورنر جنرل ہوے برہما کی پہلی لڑائی اور راج بھرت پور کی لڑائی کا ہونا انکے وقت کا یادگار ہی ۱۸۲۳ء مین تشریف لائے اور ۱۸۲۸ء مین تشریف لیگئے جناب لارڈ ولیم بنٹنک صاحب بہادر ۱۸۲۸ء کو ولایت سے ہندوستان مین تشریف لائے اور سات برس نہایت خوبی کے ساتھ ملک کا بندوبست کیا چنانچہ انکے وقت مین رسم ستی جو محض طریقہ بیرحمی و سنگدلی کا تھا اُٹھا دیا گیا ستی وہ بات ہی جو راجستان مین سابق سے یہ دستور تھا کہ جو راجہ انتقال کرتے اُنکی رانیان ایک یا دو اور حرمین جنکو خواص کہتے ہین ساتھ راجہ کی لاش کے برضامندی اپنی طبیعت کے جلتی تھین اور وقت ستی ہونے کے کراماتین بھی ظاہر ہوتی تھین اکثر لوگون سے

یہ سننے مین آیا ہی کہ وقت انتقال راجہ کے جو عورتین ستی ہوگئی تھین اُنکی آزمائش پہلے یہ ہوتی تھی کہ کف دست پر کاجل پارتی تھی اور اُنکے پیرون کا چولھا بنا کر کوئی چیز پکاتے تھے جب اسطرح ثابت قدم پاتے تو ست منظور کر کے سال آیندہ کا حال دریافت کرتے جو اُنکی زبان سے نکلتا وہ پورا ہوتا واللہ اعلم بالصواب المختصر ٹھگون کی بیخ کنی اُنکے وقت مین بالکلیہ ہوگئی اسی وجہ سے انکا نام ہندوستان مین آجتک ہی اور ہر خاص و عام اُنکا ثناخوان ہی بعد اُنکے جناب نواب لارڈ آکلنڈ صاحب بہادر ۱۸۳۵ء مین تشریف لاتے سات برس تک مسند حکومت پر رونق افروز رہے اُنکے اوصاف حمیدہ و اخلاق پسندیدہ مشہور ہین یہ صاحب ہنر سلطنت سے معمور تھے مگر نحوست بخت سے مجبور تھے ستارہ اقبال انکا اوج پر نہ آیا تقدیر نے عجب گل کھلایا کہ افغانون کی لڑائی ۱۸۳۸ء سے لیکر ۱۸۴۲ء تک رہی اس لڑائی مین انھون نے بہت صدمہ اور ذلت افغانون کے ہاتھون سے اُٹھائی ناچار ۱۸۴۲ء مین ہندوستان سے جانب انگلستان تشریف لیگئے بعدہ جناب نواب لارڈ المبرا صاحب بہادر کا دور ہوا انھون نے جو افغانون کا جھگڑا تھا اور افغانون نے انگریزون کی شان و شوکت مین جسقدر دھبہ لگایا تھا اُسکو اپنے حسن انتظام سے ایسا دھویا کہ افغانون کے دانت کھٹے کر کے یک لخت فساد مٹا دیا اُنکے عہد باسعادت مین انگریزون اور سیندھیا اور گوالیار سے لڑائی ہوئی اور ۱۸۴۴ء مین جناب نواب لارڈ ہارڈنگ صاحب بہادر گورنر جنرل ہو کر جلوہ گر ہندوستان ہوے اور ۱۸۴۸ء تک حکمران رہے اس عہد مین سکھون کا بڑا زور و شور رہا حتی کہ سرکار کمپنی بہادر کو اُنسے لڑنا ضرور ہوا چنانچہ مقام مدکی اور شہر فیروزا اور سبراؤن اور علی وال کے میدان مین سخت

لڑائیان ہوئین آخر سکھون نے شکست کھائی اور باعث عملداری سرکار کمپنی بہادر کے
امن وامان ہوا اور سنہ مذکور مین لاٹ صاحب ممدوح ہندوستان سے تشریف
لیگئے اور بجاے اُنکے جناب نواب لارڈ ڈلہوزی صاحب بہادر ۱۸۴۸ء مین
تشریف لائے اور ۱۸۵۶ء تک مسند حکومت پر رونق بخش رہے اُنکا اختر اقبال تاریخ
ہند مین ہمیشہ چمکتا رہیگا انھین کے دورہ مین پنجاب کی دوسری لڑائی اور برہما کی
دوسری لڑائی ہوئی اور ناگپور اور بیجےپور اور مقام ستارہ وجھانسی اور صوبہ اودھ کے
صوبجات عملداری سرکار کمپنی بہادر مین منضم ہوے ماسوا ان کارروائیون کے
اور بہت سے انتظام رفاہ خلائق کے لیے کیے گئے چنانچہ ریلوے وتار برقی اور
مدارس انگریزی وفارسی اور دیسی زبان کے طلبہ کے واسطے بھی از سر نو قائم کیے گئے
یہ صاحب نہایت ذی ہوش عاقل منتظم وجنگ آزما تھے جناب نواب لارڈ
کننگ صاحب بہادر ۱۸۵۶ء مین نواب گورنر جنرل ہوکر ہندوستان مین آئے انکے
عہد مین دو کام زیادہ مشہور ہیں غدر یعنی سپاہیون کا بلوہ اور ملک ہندوستان
سرکار کمپنی بہادر سے واپس لے لینا ۱۸۶۲ء تک انکا زمانہ رہا انکے بعد جناب
نواب لارڈ الگن صاحب بہادر ۱۸۶۲ء مین گورنر جنرل ہوے پھر جناب
نواب لارڈ لارنس صاحب بہادر گورنر جنرل ہوکر ۱۸۶۹ء تک حکمران رہے انکے
عہد مین ملک ہوٹش کی لڑائی ہوئی اور جناب ملکہ معظمہ کو فتح عظیم ہوئی پھر جناب
لارڈ میو صاحب بہادر کا دورہ ہوا اُسی وقت مین امیر کابل اور بادشاہ ملک
سیام ہندوستان مین واسطے سیر وملاقات نواب گورنر جنرل بہادر کے آئے تھے
وہابیون کا بلوہ بھی انھی کے عہد مین ہوا جب لارڈ میو صاحب گشت کے لیے جزیرہ انڈمن مین

تشریف لے گئے عبداللہ خان بے رحم قیدی کے ہاتھ سے ۱۸۷۲ء مین ہلاک ہوے انکے بعد جناب لارڈ نارتھ بروک صاحب بہادر بعہدۂ نواب گورنر جنرل مقرر ہوے اِنکے وقت مین انکم ٹکس موقوف ہوا اور جناب والا احتشام شاہزادۂ ویلس صاحب بہادر ادام اللہ اقبالہٗ یعنی ولیعہد انگلستان و ہندوستان ہندوستان مین بنظر سیر ۱۸۷۵ء مین تشریف لائے یہان کے نواب و راجاؤن کی تعظیم و تکریم سے بہت محظوظ و مسرور ہوکر انگلستان کو مراجعت فرمائی ۱۸۷۶ء مین لاٹ صاحب ممدوح اپنے عہدہ سے مستعفی ہوے انکی جگہ پر جناب نواب لارڈ لٹن صاحب بہادر گورنر جنرل مقرر ہوے انکے عہد باقبال مین جنابہ ملکہ معظمہ کا قیصر ہند لقب دربارہ دہلی مین سنایا گیا مدراس کا قحط اور افغانیون سے لڑائی ہوئی انگریزون نے ملک کو سر کرکے امیر عبدالرحمٰن خان کو والی ملک بنایا اب جناب نواب لارڈ رپن صاحب بہادر بعہدۂ نواب گورنر جنرل سرفراز ہوکر نگہداشت ہندوستان کی فرماتے ہین - اِس خاندان عالیشان کی کیفیت مجکو مجبی مکرمی واٹ لنگ صاحب ہیڈ ماسٹر اسکول جناب مہاراج بہادر دربھنگہ نے حسب درخواست میرے بمزید مہربانی و عنایت تحریر فرماکر دی ہم اسکو مین نے اپنے طور سے درست کرکے قلمبند کیا لہذا متوقع مبصرین تاریخ علیٰ الخصوص تاریخ دان انگریزیہ سے ہون کہ صحت الفاظ انگریزی سے اِس ہیچمدان کو بہرہ نہین ہی اگر کہین املا و انشا مین غلطی پاوین تو گرفت نکرین اور خدنگ حقارت کو تودۂ تحسین پر نشانہ نفرماوین ؂ ع بر کریمان کارہا دشوار نیست ؛—

نمبر۱- نقشۂ کچہری خاص حضور مہاراج دربھنگہ

نمبر۲ - نقشۂ کچہری انگریزی حضور مہاراج دربھنگہ

نمبر ۳ نقشہ کچہری اردو حضور مہاراج دربھنگہ

نمبر ۴ - نقشۂ کچہری سررشتۂ آئین حضور مہاراجہ دربھنگہ
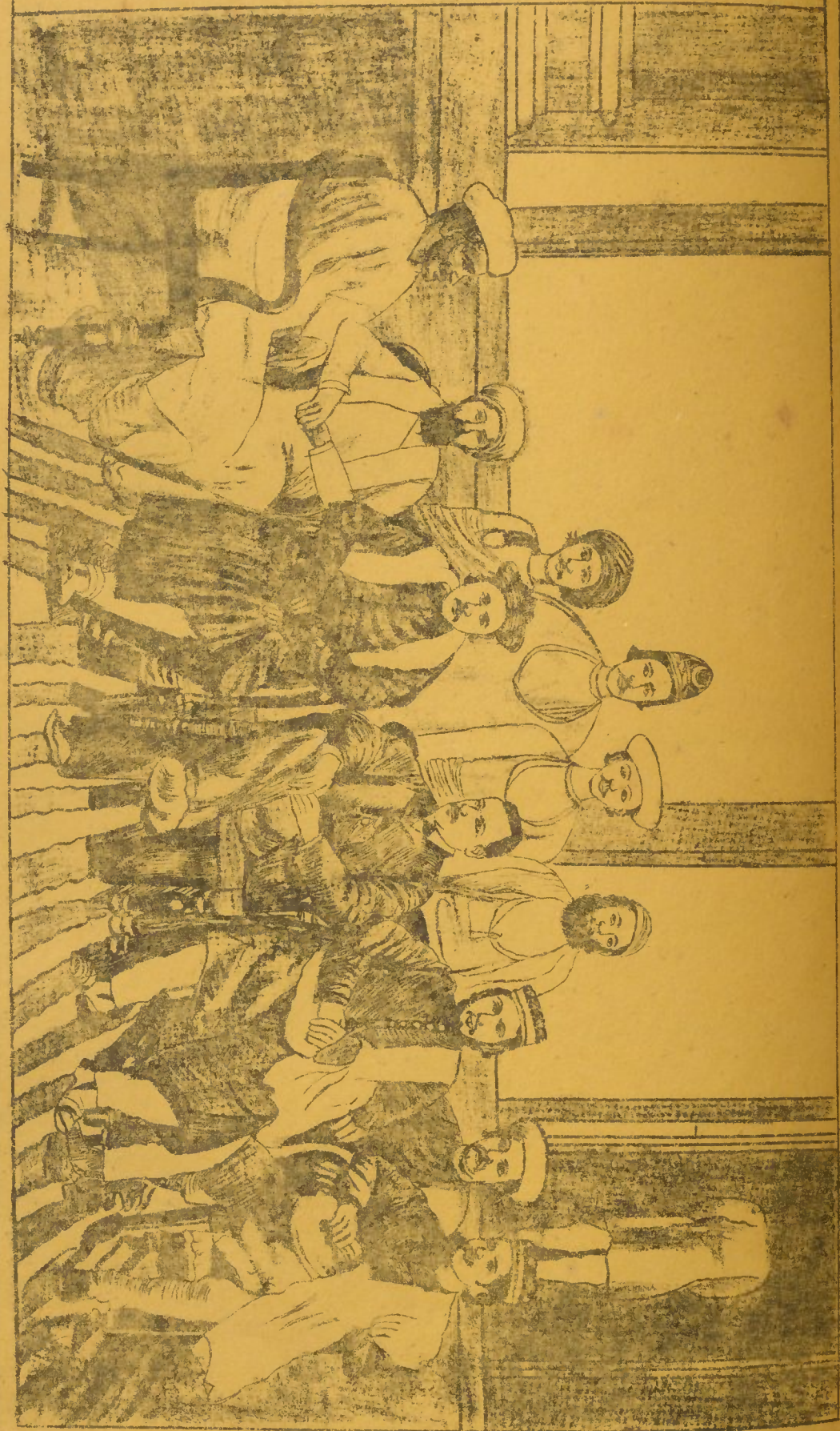
نمبرہ نقشہ کچہری خزانہ حضور مہاراج دربھنگہ

نمبر۲ نقشہ کچہری توزیع حضور مہاراج دربھنگہ

نقشۂ نمبر ۷- کچہری انجنیری مہاراج دربھنگہ

نقشہ نمبر۹ کچہری نظارت حضور مہاراج دربھنگہ
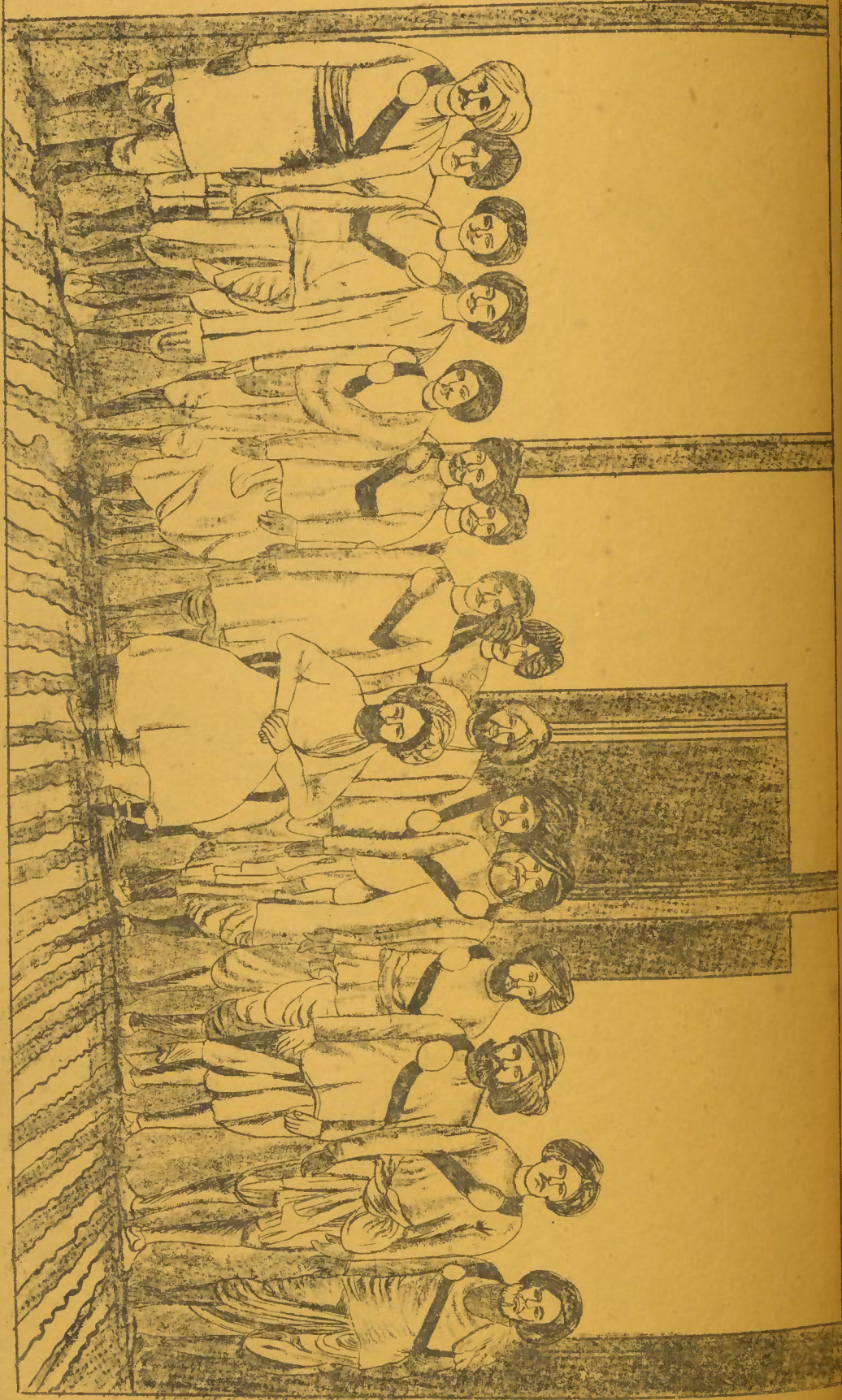
نقشہ نمبر ۶ اسکول عنایتی حضور مہاراج دربھنگہ

نمبر۱۰ نقشہ خیراتی اسپتال حضور مہاراج دربھنگہ

نقشہ نمبر ۱۱ - بینڈ باجہ راج دربھنگہ

نقشۂ نمبر۲ اسپاہیان راج دربھنگہ
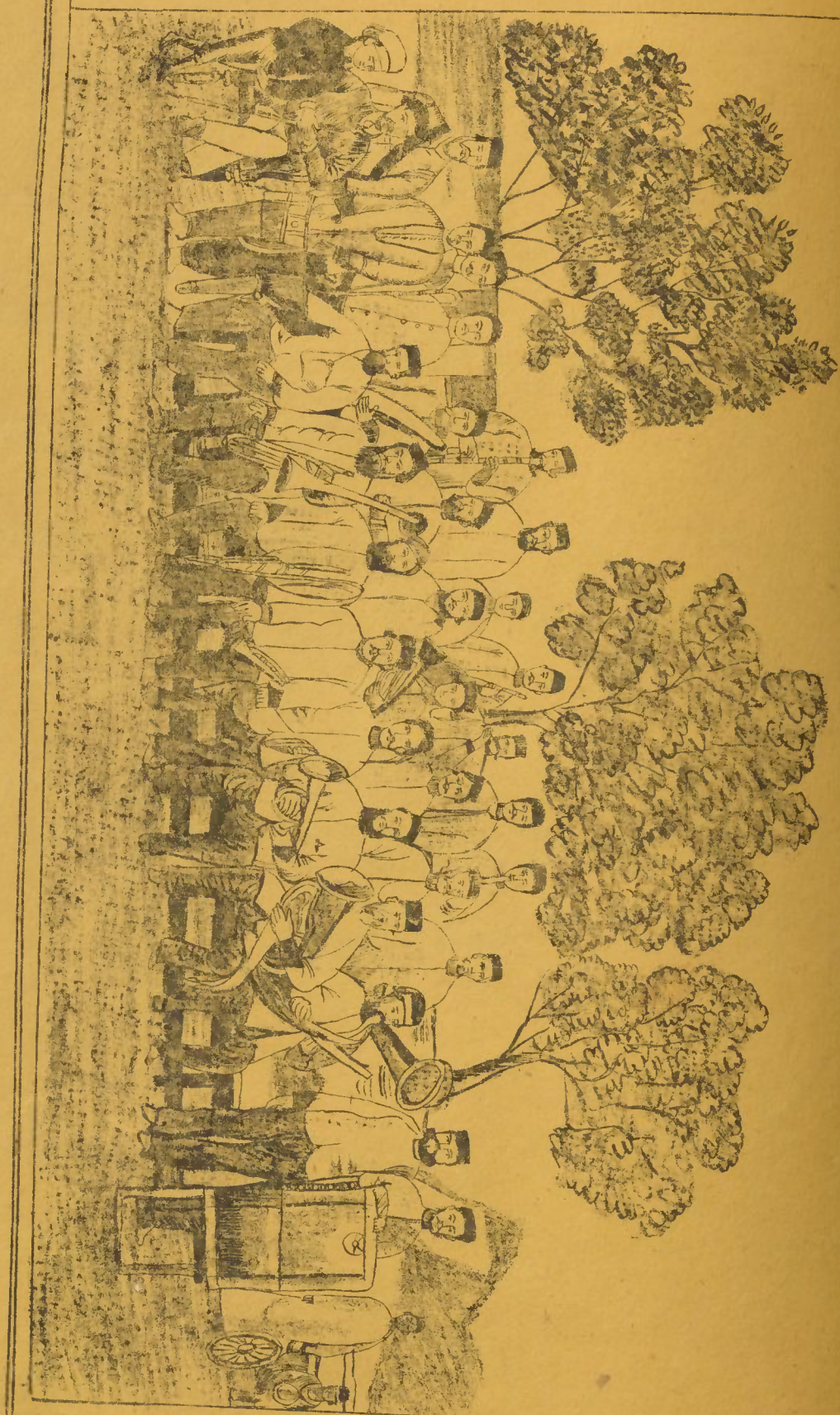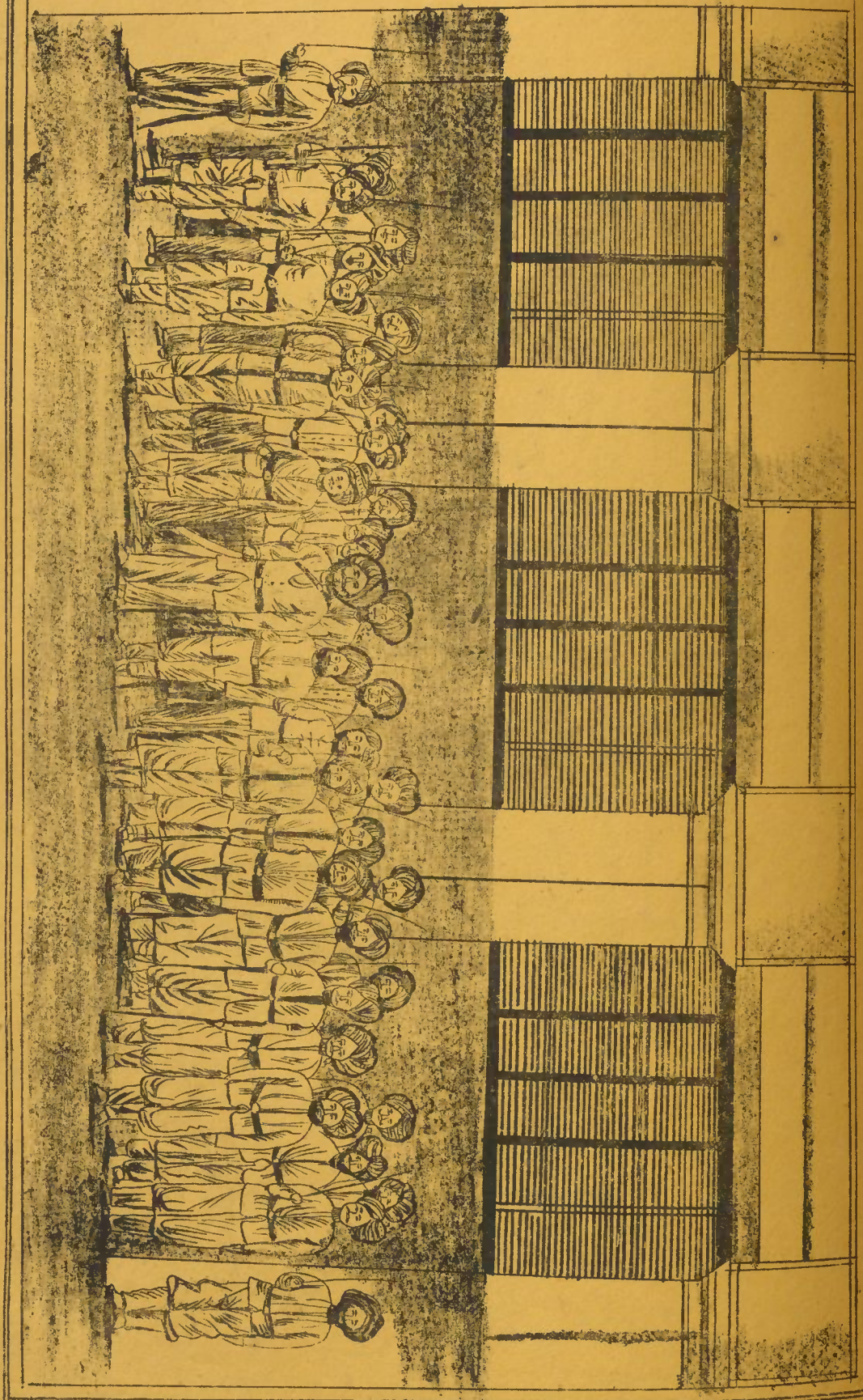
دروازہ مسجد اکبری اجمیر شریف میں
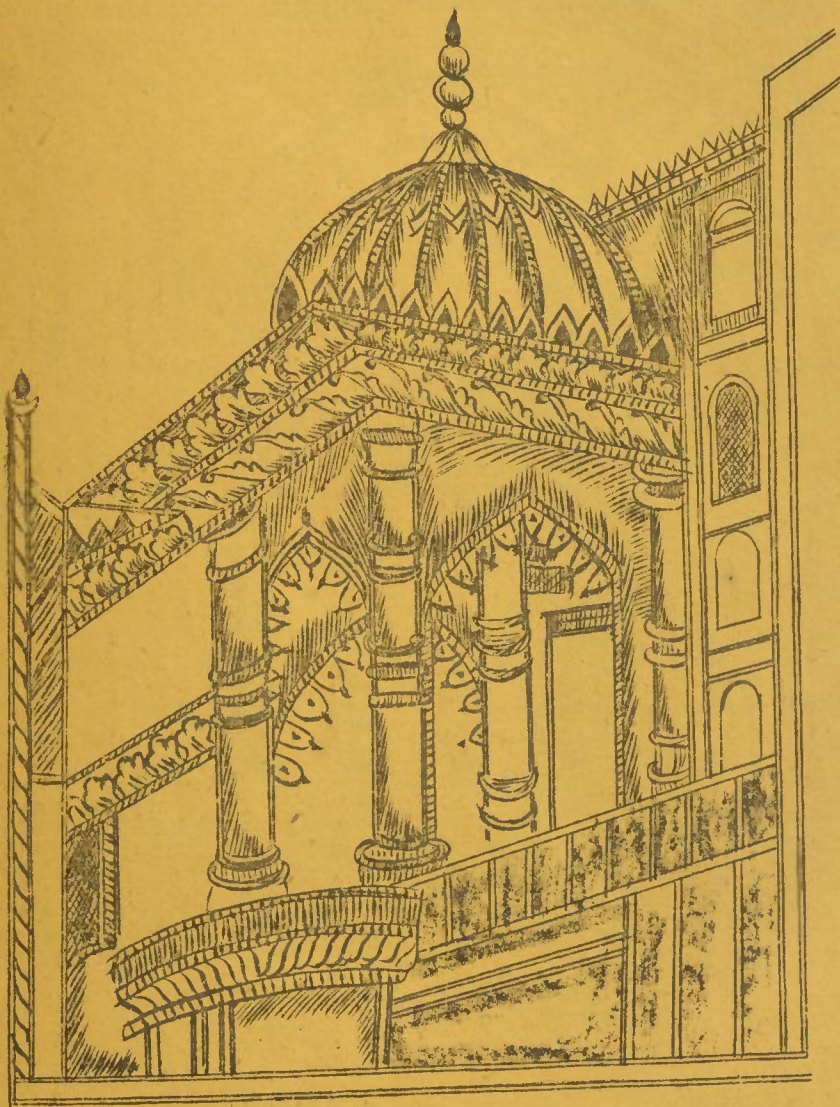
جینون کا مندر دہلی میں

درگاہ حضرت سید محمود بہار متصل دہلی

بیبیسا کا برانڈا
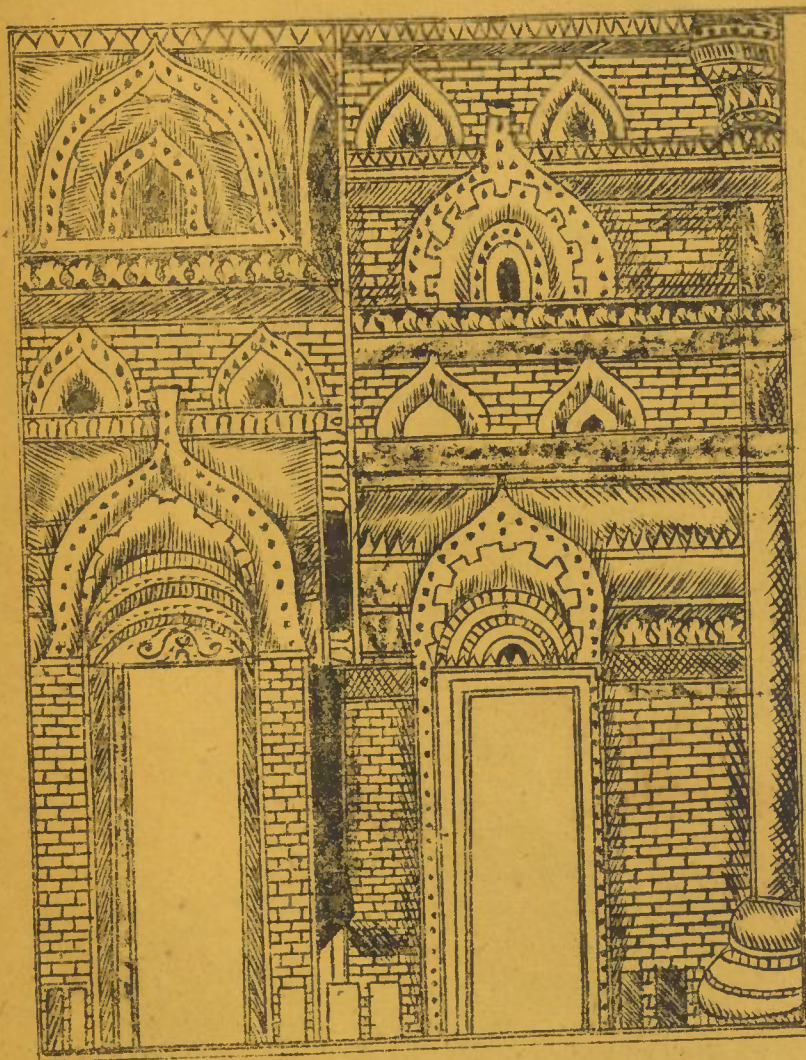
جامع مسجد شاہجہانی دہلی میں قلعہ کے سامنے ہو
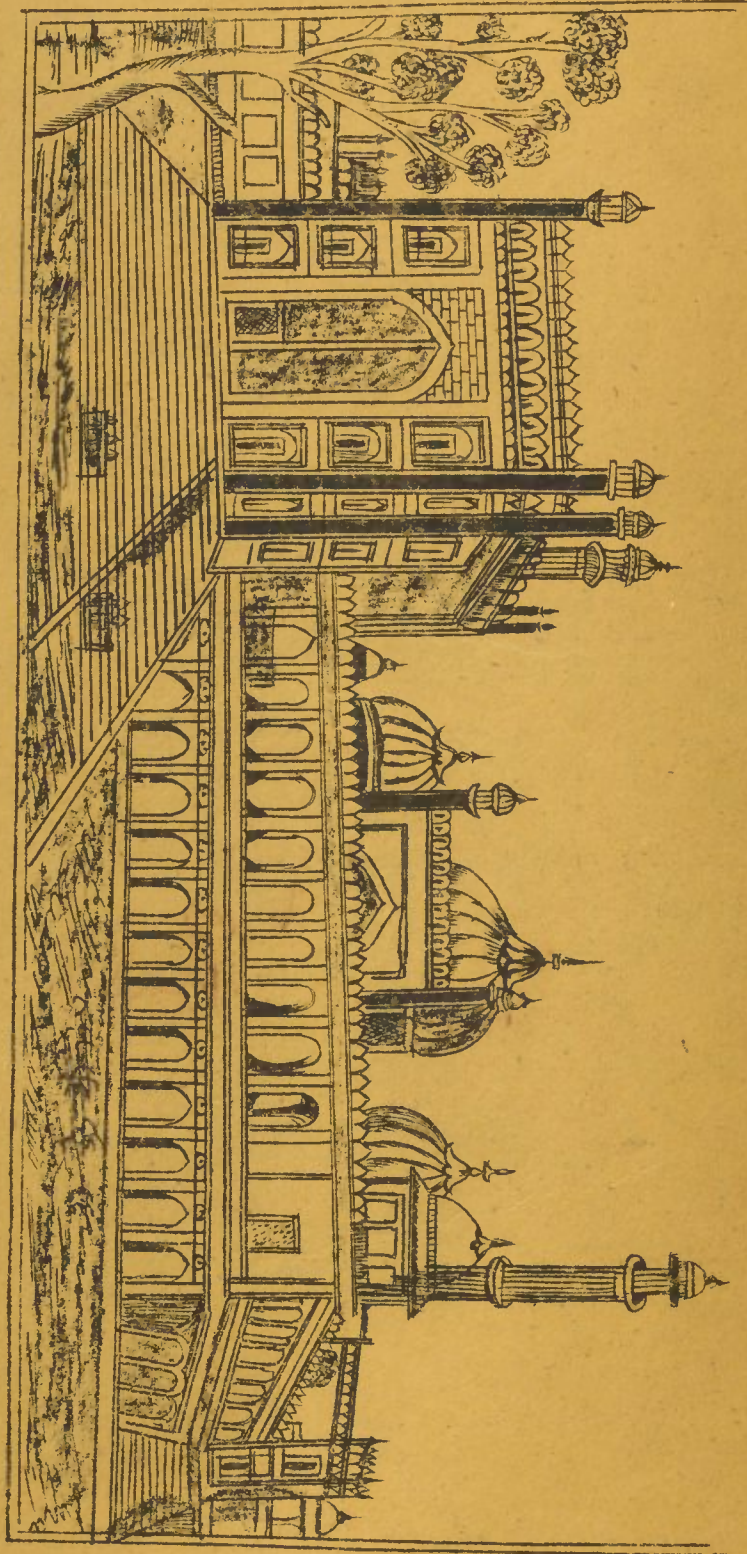
فتح پور سیکری کا دکھنی دروازہ
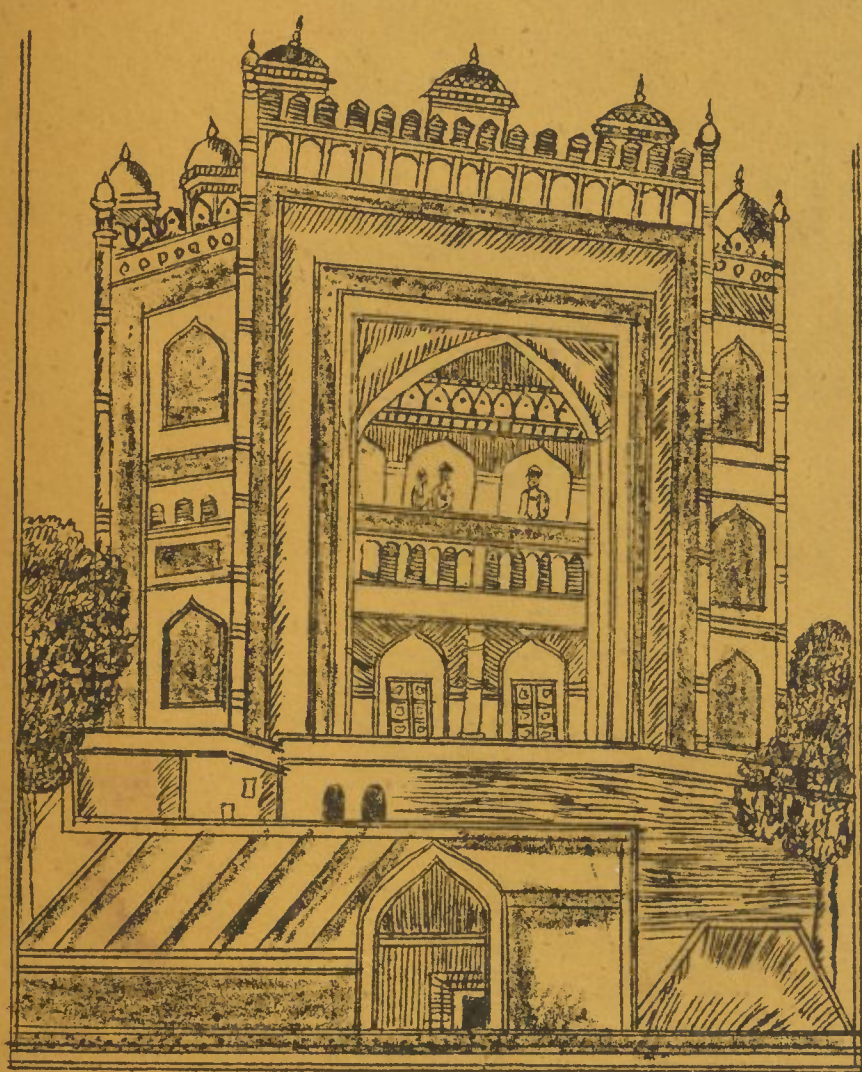
باولی درگاہ حضرت نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ واقع دہلی
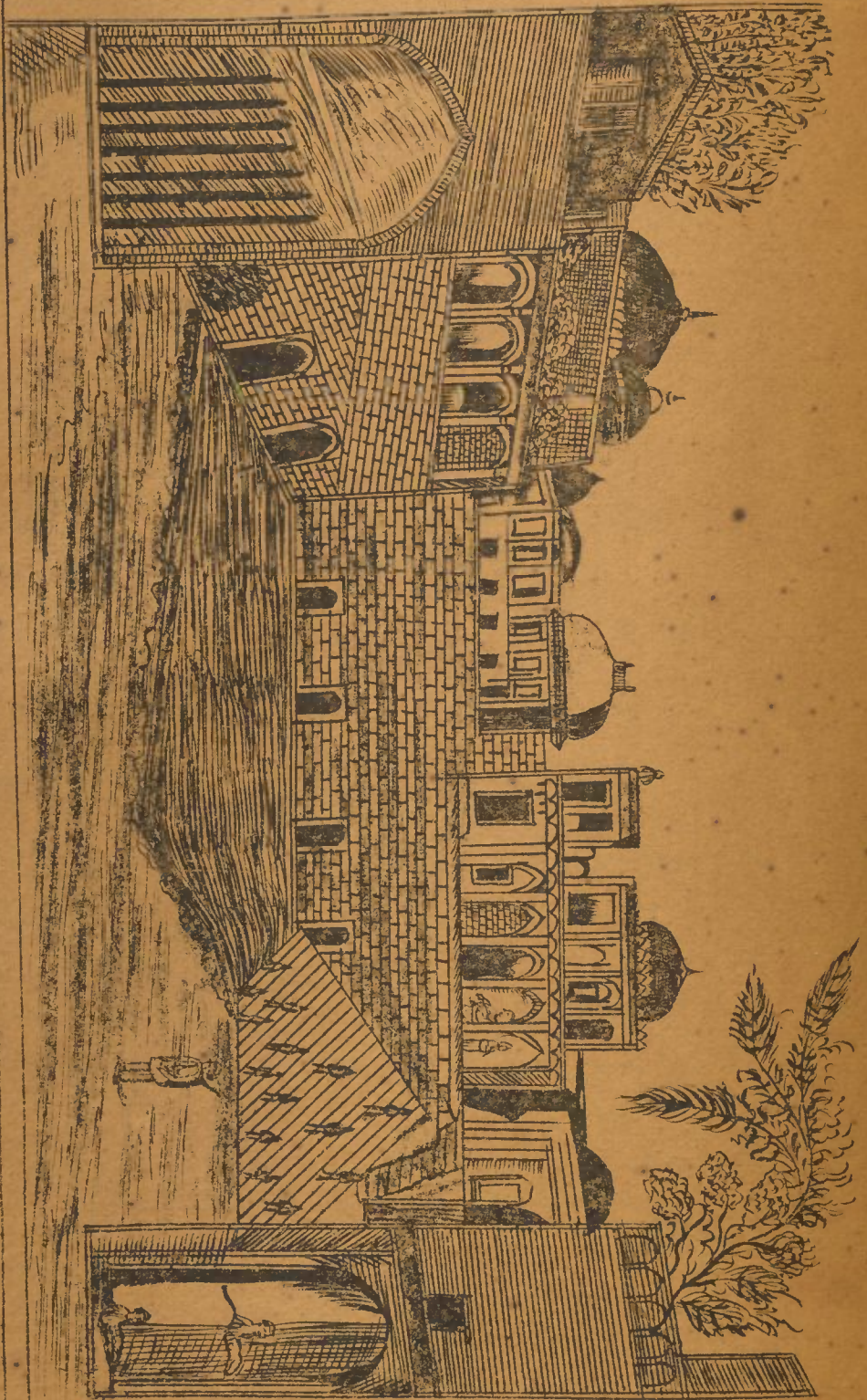
درگاہ حضرت سلطان نظام الدین اولیا قریب دہلی
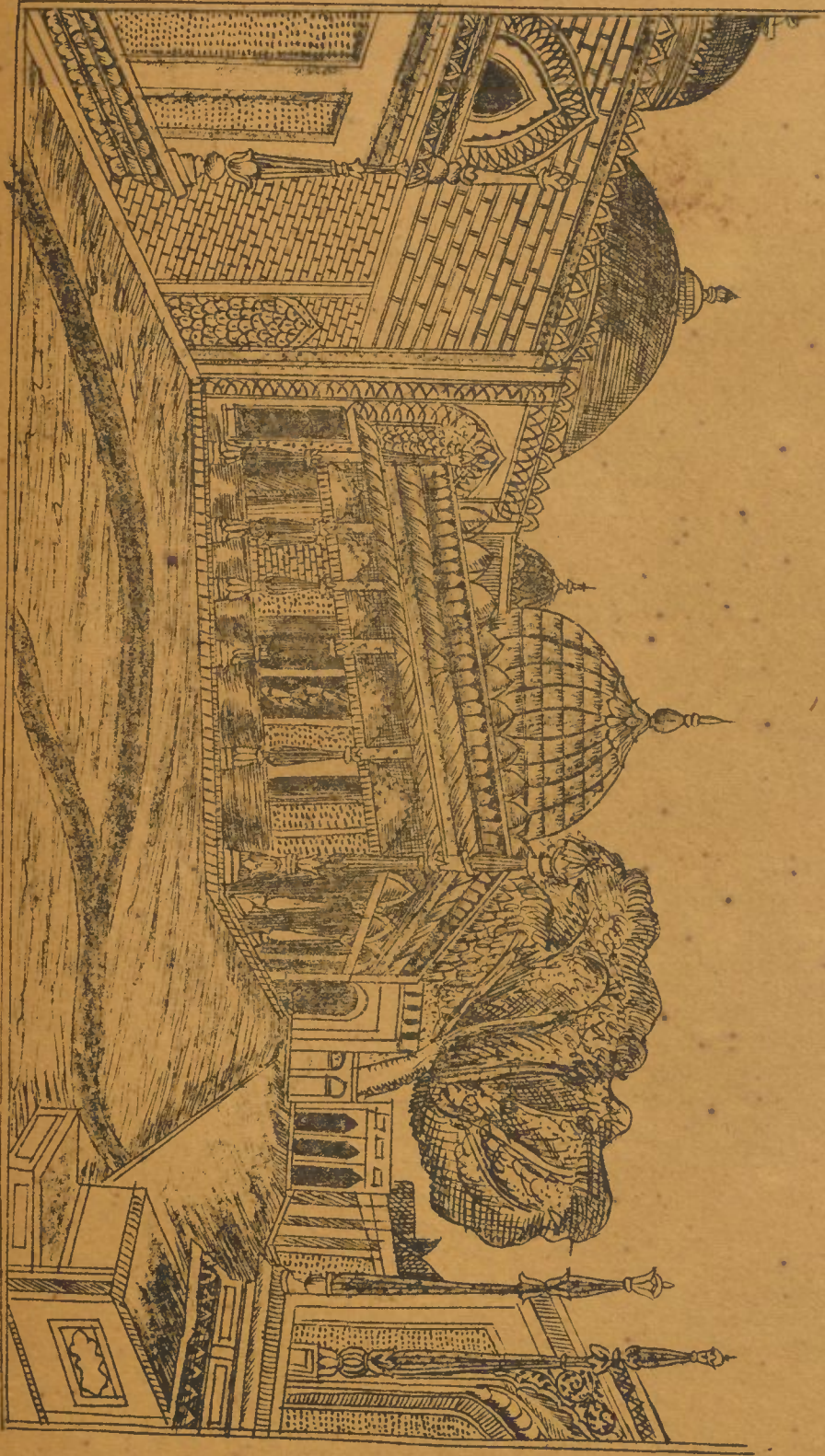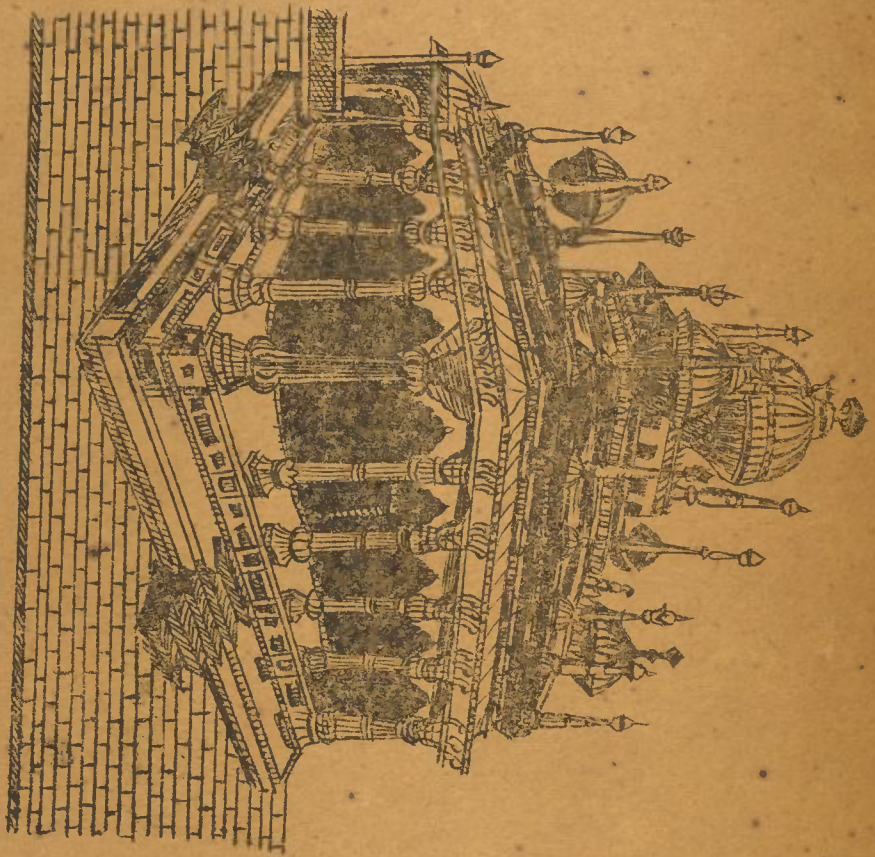
مقبرہ نواب جوناگڈھ

مسجد شاہ ہمدانی سری نگر میں

جوگ مایا متصل لاٹھ قطب صاحب کے ہے

سجرتھ پور کا مندر
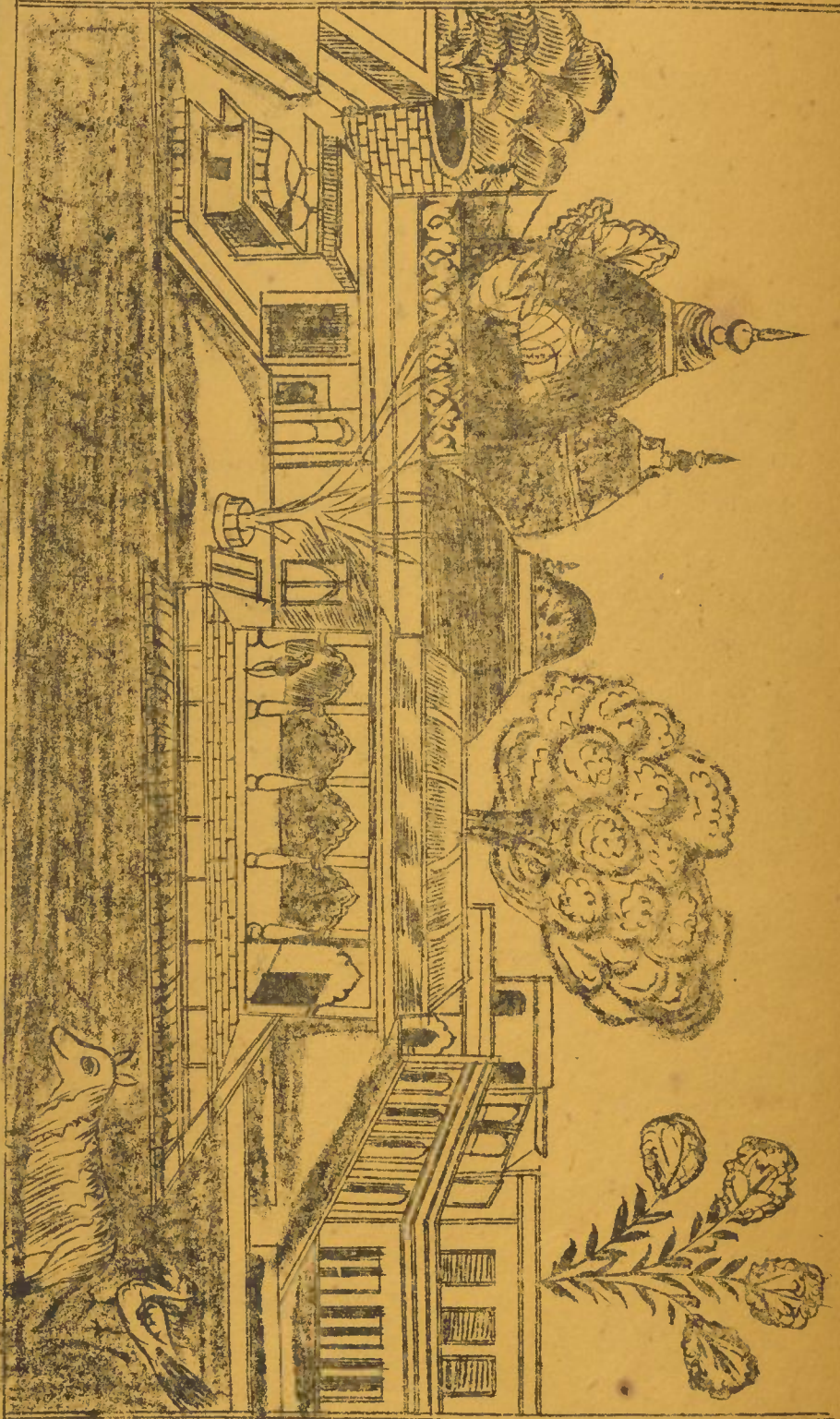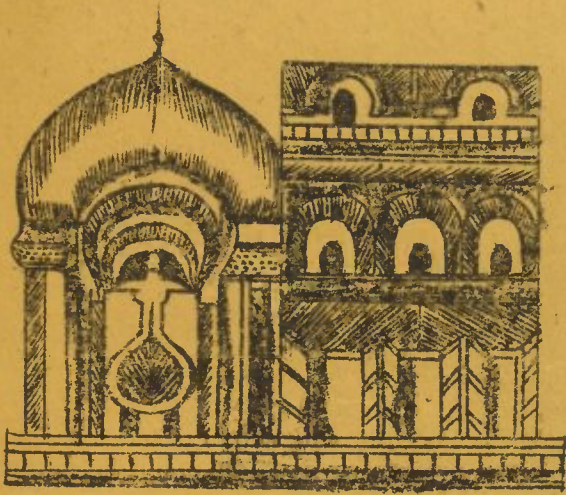
درگاہ حضرت سید حسین رسول نما دہلی مین ہے
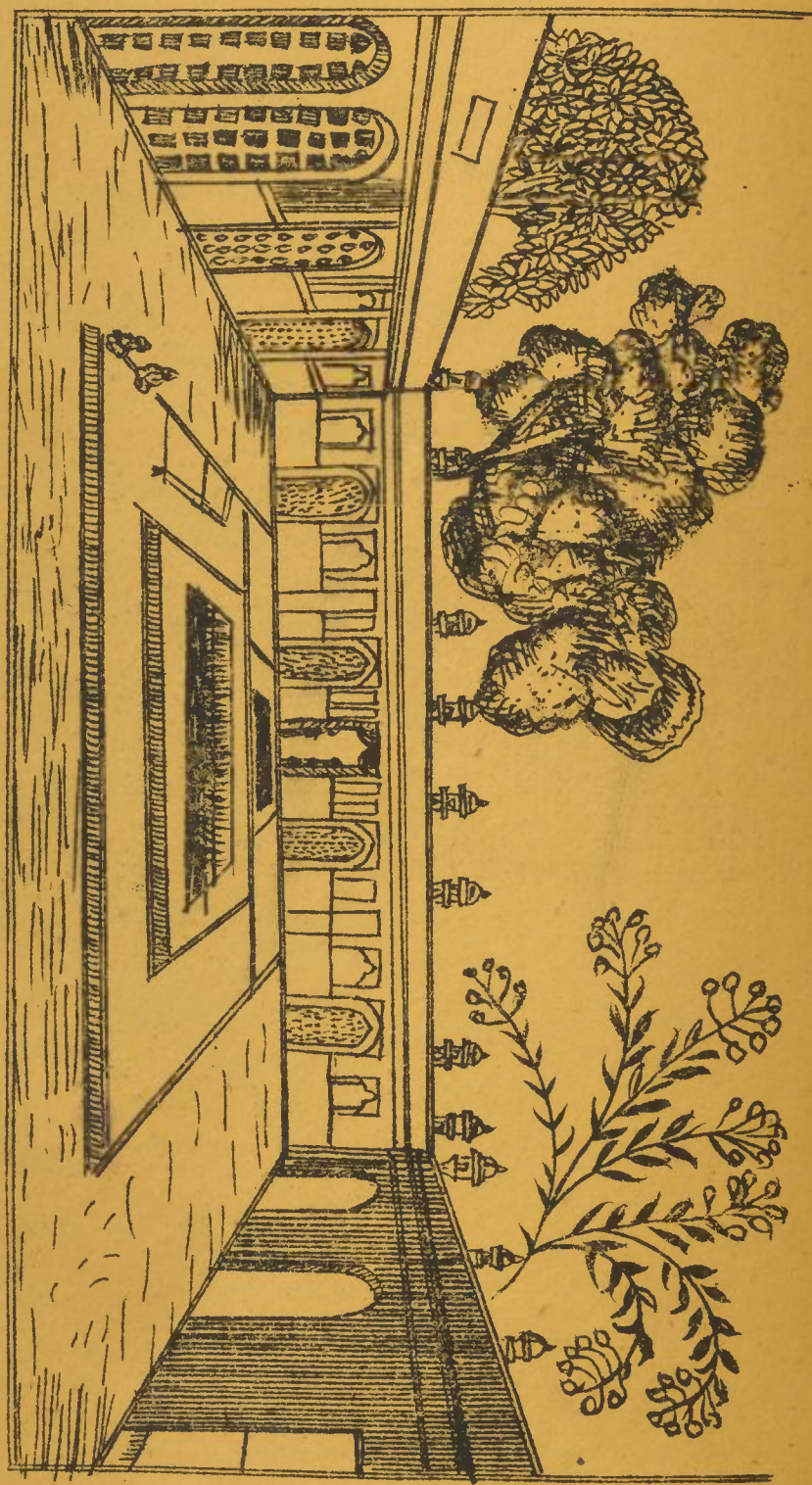
مقبرہ حضرت محمد غوث گوالیری
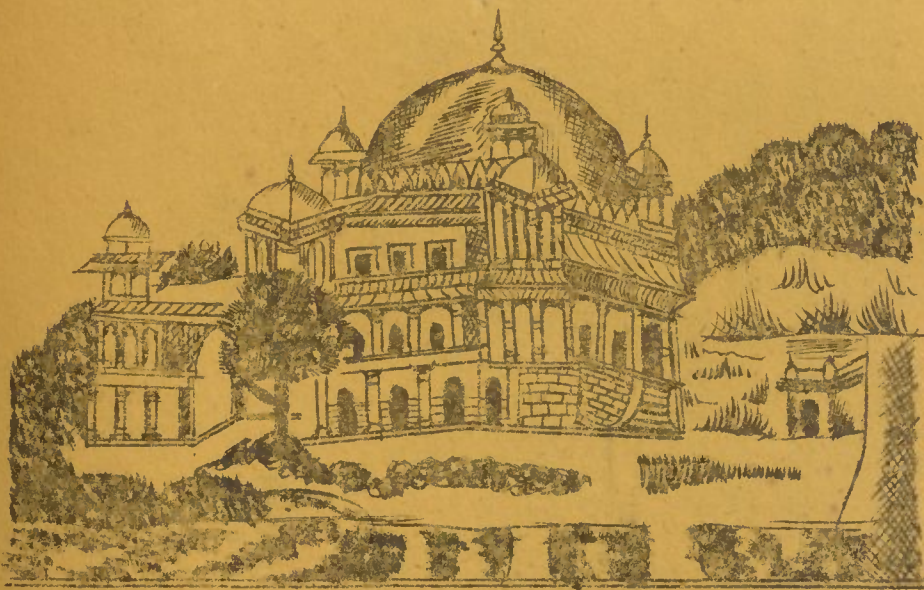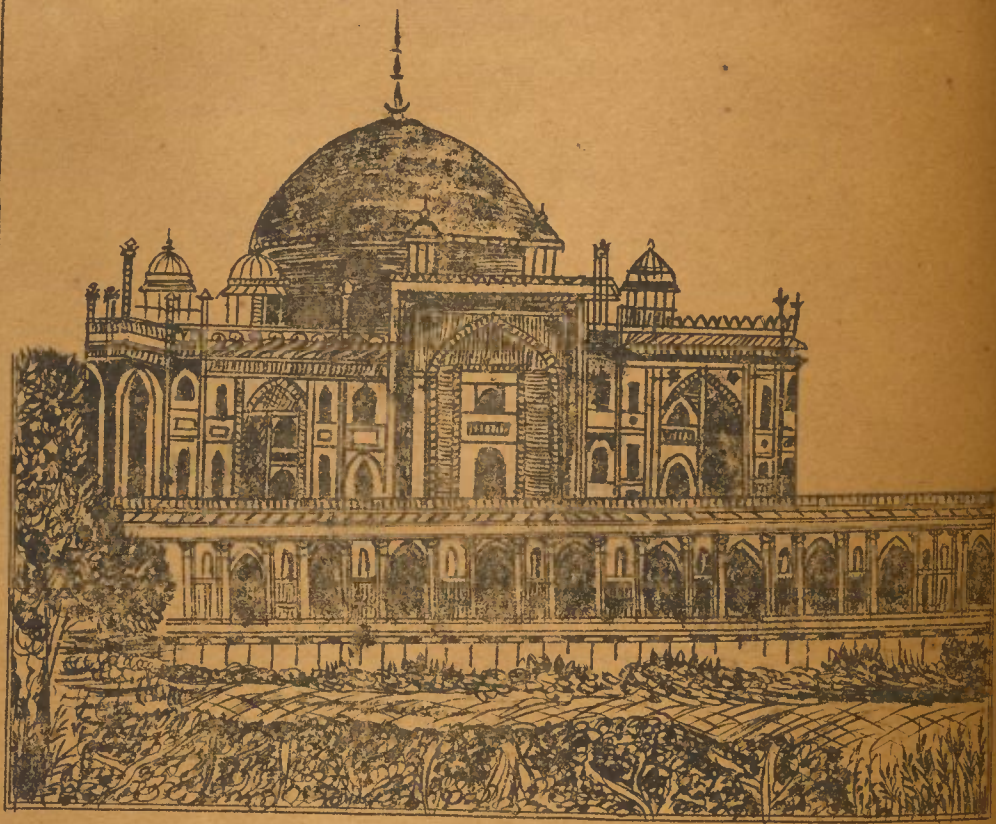
مقبرۂ حضرت ہمایون بادشاہ

پرسوناتھہ کا مندر کچھوا مین ہی

مقبرہ ادہم خان بہلول قطب صاحب مین

کوہ ہمالہ
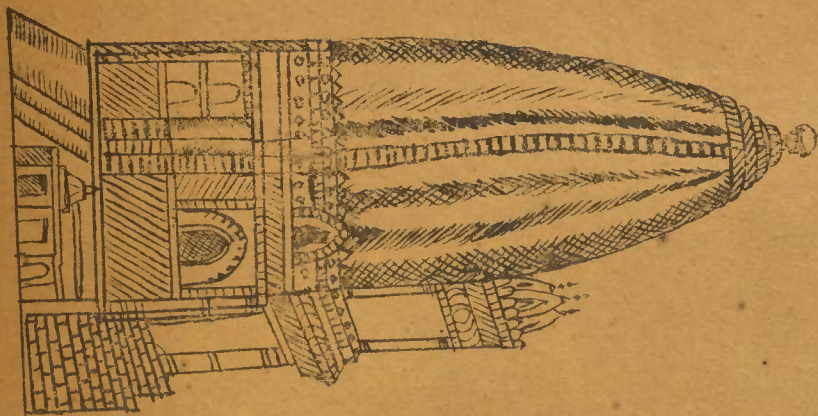
درگاہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ بیرون دہلی
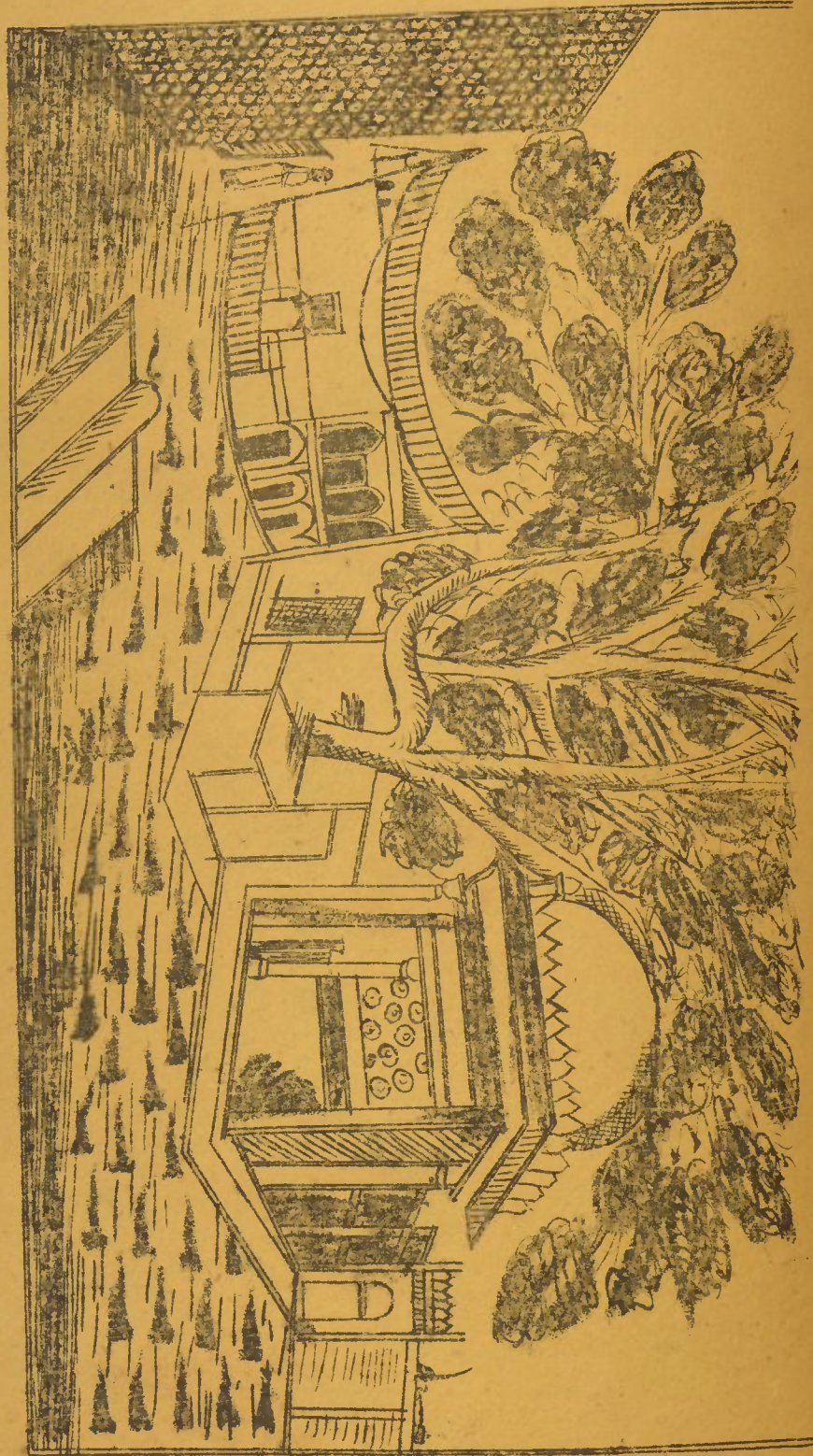
درگاہ حضرت روشن چراغ دہلی صاحب
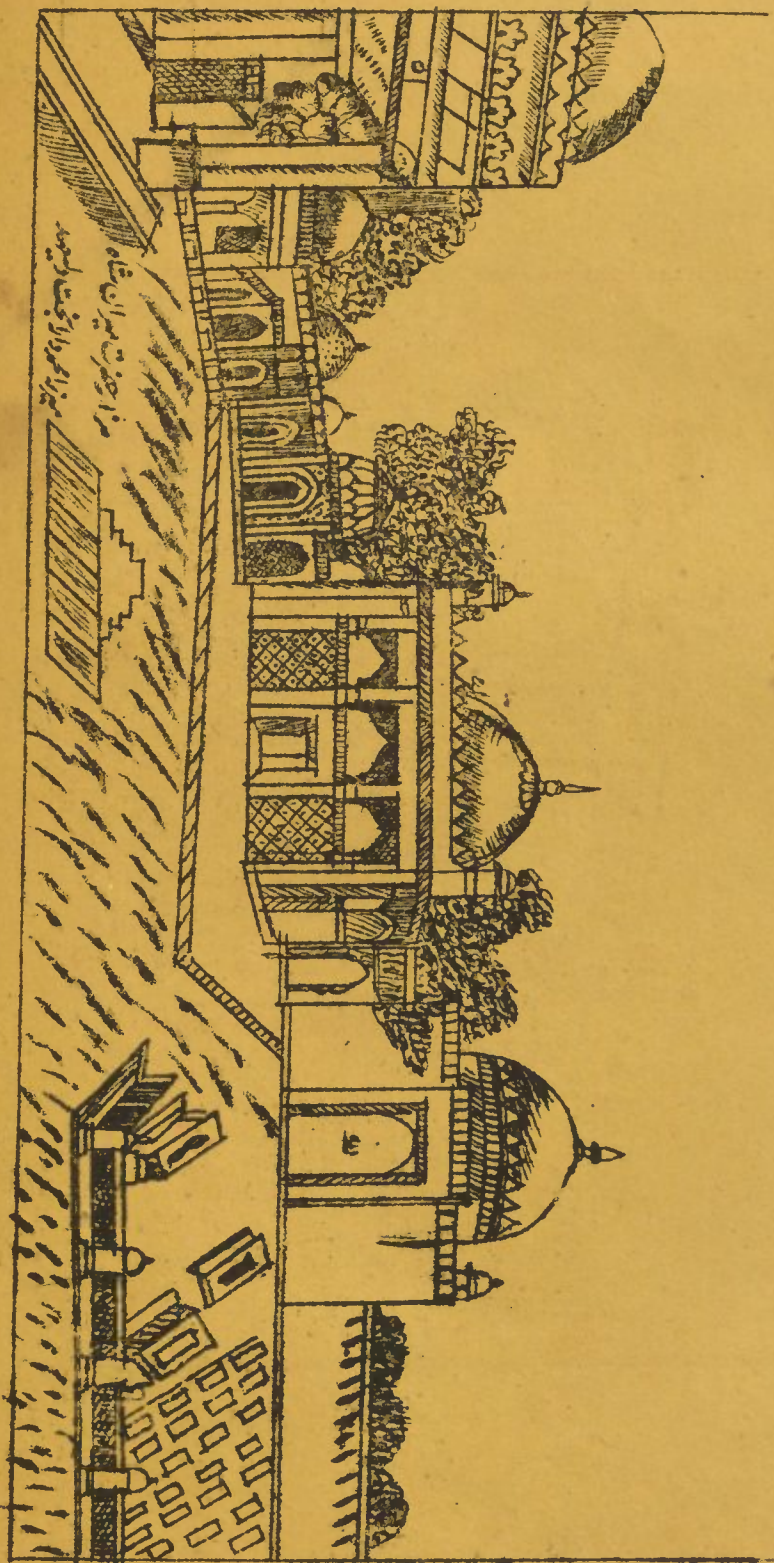
ضیاوان رام کا مندر پلونار وامین
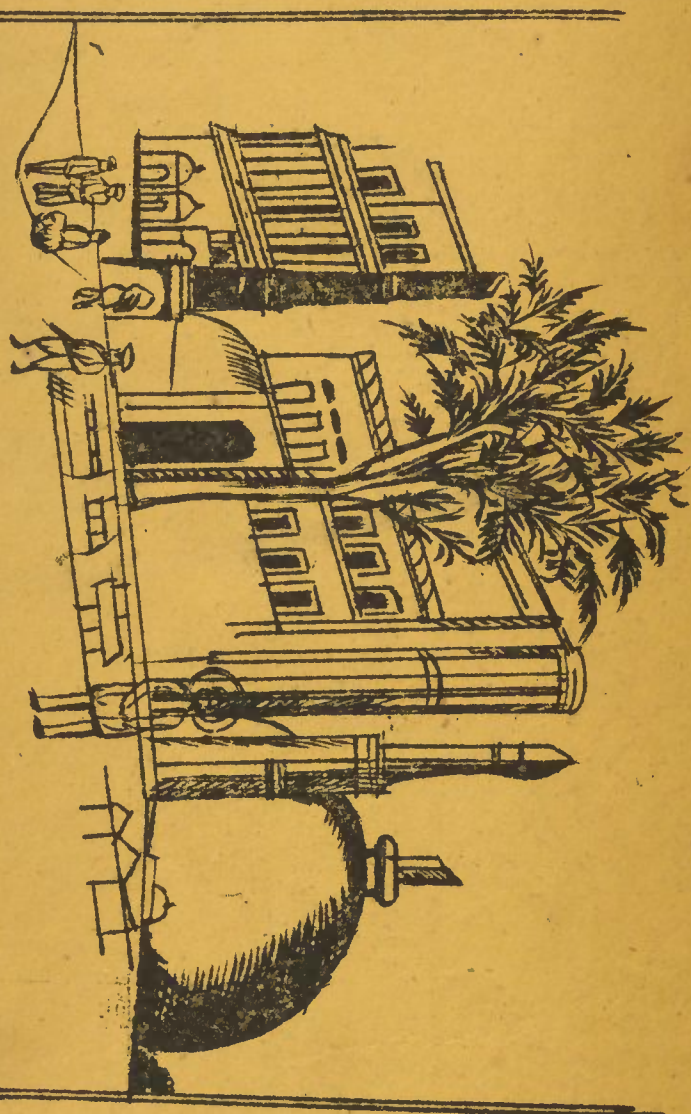
درگاہ قدم شریف دہلی کے باہر کی
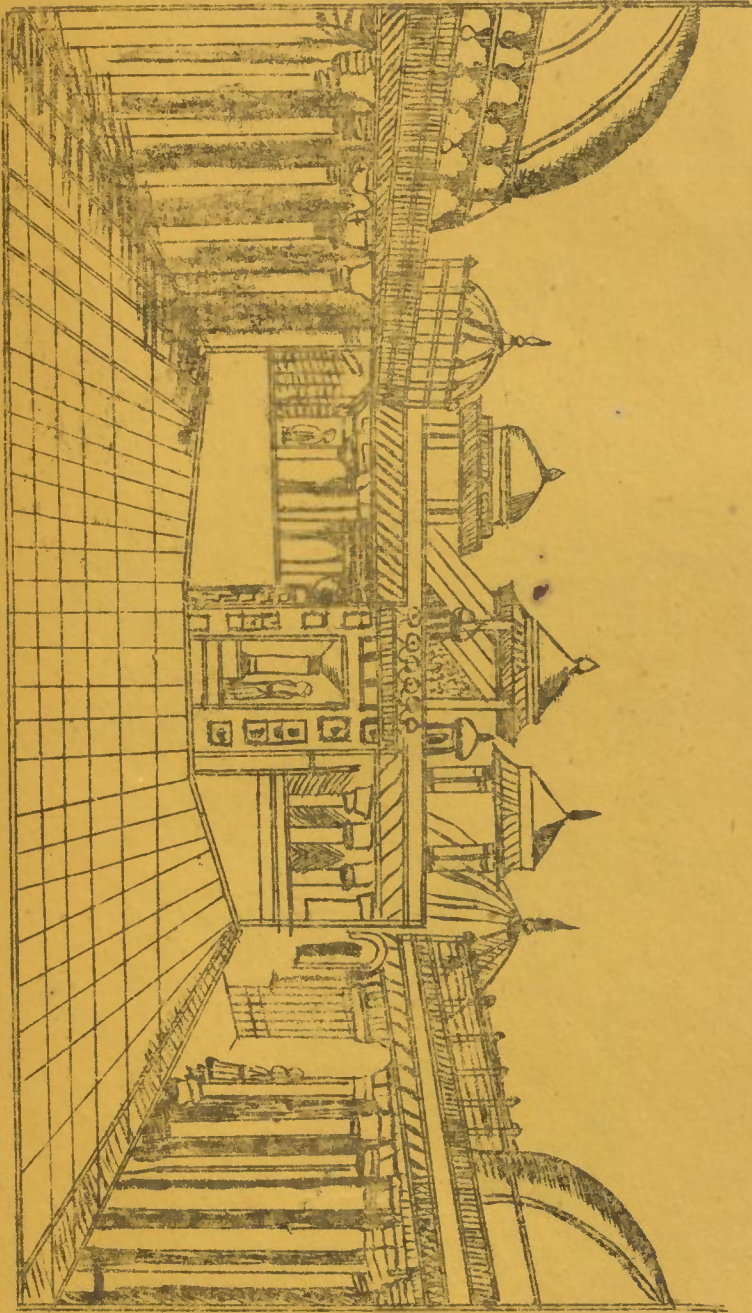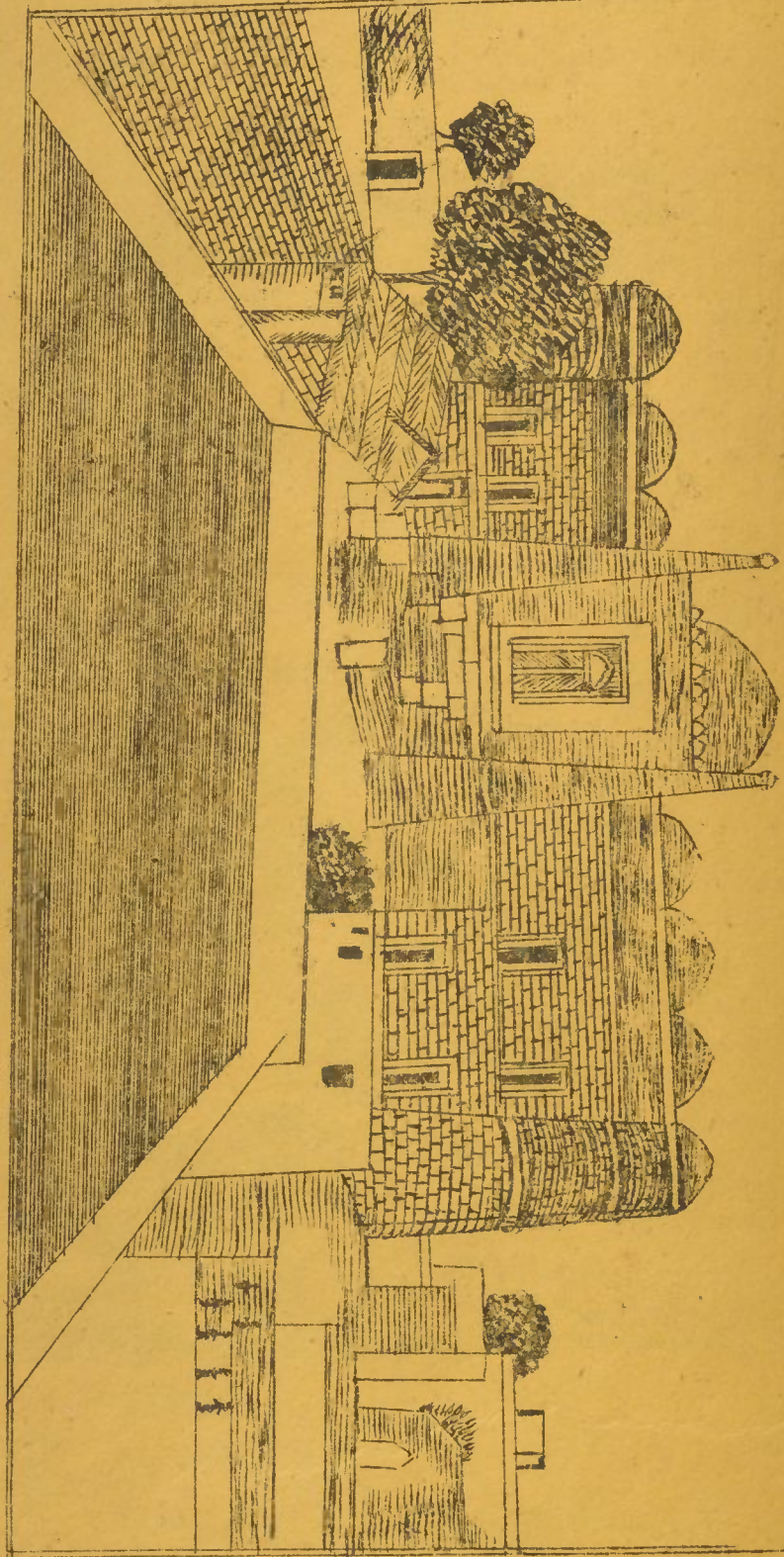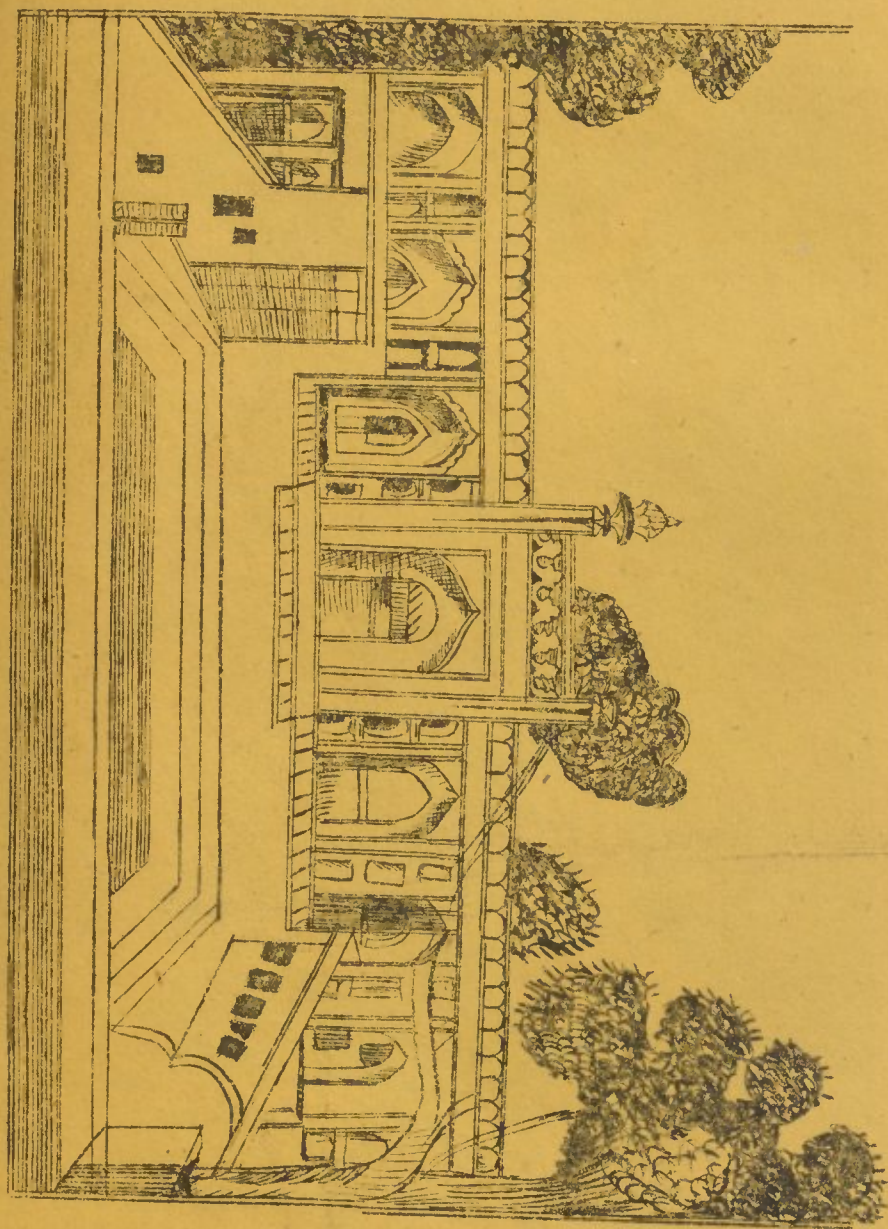
کالی مسجد دہلی کے اندر ہے

مسجد پنجابی کٹڑہ منہدم شدہ

دروازۂ محل شاہی قطب صاحبین

مسجد نواب شرف الدولہ اندرون دہلی
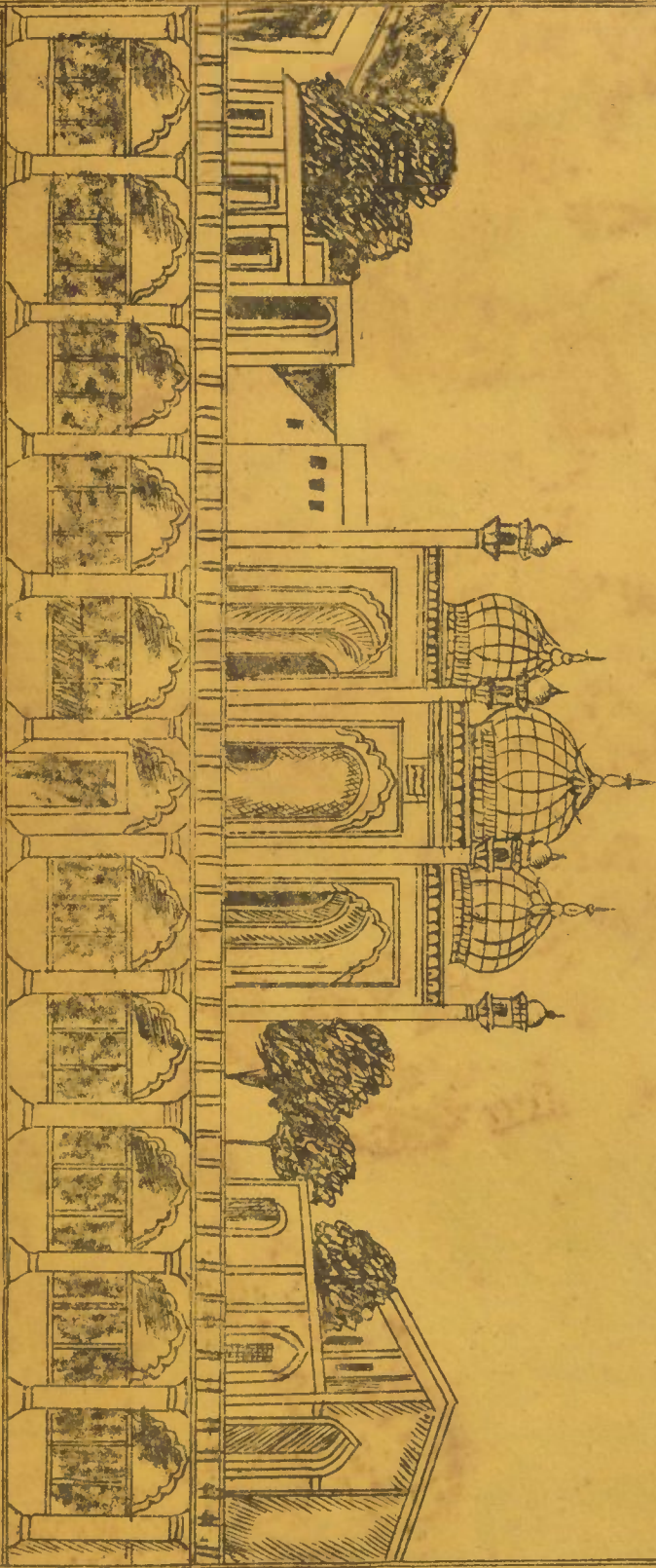
دروازہ مسجد شمس الدین التمش قطب صاحب سواد کہن دہلی

مسجد اکبرآبادی بیگم کا دہلی مین ہی

آکاس کا مندر لنکا میں

درگاہ امام ضامن قریب لاٹ کے
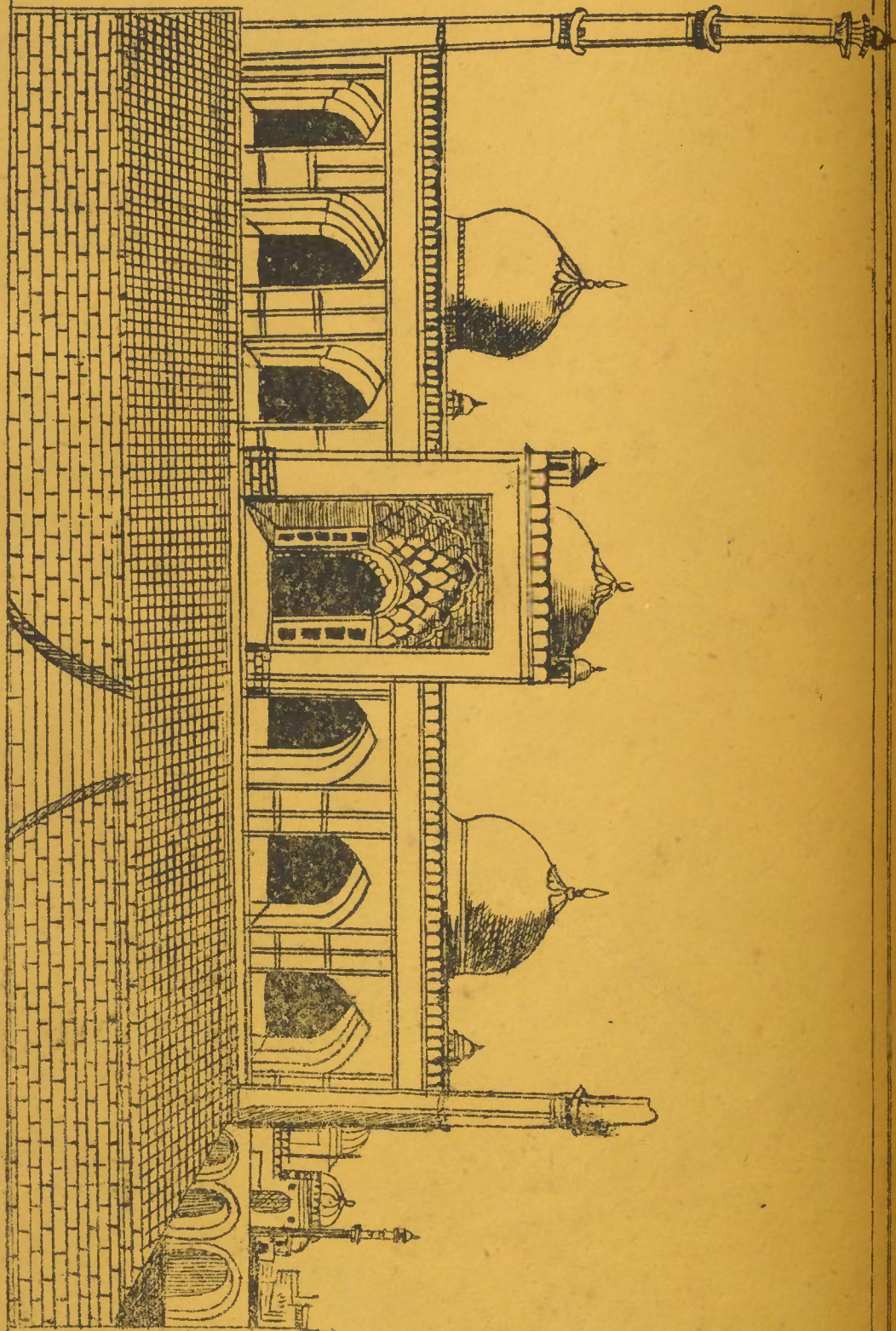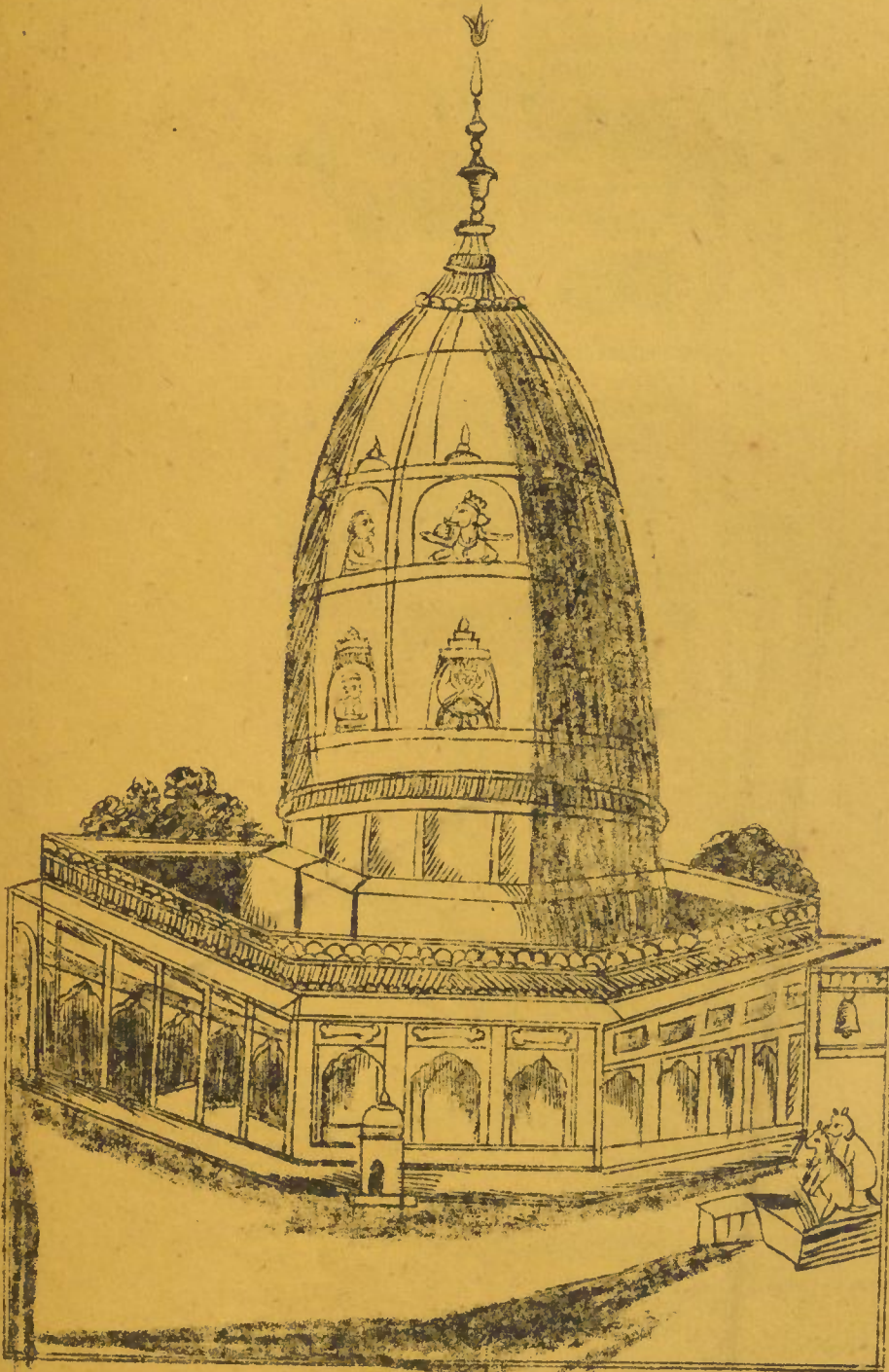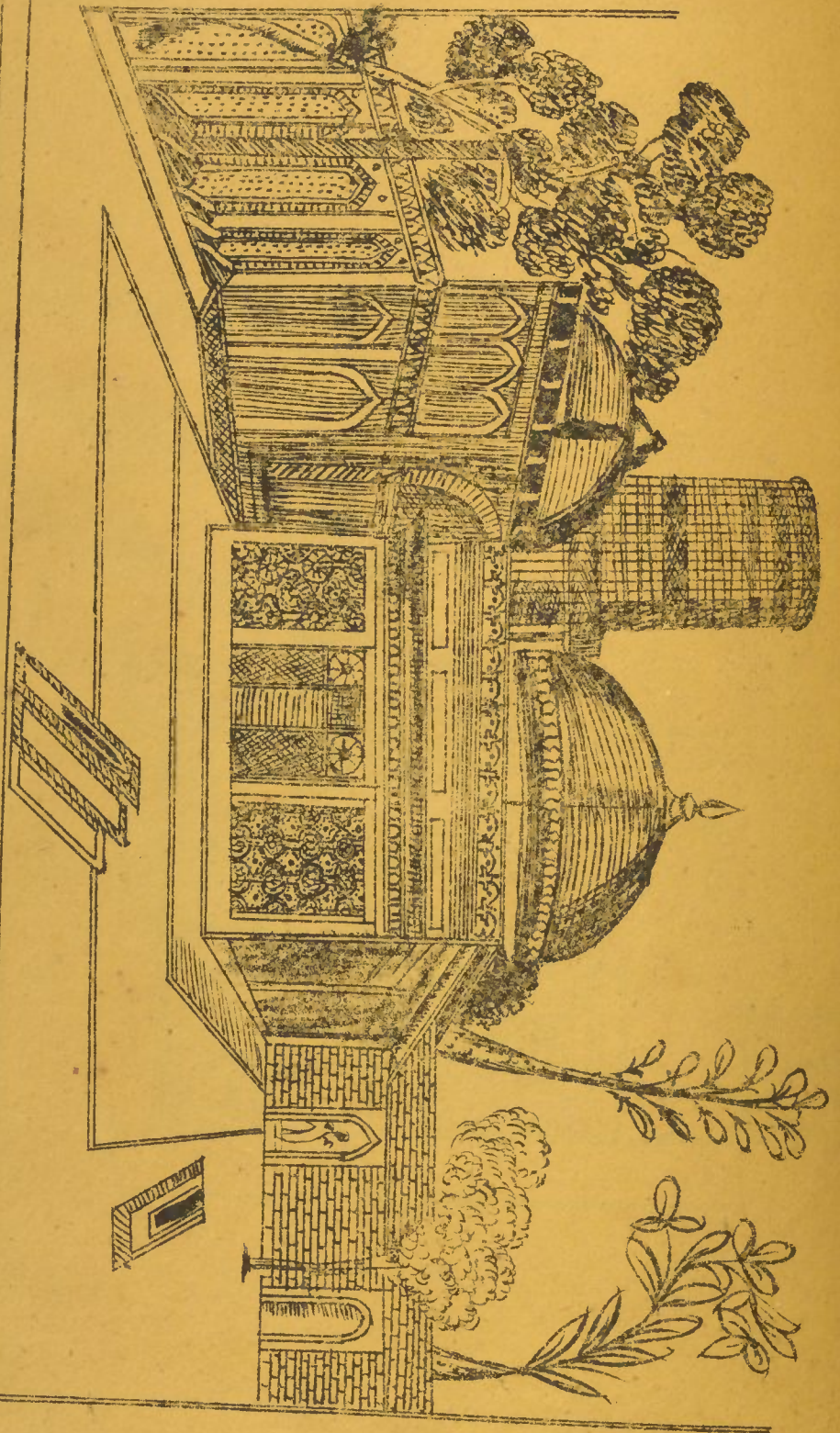
مقبرۂ محمود واقع بیجاپور

اکبرآباد کی موتی مسجد کا ایک رخ یہ ہی

دوسرا رخ تاج گنج کا
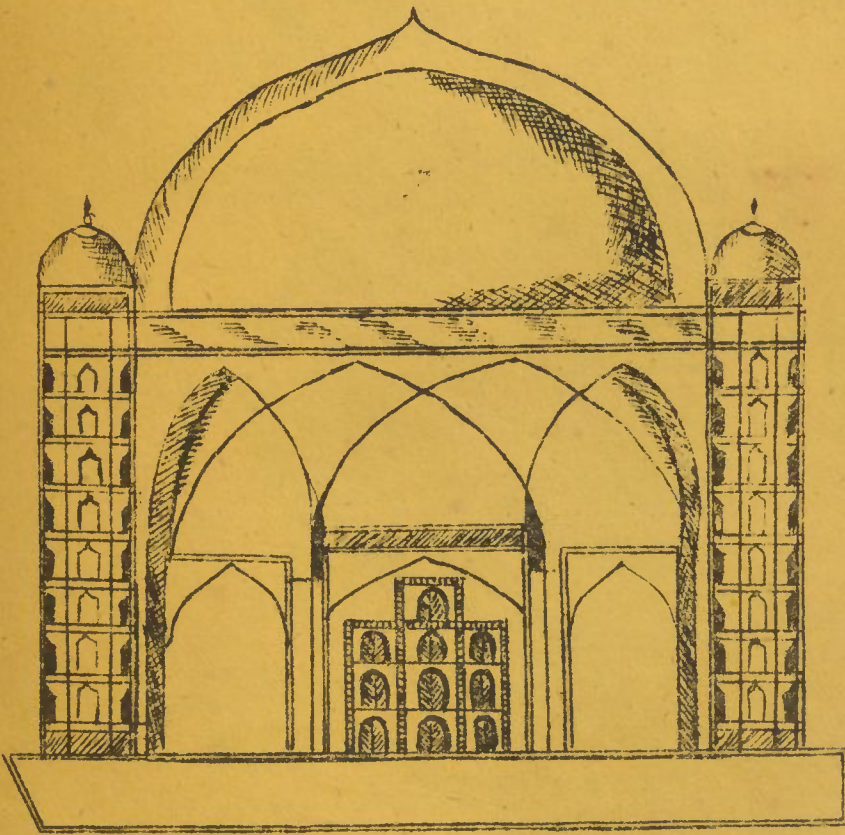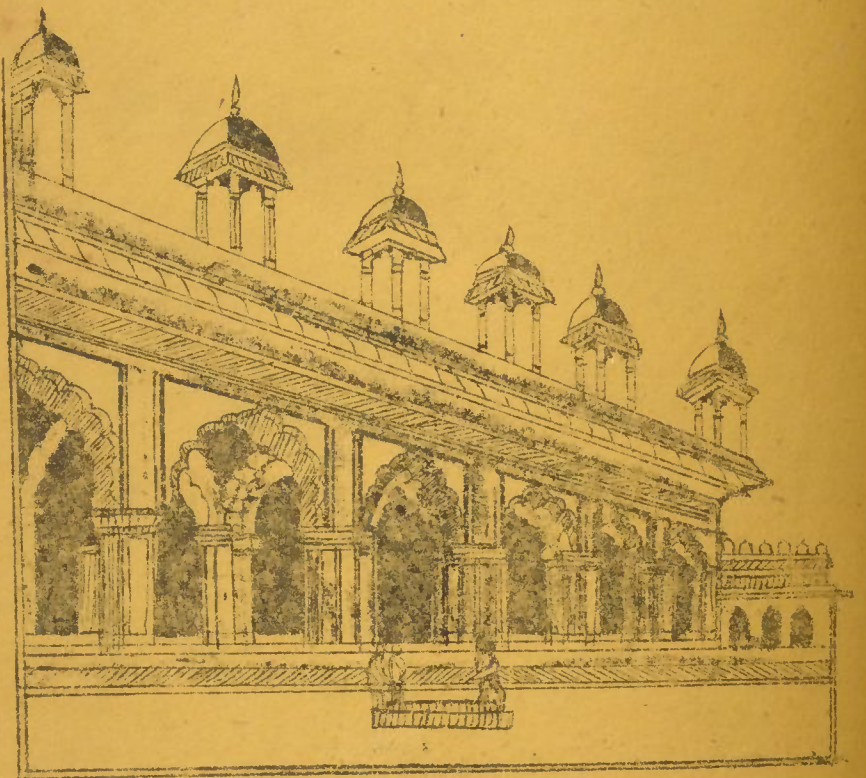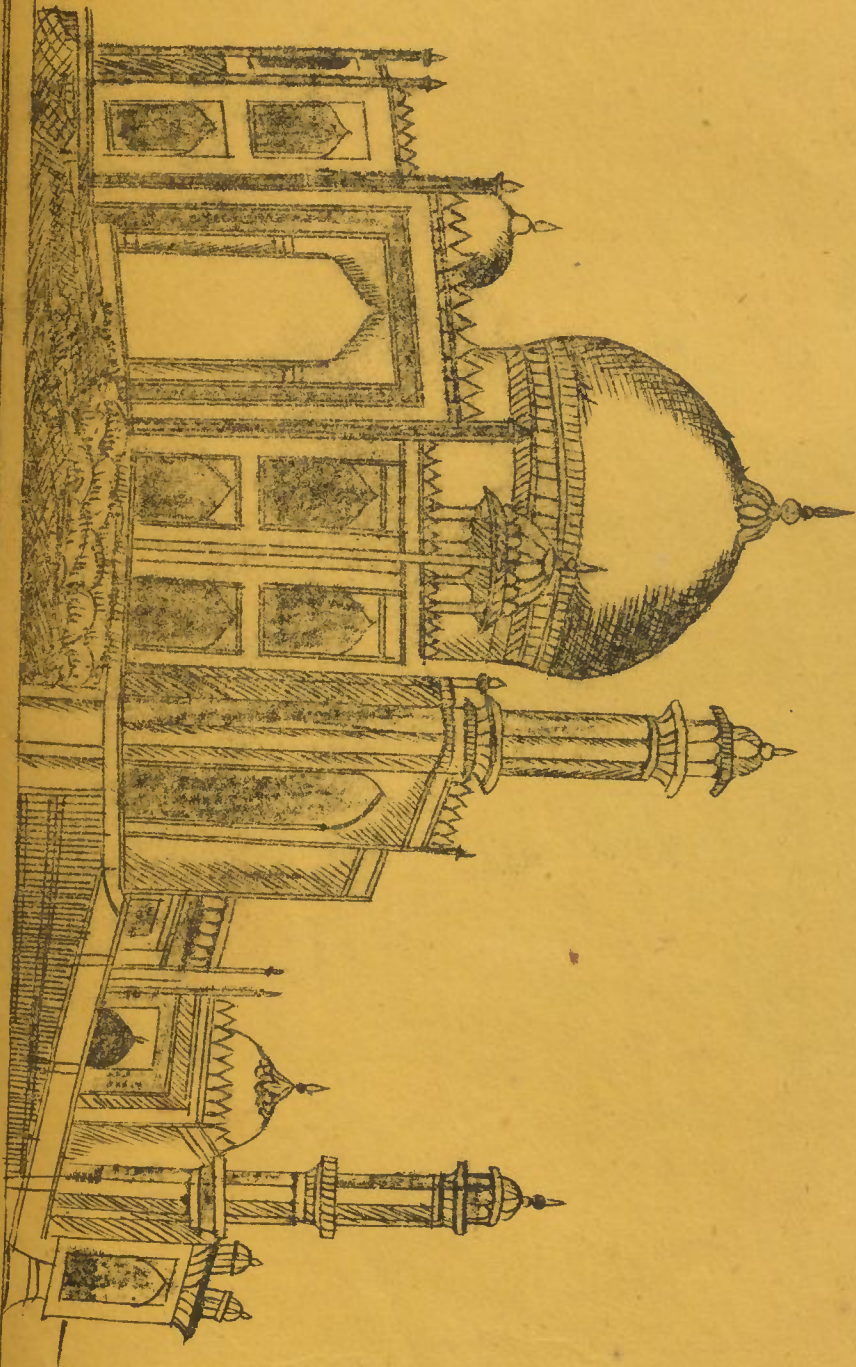
بستی باوڑی دہلی مین یہ ہی
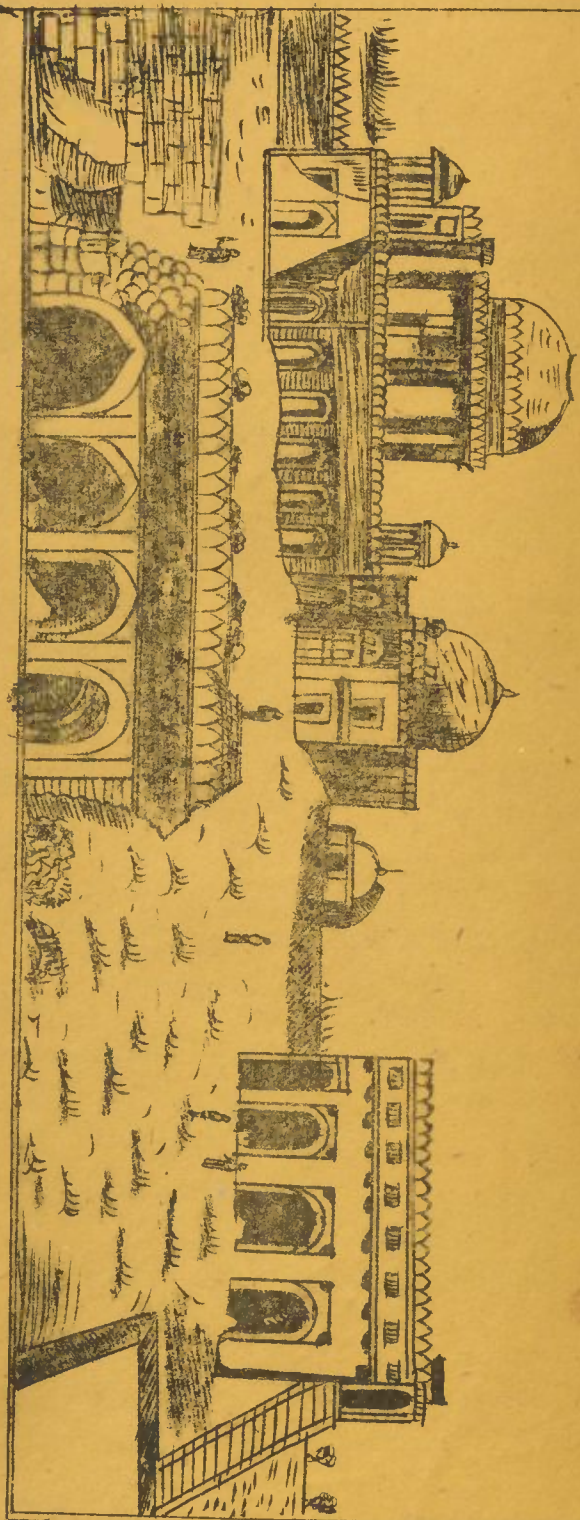
اچھا مکان مہرولی میں درگاہ قطب صاحب دہلی میں

مندر دیناج پور
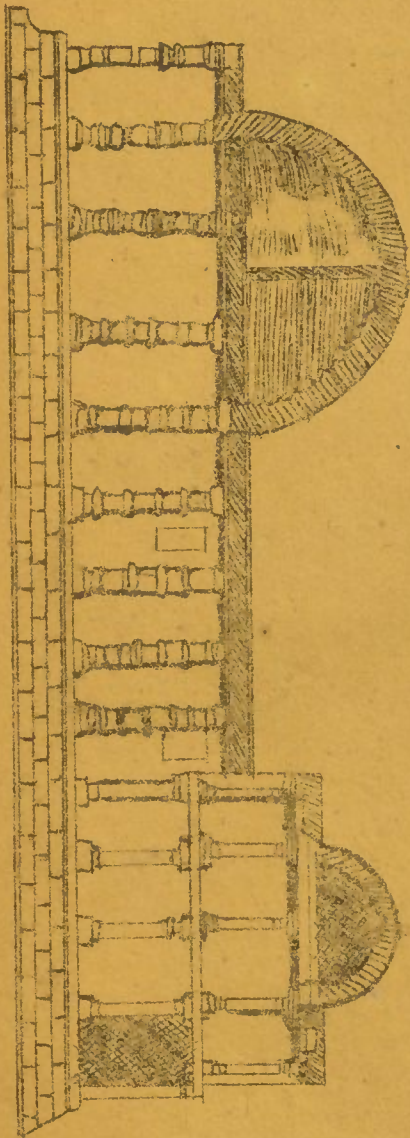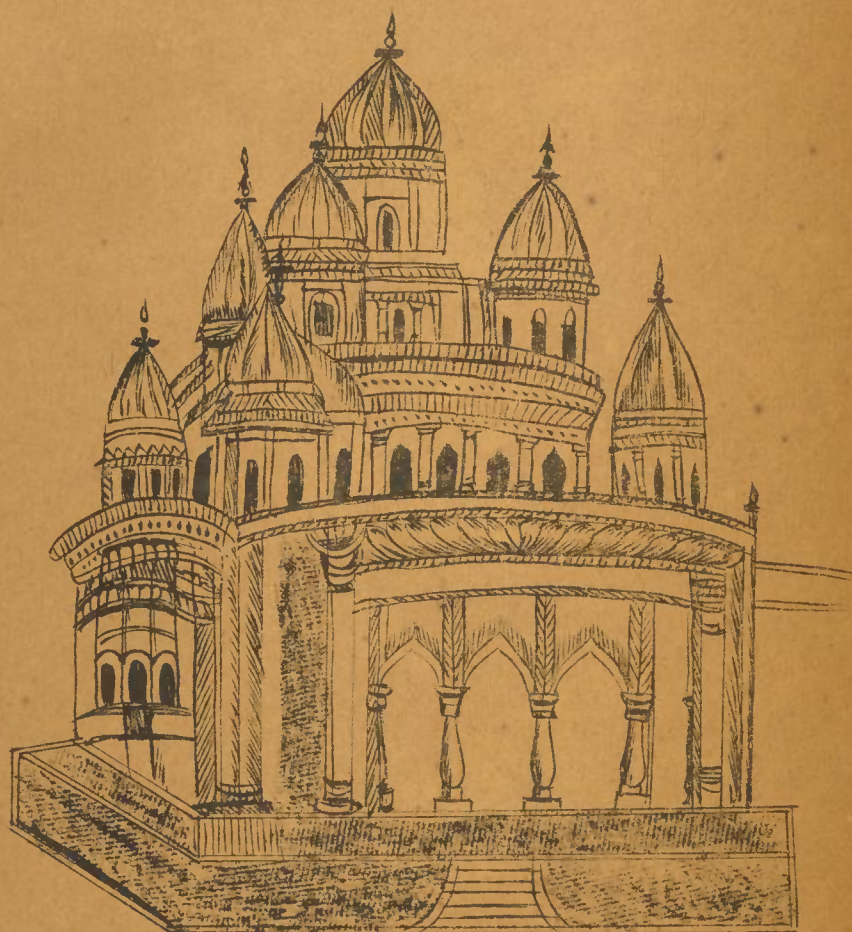
صدر دروازہ جونپور کی مسجد کا
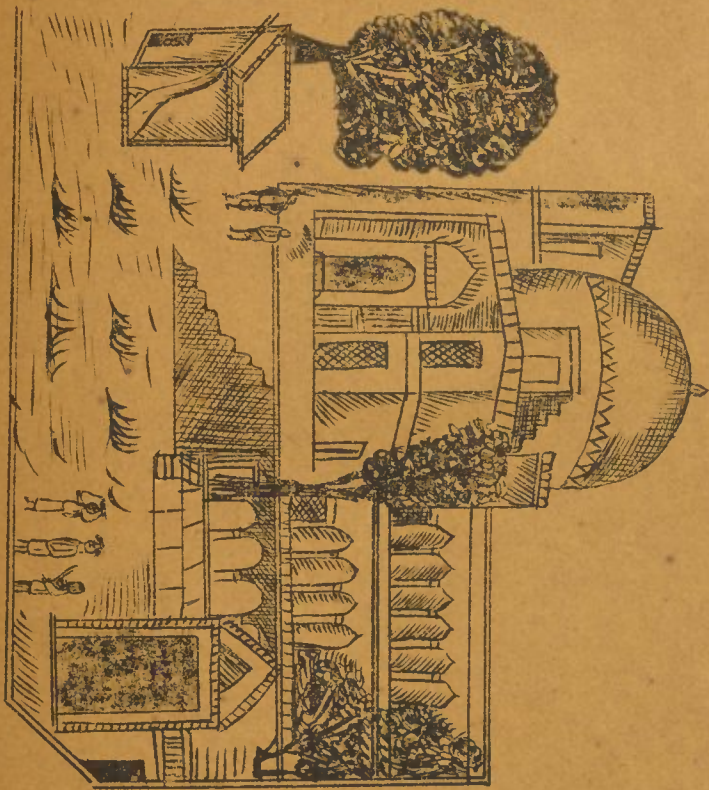
جامع مسجد بیجاپور

خضر کے گنبٹے دہلی سے باہر ہے

کوٹلہ فیروز شاہ قریب دہلی کے ہے

چھتری راجہ بختاور سنگھ الور میں
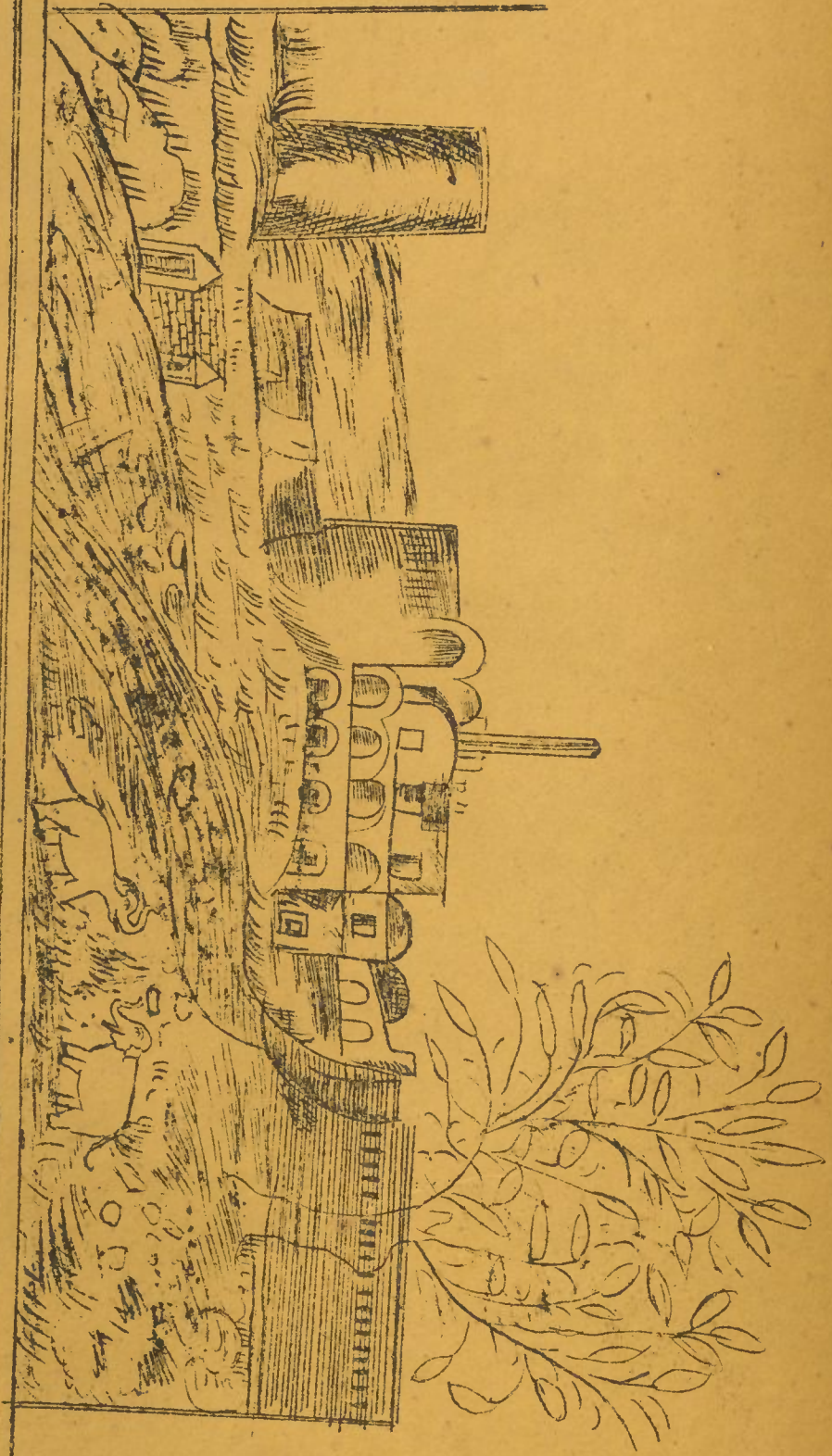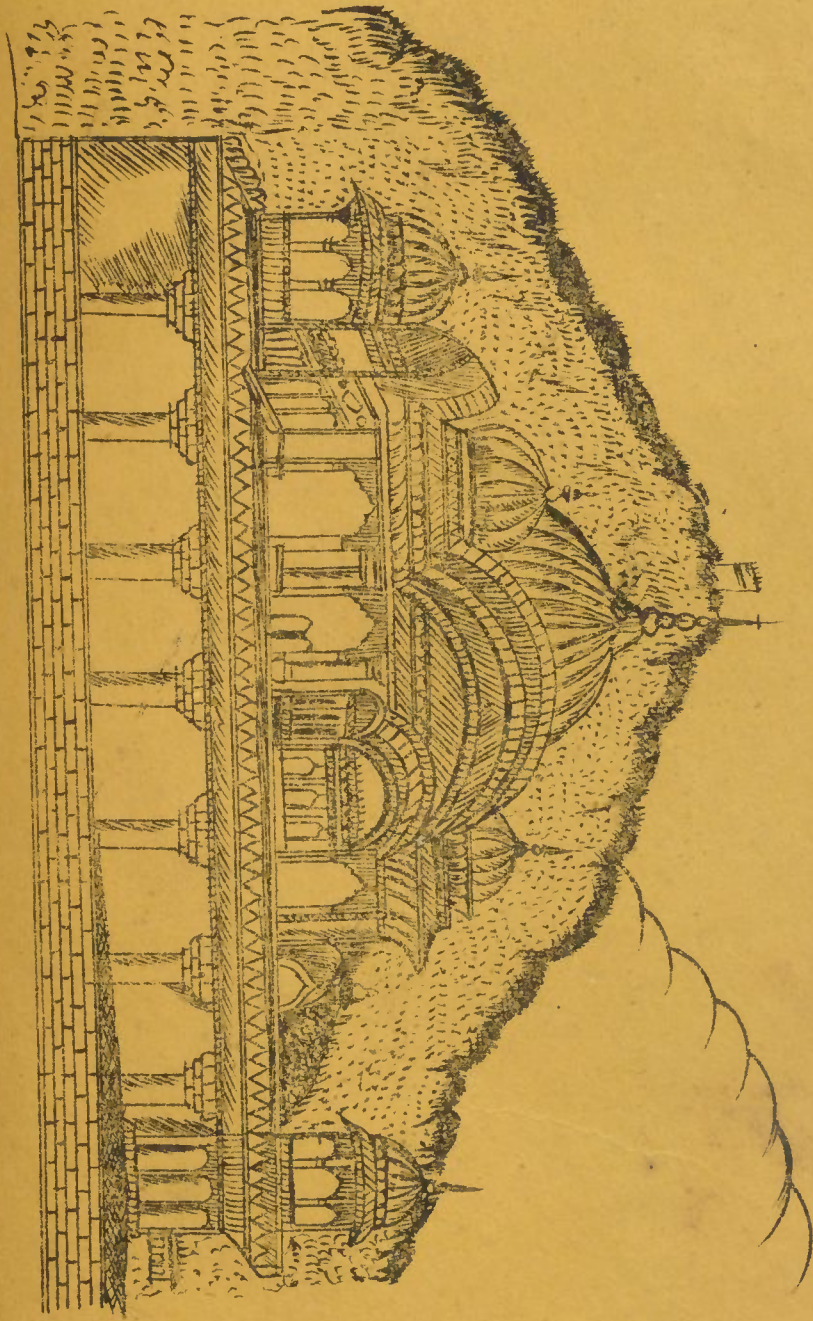
ستون آہنی قطب صاحب کے متصل
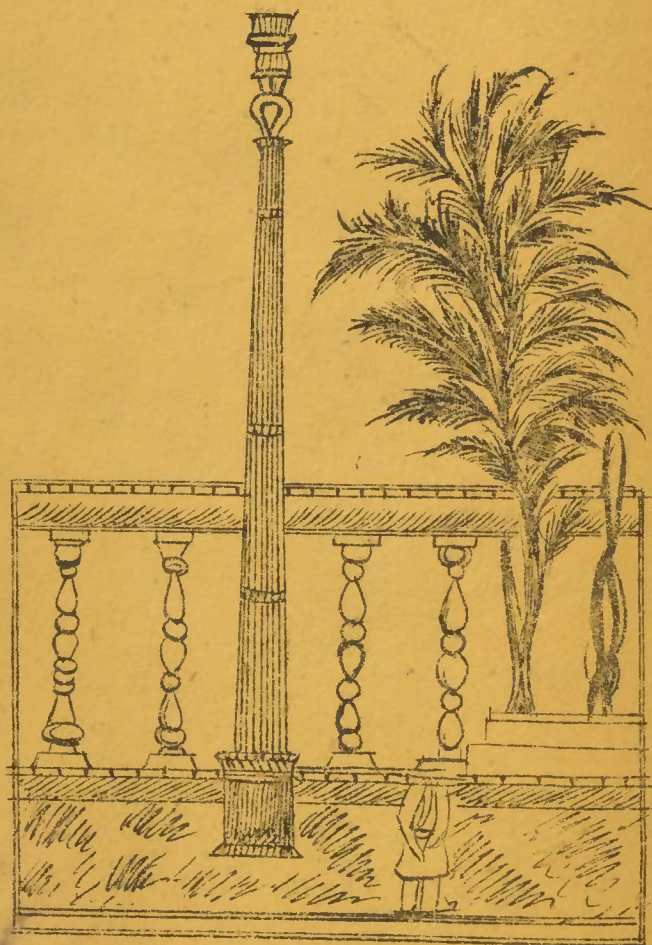
قطب صاحب کی لاٹ جو مشہور ہے
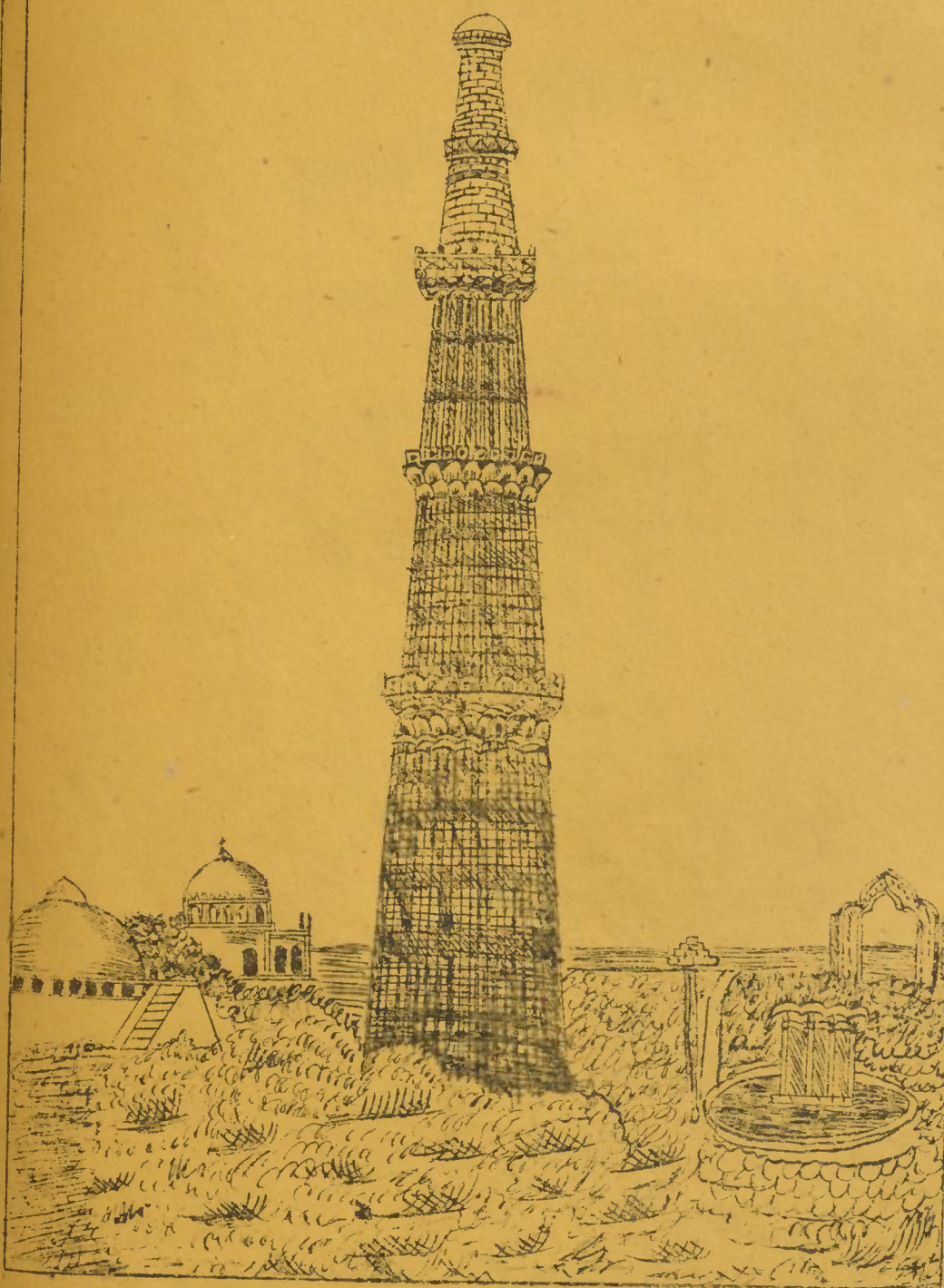
درگاہ شاہ ترکمان دہلی میں واقع ہے
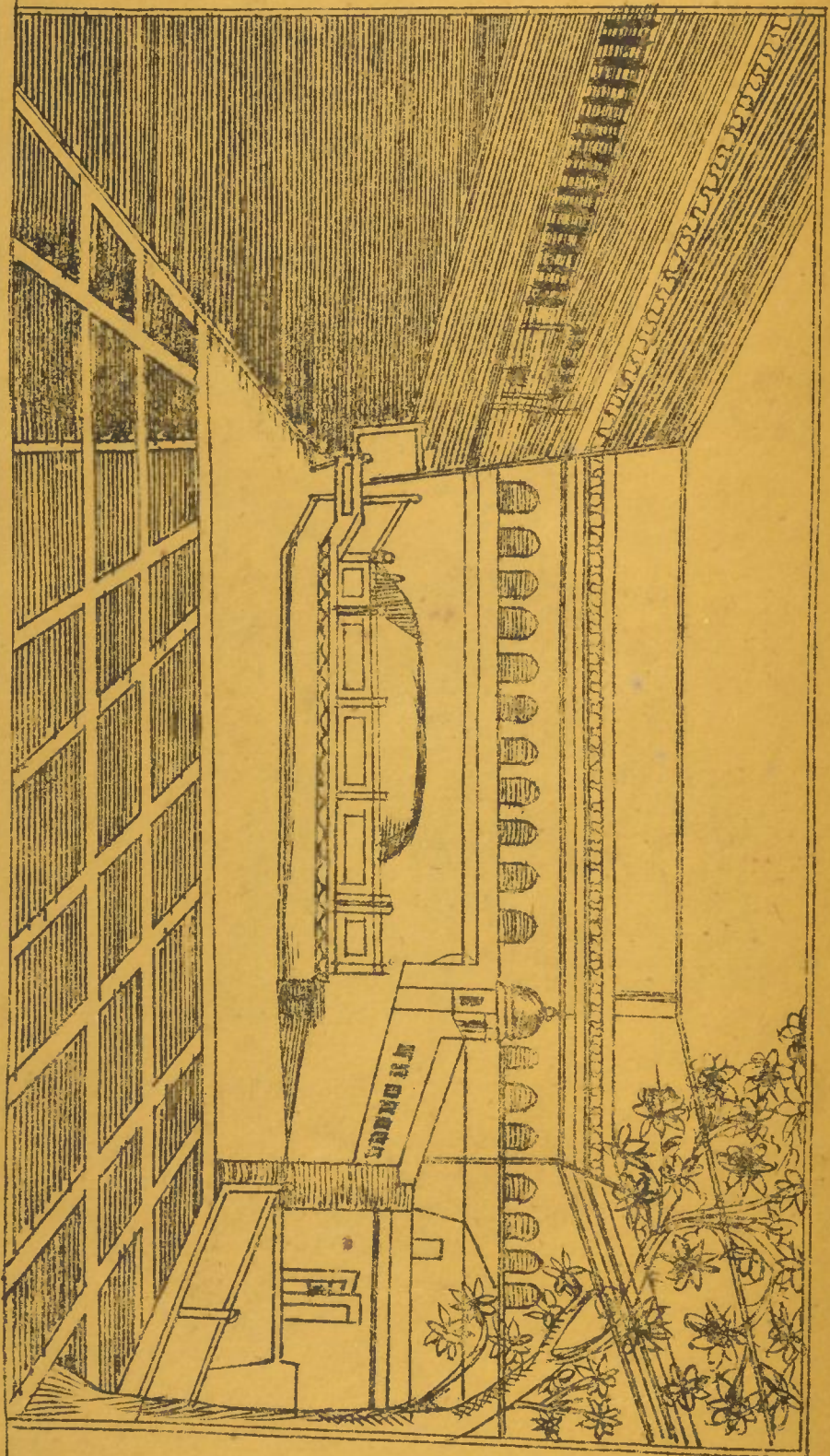
رتھ بھاول پور کا
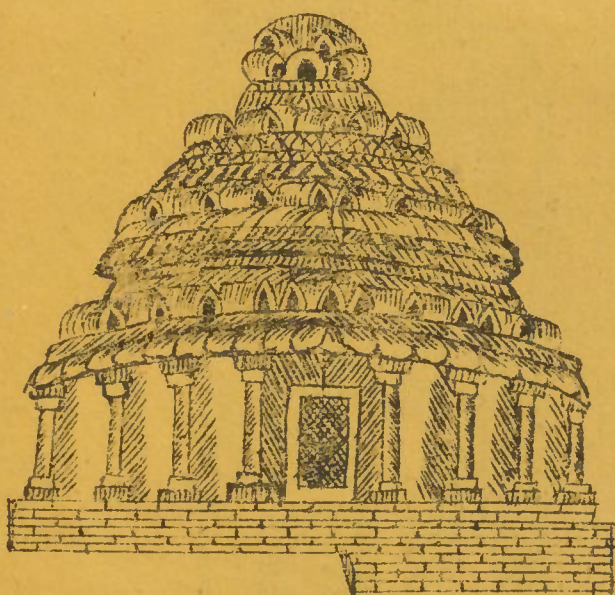
مسجد یعنی مدرسہ نواب غازی الدین دہلی بیرون شہر
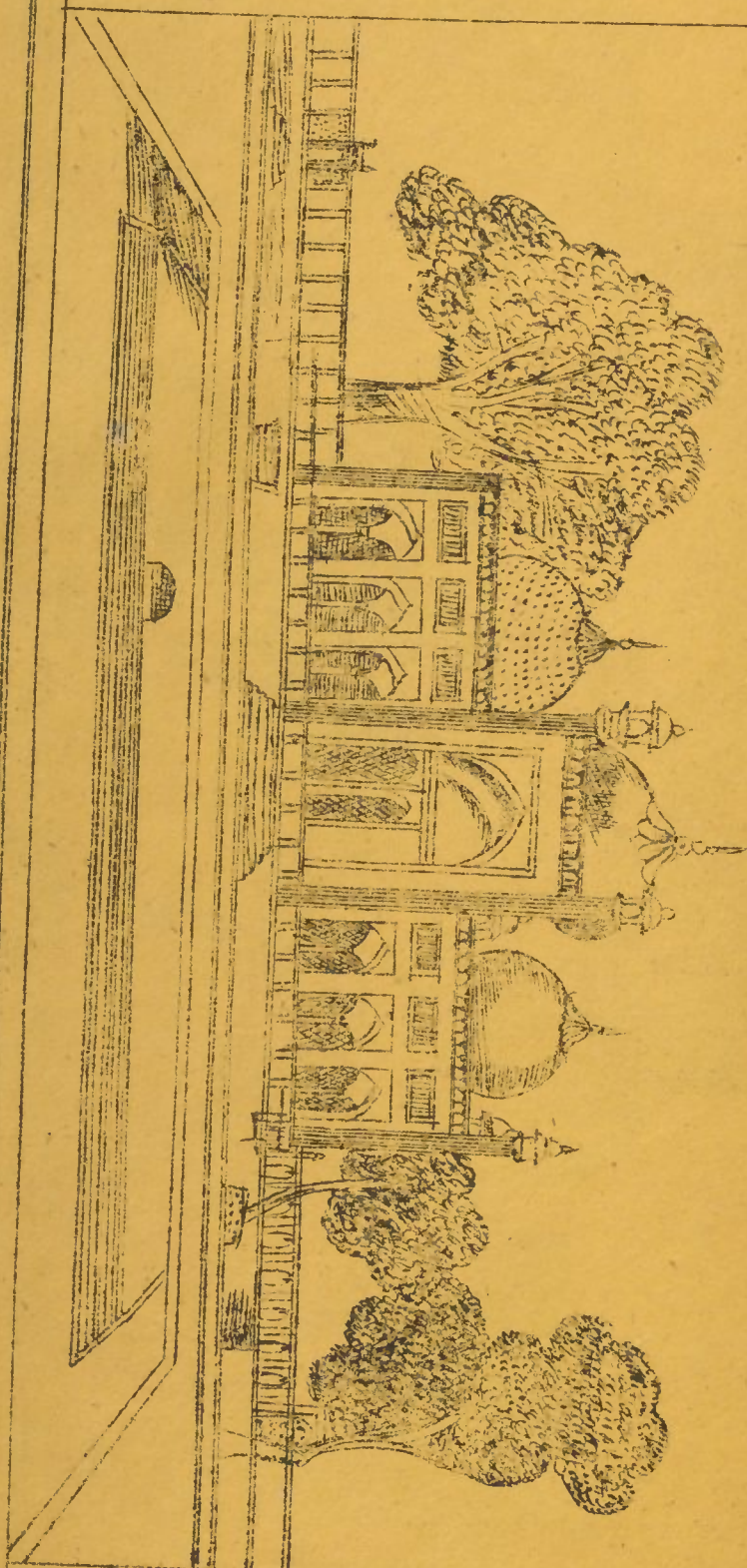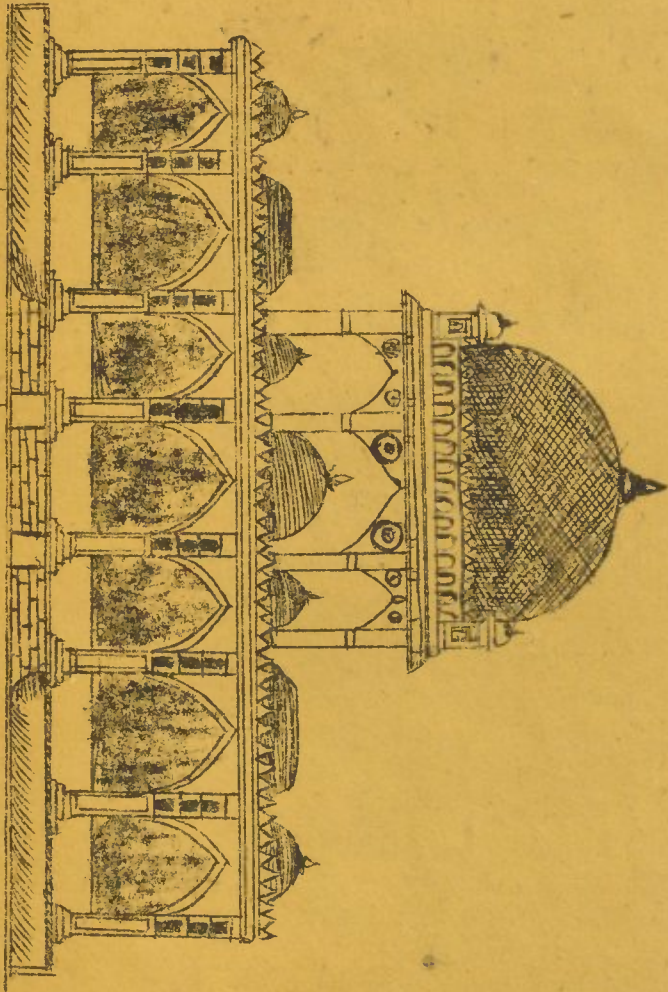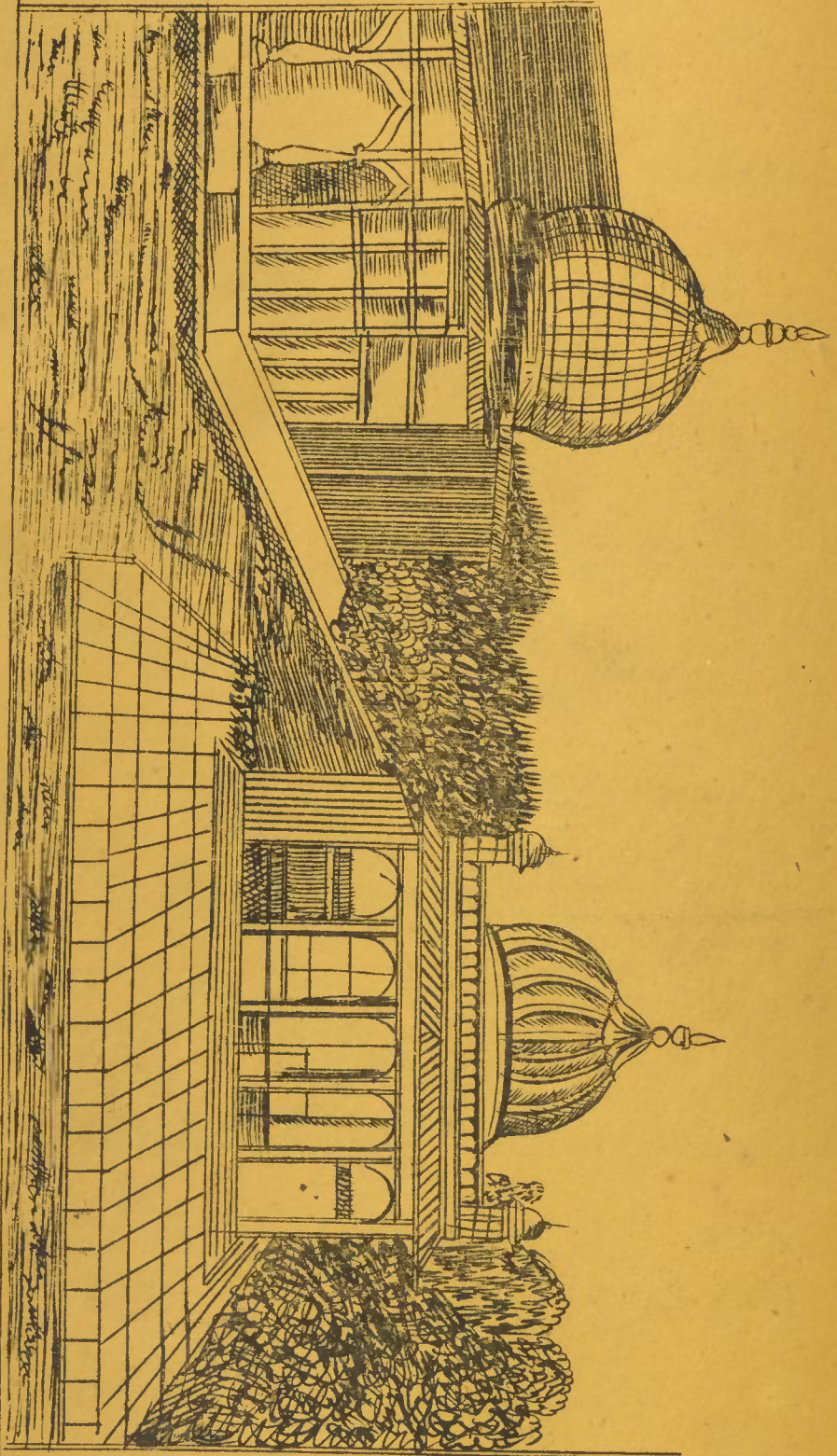
مقبرہ قطب العالم پنڈوا مین ہی

لال بنگلہ واقع دہلی

دھامک کا مندر

تخت طاؤس شاہجہان بادشاہ کا

پُرانا قلعہ پُرانی دہلی مین

اجبر سر کا مندر سنہری
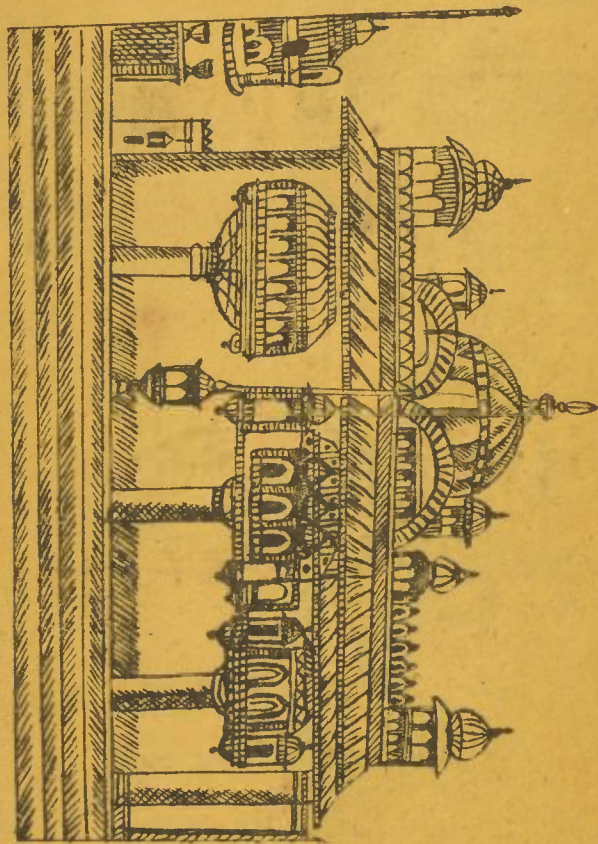
قلعہ تغلق آباد قریب دہلی
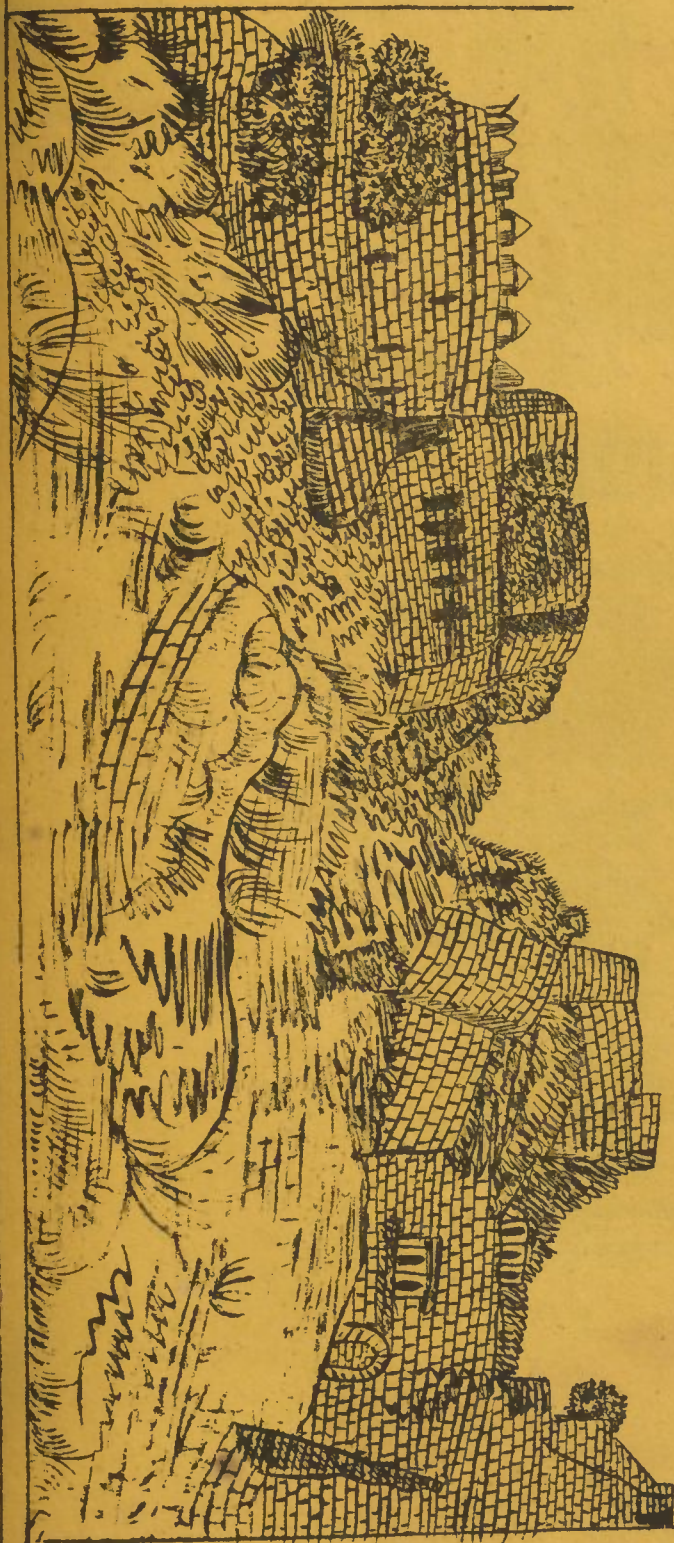
مسجد زیب المساجد دریا گنج
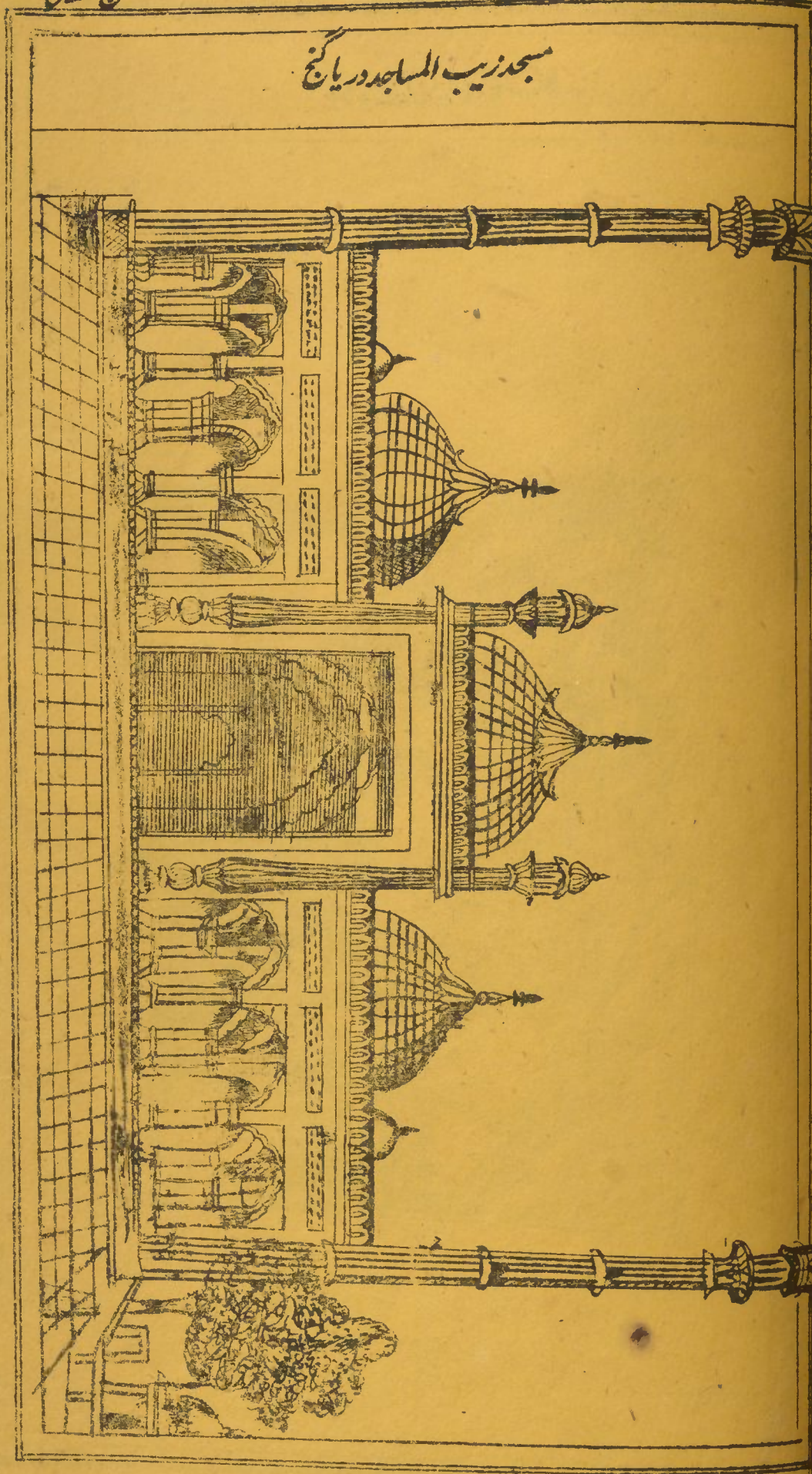
عبادت خانہ ناسک کا
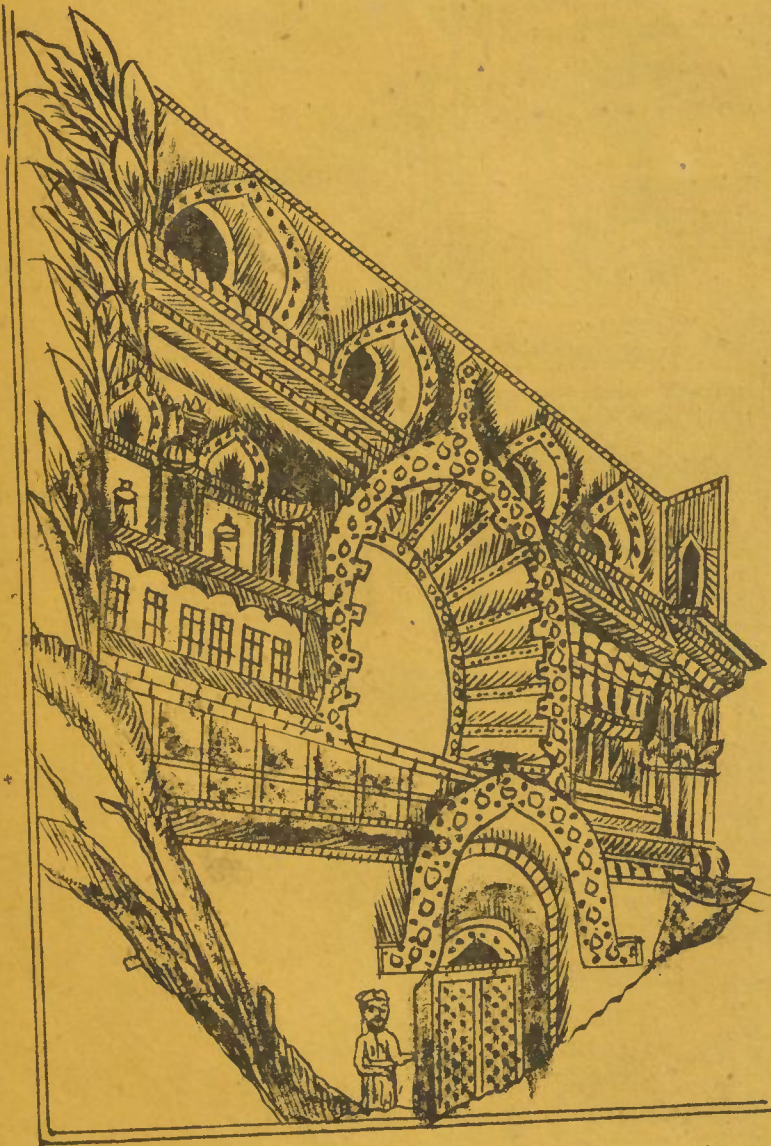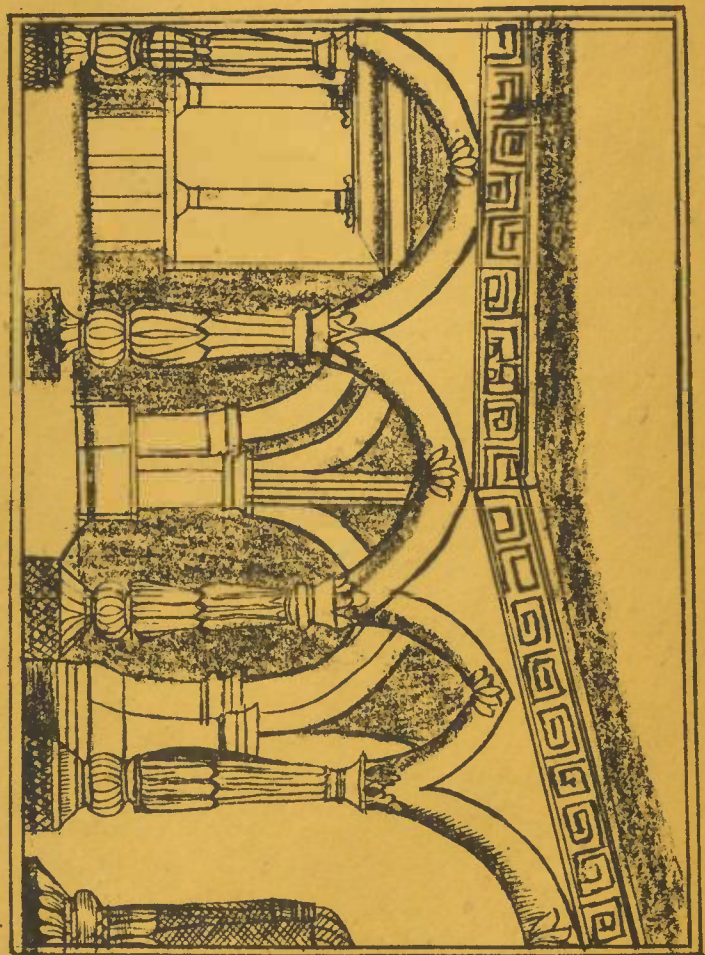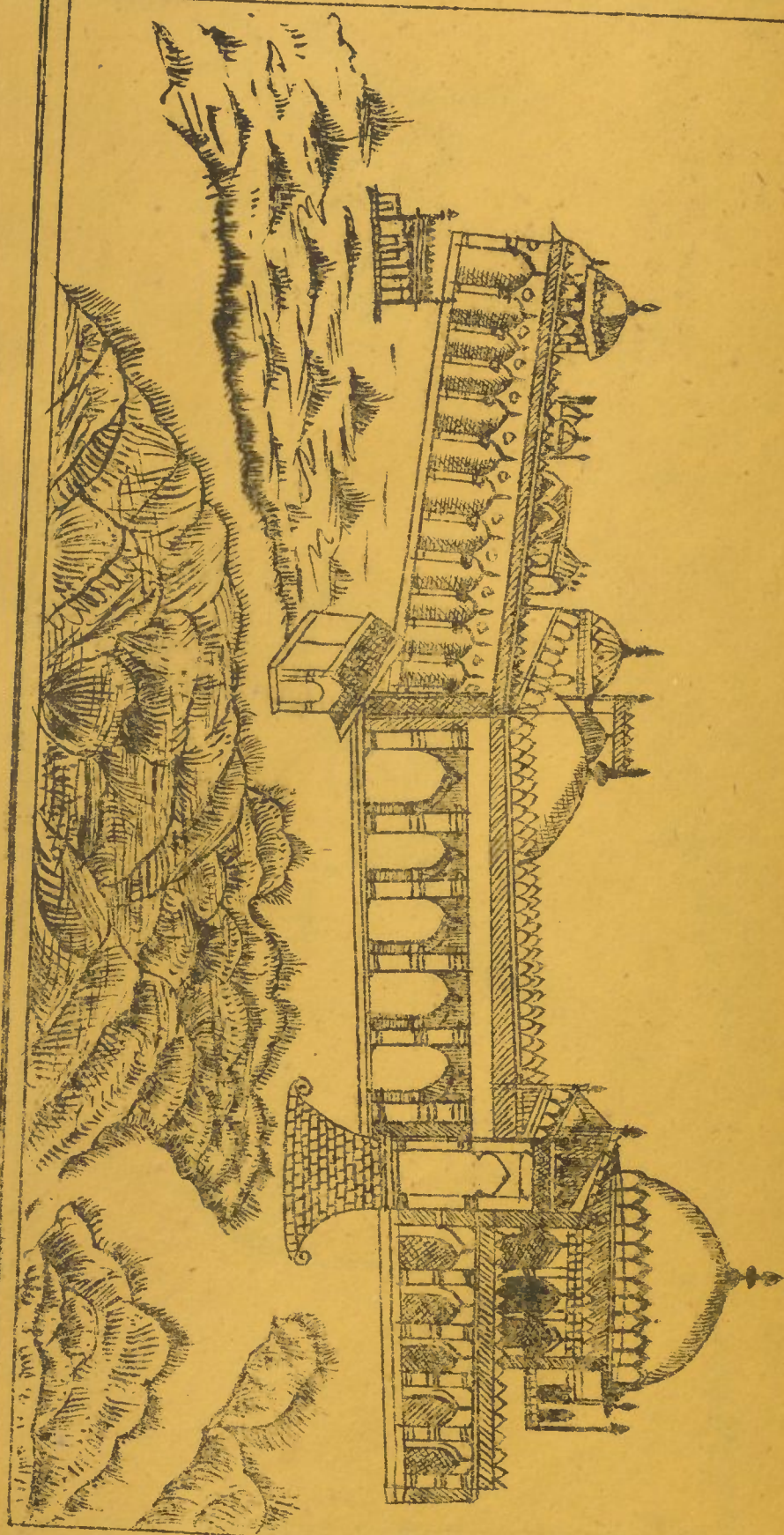
الور کا مندر

مقبرہ واقع شاہجہان آباد

گل برگہ شریف کی مسجد

باره پلہ متصل عرب سحرا بیرون دہلی

مقبرہ سہ گنبج کا

شاہ مردان دہلی

کوٹھی مہاراج منزل راج دربھنگہ واقع انندباغ

چہرۂ درگاہ قطب صاحب واقع دہلی

شمودیال کا مندر نیپال میں

سانچی کے مندر کا پھاٹک

چیناکا مندر گوالیار میں
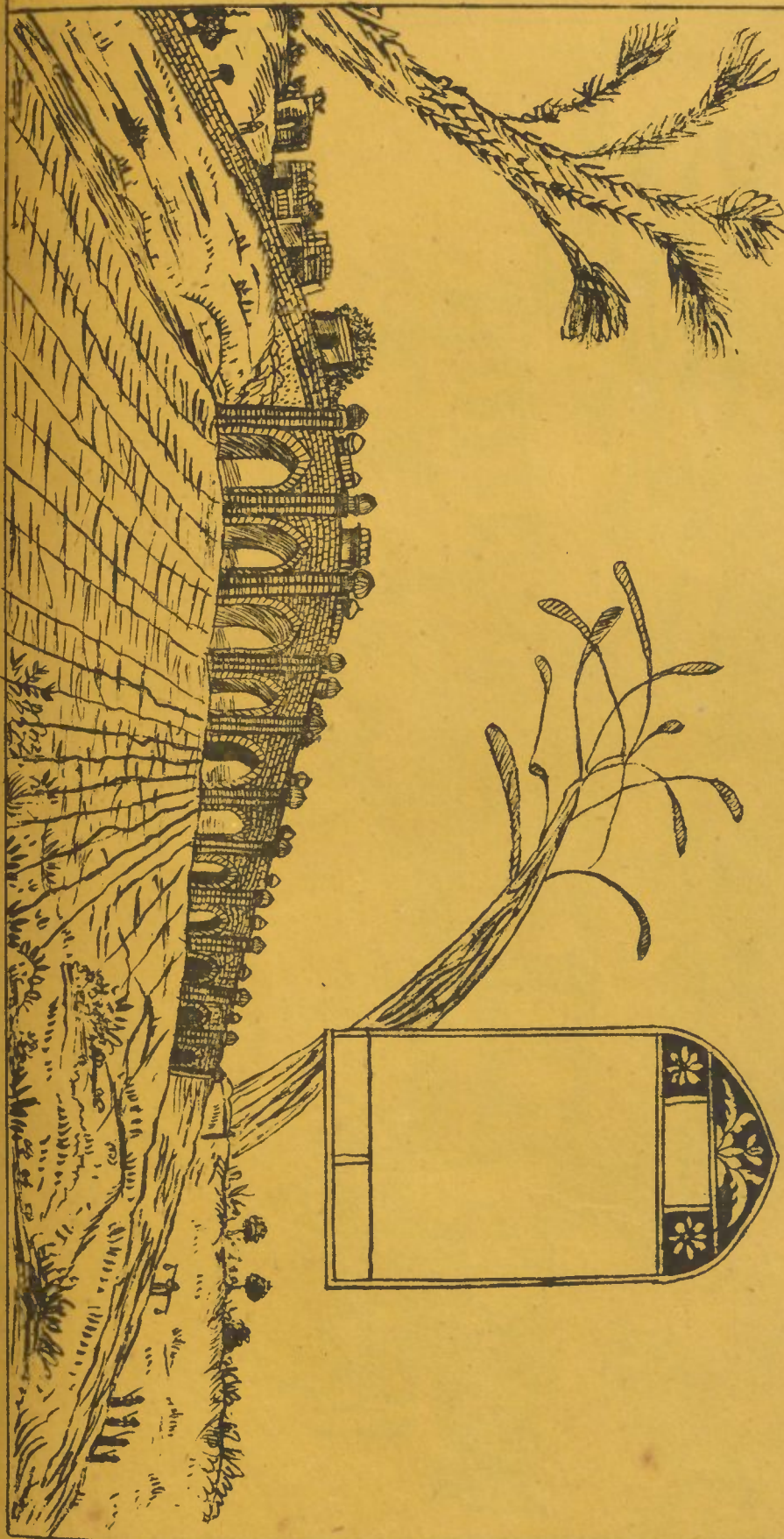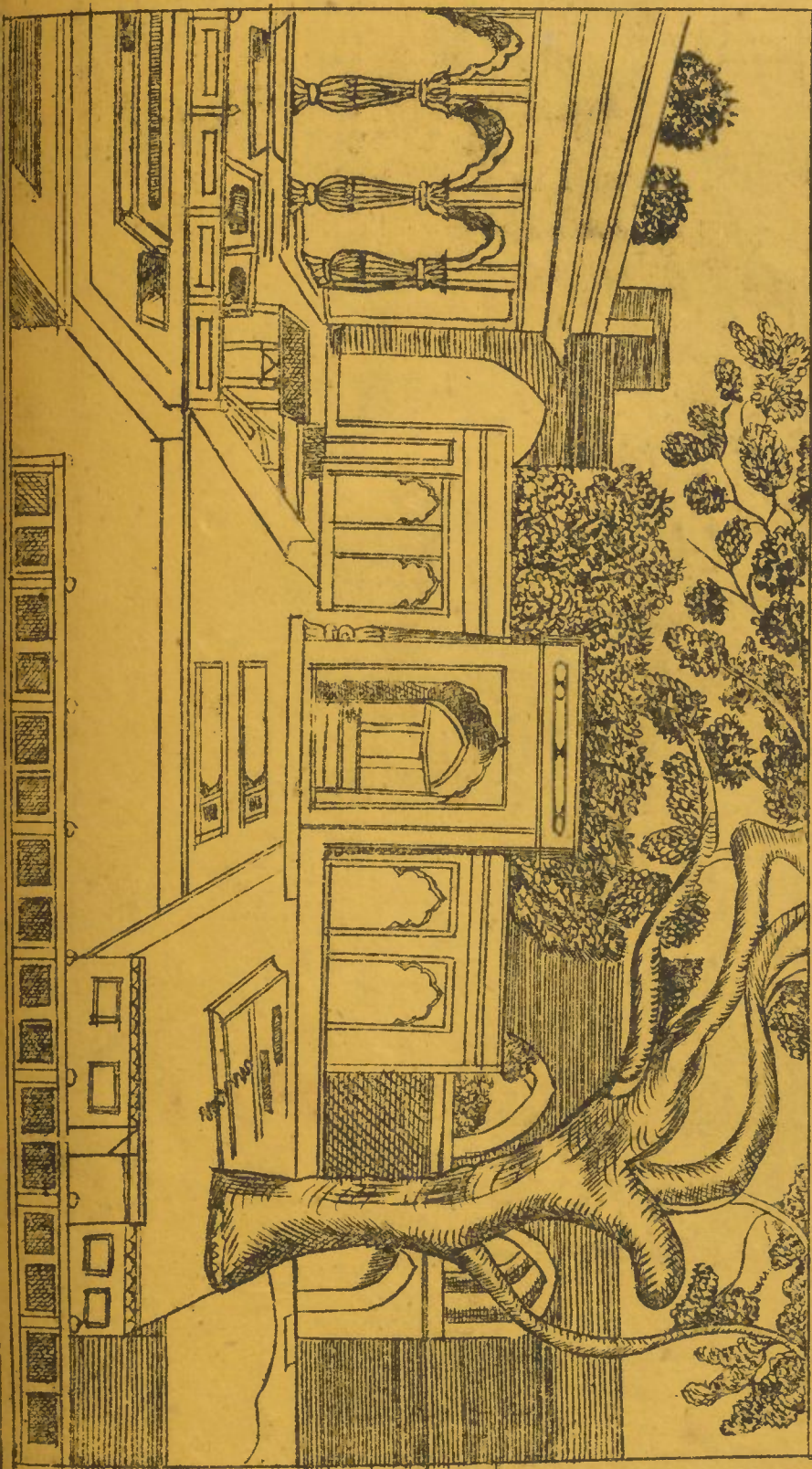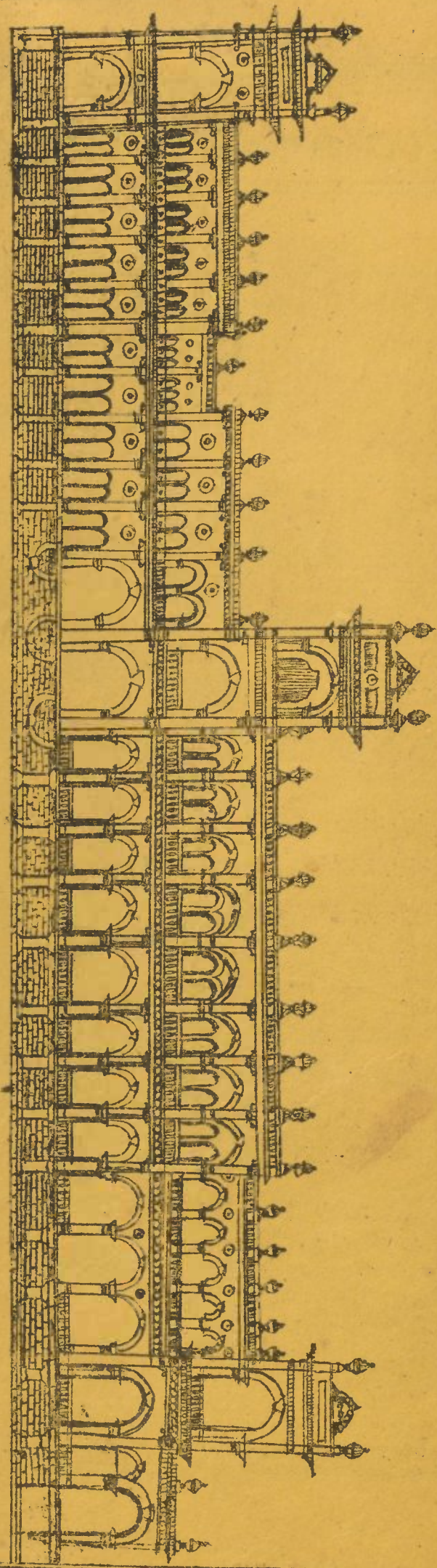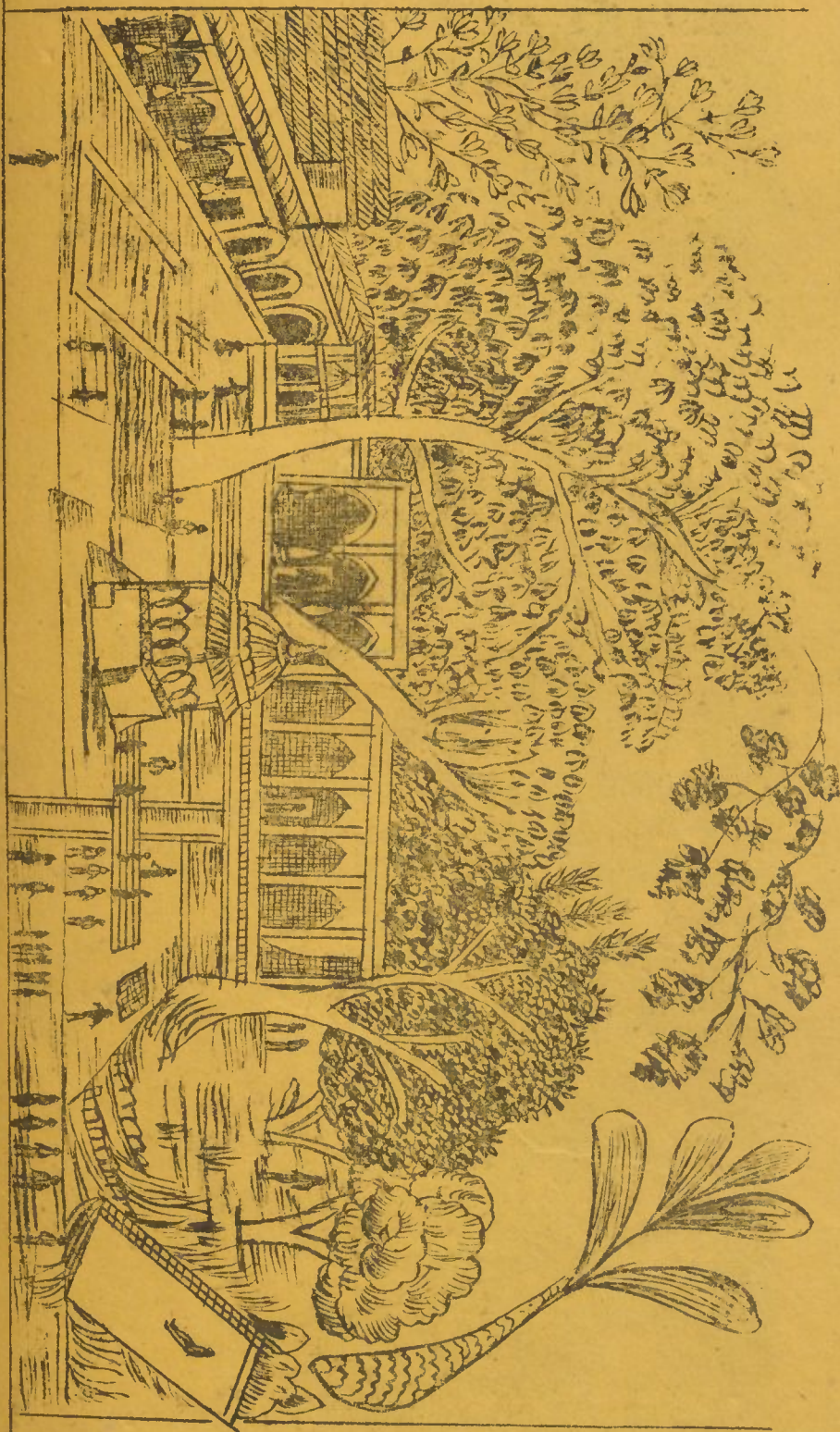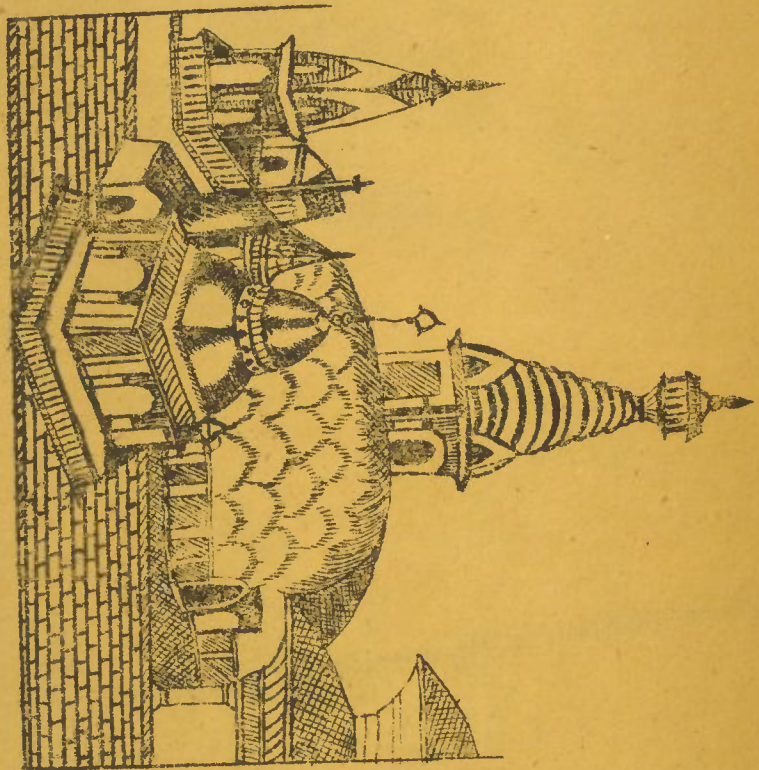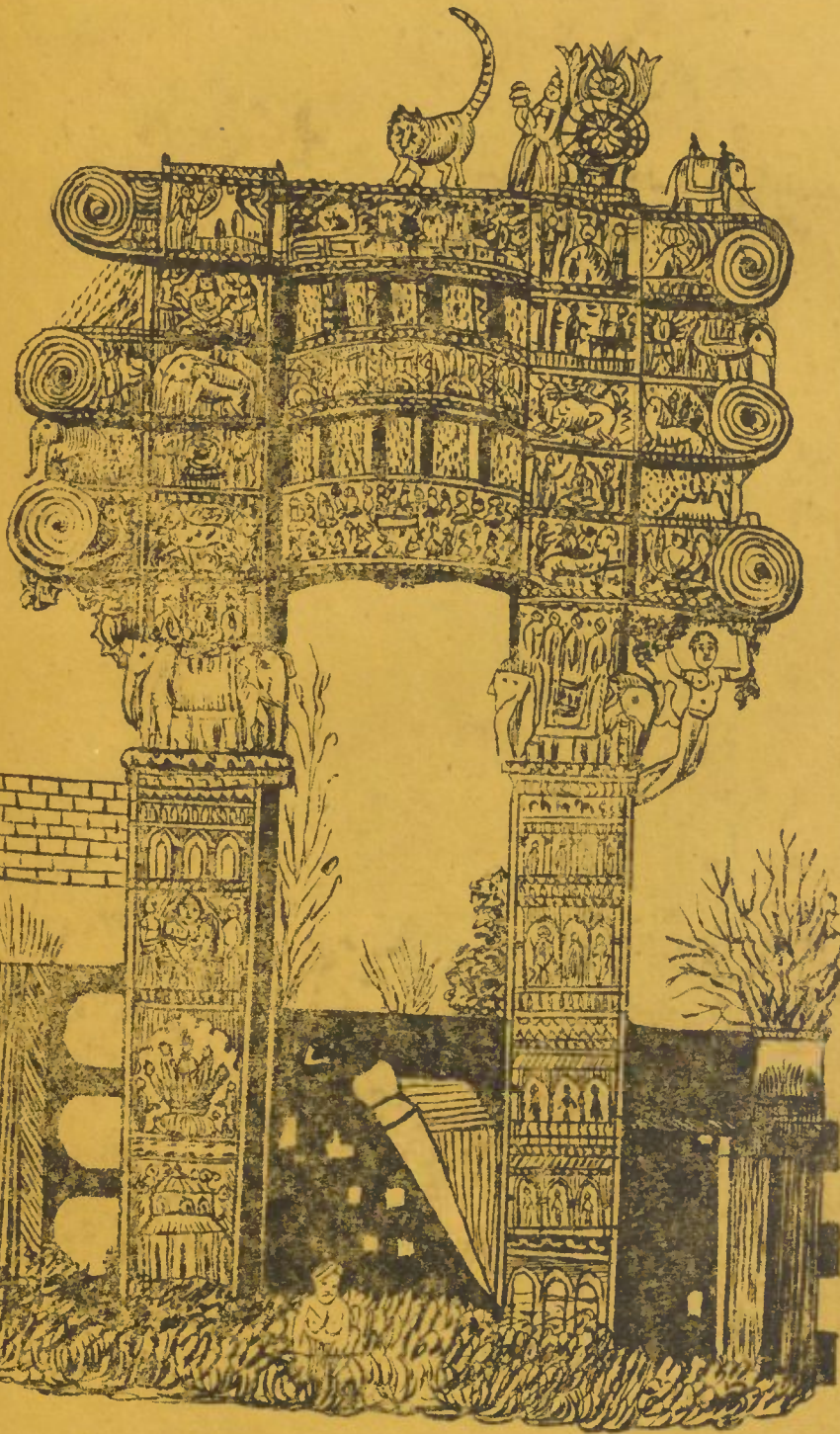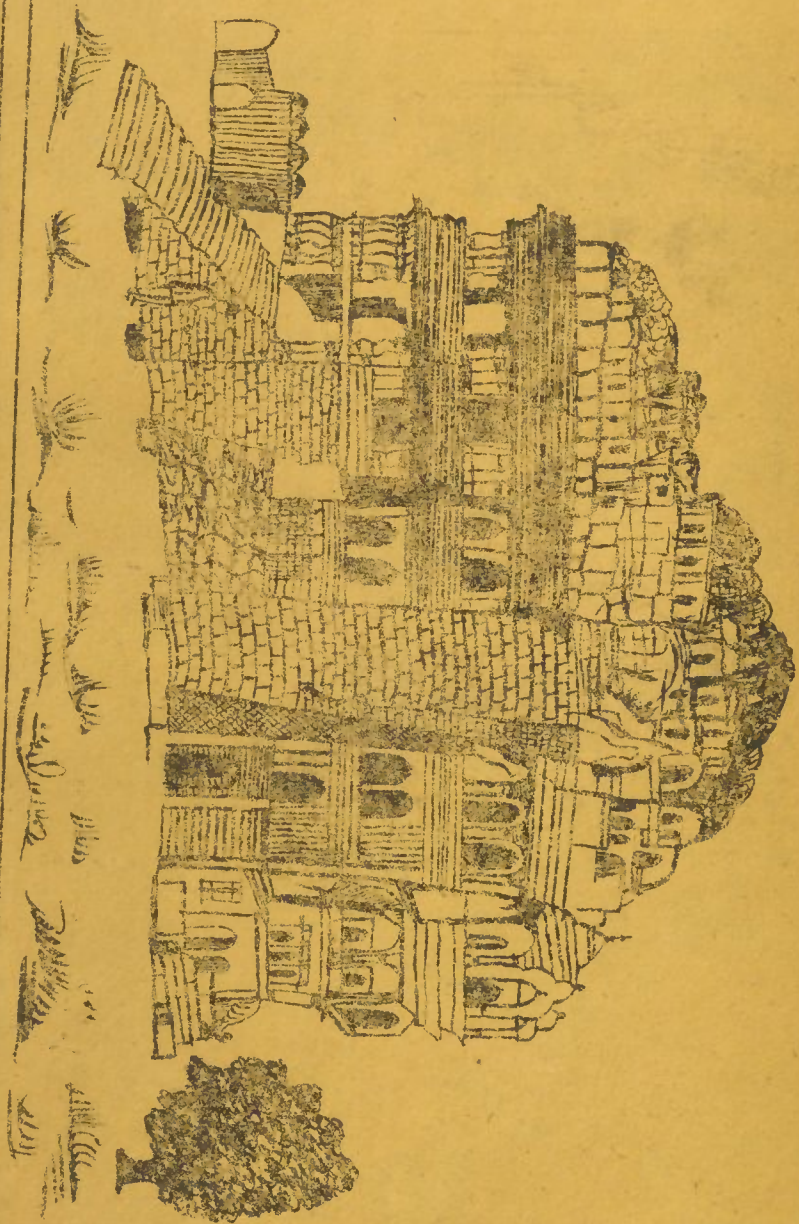
مقبرۂ حضرت محمد اکبر شاہ بادشاہ سکندرے میں
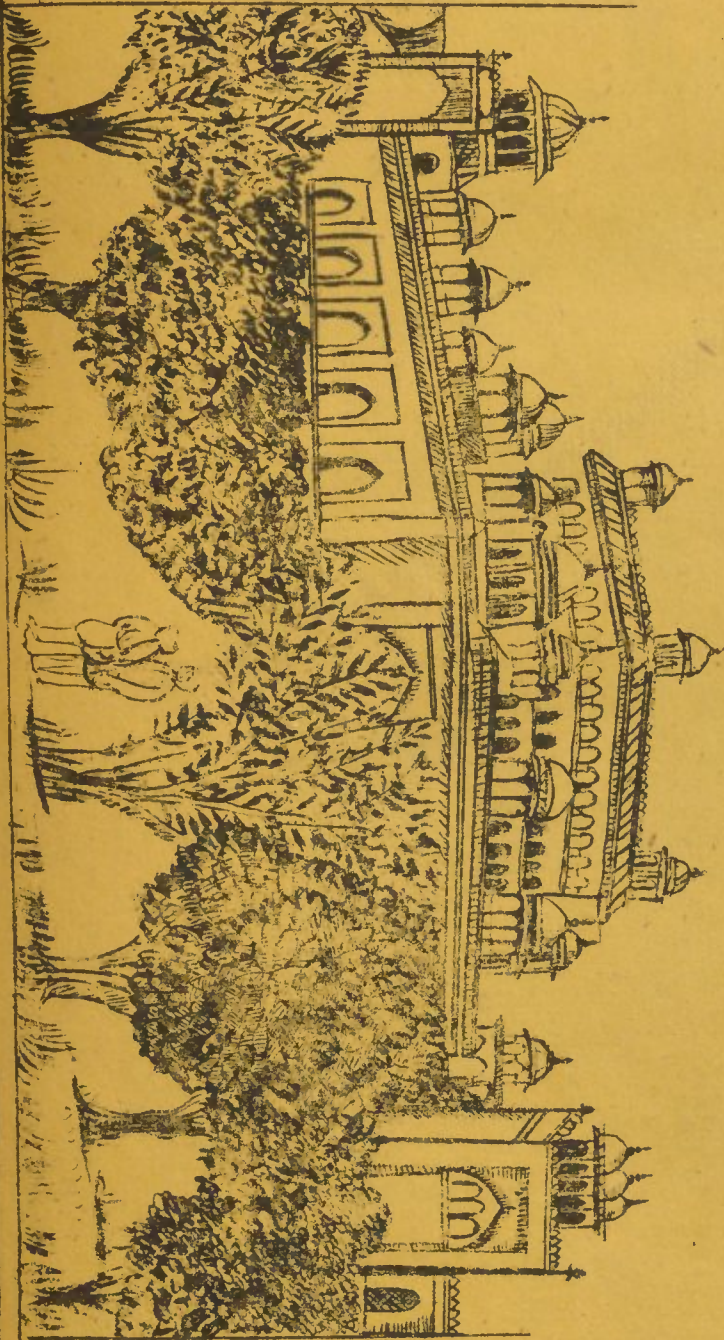
درگاہ حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ دہلوی

مقبرۂ حضرت سلطان ہمایون بادشاہ متصل دہلی
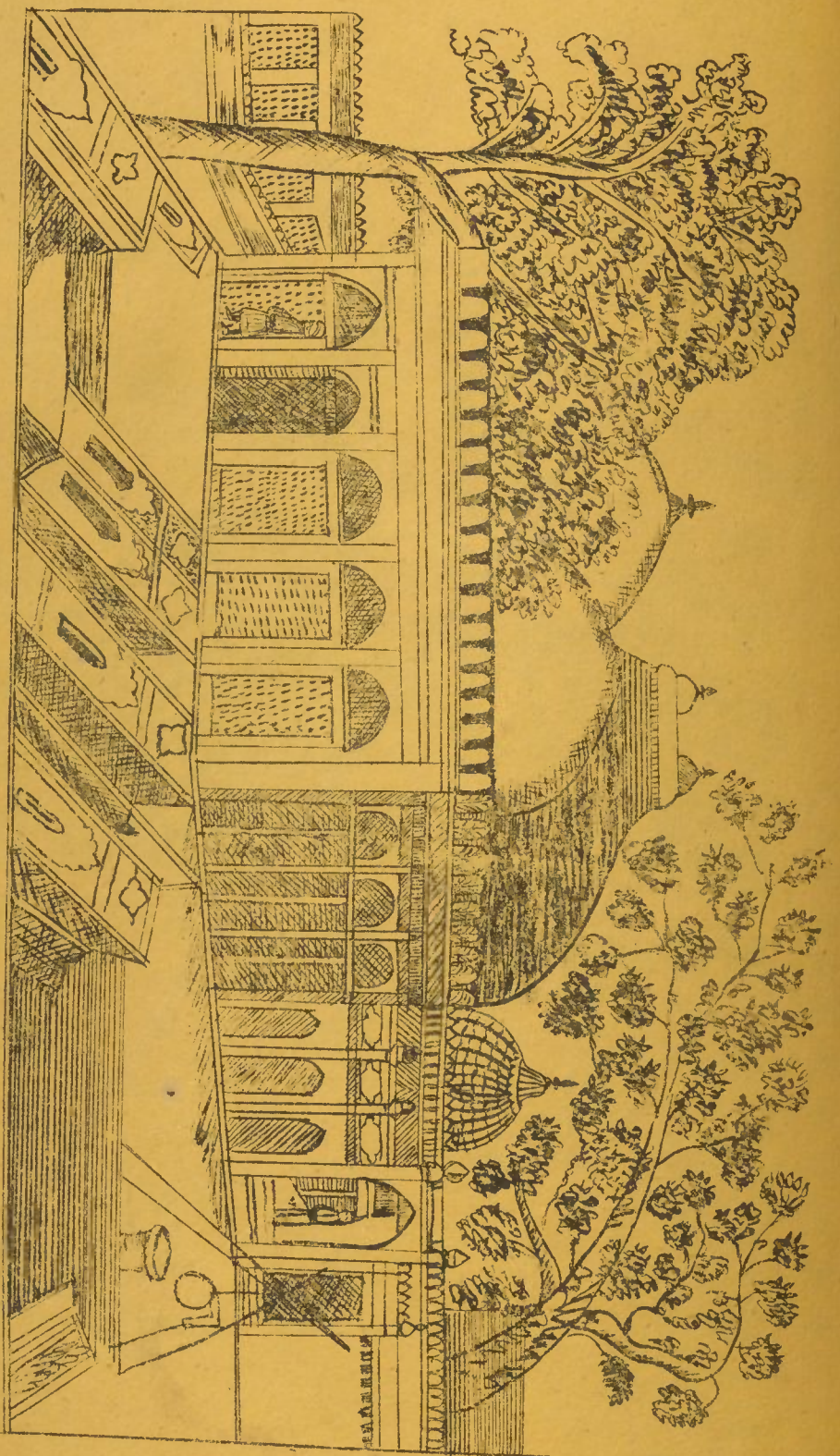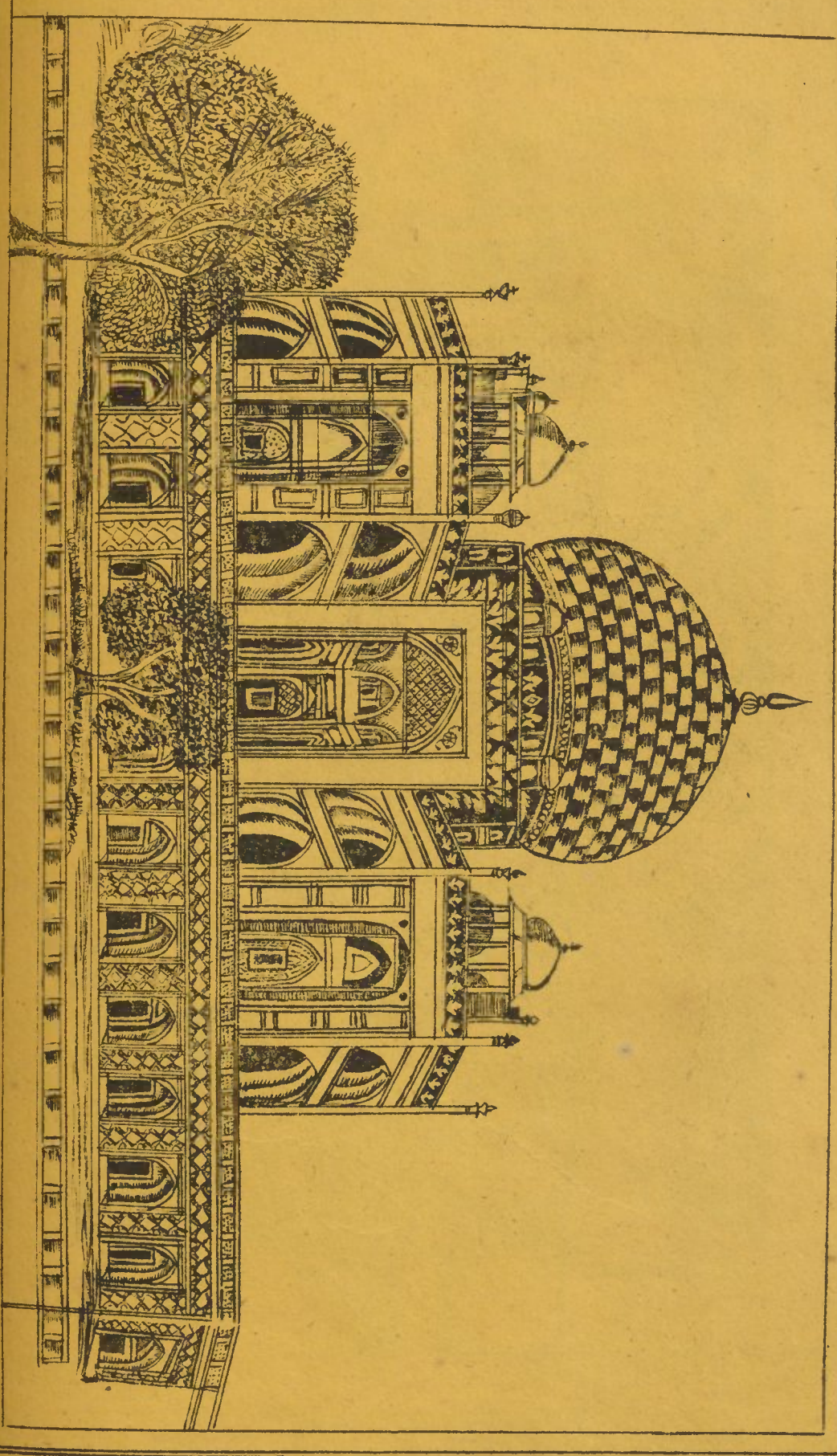
گرجا گھر دہلی کا کشمیری دروازہ کے پاس
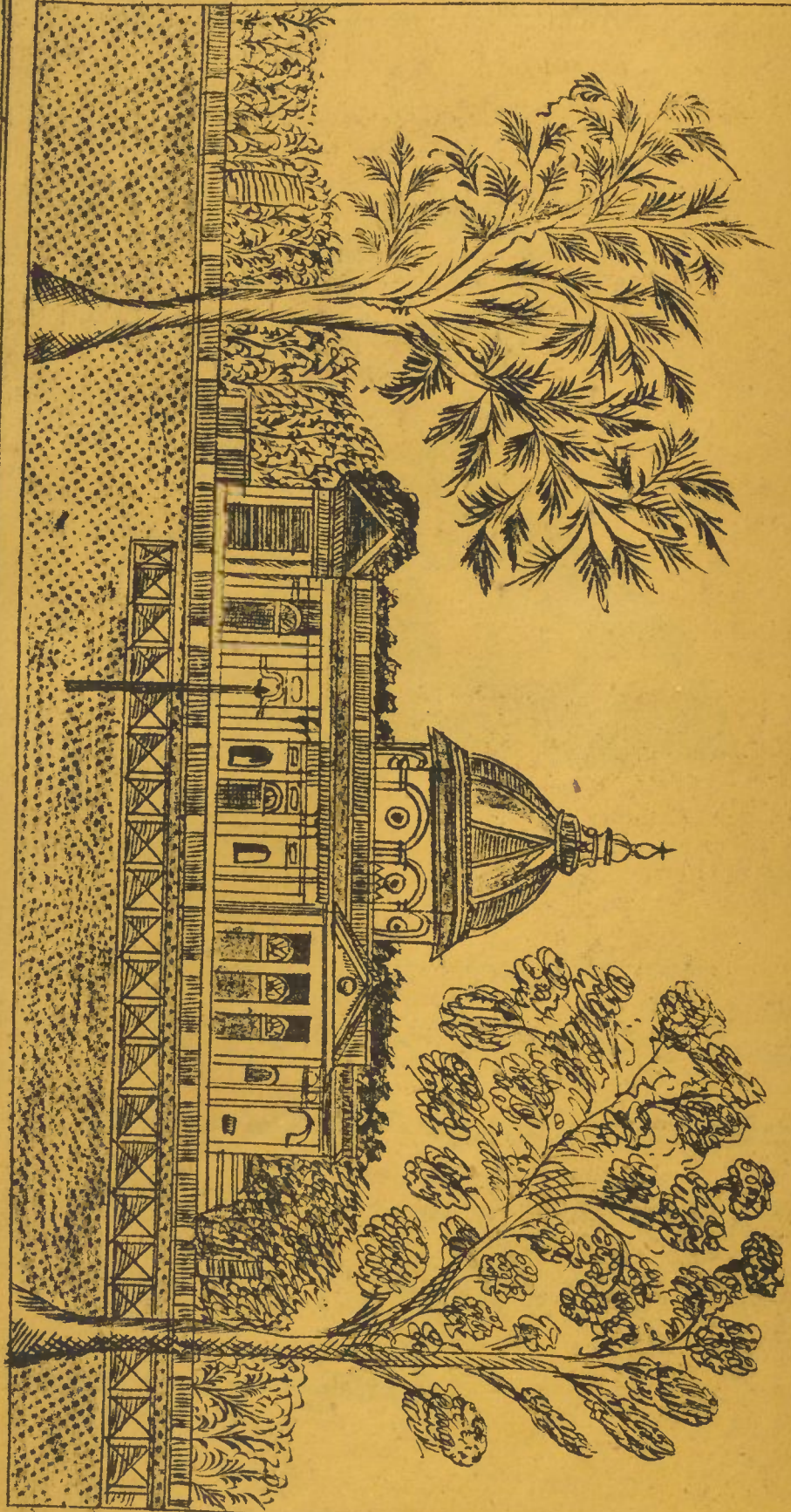
تصویر کپتان کنھاٹھ صاحب بہادر کی ہی

یہ صاحب ملازم راج دربھنگہ میرے بڑے دوست ہین اور مزاج ہین اِنکے
خُلق وچشم مروت ورحم دلی ہی علاوہ اسکے اور بہت سے عادات نیک
ایسے ہین کہ قابل تحسین وآفرین کے ہین صاحب کے اہتمام سے کوٹھی جناب
مہاراجہ بہادر واقع آنند باغ متصل نرگونہ جسکا نقشہ نمبر ۲۱۱ پر ہی بصرف
مبلغ پانچ لاکھ روپیہ کے طیار ہوئی ہی۔

اس نقشہ مین مکانون کا حال مع نام مکان و نام تعمیر کنندگان مع کیفیت اور بعض بعض مکانون کے نقشہ مین

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	سنہ تعمیر	کیفیت
اندرپت عرف دہلی	راجہ دھلوا	قدیم	جب راجہ جدھشٹر نے اسکو بسایا تھا اسوقت مین راجہ ہرجودشی سے بگاڑ ہوا تھا اور یہ راجہ دھلوا کہ جس نے بنا اندرپت کی ڈالی تھی جاے گدی ان راجہ کی قنوج تھا اور ہمعصر انکے بہن ودارا ب تھے جنکو عرصہ ایکہزار پچیس برس کا گذرتا ہے
قلعہ اننگپال	راجہ اننگپال	سمت ۴۴۰	یہ قلعہ پرانا قلعہ مشہور ہے دہلی مین موجود ہے زمانہ حضرت ہمایون مین اسکی مرمت از سرنو ہوئی۔
دیگر مسجد قوۃ الاسلام	سلطان قطب الدین ایبک	۵۹۲ھ	
قصر سفید	سلطان قطب الدین ایبک	۵۹۹ھ	یہ تختگاہ اس بادشاہ نے پہلے دہلی مین بنوائی تھی اور یہ قلعہ وہ ہے کہ جب سلطان ناصر الدین تخت پر بیٹھا اور جب ہلاکو خان کا ایلچی آیا تو وقت ملازمت اس تجمل سے دربار کیا کہ دیکھنے والون کو حیرت تھی۔
دروازہ مسجد قوۃ الاسلام	معز الدین	۵۹۲ھ	درگاہ قطب صاحب مین موجود ہے۔

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	سنہ تعمیر	کیفیت
مینار قوۃ الاسلام المعروف بہ لاٹ	سلطان شمس الدین التمش	سنہ ۶۱۶ھ	یہ عمارت مثل عمارات بے نظیر مشہور ہی کہ روے زمین پر اپنا ثانی نہین رکھتی اور مینار مذکورہ عجائب روزگار ہی باوجود اسقدر بلندی و عظمت کے ایسا خوبصورت حروف بخط عربی ایسے کندہ ہین کہ جنکی تعریف بیان سے باہر ہی اور سات درجے جسکو سات کھنڈ کہتے ہین مع کٹہرے کے اور تمام لاٹ سنگ سرخ سے تعمیر ہی سیڑھیان مانند زلف معشوقان زنگبار یا مثل گردش چشم محبوبان خمار۔ دہلی سے سات کوس فاصلہ پر واقع درگاہ حضرت قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ موجود ہی اسکی اونچائی ایک سو گز کی پانچ کھنڈون پر منقسم ہی پہلا کھنڈ ترسٹھ گز کا دوسرا کھنڈ سترہ گز کا تیسرا کھنڈ چودہ گز کا چوتھا کھنڈ نو گز کا پانچوان کھنڈ مع برجی کے جو چار ستون سنگ سرخ پر قائم تھا اور اسکو بسبب خوف کم قوت ہو جانے کے حکامان والا دودمان نے اوتار کر کٹہرہ برنجی لگا دیا ہی اونچائی اسکی تخمیناً دو گز ہی اور محاذی اسکے ایک مینار ناتمام بھی موجود ہی۔
حوض شمسی مشہور ہی	ایضاً	سنہ ۶۲۷ھ	اور اسکو اولیا مسجد کا تالاب بھی کہتے ہین سنگ سرخ سے بنا ہوا تھا مگر اب بالکل منہدم ہی سواے ایک برج کے جو درمیان حوض کے موجود ہی دو سو چہتر بگھہ پختہ ہی جب سلطان علاء الدین نے ۷۱۱ھ مین اسکو صاف کرایا تو بیچ مین اسکے ایک چبوترہ بطور تہخانہ کے نکلا تھا اسپر ایک برجی سلطان موصوف نے بنوائی درمیان برجی کے سم اسپ کا نشان ہی خدا جانے کیا بھید ہی۔

باوری وگرسین لاٹ	راجہ وگرسین	۴ ۱۰۲۷ء	جسکو عرصہ گیارہ سو اکتالیس برس کا ہوا دہلی مین موجود ہے۔ اتفاقاً قلعہ الہ آباد مین اس لاٹ کو زمین پر گرا ہوا پایا اسکی حیثیت سے معلوم ہوا کہ یہ لاٹ تھی بموجب نقشہ کے کپتان اسمٹ صاحب بہادر نے اسکو از سر نو تعمیر کیا اس لاٹ پر بہت حالات کندہ ہین چنانچہ راجہ اسوکہ اور سمدرا کا کلبہ اور اُسکے بزرگون کے بڑے بڑے حکامون کا حال درج ہے اور ایکبار اسکی تعمیر حضرت سلطان جہانگیر نے بھی فرمائی تھی۔
شہر پناہ دہلی	حضرت شاہجہان بادشاہ	۱۰۶۹ء	پہلے اسکی فصیل چار مہینے کے عرصہ مین بصرف ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے مٹی و پتھر وغیرہ سے بنی تھی جب وہ گر پڑی تو پھر چونہ و سنگ کبودی سے ساتھ اہتمام مکرمت خان کے بصرف دس لاکھ روپیہ کے طیار ہوئی اسکے بارہ دروازے اور چار کھڑکیان ہین اور چھ بازار جو اُسوقت مین مقرر کیے گئے تھے طول ۶۶۶۴ گز عرض ۴ درعہ۔ ارتفاع ۹ درعہ۔ تعداد برج ۲۷
عمارت نور پور	حضرت جہانگیر بادشاہ	۲	بصرف بیس ہزار روپیہ کے طیار ہوئی سواد کشمیر مین ہے۔
دریچہ سوم اولیا مسجد	ایضاً	سنہ ۱۱۳۰ء	بعد حضرت محمد فرخ سیر بادشاہ کے بنا۔ درگاہ خواجہ قطب الدین اولیا قدس سرہ العزیز مین موجود ہے۔

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	سنہ تعمیر	کیفیت
جل محل	حضرت ابوالظفر محمد بہادر شاہ	سنہ ۱۲۵۶	یہ عمارت سنگ سرخ کی درمیان حوض مہتاب باغ کے تعمیر ہوئی تھی بہت خوشنما تھی -
مقبرہ منصور	شجاع الدولہ	سنہ ۱۱۶۷	منصور علی خان بہادر صفدر جنگ اور نواب شجاع الدولہ آبائی خاندان لکھنو یہ دونون صاحب دہلی کے وزیر دہن ہین تھے
جامع مسجد دہلی	حضرت سلطان شاہجہان	سنہ ۱۰۶۰	سعد اللہ خان دیوان اعلی و فاضل خان خانساماں کے اہتمام سے بصرف دس لاکھ روپیہ کے طیار ہوئی اور دسوین تاریخ شوال سنہ ۱۰۶۰ مین اسکی بنا پڑی اور ہر روز پانچہزار راج مزدور بیلدار و سنگ تراش وغیرہ کام کرتے تھے چھ برس کے عرصہ مین طیار ہوئی نوّے گز کا طول ہی اور تینتیس ۳۳ گز کا عرض ہی الدع ایک سو چھتیس ۱۳۶ گز مین اس مسجد شریف کا عرض و طول ہی اور پندرہ ۱۵ گز سے بارہ ۱۲ گز کا حوض سنگ مرمر کا درمیان صحن کے ہی پہلے اسکے گرداگرد کٹہرہ سنگ سرخ کا تھا وقت جلوس حضرت اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ ہر چہار رخ دالان سنگین مع دو دروازہ جنوب و شمال اور چار برج چارون کونون پہ بنے حقیقت مین اس سے شان مسجد کی بڑھ گئی اور تینون دروازون ہین کواڑے بہجی لگے ہین اور جو کہ مینار بجلی سے گر پڑا تھا اسکو سرکار گورنمنٹ نے بنوا دیا ہی درمیان مین جو کمرہ ہی وہ شاہزادہ میرزا محمد سلیم بہادر کا بنوایا ہوا ہی -

دروازہ ہای مقام			
سنکائی	۰	۰	مقام سنکائی مین چار دروازے ہین سب سے اول جنوبی دروازہ تعمیر ہوا تھا اور بعد اسکے شمالی دروازہ ہی اور پھر مشرقی دروازہ اور مغربی دروازہ ہی ان دروازون پر نہایت عمدہ باریک کام قابلِ دید کاریگر نے کیا ہی۔
باغ مومن	حضرت سلطان جہانگیر	سنہ ۱۰۳۱ھ	کنارہ دریاے لاہور پر واقع ہی علاوہ باغ عمارات دیگر دل نشین منقش و مصور بصرف ساٹھ لاکھ روپیہ کے تئیس ہزار تومان رائج ایران کے ہین طیار ہوا۔
چوبی مسجد	حضرت احمد شاہ بادشاہ	سنہ ۱۱۶۴ھ	یہ مسجد متصل دروازہ شمالی دیوان عام قریب مکان خانساما نی واقع باغ حیات بخش ہی کل کام اس مین لکڑی کا ہی اسکی تعمیر مین مبلغ ایک لاکھ سات ہزار روپیہ خرچ ہوا۔
قلعہ گوالیار	راجہ مال چند	سہ	اس قلعہ کو بنے ہوے عرصہ چار ہزار سات سو نوے برس کا ہوا اور حضرت سلطان محمد جہانگیر نے اسکے اندر ایک مسجد اور چند مکان بنوائے جو موجود ہین۔
دولتخانہ	بحکم اکبر شاہ	سنہ ۹۷۳ھ	اڑتالیس لاکھ روپیہ کے صرف سے طیار ہوا واقع اکبر آباد۔
قلعہ اٹک	بحکم اکبر شاہ	سنہ ۱۱۵۰ھ	معرفت خواجہ شمس الدین خان کے اسکی تعمیر ختم ہوئی بہت مضبوط ہی۔
مقبرۂ حضرت ہمایون	نواب حاجی بیگم صاحبہ	سنہ ۹۶۹ھ	یہ عمارت جنابہ والدہ صاحبہ نے بڑی سعی و کوشش سے حضرت سلطان محمد اکبر شاہ کے عہد مین سولہ برس کے عرصہ مین بنوائی اور

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	سنہ تعمیر	کیفیت
			پندرہ لاکھ روپیہ کے خرچ سے طیار ہوئی واقع دہلی۔
پل جونپور	فہیم	سنہ ۱۰۰۶	یہ شخص ایک متوسلان خاص نواب خان خانان سے تھا تاریخ اس پل کی صراط المستقیم ہے۔ ۹۸۱ھ
قلعہ آگرہ	حضرت سلطان محمد اکبر شاہ	سنہ ۹۷۳	ہندوستان کے اگلے شہرون مین سے جمنا کے کنارے اس جگہہ ایک قلعہ تھا جناب قبلہ وکعبہ نے اسکو گرا کر نیا قلعہ سرخ پتھر کا بنوا کر اکبر آباد نام رکھا سیاح لوگ متفق اس بات کے ہین کہ مثل اسکے کوئی عمارت نہین ہی سولہ برس کے عرصہ مین طیار ہوا اسمین چار دروازے اور دو کھڑکیان ہین تینتیس ۳۳ لاکھ روپیہ جسکے ایک سو پندرہ ہزار تومان رائج ایران اور ایک کرور پانچ لاکھ حالی بحساب توران ہوے اسکی تعمیر مین صرف ہوے ہین دونون طرف دریا کے اس شہر کی آبادی ہی مگر غرب رویہ آبادی زیادہ ہی سات کوس کے دور مین ہی طول دو کوس اور عرض ایک کوس کا ہی اور دریا سے شرقی روے یعنے پورب کی طرف کی آبادی کا دور ڈھائی فرسنگ کا ہی طول ایک کوس عرض آدھے کوس کا کثرت عمارات کی پہلے اسقدر تھی کہ عراق وخراسان اور ماوراء النہر کی مانند چند شہر اسمین آباد ہون اکثر سہ منزلے اور چار منزلے مکانات بنے تھے اور مخلوق اسقدر تھی کہ راستون مین لوگ بدشواری چلتے تھے اقلیم ثانی کے آخر مین واقع ہی شرق روے یعنی پورب طرف اسکی اولاً قنوج ہی اور

			پچھم طرف ناگور اور اوترین سنبھل اور دکھن مین چندیری واقع ہی باہتمام قاسم خان میر بحری بنا اور خندق اس قلعہ کی پندرہ لاکھ روپیہ کے صرف سے بنی۔
ٹانجور	×	×	ٹانجور مین دو مندر ہین جو شیوجی کی پرستش کے واسطے مقرر ہین عمارت نہایت پاکیزہ اور کام بہت باریک بنا ہوا ہی۔
دولتخانہ و قلعہ اجمیر شریف و مسجد	بحکم سلطان محمد اکبر شاہ	۹۷۹ھ	تینون عمارتین پختہ اور مضبوط ہین۔
شہر اودنہ	حضرت شیث علیہ السلام	۔	ہنود حضرت شیث علیہ السلام کو راجہ کشن کہتے تھے اور یہ ہمعصر طہمورث بن کیومرث والی ایران تھے جسکو پانچہزار اٹھائیس برس کا زمانہ ہوا ہی۔
قلعہ بہار	راجہ بشن	۔	انکے عہد مین ضحاک اور فریدون تھے جسکو عرصہ چار ہزار نوسو اٹھاون برس کا ہوا۔
قلعہ دریاے آٹکا	بحکم حضرت سلطان جہانگیر	۔	زین خان کوکہ نے یوسف زئی پٹھانون کا استیصال کرکے اس قلعہ کو تعمیر کیا اور نوشہر نام رکھا اسکی تعمیر مین پچاس ہزار روپیہ خرچ ہوا۔

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	سنہ تعمیر	کیفیت
قلعہ مالوا	مالچند	سنہ ۲۵۵۰	یہ مالچند سپہ سالار مہاراج کشن کا تھا۔
قلعہ بیانہ	״	سنہ ۲۷۰۹	دہلی کے نزدیک ہی۔
شہر قنوج	راجہ سورج	قدیم	یہ راجہ ہمعصر کیقباد کے تھے جسکو عرصہ مین ہزار برس کا ہوا۔
دروازہ مکان مقام بھاجہ	•	✢	حاطہ بمبئی مین قریب بھور گھاٹ کے مقام بھاجہ ہی اور وہان ایک مکان ہی اُسکا دروازہ بھی قابل دید ہی مفصل حال اسکا رپورٹ ۱۸۶۱ء اور ۱۸۶۲ء مین جنرل کنگ ہیم صاحب بہادر نے لکھا ہی۔
قلعہ کالپی	راجہ بازدیو	ایضاً	یہ راجہ ہمعصر ضحاک تھے۔
بنارس	راجہ سورج	ایضاً	
قلعہ کالنجر	کدارہ برہمن	ایضاً	ہندوستان مین یہ قلعہ مشہور ہی ہمعصر انکے شاہ کیکاؤس جنکو دو ہزار نوسو ستائیس برس ہوے۔
قلعہ چنار گڈھ	راجہ پرتھی	ایضاً	در عہد کیکاؤس بادشاہ۔
باغ شہر آرا	نواب شہر بانو بیگم صاحبہ		یہ جنابہ دختر حضرت میرزا ابو سعید کی تھین اور پھوپھی حضرت سلطان بابر بادشاہ کی ایسا باغ کابل مین نہین ہی اور ہر مرتبہ بڑھتا گیا ہی۔

قلعہ رنتھنبور	.	.	تخمیناً دو ہزار ایک سو برس گذرے۔
امام باڑہ	نواب آصف الدولہ	سنہ ۱۱۰۵	لکھنؤ مین پختہ عمارت ہی۔
لکھ لوٹی بنگالہ	راجہ سنکل	قدیم	ہمعصر شاہ کیخسرو تھے لڑائی مین بدست رستم مارے گئے۔
قلعہ رہتاس گڈھ	راجہ رہب	سنہ ۱۱۷۱	ہمعصر سلطان کیخسرو و افراسیاب جسکو دو ہزار سات سو پچاس برس گذرے یہ راجہ رہب راجہ سنکل کے بیٹے تھے۔
قلعہ پانڈو	راجہ انند دیو راج	قدیم	یہ راجہ قوم راجپوت سے تھے دو ہزار برس سے زیادہ ہوے بعدہٗ شیر خان افغان نے کمال مضبوط کیا ہی چونکہ وہ جگہ قوم گھکروں کے ملک سے قریب تھی اور وہ لوگ لوٹ مار کرتے تھے لہذا اُنکے ڈر سے تھوڑا سا بنا تھا کہ شیر خان مر گیا بعد سلیم شاہ نے تمام کیا ہر دروازہ قلعہ پر پتھر مین اُسکا خرچ کھدوا دیا ہی سولہ کرور دس لاکھ دام خرچ ہوے۔
قلعہ نرور	راجہ نل	ایضاً	یہ وہی راجہ ہین جو دمن پر عاشق ہوے تھے مشہور بات ہی۔
قلعہ مانڈھو گڈھ	راجہ بندہ	ایضاً	
کوٹھی جہان نما	جناب مٹکاف صاحب بہادر رزیڈنٹ دہلی	سنہ ۱۲۳۳	یہ کوٹھی کشمیری دروازہ کے باہر بنی تھی ابتک موجود ہی یہ صاحب میرے قبلہ گاہی صاحب کے بڑے رفیق تھے چنانچہ بعد وفات والد بزرگوار کے ہمارے ہر طرح کے مددگار رہے۔

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	سنہ تعمیر	کیفیت
امرتسر کا مندر	×	×	حال کی عمارتون مین یہ مندر قابل تعریف ہی یہ مندر سکھون کا پرستش گاہ ہی یہ امرتسر جو کہ پنجاب مین ایک شہر ہی اپنی قسم کا ایک ہی -
قلعہ جمون	راجہ کیدراج	قدیم	یہ راجہ ہمعصر شاہ گشتاسپ ستھے جسکو زمانہ دو ہزار چھہ سو برس کا گذرتا ہی -
قلعہ اوجین	راجہ بکرماجیت	سمت ۱۱۲۴	ہمعصر اردشیر بابکان کا تھا قلعہ اوجین اور بائیس قلعہ دھار اور مندر مہاکال اسی راجہ کے بنوائے ہوے ہین اور عہد حضرت محمد جہانگیر شاہ مین چار دیواری تیار ہوئی -
گھاٹ لگاہ مو تم	حضرت محمد شاہ	۱۱۵۰ھ	یہ گھاٹ شاہجہان آباد کے شمال و مشرق کو جمنا کے کنارہ بنا ہی -
قلعہ نگر کوٹ	راجہ بھیج دیو	قدیم	×
جامع مسجد غزنین	سلطان محمود غزنوی	۴۰۰ھ	×
مسجد جامع لاہور	محمود غزنوی	۱۲ھ	×

قلعہ لاہور	ایاز غلام محمود	سنہ ۴۰۴	×
مقبرہ محمود غزنی	سلطان مسعود	سنہ ۵۲۲ھ	×
قلعہ رائے پتھورا	راجہ پتھورا	سنہ ۵۳۸ھ سمت ۱۱۹۸	مطابق سنہ پانچسو اڑتیس ہجری دہلی سے کچھ فاصلہ پر ہے۔
قلعہ سیالکوٹ	سلطان شہاب الدین غوری	سنہ ۵۷۰ھ	
دروازہ قلعہ گوالیار مع مسجد	شہاب الدین التمش	سنہ ۶۲۴ھ	یہ دروازہ اور مسجد ابتک موجود ہے
قصر کیلوکھڑی	سلطان کیقباد معزالدین	سنہ ۶۸۶ھ	یہ کیلوکھڑی پہلے گاؤن تھا اسکو صاف کر کے مقبرہ ہمایون تیار کرایا گیا جو موجود ہے۔

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	سنہ تعمیر	کیفیت
قلعہ کابل	×	×	×
قلعہ قندھار	×	×	بصرف مبلغ آٹھ لاکھ روپیہ تیار ہوا -
عمارت نمار ناسک	×	×	نمار ناسک ایک مقام ہی وہان یہ عمارت ہی بہت اچھی ہی -
قلعہ جلال آباد	سلطان محمد اکبر شاہ	۹۹۰ھ	
قلعہ و مسجد گلبرگہ شریف	سلطان علاء الدین	۷۵۰ھ	یہ بادشاہ دکن مین تھے ہمعصر سلطان فیروز تغلق
			×
دولت آباد	سلطان تغلق	۷۳۱ھ	×
باغ جہان آرا	حضرت جہانگیر	۱۰۱۵ھ	اس مین ایک تختی سنگ مرمر کی ایک گز طول اور بارہ گز عرض کی کھڑی کر کے حضرت امیر تیمور سے لیکر اپنے نام تک اوس پر کندہ کرایا اور دوسری طرف یہ لکھوایا ہی کہ محصول سائر وغیرہ کابل کا تمام معاف کیا جو کوئی میری اولاد سے محصول سائر

درگاہ سید سالار مسعود غازی	سلطان تغلق	سنہ ۷۴۲	لیگا عذاب الٰہی ہین پڑیگا —
قلعہ وشہر جونپور	سلطان فیروز بعلبک	سنہ ۷۶۱	پہلے یہان گانون تھا اسکو برباد کرکے فیروز شاہ نے قلعہ بنایا اس شہر مین جو کوٹ محلہ مشہور ہی اسی جگہ گانون مذکور پیشتر آباد تھا —
قلعہ بندر کھنبات	حضرت سلطان محمد اکبر شاہ	•	جو بہ اہتمام کلیان رائے حاکم کے تیار ہوا برہمنون کا قول ہی کہ کئی ہزار برس اسکی تعمیر کو ہوے پہلے اس جگہ کا نام تمپاوتی تھا اور راجہ تمہ نیک کنوار یہان کا حاکم تھا بہت سوداگر اطراف سے آکر اس شہر مین بسے ہین اور عمدہ عمدہ بیشمار مکانات مرصع تعمیر کیے ہین اور خوشی اور خرمی سے اوقات بسر کرتے ہین بازار اگرچہ مختصر ہی لیکن بہت پاکیزہ اور پر جمعیت ہی عمارات اسمین گنجان ہین —
جامع مسجد جونپور	سلطان محمود شرقی	سنہ ۸۵۲	ایام طوائف الملوکی مین یہ شخص بادشاہ جونپور کے تھے —

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	سنہ تعمیر	کیفیت
عمارات بالاحصا	سلطان محمد جہانگیر	سنہ ۱۰۱۵	سواد کابل
غار نه	•	•	یہ مجار غار کرلے کے نام سے مشہور ہی سڑک پر درمیان پونہ اور بمبئی کے واقع ہی اکثر غار دیکھے مگر ایسا کوئی غار نہین دیکھا اسکے ستونون پر کچھ حال بھی کندہ ہی جس سے معلوم ہوتا ہی کہ اسکو مہاراج بھٹی یا دیو بھٹی نے جو بموجب پران کے قبل پیدا ہونے حضرت عیسے علیہ السلام کے ۸۰ برس سلطنت کر گئے ہین کھدوایا تھا۔
عمارت احمد آباد	احمد شاہ	سنہ ۸۱۵ھ	احمد آباد گجرات مین ہی زمانہ حضرت خاقان امیر تیمور صاحب قران مین اسکی نمود بہت ہی۔
منزلین و سرائین	سلطان سکندر	سنہ ۹۱۵	یہ منزلین و سرائین از آگرہ تا دھول پور ہین۔
مقبرہ حضرت سلطان بابر	حضرت محمد ہمایون	سنہ ۹۴۰	

قلعہ پشاور	حضرت سلطان محمد بابر	سنہ ۹۲۵ھ	ظاہر ہی۔
قلعہ سورت	غضنفر خان	سنہ ۹۵۹ھ	یہ شخص وزیر یہ شاہ گجراتی کا تھا۔
قلعۂ اٹک	حضرت سلطان محمد اکبر	سنہ ۹۹۰ھ	...... نامعلوم
پنج محل لکھنؤ	نواب عبدالرحیم خان	سنہ ۹۸۹ھ	یہ شخص حضرت محمد اکبر شاہ کے عہد مین صوبہ دار لکھنؤ کے تھے اب یہ عمارت گھد گئی۔
شہر الہ آباد	حضرت سلطان محمد اکبر شاہ	سنہ ۹۹۰ھ	یہ شہر اور قلعہ بیس لاکھ کے خرچ سے تیار ہوا اصل بنا، شہر یہان ایک قصبہ تھا اور نام اسکا جھونسی پراگ تھا ہندوؤں کا تیرتھ گاہ تھا اب بھی جاے تیرتھ ہی اور پراگ نام سے مشہور ہے۔
عمارات قلعۂ لاہور	بحکم حضرت محمد اکبر شاہ	سنہ ۹۹۶ھ	

نام مکان	نام تعمیر کننده	سنہ تعمیر	کیفیت
دروازہ مجلس آرا واقع رہتاس گڈھ	بحکم حضرت سلطان عالمگیر	×	×
اکبری دروازہ لکھنؤ	بحکم حضرت محمد اکبر شاہ	۱۱۹۹ھ	بنانے والے کا نام اور صرف تعمیر معلوم نہوا۔
مقبرہ راجہ بجاور سنگھ	×	×	الور مین واقع ہی اسکی تعمیر صدی حال مین ہوتی ہی۔
نقشہ پرانی دہلی	×	×	مشرقی جانب واقع ہی۔
مسجد بلگرام	×	۱۰۰۵ھ	×
قلعہ ناگر نگر	حضرت محمد اکبر شاہ	۱۰۰۶ھ	یہ قلعہ کشمیر مین ہی بصرف ایک کرور دس لاکھ روپیہ کے تیار ہوا تھا۔

قلعہ مونگیر	بحکم حضرت محمد اکبر	سنہ ۱۰۰۱	اس قلعہ کا کوئی تاریخی حال ہمکو لکھنے کے لائق تحقیق نہیں ہوا لیکن فی النفسہ مونگیر آجکل برکت قدم مبارک کی ترام ہماری گورنمنٹ سے بست آباد ہی اور آب وہوا بھی درست ہی
عمارت سموگر	بحکم اکبر شاہ	سنہ ۱۰۱۰	یہ عمارت اسّی ہزار روپیہ میں تیار ہوئی۔
آبادی اکبر نگر عرف راج محل	حضرت سلطان محمد اکبر شاہ	سنہ ۱۰۱۰	
تخت سنگ موسے	بحکم حضرت محمد اکبر شاہ	سنہ ۱۰۱۱	یہ تخت قلعۂ اکبر آباد میں موجود ہی۔
فرید آباد	فرید خان	سنہ ۱۰۱۵	یہ شخص حضرت سلطان جہانگیر کا بخشی تھا۔
حمام الہ وردی خان	الہ وردی خان	سنہ ۱۰۳۲	اکبر آباد میں ہی۔
عمارت مقبرہ حضرت جہانگیر	بحکم حضرت شاہجہان	سنہ ۱۰۳۷	شاہدرہ لاہور میں واقع ہی۔

عمارت چہل ستون	بحکم حضرت شاہجہان	سنہ ۱۰۳۰	آگرہ مین واقع ہی-
مسجد اجمیر شریف	حضرت شاہجہان	سنہ ۱۰۳۷	یہ مسجد سنگ مرمر سے بنی ہوئی ہی مع فرش وستون ومحراب وسقف بہت خوبصورت ہی-
پل علی مردانخان	نواب علی مردانخان وزیر شاہجہان	سنہ ۱۰۵۴	یہ پل بہت مشہور ہی-
باغ وغیرہ	بحکم حضرت شاہجہان	سنہ ۱۰۴۴	بیرون چشمہ ودزناک کشمیر مین بنا ہی-
قلعۂ لعل	سلطان غیاث الدین بلبن	سنہ ۶۷۱	دہلی قدیم مین ہی-
غار	•	•	مقام اجنٹہ مین چار غار ہین جن مین سے تین غار قابل تعریف کے ہین عمارت اچھی ہی اور ان پر مینا قوم کے لوگون کی شکلین بنی ہوئی ہین-

عمارت	بانی	سنہ	کیفیت
لوہے کا مینار	.	.	یہ لوہے کا مینار جسکو لوہے کی لاٹ کہتے ہین واقع دہلی ہے نہایت خوبصورت ہے لوگون کا بیان ہے کہ راجہ بالک کے سر یہ مینار ہے تعمیر کنندہ کا نام معلوم نہین
عمارات احمد آباد	خانخانان	+	جو کہ واقع دریاے مہتی کی ہین اور بصرف دو لاکھ روپیہ تیار ہوئی ہین۔
چہار باغ	حضرت سلطان بابر	+	اوپر کنارہ جیحون کے واقع ہے۔
قلعہ ونو شہر	حضرت اکبر شاہ	+	پتھر کی یہ عمارت ہے ایک تھانہ دار رہا کرتا تھا۔
شکار گاہ	حضرت سلطان جہانگیر	در جلوس چہارم	بصرف ڈیڑھ لاکھ مبلغ کے تیار ہوئی متعلق لاہور متصل قصبہ جرگہ تنکتا کے قریب دس منزل کے جو کہ ایام شہزادگی مین حضرت ممدوح کی ہے ایک عمارت مختصر اور ایک تالاب کے تیار ہوا تھا اُس عمارت کا نام جہانگیر نگر رکھا گیا تھا۔
گنبد مزار مبارک حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ واقع اجمیر شریف	سلطان علاء الدین خلجی		احوال محامد ذاتی اور مناقب صفاتی حضرت خواجہ بزرگ کے لکھے جاتے ہین مولد شریف آپکا سیستان ہے اسواسطے آپکو سنجری کہتے ہین جب عمر آپکی پندرہ سال کی ہوئی تو والد آپکے خواجہ حسن نام نے انتقال فرمایا وہان ایک مجذوب شیخ ابراہیم نام رہتے تھے اُنکی نظر حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ پر پڑی تو آپکو طلب الٰہی کا شوق ہوا اور دنیاداری سے

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	سنہ	کیفیت
			کام چھوڑ کر سمرقند اور بخارا کو تشریف لیگئے وہان علم ظاہری حاصل کر کے خراسان کی طرف آئے اور کچھ دنون وہان بکہ قصبہ ہارون ہین کہ نواح نیشاپور سے ہی تشریف لائے اور وہان حضرت شیخ عثمان ہارونی کی خدمت مین مرید ہو کر بیس برس تک ریاضتین طرح طرح کی کرتے رہے اور بحکم اپنے پیر کے ہمیشہ سفر مین رہا کرتے تھے اس باعث سے اسوقت کے بہت بزرگون مثل حضرت نجم الدین کبری وغیرہ سے ملکر کمال ولایت حاصل کیا اور نسب آپ کا دو واسطون سے حضرت شیخ مودود چشتی کو پہونچتا ہے اور آٹھ واسطون سے حضرت ابراہیم ادہم کو اور پہلے سلطان معزالدین سام کے آنے سے اسی تھوڑے وقت مین رخصت ہو کر ہندوستان مین تشریف لائے اور اجمیر مین رہے اور حضرت قطب الدین اندجانی نے جنکو قطب صاحب کہتے ہین ماہ رجب سنہ ۵۶۲ شہر بغداد مین بیچ مسجد امام ابواللیث سمرقندی کے روبرو حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی اور شیخ اوحدالدین کرمانی کے جناب خواجہ معین سے بیعت کی اور حضرت شیخ فریدالدین شکر گنج جو کہ پنجاب کے ملک مین مدفون ہین مرید حضرت خواجہ قطب الدین کے ہین باقی حال ان بزرگ کا بہت ہے۔
برج ہشت پہل	٭	٭	واقع دہلی۔

کوشک لعل	سلطان جلال الدین خلجی	۶۹۰ سنہ	ان بادشاہ کو اپنے شہر کے رئیسون سے وحشت تھی اسلیئے مکان مطلوبہ کو ترک کرکے قصر کیلوکھیڑی مین رہنا اختیار کیا اور دریا کے کنارہ پر ایک باغ اور ایک مسجد بھی طیار کی۔
قلعہ علاول	سلطان علاء الدین خلجی	۷۰۳ سنہ	اس قلعہ مین دو ایک محل اور طیار کرکے اُسکا نام ہزار ستون رکھا۔
گنبد گیتی نما	علاء الدین خلجی بادشاہ	۷۰۰ سنہ	واقع درگاہ حضرت قطب الاقطاب خواجہ خواجگان ہی۔
مسجد درگاہ حضرت نظام الدین اولیا	خضر خان پسر علاء الدین خلجی	۷۱۰ سنہ	حضرت سلطان نظام الدین صاحب کے وقت مین یہ مسافرخانہ مقرر تھا اور اس مین فیروز شاہ نے سونے کا کٹورہ چودہ گز زنجیر کے ساتھ لٹکایا سوا تبک موجود ہی من ابتداے سلطنت حضرت محمد جہانگیر و نغایت زمانہ حضرت ابو ظفر محمد بہادر شاہ تک ہر طرح کا عمارت کا ابتدال و تغیر ہوتا رہا سنہ وفات حضرت نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ ۷۲۵ سنہ در عہد سلطان فیروز شاہ خلجی۔
روضہ تاج گنج	حضرت سلطان شاہجہان	۱۰۴۰ سنہ ہجری	مطابق ۱۶۳۰ء کے شہر اکبر آباد سے دو میل کے فاصلہ پہ جانب مشرق یہ روضہ نمونہ روضۂ رضوان بنا ہی جسکا مثل ہندوستان کیا ہفت اقلیم مین نایاب ہی سمت جنوب دروازہ صدر شمال مین دریاے جمن اور مغرب کی جانب مسجد اور باوری اور شرق کی طرف

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	سنہ تعمیر	کیفیت
			خانقاہ وسیع ومستحکم نظر آتی ہے اُسکی طیاری کی وجہ جو تحقیق سماعت مین پہونچی ہے لکھی جاتی ہے سنہ ۱۰۴۰ ہجری مین نواب ارجمند بانو بیگم صاحبہ المخاطب بخطاب نواب ممتاز محل صاحبہ نے جب انتیس ۲۹ برس کی عمر مین اس جہان فانی سے رحلت کی تو وقت مرگ اپنے شوہر حضرت شاہجہان سے وصیت کی اول مین چار لڑکے اور چار لڑکیان چھوڑکر اس جہان سے جاتی ہون اگر خداوند عالم انکی عمر مین برکت دیگا تو نام ونشان باقی رہیگا پھر ضرورت نہین کہ بعد میرے آپ کسی عورت سے عقد کرین اور بجاے میرے اُسکو اپنے پہلو مین جگہ دیوین کہ یہ بچّے رنج اُٹھاوین اور آپ کو عروس نو کے پاس دیکھکر قلق پائین جس مقام پر میرا مدفن ٹھہرے وہان ایک عمارت نادر روزگار بنے ایسی زیارت گاہ خلائق ہو اسی طرح پر اور وصیتین کین بادشاہ جم جاہ کو کہ دل وجان سے اُنکے مفتون تھے تمام عمر وہ باتین یاد رہین اور پھر شادی نکی اولاد کی پرورش اور رعایا پروری مین عمر عزیز کو صرف کیا بسبب وصیت کے مقبرہ کی طیاری کا خیال آیا معمار ہوشیار کو نقشہ بناکے پیش کرنیکا حکم فرمایا نقاش نئے نئے انداز کے نقشے کھینچ کرلائے مگر پسند والا نہ آئے ایک شب بادشاہ نے اسی فکر مین آرام فرمایا خواب مین ایک گنبد زرنگار دیکھا صبح کو ایک نقاش نے جو نقشہ پیش کیا وہ مطابق رویت شب تھا اُسی وقت طیاری کا حکم فرمایا مکرمت خان

اور عبد الکریم خان کو میر عمارت کیا اور بنیاد قائم ہوئی مقبرہ بننے لگا حضور والا اکثر تشریف لاتے تعمیر کو معاینہ فرماتے اور حکم دیا
کہ عقیق بغداد سے سنگ یمنی یمن سے فیروزہ تبت و کرمان سے لاجورد لنکا و کاشغر سے زبرجد ترکستان سے مونگا دریاے شور سے
سنگ سلیمانی کوہستان جنوبی سے سنگ غوری و سنگ یشب کوہستان و مغرب سے سنگ لہسنیا دریاے نیل سے تامڑا
واندراسے فادزہر کوہ کمایون سے سنگ اجوبہ سورت سے سنگ ابری چھاڑی سے سنگ گلگون ٹیری سے سنگ موسیٰ
کوہ البرز سے کٹو چیسلیمر سے سنگ رخام مکرانا سے سنگ طلائی و ستارہ و توتیا کھمات سے سنگ سماق و سنگ کرنڈ و سنگ نیاز
و سنگ کسوٹی دکن سے سنگ مرمر کوہستان راجپوتانہ سے منگایا جاے اور جو پتھر خوش رنگ و بے جرم مل سکے آتے اور عمدہ کاریگر
جو استاد مشہور تھے جنکی صناعی کے نشان یادگار روزگار رہینگے اُنکے یہ نام تھے - عیسیٰ خان نقاش ہندوستان زیادگار
مانی - امانت خان شیرازی طغرانویس - محمد حنیف معمار - محمد شریف و موہن لعل پچی کار - اسمعیل خان رومی گنبد ساز - محمد خان
بغدادی خوشنویس - کاظم خان و منو لعل و منوہر سنگھ لاہوری کلس ساز - غرضکہ اِن لوگوں کے اہتمام و دستکاری سے طیار ہوا
روضہ کے اندر باہر سنگ مرمر مین سنگ موسیٰ سے آیات قرآن شریف کی پچی کاری کی گئی ہے اسمین کاریگرون نے عمدہ صنعتین کی ہین
کہ حروف طغرا کے حسب مقدار چوکھٹ کے قریب نظر آتے ہین وہی باہر کی محراب کی پیشانی پر پائے جاتے ہین جس مقام سے چاہے

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	سنہ تعمیر	کیفیت
			دیکھیے ممکن نہین کہ بال برابر فرق انداز تحریر مین نظر سے گذرے یہ روضہ آٹھ برس چھ مہینے پچیس دن مین پانچ کروڑ پندرہ لاکھ پچیس ہزار روپیہ کے صرف سے طیار ہوا صنعتگرون نے ہر رنگ کے پتھر بیل وبوٹون مین اسیں خوبصورتی سے جڑے ہین اور ایسے وصل کیے ہین کہ اصلی معلوم ہونے لگے ہین روضہ کے سامنے سنگ مرمر کی نہر بنائی فوارے قرینے سے نصب کیے گوشون مین انواع واقسام کے درخت گلزار لگائے اور مسجد عالیشان نہایت خوش قطع بھی تعمیر ہوئی صندل ولاچی وسپاری کے درخت نہایت تلاش سے منگائے اور چمنون مین قرینے سے لگائے اور ایک حوض سنگ مرمر کا ایک ڈال اور ایک چبوترہ خوشنما بنایا مقبرہ مین درجے کا تعمیر ہوا ہر درجہ مین قبر کا تعویذ مطلا ورنگین پچی کاری کا طیار کیا گیا خط نسخ مین نام وسنہ وفات نواب ممتاز محل صاحبہ مرحومہ کا کندہ کر کے سنگ موسی جڑا اور قبر کے گرد حظیرہ سنگ مرمر کے تختون کا جس مین جالی نہایت خوشنما وباریک ترشی تھی نصب ہوا سنگ سفید کا فرش شفاف بنا غرض جدھر نگاہ جاتی ہے نئی وضع کی گلکاری خوش قطع جھاڑی رنگا رنگ پتھرون کی نظر آتی ہے جب حضرت شاہجہان کی رحلت کا زمانہ قریب پہونچا اور سلطان اورنگ زیب عالمگیر اورنگ نشین ہوے اُنسے اپنے مقبرہ کی تعمیر کی وصیت کی مگر اُنھون نے صرف فضول سمجھکر اُسی روضہ عصمت مآب مین

			نواب ممتاز محل صاحبہ کے پہلو مین دفن کرکے قبر بنانے کا حکم دیا اور جب سلطنت سرکار انگلشیہ ہندوستان مین ہوئی ایک مدت تک اِس عمارت کی طرف التفات نکیا ساروتون نے قطع غلیظ سنگ پچی کاری گوہران بے بہا سمجھکر اوکھاڑ لیا چھینیون سے ریزہ ریزہ ہوے کوئی پتھر مسلم نہ نکلا پھول پتیون کے نشان بگڑگئے انکو کچھ حاصل نہوا گنبد پر کلس و چاند طلائی لگا ہی جو آج تک کندن کی طرح چمک رہا ہی صحن کے چارون گوشون پر چار مینار سنگ مرمر کے سربلند تین تین کمنڈ کے بنے ہین اُن مین نو سیڑھی سنگ مرمر کی نہایت قطع دار تعمیر ہوئی تعریف اسکی قلم سے کب ادا ہوسکتی ہی دور دور سے مشتاق دیدار آتے ہین صناعی کی تعریف زبان پر لاتے ہین تھوڑے عرصہ سے اہالیان گورنمنٹ انڈیا جناب قیصر ہند کو اِس عمارت کی عمدگی و بہتری پر نظر ہوئی مرمت کی گئی باغ گلہاے رنگین سے آراستہ ہوا حوض و نہر کو آب مصفا سے چھلکا دیا اب ہمارے حکام ہر یکشنبہ کو جوق جوق تشریف لاتے ہین فضاے باغ سے لطف اوٹھاتے ہین۔
ظفر محل	حضرت سلطان ابو ظفر بہادر شاہ	سنہ ۱۲[illegible]ھ	یہ مکان درمیان عقب حمام اور اسد برج کے لب دریاے جمن قلعہ شاہجہان آباد کے اندر واقع ہی بالکل سنگ مرمر سے تعمیر ہی۔

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	سنہ تعمیر	کیفیت
تغلق آباد	شاہ تغلق	۷۲۱ھ	شاہجہان آباد سے چھ کوس کے فاصلے سے یہ شہر جنوب کے رُخ بنا ہی اُسکے چھپن کوٹ باون دروازے مشہور ہین درمیان مین ایک مکان بطور سیرگاہ بہت بلند بنایا گیا تھا۔
مقبرہ سلطان غیاث الدین تغلق	محمد شاہ تغلق	۷۲۶ھ	یہ مقبرہ تغلق آباد کے قلعہ کے نزدیک بنا ہی اور اس تغلق آباد سے مقبرہ تک ایک پل بھی ہی۔
قلعہ عادل آباد	سلطان محمد تغلق	۷۴۵ھ	یہ قلعہ تغلق آباد کے جنوب رخ پہ واقع ہوا اور ہزار ستون سے طیار کیا گیا ہی پہلے گرد ستون تھے اب نہین ہین الا قلعہ ہزار ستون سے مشہور ہی اب یہ عمارت بالکل منہدم ہو گئی۔
جامع مسجد جونپور	شاہ ابراہیم	۱۴۱۹ء	جونپور مین تین مسجدین ہین تینون مین سے یہ مسجد نہایت عمدہ ہی اسکی بنا سنہ مذکور مین شروع ہوئی تھی لیکن شاہ ابراہیم کی زندگی مین اسکا اختتام نہین ہوا بعد کو ہوا۔
فیروز آباد	سلطان فیروز شاہ تغلق	۷۵۵ھ	دہلی سے تھوڑے فاصلہ پر متصل کوٹلہ کے یہ شہر ہی پانچ کوس کی طولانی تھی مگر اب ویران ہی اور تھوڑی زمین اسکی حصار دہلی مین

نام	بانی	سنہ	کیفیت
حصار دیگر فیروز آباد	سلطان فیروز	سنہ ۷۵۶ھ	آگئی ہی ترکمان دروازہ اور بھوجلا پہاڑی اور بُلبلی خانہ جہان سلطان رضیہ بیگم کی قبر ہی اور ایک مسجد ہی یہ محلہ بہت آباد تھا اب بھی آباد ہی یہ بیگم بڑی بزرگ اور عارف باللہ تھین سُنا ہی کہ یہ بیگم زندہ زمین مین پوشیدہ ہوگئی تھین انکے مزار سے اب بھی لوگون کو فیض ہوتا ہی اور حصار فیروز آباد کو کوتشک انوار کہتے ستھے بعد مہدیان مشہور ہوا ۷۵۶ھ مین حصار دیگر تیار ہوا کوتشک جہان نما یا کوشک شکار کر کے مشہور ہی فیروز آباد سے تین کوس کے فاصلہ پر ہی۔
شاہ باغ	حضرت ابو ظفر محمد بہادر شاہ	سنہ ۱۲۶۴ھ	یہ باغ دہلی سے مشرق کی طرف جمنا کے پار متصل شاہدرہ کے واقع ہی اور ایک بنگلہ اُسکے درمیان مین ہی اس باغ کی چار دیواری خشتی ہی ایک دروازہ کلان اُسپر ایک مکان بدرجہ اوسط اور تین دروازہ کلان کے پہلو مین شمال رُخ ایک مسجد اور ایک سرا مع کنوان۔
درگاہ حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی صاحب	سلطان فیروز شاہ	سنہ ۷۷۵ھ	انتقال اِن حضرت کا اٹھارہوین ماہ رمضان المبارک ۷۵۷ھ مین جمعہ کے روز ہوا سلطان فیروز شاہ ابلبک نے یہ عمارت ۷۷۵ھ مین بنوائی گنبد درگاہ شریف کے بارہ در ہین اور سنگ خارہ کے ستون لگے ہین ہر دروازہ مین سنگ سُرخ کی جالیان لگی ہین جنوب رُخ دروازہ کے گنبد ہی باعث سفیدی ہونے کے پتھر کا رنگ چھپ گیا ہی گنبد پر ایک

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	سنہ تعمیر	کیفیت
			سنہری کلس لگا ہی درگاہ کے صحن مین دو گنبد اور ہین ایک مین حضرت فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے کا مزار ہی دوسرے مین مخدوم زین الدین کی قبر ہی جو آپ کے بھانجے اور خلیفہ ہین اُسی کے پاس مخدوم حضرت کمال الدین کا تعویذ ہی متصل درگاہ شریف کے ایک مسجد فرخ سیر بادشاہ کی طیار کرائی ہوئی ہی درگاہ کے دروازہ گنبد نما ہین اُسپر فیروزشاہ کے نام کا کتبہ کندہ ہی ۱۱۴۲ھ مین حضرت محمد شاہ بادشاہ نے اِس درگاہ بزرگ کے گرداگرد تین لاکھ پچھتر ہزار روپیہ کے خرچ سے شہر پناہ بنوائی اور چار دروازے اور ایک کھڑکی بنوائی جو ابتک موجود ہی درگاہ شریف کے گوشۂ جنوب شرق کیطرف مزار شریف میرے والد بزرگوار حضرت محمد دار البخت میران شاہ ولیعہد نور اللہ مرقدہٗ بعہد جد امجد باہتمام محبوب علی خان نواب ناظر طیار رہوا چبوترہ اول سنگ چبوترہ دوم سنگ سرخ مع تعویذ سنگ مرمر بنایا گیا۔
خضر آباد	خضر خان	سنہ ۲۰ھ	اسکا حال کتب تواریخ سے بخوبی معلوم ہوسکتا ہی مگر جب میرے حضرت تیمور صاحب قران دہلی سے ولایت کو تشریف لیگئے اُسوقت یہ خضر خان بادشاہ ہوے۔
مندر مع مکان شاہی	•	•	مقام بارہ تک مین یہ مندر رنگے قسم کا ہی سب مندرون سے اسکا طرز علیحدہ ہی اور ایک مکان منجملہ شاہی عمارات اِس سے ملحق ہی

بارہ دری	.	.	مقام سرگنج واقع گجرات یہ اپنی سادگی سے بہت مشہور ہی —
مقبرۂ قطب الدین	.	.	مقام بٹوہ گجرات مین ہی خوبصورت عمارت ہی —
عالم درویش			
مبارک باد	مبارک شاہ	۸۳۶ھ	~
مقبرہ سلطان بہلول لودی	سکندر شاہ لودی	۸۹۴ھ	حضرت روشن چراغ دہلی کے مزار انور کے قریب یہ مقبرہ ہی —
مسجد عیسیٰ خان	عیسیٰ خان	۹۵۴ھ	اسلام شاہ کے وقت مین یہ عمارت تعمیر ہوئی کہتے ہین اُسوقت مین یہ عیسیٰ خان بہت بڑا آدمی تھا چونے اور پتھر کی اسمین غایت ہوئی عرب سرا مین موجود ہی —
موٹھ کی مسجد	میان بھورا	۹۰۹ھ	یہ بھورا سلطان سکندر لودی کا وزیر تھا اسمین ساٹھ کنوئین تھے مبارک پور عرف کوٹلہ سے تھوڑی دور کے فاصلہ پر واقع ہی وجہ نام موٹھ کی مسجد مشہور ہونے کی یہ ہی کہ کسی شخص نے ایک دانہ موٹھ کا راستہ سے اُٹھا کر اُس جگہ بو دیا بافضال الٰہی ایک دانہ سے ایک کھیت ہو گیا المدعا کہ بعد فروخت ہونے کے بطور مال وقفی کے میان بھورا کے پاس اُسکا روپیہ آیا انھون نے

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	سنہ تعمیر	کیفیت
			یہ مسجد بنوادی۔
پُرانا قلعہ	راجہ انیکپال تونور	سمبت [illegible]	حضرت نصیرالدین ہمایون نے اسکو بخوبی مرمت کراکر تیار کیا تھا اب منہدم ہوگیا ہی بلکہ مسمار و خراب ہوا چاہتا ہی اسکے باب مین بہت اختلاف ہی الا یہ بات تحقیق ہی کہ پہلے مرمت اسکی راجہ انیکپال تونور نے [illegible]ھ مین کرائی تھی۔
درگاہ قطب صاحب	اول شیرشاہ	۹۴۸ھ	آپ کا انتقال شب دوشنبہ ۱۴ ربیع الاول ۶۳۳ھ مین ہوا اور اس نورانی جگہ مین دفن ہوے راقم نے ایک کتاب مین دیکھا ہی کہ ایک مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا گذر اِدر وادی نورانی مین ہوا دیکھا کہ ملائک آسمان سے جوق جوق خوان نور لاتے ہین اور ایک گڑھے مین بھرتے ہین آپ نے فرمایا کہ یہ مقام کس نبی کا ہی یا اس جگہ کیا چیز ہوگی ملایک نے عرض کی کہ ایک نبی آخر الزمان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہونگے اُنکی امت مین ایک شخص قطب الدین کہ وہ اُسوقت کے قطب زمان ہونگے اُنکا یہ مقام آخری ہی اللہ جل شانہٗ نے اپنے فضل و کرم اور بہ تصدق سید عالم کیا مرتبہ عنایت فرمایا رحمۃ اللہ علیہ پہلے یہان کوئی عمارت نہین تھی [illegible]ھ مین شیرشاہ کے زمانہ مین خلیل اللہ خان نے چار دیواری بنوائی اب وہ نہین ہی اور [illegible]ھ مین اسلام شاہ کے وقت مین [illegible] ایک دروازہ بنوایا بعدہٗ شاکر خان نے حضرت شاہ عالم محمد بہادر شاہ کلان کے وقت مین دروازہ جانب غرب بنوایا کہ اب تک

			موجود ہی ۱۱۳۱ھ مین حضرت سلطان محمد فرخ سیر نے آپکے مزار شریف کے گرداگرد سنگ مرمر کی بہت نفیس جالیان بنوائین اور سنگ مرمر کے دروازے عمدہ بنواکر یہ کتبہ لکھوایا + اللہ محمد ابوبکر عمر عثمان علی + از حکم بادشاہ جہان خسرو انام + دیگر کتبہ + از حکم بادشاہ جہان خسرو انام + فرخ سیر شہنشہ آسمان غلام +
کھنڈر	•	•	مقام پلونرد واقع شیلون اس مین ایک تصویر بدھ کی سیدھی کھڑی ہوئی ہی -
مسجد بیجاپور	•	•	اسکا برج نہایت ہی بلند ہی -
شیر منڈل	شیر شاہ	۹۵۰ھ	پرانے قلعہ مین شیر شاہ نے مسجد کے پاس سہ منزلہ یہ عمارت بنائی اور حضرت ہمایون بادشاہ نے اسکو کتب خانہ قرار دیا تھا اور اسی کے زینہ سے گرکر رحلت فرمائی تھی چنانچہ مصرع تاریخی وفات مرحوم کا یہ ہی ع ہمایون بادشاہ از بام افتاد +
بنائے مسافر خانہ	شیر شاہ بادشاہ	؛	یہ رواج مسافر خانون کا انہین کے وقت سے رائج ہوا اور ابتک یہ رسم جاری ہی بلکہ سرکار گورنمنٹ نے بھی اسکو بہت پسند کیا بلکہ گویا اسی قاعدہ کو دستور العمل مین داخل کیا -
سلیم گڈھ	سلیم شاہ	۹۵۰ھ	یہ گڈھ قلعہ حضرت شاہجہان سے گوشہ شمال و مشرق مین دریا کے کنارہ واقع ہی پانچ لاکھ روپیہ کے صرف سے طیار ہوا اور حضرت سلطان اکبر کے عہد دولت مین مرتضے خان نے کچھ مکان بنائے اور حضرت سلطان محمد جہانگیر نے اسکا پل سنگین بنوایا

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	سنہ تعمیر	کیفیت
			بنایا اور حضرت سلطان شاہجہان نے قلعہ سے پل ملاکر اُسکا نام نور گڈھ رکھا اور حضرت جد امجد نے ایک دروازہ متصل دروازہ جو متصل دریاے جمنا ہی اور بنایا اور کوٹھی کی بنا میرے چچا صاحب میرزا محمد فتح الملک عرف میرزا فخر الدین نے ڈالی کچھ تیار بھی ہوگئی تھی مگر بوجہ انتقال مرحوم ناتمام رہی۔
قلعہ مان کوٹ	سلیم شاہ	۹۵۶ سنہ	✗
مدرسہ نواب ماہم بیگم صاحبہ	بیگم صاحبہ ممدوحہ	۹۶۹ سنہ	یہ جنابہ دادی صاحبہ حضرت محمد اکبر شاہ کی تھین اُنھون نے یہ مدرسہ اور ایک مسجد بعہد اکبر شاہ تعمیر کرائی۔
عرب سراے	نواب حاجی بیگم صاحبہ	۹۶۹ سنہ	یہ صاحبہ زوجہ حضرت محمد ہمایون بادشاہ کی تھین سرا انکی مقبرہ ہمایون کے متصل موجود ہی پہلے یہان عرب لوگ رہتے تھے اور جو عمارت اسکے اندر تھی وہ اب نہین ہی الا دروازہ بہئیت اصلی قائم ہی۔
بھول بھلیان	ادہم خان	۹۶۹ سنہ	یہ حضرت محمد اکبر بادشاہ کے کوکا تھے بالجملہ واقع قطب صاحب یہ بنا قائم ہی۔
مقبرہ خانخانان	عبدالرحیم خانخانان	۱۰۳۶ سنہ	یہ حضرت محمد اکبر بادشاہ کے وزیرون مین سے تھے یہ عمارت انکی مقبرہ ہمایون بادشاہ و بارہ پلہ کے درمیان مین متصل دہلی موجود ہی

			کبھی اچھا ہوگا مگر اُبتو ایک لنڈ منڈ گنبد معلوم ہوتا ہی-
عمارت خاص محل	حضرت شاہجہان	سنہ ۱۰۴۳	دہلی مین تھی ابتو اُسکا صرف ایک دروازہ باقی ہی-
مسجد گلبرگہ	۔	۔	مقام گلبرگہ مین یہ مسجد واقع ہی عمارت بہت پختہ لائق دید ہی اور ہندوؤن کی عمارت سے ملتی ہوئی ہی-
مقبرۂ محمود	محمد اکبر شاہ	۔	یہ مقبرہ بمقام بیجاپور محمود بادشاہ کا ہی- اچھا ہی-
مقبرۂ محمد غوث گوالیاری	۔	۔	اگر مقابلہ کیا جاوے اِس مقبرہ کا مقبرۂ شیر شاہ سے تو معلوم ہوسکتا ہی کہ اسکی عمارت مین کسقدر ترقی کی گئی ہی-
دریا محل	شاہزادہ میرزا محمد شاہرخ بہادر	سنہ ۱۲۵۳	اُس محل مین طلائی کام بہت خوبصورتی کے ساتھ تھا کہ جسکی شان مین یہ شعر بہت درست اور زیبا ہی- زہے صفای عمارت کہ در تماشایش ؎ بدیدہ باز نگردد نگاہ از دیوار ؎-
تخت طاؤس	حضرت سلطان شاہجہان	سنہ ۱۰۴۴	بصرف ایک کرور ایک لاکھ پچہتر ہزار چار سو روپیہ کے سات برس کی مدت مین بکوشش بے بدل خان داروغہ تیار ہوا مطلا و مرصع بجواہر بے بہا سنہ ۱۱۵۱ھ مین نادر شاہ والی ایران حضرت محمد شاہ کے عہد سلطنت مین اِس تخت کو لے گئے اور ملک طہران مین جاکر حضرت امام موسی رضا علیہ السلام کی درگاہ کے دروازہ پر رکھا ہی-

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	سنہ تعمیر	کیفیت
نہر دہلی	علی مردان خان	سنہ ۱۰۵۴	یہ نہر بحکم حضرت شاہجہان تعمیر ہوئی تھی اس چشمۂ فیض سے تمام شہر سیراب ہوتا تھا الا اب حکام والاشان نے اسکو اوپر سے روپوش کر دیا ہی-
قلعہ شاہجہان آباد	حضرت شاہجہان	سنہ ۱۰۵۶	اکسوین[21] برس جلوس کے تعمیر شروع ہوئی ساٹھ لاکھ روپیہ کے مصارف سے طیار ہوا اس قلعہ کے اندر باون چوک دو بازار ہین اور محلات بھی بہت تھے منجملہ اُنکے دیوان خاص و دیوان عام و بیٹھک و رنگ محل و مہتاب باغ و حیات بخش و موتی مسجد و اسکے عقب مین حمام وغیرہ سنگ مرمر و سنگ سُرخ سے بنا ہوا ہی-
باغ لاہور	حضرت شاہجہان	سولھوین سال جلوس کے	باہتمام علی مردان خان بعدہٗ خلیل اللہ خان بصرف آٹھ لاکھ روپیہ کے طیار ہوا سنہ تعمیر معلوم نہوا اسلیے سال جلوس لکھا گیا
باغ صاحب آباد	حضرت شاہجہان	سنہ ۱۰۴۸	کشمیر مین واقع ہی-
چشمہ انت ناک	ایضاً	سنہ ۱۰۴۸	ایضاً-
چشمہ مارتنڈ	ایضاً	سنہ ۱۰۵۵	ایضاً-

باغ نسیم	حضرت شاہجہان	۰	۰
باغ نیجور	ایضاً	سنه ۱۰۴۸	کشمیر مین موجود ہی -
باغ شالامار	ایضاً	سنه ۱۰۶۴	جب حضرت شہر کی تعمیر سے فارغ ہوے تو لاہوری دروازہ سے چار میل کے فاصلہ پر اس باغ کی تعمیر مین مصروف ہوے -
باغ فرح بخش	ایضاً	سنه ۱۰۴۸	کشمیر مین ہی -
آبادی کلکتہ	تاجران فرنگ	سنه ۱۱۳۹	۰
مندر	دہلاساہ تاجر	سنه ۱۰۳۵ع	نہایت خوبصورت اور سادہ وضع کا ہی اور مندر چینا کے نام سے مشہور ہی پہاڑ آبو پر واقع ہی جنرل کنگ ہیم صاحب بہادر نے اسکو کہنہ کر کے لکھا ہی پہلے اسکا استعمال بطور مسجد کے ہوتا تھا اس سے قرین قیاس ہی کہ اسکو مسلمانون نے بنوایا تھا لیکن بعد مین بہ تصرف ہنوددان کا اسمین ہوگیا -
دروازہ جنوبی مسجد سیکری	۰	۰	یہ دروازہ بہت بلندی پر واقع ہی کسی مسجد کا ایسا بلند دروازہ دیکھنے مین نہین آیا -
باغ نشاط	آصف خان	سنه ۱۰۴۲	عہد مین حضرت شاہجہان بادشاہ کے بنا تھا کشمیر مین موجود ہی -

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	سنہ تعمیر	کیفیت
باغ ظفرخان	ظفرخان	سنہ ۱۰۵۶	یہ ظفرخان عہد مین حضرت شاہجہان کے حاکم کشمیر کے تھے۔
قلعہ مدراس	اسٹنٹ جارج بہادر	سنہ ۱۶۴۰	یہ صاحب اسٹینٹ جارج بہادر تاجران فرنگ سے تھے یہ قلعہ راجہ مدراس کی اجازت سے بنایا گیا تھا۔
کوٹھیان سورت واحمدآباد وکھمبات	تاجران فرنگ بہادر	سنہ ۱۰۱۹	کیفیت اسکی اسطرح ہی کہ ۱۰۱۹ مین کہ وقت ابتدا استقامت حکامان ذیشان انگریزان کا ہندوستان مین یہی سال ہی حسب الحکم حضرت محمد جہانگیر بادشاہ کے ان مقامون مین کوٹھیان واسطے تجارت کے بنائی گئی تھین۔
کوٹھی ہگلی شہور بنگالہ	ایضاً	سنہ ۱۰۶۲	باجازت حضرت شاہجہان کے تیار ہوئی۔
قلعہ بمبئی	ایضاً	سنہ ۱۰۶۰	اسی سال مین جزیرہ بمبئی سرکار انگریزی بہادر کے ہاتھ آیا اور یہ بھی کہتے ہین کہ شاہ پرتگیز نے اپنی دختر کے جہیز مین دیا تھا۔
قلعہ کلکتہ	ایضاً	سنہ ۱۱۲۹	حضرت سلطان فرخ سیر کے زمانہ مین بنایا گیا اور نام اسکا ولیم فورٹ رکھا گیا۔
مدرسہ کلکتہ	ندارد	سنہ ۱۲۱۴	x

مدرسہ کلان بنارس	میجر کٹو صاحب بہادر	سنہ ۱۲۶۹	بنارس مین بصرف ایک لاکھ چالیس ہزار روپیہ کے طیار ہوا-
سڑک آہنی	بحکم گورنمنٹ	سنہ ۱۲۶۹	سنہ ۱۸۵۳ء مین طیار ہوئی-
نہر گنگ	؍؍	سنہ ۱۲۶۹	یہ نہر گنگا از ہردوار تا کانپور ابتداے سنہ ۱۸۵۴ء مین طیار ہوئی اور اتبو باعث دریادلی قیصر ہندوالی ہندوستان کے بہت شاخین اس مین سے روان ہو کر موجب رفاہ خلائق ہوئی ہین-
پلہاے متفرقات	؍؍	سنہ ۱۲۷۷	ابتداے سنہ ۱۸۶۰ء مین طیار ہونے شروع ہوے-
مندر پرسوا ناتھ	٠	٠	یہ مندر آرہ آباد سے ایک سو پچیس میل کے فاصلہ پہ واقع ہی اسکی تعمیر مین کاریگرون نے بڑی صنعت اپنی ظاہر کی ہی-
مقبرہ اکبر شاہ	٠	٠	سکندرہ مین یہ عجیب عمارت ہی-
نقشہ موتی مسجد آگرہ	شاہجہان	٠	اچھے طرز کی ہی-
پل جمنا	گورنمنٹ	سنہ ۱۲[illegible]	یہ پل آہنی الہ آباد کے دریاے جمنا پر بنا ہی قابل دید ہی دہلی سے کلکتہ تک ایسا پل کوئی نہین ہی-
دولتخانہ	نواب آصف الدولہ	سنہ ۱۱۹۲	گومتی پہ تھا اب سواے پل کے دولتخانہ کا نشان بھی نہین-

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	سنہ تعمیر	کیفیت
پیری محل	آخون ملا	سنہ ۱۰۶۱ھ	کشمیر مین ہے
جامع مسجد	سلطان سکندر	سنہ ۸۰۰ھ	״
قلعہ کشمیر	عطا محمد خان	سنہ ۱۲۲۶ھ	کشمیر مین بالاے رہی پربت واقع ہے-
زینہ لنگ	زین العابدین	سنہ ۸۵۰ھ	یہ زینہ سلطان زین العابدین نے بنوایا تھا کشمیر مین موجود ہے-
باغ	علی مردان خان	سنہ ۱۰۶۰ھ	یہ باغ نلبل مین ہے یہ امراء حضرت شاہجہان سے تھے-
علی آباد	״	سنہ ۱۰۶۱ھ	علی آباد و لعل غلام د سراے ہفت چنار کشمیر مین ہے-
فورق آباد	سیف خان	سنہ ۱۰۶۱ھ	یہ فورق آباد عہد مین حضرت عالمگیر کے کشمیر مین تعمیر ہوا-
امیر آباد	״	سنہ ۱۰۸۰ھ	کشمیر مین ہے-
پل صفا کدل	״	سنہ ۱۰۸۱ھ	״
شیر گڑھ	محمد خان جوان شیر	سنہ ۱۲۰۹ھ	״

مقبرہ محمد غوث	محمد خان جوان شیر	۹۷۱ھ	عہد مین حضرت محمد اکبر شاہ کے تیار ہوا اور تانسین کلانوت کی قبر اسی مقبرہ مین ہی۔
مقبـــرہ	•	۱۰۶۷ھ	اس مقبرہ کا گنبد پچاس گز بلند ہی شہـــر بیجا پور مین واقع ہی۔
مقبرہ ابراہیم	•	۱۰	یہ مقبرہ نہایت خوبصورت بیجا پور مین ہی۔
عمارت روضہ سلطان ہاشم	سلطان محمود خلجی	۸۴۳ھ	یہ بادشاہ ملک مالوہ کے تھے اور مقبرہ مذکور شہر مندو مین واقع ہی۔
قلعہ ہوشنگ	سلطان ہوشنگ	۸۲۰ھ	بادشاہ مالوہ کا بنایا ہوا ہی۔
برہان پور	نصیر خان	۱۴۱ھ	شہر پناہ برہان پور کی عہد مین حضرت محمد شاہ بادشاہ کے نصیر خان فاروقی نے بنوائی۔
مندرہ	جلیون کا	•	مقام سوناگڈھ واقع بندیلکھنڈ مین واقع ہی قابل تعریف ہی۔
مسجد سری نگر	شاہ ہمدان	•	اسکی عمارت بالکل چوبی ہی سری نگر دار الخلافت کشمیر مین واقع ہی۔
موتی مسجد	حضرت سلطان محمد	۱۱۲۱ھ	قطب صاحب کی درگاہ شریف کی پشت پر واقع ہی تمام سنگ مرمر سے بنی ہی اور سنگ موسی کی دھاریان ماتھر وقع کے نصب مین ہین

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	سنہ تعمیر	کیفیت
بارہ دری	بہادر شاہ گکانی حضرت سلطان ابو ظفر	•	یہ بارہ دری سنگ سرخ سے بنی ہی۔
غار	•	•	یہ غار واقع مقام بیدسہ احاطہ بمبئی مین دس یا گیارہ میل جانب جنوب مقام کرلی مین ہی۔
جامع مسجد کوئل	نواب ثابت علی خان	سنہ ۱۱۹۴ھ	+
قلعہ وشہر کرنکاس	•	سنہ ۱۱۵۰ھ	عہد مین حضرت محمد شاہ بادشاہ کے بنا اچھا ہی۔
قلعہ اسیر گڈھ	آسا اہیر	سنہ ۸۰۲ھ	یہ قلعہ نہایت مستحکم و پائدار بنا ہوا ہی چھ گھوگس ہین دوسرے گھوگس مین ایک تالاب زیر کوہ ہی اکثر سرکار انگلشیہ نے اسکی جستجو کی مگر پتہ نہین ملا کہ تالاب مذکور کہان تک ہی۔
قلعہ وشہر احمد نگر	نظام الملک	سنہ ۹۰۰ھ	+

بیجاپور	محمد شاہ بہمنی	+	باغ نواد مسجد بھی انھین کی تعمیرات سے ہی۔
احمد آباد دکن	محمد قلی قطب شاہ	سنہ ۹۹۱ھ	یہ بادشاہ حاکم گول کنڈہ کے تھے۔
مسجد ابراہیمی	ابراہیم عادل شاہ	سنہ ۱۰۰۰ھ	یہ بادشاہ بیجاپور کے تھے شاعر ظہوری انھین کے عہد دولت مین ہوے ہین۔
احمد آباد گجرات	احمد شاہ گجراتی	سنہ ۸۱۵ھ	یہ شہر بارہ لاکھ روپیہ کے صرف سے طیار ہوا۔
قلعہ مالوگڈھ	•	•	شہر پونا مین موجود ہی۔
مقبرہ سلطان خسرو	•	سنہ ۱۰۳۱ھ	بعہد حضرت سلطان جہانگیر بنا تھا الہ آباد مین موجود ہی۔
آبادی جے پور	راجہ جی سنگہ سوائی	سنہ ۱۱۶۱ھ	یہ راجہ عہد مین حضرت محمد شاہ کے حاکم جے پور کے تھے بصرف مین لاکھ روپیہ کے تیار ہوا۔
قلعہ ستارہ	راجہ سوائی	•	حضرت محمد اکبر شاہ کے زمانہ مین واقع دکن پہاڑ پر تعمیر ہوا تھا بلندی اسکی ایک سو گز کی ہی۔
قلعہ گول کنڈہ	راجگان دکن	سنہ ۹۰۶ھ	ملک دکن مین واقع ہی۔
جامع مسجد آگرہ	نواب جہان آرا بیگم صاحبہ	سنہ ۱۰۵۸ھ	یہ دختر عقیلہ حضرت محمد شاہجہان بادشاہ کی تھین۔

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	سنہ تعمیر	کیفیت
مندر	جلیون کا	٭	دہلی مین یہ مندر واقع ہی اپنی قطع کا ایک ہی -
مندر	٭	٭	دیناج پور مین یہ مندر ہی اچھی عمارت ہی -
مسجد اکبرآبادی	نواب اکبرآبادی بیگم صاحبہ	سنہ ۶۰	یہ بی بی حضرت شاہجہان کی تھین اور انھون نے یہ مسجد دہلی مین بنوائی -
موتی مسجد آگرہ	حضرت شاہجہان	سنہ ۱۰۶۳	یہ مسجد بصرف تین لاکھ روپیہ کے طیار ہوئی -
روضہ و باغ اعتماد الدولہ	٭	سنہ ۳۰	یہ اعتماد الدولہ والد نورجہان بیگم کے تھے یہ عمارت انھون نے حضرت جہانگیر بادشاہ کے عہد مین تیار کرائی -
مسجد عالمگیری	بحکم حضرت عالمگیر	سنہ ۱۰۸۵	٭
			٭
میرن کی سرا	بحکم حضرت عالمگیر	سنہ ۱۰۹۴	٭

نام عمارت	بانی	سنہ	کیفیت
عمارت اورنگ آباد	بحکم حضرت عالمگیر	سنہ ۱۰۹۴	+
مقبرہ حیات النسا بیگم صاحبہ	+	سنہ ۱۰۸۰	اورنگ آباد مین ہی۔
فرخ آباد	نواب محمد خان	سنہ ۱۱۳۶	حضرت سلطان فرخ سیر کے عہد مین آباد ہوا تاریخ تیاری کی یہ ہی۔ اللہ غنی۔
اینک تال	راجہ بنکپال تونور	سنہ ۵۷	یہ گانون تغلق آباد سے تین میل کے فاصلہ پہ ملحق بلب گڈھ کے ہی
باولی درگاہ حضرت نظام الدین اولیا	حضرت زری زربخش رضی اللہ عنہ	سنہ ۷۲۱	یہ باولی بہت خوبصورت و خوشنما بنی ہی اور سیڑھیان اسکی تہ تک ہین چار دیواری باولی کی نواب احمد بخش خان والی فیروز پور نے بنوائی تھی۔
بھولی بھٹیاری کا محل	فیروز شاہ	سنہ ۷۵۵	شہر شاہجہان آباد سے تھوڑی دور متصل درگاہ حضرت سید حسن رسول نما واقع ہی مگر اب بالکل ویران ہی۔
بستی باوڑی	بستی خواجہ سرا	سنہ ۸۹۴	اس خواجہ سرا نے زمانہ سلطان بہلول مین اپنا مقبرہ اور یہ باولی بنائی درگاہ زری بخش مین ہی۔
بارہ پلہ	آغا مان خواجہ سرا	سنہ ۱۰۲۱	زمانہ مین حضرت سلطان جہانگیر کے تیار ہوا مقبرہ حضرت ہمایون بادشاہ سے تھوڑی دور ہی۔

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	سنہ تعمیر	کیفیت
بیگم کا باغ	نواب جہان آرا بیگم	سنہ ۱۰۶۰ھ	درمیان دہلی بازار چاندنی چوک کے واقع ہی اب اُسکو حکام والا نے ملکہ کا باغ نام مقرر کر کے بہت آراستہ کیا ہی یہ بیگم حضرت شاہجہان کی صاحبزادی تھین طول اسکا ۹۷۰ گز اور عرض ۲۴۰ گز ہی۔
باغ شالامار	حضرت شاہجہان	+	لاہور مین ہی۔
باغ روشن آرا	نواب روشن آرا بیگم صاحبہ	۱۰۶۴ھ	یہ باغ ابتک سبزی منڈی مین موجود ہی یہ دختر حضرت شاہجہان کی تھین اور اسی باغ کی بارہ دری مین مدفون ہین اور نواب سرہند بیگم صاحبہ بنت حضرت ممدوح نے ایک باغ بناکر اُسکا نام سبزی منڈی رکھا اور بعد انتقال کے یہین دفن ہوئین اب اس جگہ بطور ایک محلہ کے آباد ہوگیا ہی۔
برج فرحت افزا	حضرت محمد شاہ	۱۱۳۱ھ	اول سال جلوس مین بنوایا مقبرہ ہمایون مین جانب دریا برسات کے موسم مین یہان آکر داد عیش دیتے تھے۔
ستہ برجہ	+	۹۰۰ھ	موٹھ کی مسجد کے پاس بنا ہی۔ معلوم نہین کہ کسنے بنوایا ہی۔
خضر کی گمٹی	ابو الفتح مبارک شاہ	۸۲۴ھ	اوکھلی کی سرحد پر یہ مکان بنا تھا اب کچھ کچھ باقی ہی۔
جہان نما	محمد عادل شاہ	۷۳۰ھ	محمد عادل شاہ تغلق نے قلعہ رای پتھورا کے قریب بنوایا ہی۔

سورج کنڈ	سورج پال	٦٧	انیکپال تونور کے عہد دولت مین موضع لکڑپور کے پاس یہ تالاب بنایا گیا تھا۔
دروازہ	حضرت سلطان بو المظفر	+	مثل عمارت شاہجہانی بہت بلند و بالا درگاہ خواجہ صاحب یعنی قطب صاحب مین مع دیگر محلات کے موجود ہی۔
عمارت جدید شہر بغداد	منصور ابن محمد بادشاہ	سنہ ١٢٠٥ھ	+
کوٹھی دلکشا	جناب شگفتن بہادر	سنہ ١٢٦٠ھ	قطب صاحب مین موجود ہی۔
کھاری باولی	عماد الملک	سنہ ٩٥٣ھ	اسلام شاہ کے وقت مین عماد الملک عرف خواجہ عبد اللہ نے ایک کنوان اور یہ باولی دہلی کے اندر بنوائی تھی موجود ہی۔
مسجد قطب صاحب	+	سنہ ١١٢٠ھ	بار دیگر حضرت محمد فرخ سیر نے بنائی۔
مقبرہ	سلطان ابراہیم	سنہ ٩٢٣ھ	خیر پور کے قریب یہ مقبرہ سلطان سکندر بہلول کا مشہور ہی۔
مجر شاہزادہ میرزا محمد جہانگیر بہادر	بحکم نواب ممتاز محل صاحبہ	سنہ ١٢٢٨ھ	متصل درگاہ حضرت نظام الدین کے سنگ مرمر سے مع جالی و دروازہ کے تعمیر ہوا یہ شکوہ حضرت محمد اکبر شاہ ثانی کی تھین۔
مسجد دریبہ کلان	شرف الدولہ	سنہ ١١١٥ھ	عہد مین حضرت محمد شاہ بادشاہ کے بنی تھی بنارس مین ہی۔

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	سنہ تعمیر	کیفیت
مسجد بیگم پور	خان جہان	۷۸۹ھ	عہد مین فیروز شاہ کے بنی تھی۔
مندر مرتنڈ	٭	٭	علاقہ کشمیر مین ہی یہ مندر کشمیری عمارت مین نہایت اچھی عمارت ہی اور اسلام آباد دار السلطنت کشمیر سے پانچ کوس کے فاصلہ پر واقع ہی جس سیاح کا ادھر کو گذر ہوتا ہی وہ اسکو دیکھنے ضرور آتا ہی۔ یہ مندر بڑی بلندی پر واقع ہی اس سے کشمیر کی کل خوبیان معلوم ہوتی ہین۔
باغ محلدار خان	ناصر محلدار خان	سنہ ۱۱۴۰ھ	حضرت محمد شاہ بادشاہ کے زمانہ مین واقع سبزی منڈی بنا تھا ابتک موجود ہی۔
پنج برجہ	زمرد خان	۹۱۴ھ	شاہجہان آباد سے چند میل کے فاصلہ پر واقع ہی سکندر بہلول کے وقت مین متصل گانون کے بنا پہلے نام اسکا کنجن سرا تھا۔
جامع مسجد فیروزی	فیروز شاہ	۷۵۵ھ	فیروز شاہ کے کوٹلہ کے قریب یہ مسجد ہی اور حضرت امیر تیمور کا خطبہ بعد فتح نواح دہلی واقع ۸۰۱ھ اسی مسجد مین پڑھا گیا۔
درگاہ امام ضامن	امام ضامن	۹۴۴ھ	امام محمد علی شہید الکا نام ہی اپنی حیات مین یہ مقبرہ انھون نے بنوایا اور انکو سید حسن پا منارا بھی کہتے تھے یہ اسی جگہ دفن ہوے واقع خواجہ قطب الدین بختیار کاکی
شیر شاہ کی دہلی	شیر شاہ	۹۴۸ھ	علاؤ الدین اور کوشک کو ویران کرکے یہ شہر بنایا تھا۔
ست پلہ	محمد عادل شاہ تغلق	۷۲۷ھ	درگاہ حضرت چراغ دہلی کے پاس یہ پل سات درجہ کا ہی اور اوپر مکان بھی ہین نیچے اسکے جو نالہ ہی اسمین حضرت نصیر الدین دہلوی صاحب

			اکثر وضو کیا کرتے تھے جگہ متبرک ہی غسل کرنے سے اکثر مریض صحت پاتے ہین اور بخار تو کھڑا نہین رہتا راقم اکثر وہان کا شکار کھیلتا تھا آب وہوا بہت درست ہی۔
قلعہ قندھار	×	×	بصرف آٹھ لاکھ روپیہ کے طیار ہوا۔
مندر کالکا	×	سنہ ۱۱۶۵	جانب جنوب دہلی سے پانچ میل کے فاصلہ پر ہی پہلے یہان لداو کی بارہ دری تھی ۱۲۳۲ھ مین راے کدار ناتھ نے جو کہ سرکار حضرت اکبر شاہ ثانی کے عہد مین نظامت کی پیشکاری پر مقرر تھے ایک برج لداو کا بارہ دری مذکور پر بنوایا۔
گرجا گھر	کرنیل اسکنر صاحب بہادر	سنہ ۱۲۴۶	کشمیری دروازہ دہلی کے قریب دس برس مین نوے ہزار روپیہ کے خرچ سے طیار ہوا فرش سنگ مرمر جو کہ اندر گرجا گھر کے ہی اسکی قیمت اس میزان کے علاوہ ہی۔
مقبرہ حضرت سلطان محمد شاہ	حضرت محمد شاہ	سنہ ۱۱۶۱	اپنی زندگی مین اسکو طیار کیا بعد انتقال کے اسی مین دفن ہوے نواب صاحبہ محل صاحبہ و مرزا عسکری صاحب پسر بادشاہ موصوف اور اُنکی بہو کی اور میرزا عاشوری صاحب کی قبرین یہین ہین۔
منڈی	آغا خان خواجہ سرا	سنہ ۱۰۲۱	جس زمانہ مین بارہ پلہ بنا تھا اُسی وقت مین یہ منڈی بھی تیار ہوئی تھی متصل عرب سراے کے ہی۔
باغ قدسیہ	نواب قدسیہ بیگم صاحبہ	سنہ ۶۲	ادھم بائی المخاطب نواب قدسیہ بیگم صاحبہ زوجہ حضرت محمد شاہ کشمیری دروازہ کے باہر دریاے جمنا کے کنارے پر واقع ہی۔

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	سنہ تعمیر	کیفیت
مندر انیپال کے	+	+	انیپال مین یہ دو مندر بہت پرانی عمارتون مین سے ہین اور انکو شنبھو ناتھ اور بدھا مہ کہتے ہین قابل دید ہین-
باولی قطب صاحب	حافظ داؤد	سنہ ۱۲۵۰	چونہ اور تتھر کا اس مین کام ہی چودہ ہزار روپیہ کے صرف سے طیار ہوئی یہ صاحب میرزا کیومرث عرف مرزا بلاقی ابن حضرت محمد بہادر شاہ ابو ظفر کے اوستاد تھے-
پل نگاہ موتھ	سرکار گورنمنٹ	سنہ ۱۲۶۰	کلکتہ دروازہ کے پاس سلیم گڈھ کے سامنے بنا ہی-
جامع مسجد جونپور	+	سنہ ۸۵۲	مشہور جگہ ہی-
جامع مسجد الہ آباد	+	سنہ ۱۰۵۶	+
جامع مسجد	+	سنہ ۱۱۰	بلگرام مین معروف ہی-
جھرنا	غازی الدین خان	سنہ ۱۱۱۲	یہ جگہ بہت دل فزا ہی خصوص موسم برسات مین قابل دلبستگی کے ہوتے ہی
جنتر منتر	راجہ جی سنگھ سوائی	سنہ ۱۱۳۷	بحکم حضرت محمد شاہ بنایا اصل مین یہ رصد خانہ ہی متھرا اور بنارس مین بھی بنا ہی-

حسینون کا بڑا چھتہ	موہن لال وہر سنگھ اہماجن	سنہ ۱۲۱۵ھ	شاہجہان آباد مین درمیان محلہ دھرم پورہ پانچ لاکھ روپیہ کے صرف سے تیار ہوا۔
جوگ مایا	راجہ سیدھمال	سنہ ۱۲۴۳ھ	قطب صاحب کی درگاہ کے قریب متصل لاٹ کے ہی
حسینون کا چھوٹا منڈوا	پنچایتی	سنہ ۱۲۴۴ھ	شہر شاہجہان آباد کی گلی سیٹھان مین واقع ہی تمام شہر کے ساڑکیون نے بنوایا ہی۔
جیلخانہ	فرید خان	سنہ ۱۷ھ	اصل مین یہ پہلے سرا تھی تعمیرات سے حضرت جہانگیر کے اب اسکو سرکار انگریزی نے جیلخانہ قرار دیا ہی اور مشہور بھی اب اسی نام سے ہی
چونسٹھ کمبا	میرزا عزیز	سنہ ۱۰۳۴ھ	یہ میرزا کوکلتاش خان حضرت جہانگیر کے عہد مین تھے بعد وفات کے یہان دفن ہوئے۔
حوض علائی	سلطان علاء الدین	سنہ ۹۵ھ	ہر چار طرف اسکے دیوار پختہ تھی عہد فیروز شاہ مین اسکی مٹی صاف ہوئی اور بار دیگر ۵۵ھ مین مع ایک مدرسہ کے طیار ہوا۔
خیر المنازل	ماہم بیگم	سنہ ۶۹ھ	پُرانے قلعہ کے پاس عہد مین حضرت اکبر شاہ کے طیار رہوا۔
خاص محل	خاص محل	سنہ ۱۰۴۲ھ	واقع شاہجہان آباد صرف ایک دروازہ باقی ہی۔
درگاہ یوسف	شیخ فرید الدین	سنہ ۶۰۳ھ	شیخ صاحب کی پوتی کی ہی کھڑکی کے قریب۔
درگاہ حضرت	سید فرید خان	سنہ ۹۷ھ	جائے بزرگ نواح دہلی مین مشہور ہی پرانے قلعہ سے تین میل کے فاصلہ پر حضرت کا انتقال ۲۵ھ مین ہوا جہان آپکا

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	سنہ تعمیر	کیفیت
نظام الدین اولیا زری زر بخش	المخاطب مرتضےٰ خان		مزار ہی وہان ایک چھوٹا سا گنبد تھا فیروز شاہ بادشاہ نے اُسپر صندل کا چھپر کھٹ اور برج کے چارون کونون پر سونے کے کٹورے سونے کی زنجیرون مین لٹکائے اور سنہ ۹۷۰ھ مین سید فرید خان نے حضرت محمد اکبر کے عہد مین گنبد کے گرد اگرد سنگ مرمر کی جالیان اور گنبد کے اندر ایک لوح بنوائی اور زمانہ مین حضرت محمد جہانگیر شاہ کے مرتضیٰ خان نے سنہ ۱۰۲۳ھ مین سیپ کی پچی کاری کا بہت عمدہ چھپر کھٹ بنوایا اور عہد دولت مین حضرت محمد شاہجہان کے خلیل اللہ خان نے گنبد کے گرد سنگین بارہ دری سنگ سرخ کی بنوائی اور سنہ ۱۰۶۹ھ مین بزمانہ حضرت عزیز الدین عالمگیر ثانی چند اشعار کندہ کرائے اور سنہ ۱۱۲۲ھ مین محمد بخش خان والی فیروزپور نے غلام گردش سنگ سرخ کی نکالکر سنگ مرمر کے ستون لگائے اور سنہ ۱۲۲۶ھ مین فیض اللہ خان بنگش نے غلام گردش مین تانبے کی چھت بنوا کر سونے اور لاجورد سے مینا کاری کرائی بعدہ حضرت محمد اکبر شاہ ثانی نے قسم کے جا مسجد کے دالان بابہ نے برج سنگ مرمر کا بنوا کر برج پر سونے کے کلس لگوا دیے چنانچہ موجود ہین۔
درگاہ حضرت امیر خسرو صاحب	طاہر عرف علاء الدین حسن	سنہ ۱۴	قریب درگاہ حضرت نظام الدین صاحب کے ہی۔

دروازہ محل	+	سنہ ۱۰۰۵	دروازہ و محل ہائے رہتاس گڈھ مین جو تعمیر ہین وہ اکثر عمارتین شاہزادہ پرویز کی ہین -
درگاہ حضرت سید حسن رسول نما	+	سنہ ۱۱۳۰	حضرت عالمگیر کے عہد مین یہ درگاہ بنی ہی اور نام ان صاحب کا سید حسن رسول نما ہی اور سید عثمان نارنولی کی اولاد مین ہین -
دار الشفا و دار البقا	بحکم حضرت شاہجہان بادشاہ	سنہ ۱۰۶۰	یہ دونون مکان جامع مسجد کے ساتھ بنے تھے اور ان مکانون سے بیمارون کو سرکار سلطانی سے دوا ملتی تھی اب دو مان اسوا درختہاے کینر کے کچھ نشان نہین ہی -
قلعہ مرزغن یا غیاث پور	غیاث الدین بلبن	سنہ ۶۶۶	کوشک لال کے پاس یہ قلعہ ہی اس مین حضرت سلطان نظام الدین صاحب کی ہمشیر صاحبہ مدفون ہین -
درگاہ سید محمود بہار	+	سنہ ۶۶۵	یہ درگاہ بھی مشہور ہی یہ صاحب بہت بڑے عالم اور ولی اللہ تھے ایک مرتبہ ان حضرت کی دعا سے ایک مردہ جی اوٹھا تھا اور لقب آپ کا بہار گوار تھا اور مقام موضع کیلوکھڑی دہلی مین ہی -
زینت المساجد	زینت النسا بیگم دختر عالمگیر	سنہ ۱۱۱۲	یہ مسجد دریا گنج کے پاس دریا کے کنارے بنائی گئی یہ بیٹی حضرت عالمگیر بادشاہ کی تھین -
درگاہ مولانا جمالی	شیخ جمالی	سنہ ۹۳۵	یہ صاحب حضرت ہمایون بادشاہ اور سلطان سکندر کے زمانہ مین بڑے شاعر تھے اور نام ان کا شیخ فضل عرف جلال خان اور جمالی انکا تخلص تھا

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	سنہ تعمیر	کیفیت
			متصل درگاہ قطب صاحب یہ بھی درگاہ ہی
سنہری مسجد	روشن الدولہ	۱۱۳۴ھ	یہ مسجد قریب کوتوالی کے ہی اور حضرت محمد شاہ کے عہد مین بنی-
دیگر سنہری مسجد	جاوید خان خواجہ سرا	۱۱۶۵ھ	یہ مسجد زیر قلعہ بنی ہی یہ خواجہ سرا نواب قدسیہ بیگم صاحبہ والدہ احمد شاہ بادشاہ کے یہان تھا-
مقبرہ اتگہ خان	کوکلتاش خان	۹۷۴ھ	یہ صاحب حضرت سلطان اکبر کے اتگا تھے-
مجر جہان آرا بیگم	نواب جہان آرا بیگم صاحبہ	۱۰۵۶ھ	یہ جنابہ حضرت شاہجہان کی بیٹی تھین اپنے جیتے جی مجر درگاہ حضرت سلطان نظام الدین مین بنوایا اور بعد انتقال اسمین دفن ہوئین شعر بر لوح مزار شعر بغیر سبزہ نپوشد کسے مزار مرا + کہ قبرپوش غریبان ہمین گیاہ بس است +
مسجد فتحپوری	نواب فتحپوری بیگم صاحبہ	۱۰۶۰ھ	یہ معلی القاب حضرت محمد شاہجہان کی زوجہ تھین ہر دو لاہوری دروازہ قلعہ و شہر کے درمیان شاہجہان آباد مین ہی طول اسکا [illegible] گز کا اور عرض ۲۲ گز کا اور ہر دو مینار کی بلندی پچیس ۲۵ پچیس ۲۵ گز کی ہی-
مقبرہ	غیاث الدین	۶۸۳ھ	یہ مقبرہ سلطان غیاث الدین بلبن کا قطب صاحب کے کھنڈرون مین ہی اس بادشاہ نے اپنی زندگی مین بنوایا تھا-
تالاب انیکپال	راجہ تونور	۵۷	اس راجہ نے یہ تالاب بنایا مہرولی کے پاس لات کے شمال رخ پر واقع ہی-

جامع مسجد آگرہ	نواب جہان آرا بیگم صاحبہ	سنہ ۱۰۵۸	پانچ لاکھ روپیہ کے صرف سے عرصہ پانچ برس مین تیار ہوئی -
درگاہ شیخ صلاح الدین	+	سنہ ۷۵۴	موضع کھڑکی کے قریب فیروز شاہ کے وقت مین بنی اور چارون طرف جالیان ہین -
درگاہ حضرت شاہ ترکمان	+	سنہ ۶۳۸	آپ کا لقب ترکمان بیابانی تھا متصل دروازہ ترکمان شاہجہان آباد مین موجود ہی ۲۴ رجب کو یہان عرس بڑی دھوم دھام سے ہوتا ہی اور ماہ ماگھ مین میلہ بسنت کا بڑے تجمل سے ہوا کرتا ہی -
فخر المساجد	خانم صاحبہ	سنہ ۱۱۴۱	متصل کشمیری دروازہ کے ہی یہ فخر النسا خانم زوجہ نواب شجاعت خان کی تھین -
قدم شریف	فیروز شاہ	سنہ ۷۷۶	شاہزادہ فتح خان ابن فیروز شاہ کا یہ مقبرہ ہی بعد انتقال کے انکو یہان دفن کیا اور فیروز شاہ نے اس مدرسہ کے گرداگرد مکانات اور حوض بنائے لوگ مشہور کرتے ہین کہ یہان نقش قدم جناب سید کونین کا ہی واللہ اعلم بالصواب -
کالی مسجد کوٹلہ	خانخانان	سنہ ۷۷۱	واقع درگاہ حضرت نظام الدین عہد مین فیروز شاہ کے بنی تھی -
کوٹلہ فیروز شاہ	فیروز شاہ	سنہ ۷۵۵	اس مین دو نقیبین تھین ایک دریا کی طرف دوسری جہان نما کی طرف اپنے محل کی عورتون کو سواری مین سوار کر کے نقب سے سیر کرانے کو لیجاتے تھے -
کوٹھے کی لاٹ	راجہ سندھا پالی وہانی	سنہ ۹۵	قبل از زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے یہ راجہ تھے اور انھون نے یہ لاٹ بنوائی بائیس فٹ چھ انچھ بلند ہی اور موٹائی جڑ کی پانچ فٹ تین انچھ

نام مکان	نام تعمیر کنندہ	سنہ تعمیر	کیفیت
			واقع درگاہ خواجہ صاحب ہی۔
مقبرہ علاؤالدین	قطب الدین مبارک شاہ	سنہ ۷۱۰	قوۃ اسلام جو مسجد ہی اُسکے پاس ٹوٹا پھوٹا ایک کھنڈر پڑا ہی۔
چوراسی کی مسجد	فیروز شاہ	سنہ ۷۷۶	دہلی سے باہر قدم شریف مین واقع ہی۔
مسجد کالو سرائے	خان جہان	سنہ ۷۸۹	متصل مسجد بیگم پور عہد مین فیروز شاہ کے بنی تھی اب زمیندار رہتے ہین۔
کھڑکی کی مسجد	ایضاً	ایضاً	ست پلہ کے پاس فیروز شاہ کے عہد مین طیار ہوئی۔
مبارک پور کوٹلہ	محمد شاہ	سنہ ۸۳۷	یہ مقبرہ ابو الفتح مبارک شاہ کے بعد تیار ہوا بہت اچھا ہی
مقبرہ محمد شاہ	علاؤالدین عالم شاہ	سنہ ۸۴۹	خیر پور مین منصور کے مقبرہ کے پاس انکے بیٹے نے بنوایا۔
موتی مسجد	حضرت سلطان عالمگیر	سنہ ۱۰۷۰	یہ مسجد اندر قلعہ شاہجہان آباد کے متصل دروازۂ حیات بخش بصرف ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ طیار ہوئی۔
لال بنگلہ	حضرت شاہ عالم	سنہ ۱۱۹۲	یہ بنگلہ پُرانے قلعہ کے قریب ہی لال کنور صاحبہ یہ جنابہ والدہ ماجدہ حضرت شاہ عالم کی تھین چھوٹے گنبد مین انکی قبر ہی اور بڑے

			گنبد مین بیگم جان مع اب شاہ عالم بادشاہ کی بیٹی کا مزار ہی اور اُسکے صحن مین ایک مجمر نواب فتح آبادی بیگم صاحبہ کا اور ایک مجمر شاہزادہ میرزا فرخندہ شاہ راقم کے چچا صاحب کا ہی بصرف ترپن ہزار روپیہ کے طیار ہوا علاوہ تپھر کے۔
درگاہ حضرت خواجہ باقی باللہ صاحب	+	سنہ ۱۰۱۲	آپ کا مزار شریف بیرون شہر دہلی ہی اور خاندان آپ کا نقشبندیہ ہی۔
مقبرہ نجف خان	+	سنہ ۱۱۹۵	یہ مقبرہ شاہ مردان کے قریب بعہد حضرت شاہ عالم بنا نام اِنکا ذوالفقار الدولہ میرزا نجف خان بہادر تھا میرزا محسن صفدر جنگ کے نسبتی بھائی تھے۔
مقبرہ سید عابد خان	نواب دوران خان	سنہ ۱۱۳۶	یہ صاحب کسی لڑائی مین مارے گئے تھے۔
لال ڈگی	سرکار گورنمنٹ	سنہ ۱۱۶۳	شہر دہلی مین زیر قلعہ بحکم والا درجات بلیغ صفات ایلنبرا صاحب گورنر جنرل بہادر تیار ہوئی اسکے چارون کونون پہ چار برج بنے تھے اب بالکل منہدم ہین۔

مناجات و غزلیات چند از راقم متخلص زبیر

کچھ نہ تھا پہلے سوا ذات رسول عربی
ہو چکی ختم ثنا ذات رسول عربی

کیون نہ منسوخ جہان مین ہو زبور و انجیل
بڑھتی جاتی ہی سوا ذات رسول عربی

آرزو ہی کہ زیارت ہو تمھاری ہر دم
تم پہ ہی جان فدا ذات رسول عربی

چرخ سے عرش تلک عرش سے تا فرش تلک
پڑھتے ہین صلی علیٰ ذات رسول عربی

موسیٰ و عیسیٰ و داؤد و خلیل اور سب سے
رتبہ بڑھکر ہی ترا ذات رسول عربی

بار عصیان سے موا لیجے خبر اب جلدی
تا ہو مجھکو بھی شفا ذات رسول عربی

عرش پہ دھوم تھی سجدہ مین ملائک سب تھے
جلوہ گر نور ہوا ذات رسول عربی

اختر و ماہ فلک کرتے رہین طوف صدا
رتبہ وہ تمکو ملا ذات رسول عربی

کیسی امت سے محبت تھی یہ شفقت دیکھو
دم رحلت تھی دعا ذات رسول عربی

دل ہوا اور صفا کھل گئی ذات وحدت
کلمہ جس نے کہ پڑھا ذات رسول عربی

ای دلا پوچھے جو مدفن مین فرشتہ تجھ سے
کس کی امت ہی بتا ذات رسول عربی

نسل تیمور گناہون کے سبب ہی پامال
ہین نہین ہوش بجا ذات رسول عربی

فتنۂ غدر سے کب حشر سوا ہوئیگا
صور محشر ہی بکا ذات رسول عربی

جو نہونا تھا ہوا ہو چکے برباد سبھی
ظلم پہ ظلم ہوا ذات رسول عربی

کوئی رنگون گیا اور کوئی کالے پانی
تفرقہ کیسا پڑا ذات رسول عربی

کوئی بھی اپنا نہین ایک جہان ہی دشمن
تخت اور تاج مٹا ذات رسول عربی

پھرتے ہین خوار زمانہ مین ذلیل اور رسوا
کرتے ہین شور و بکا ذات رسول عربی

روز محشر مین غضب پرسش عصیان ہوگی
حشر اک ہوگا بپا ذات رسول عربی

دیکھکر سارے نبی آپکو دوڑینگے وہان
ہوش ہوجائنگے نہ بجا ذات رسول عربی

چشم تر آہ بلب ہوکے کہینگے تمسے
لیجیے ہمکو بچا ذات رسول عربی

جھک کے سجدہ مین کہینگے یہ بر خالق
آج ہی روز جزا ذات رسول عربی

جسم اور ہاتھ سبھی اپنے گواہی دینگے
ہمنے جو کی ہی خطا ذات رسول عربی

روزنگٹا رونگٹا سب آج ہوا ہی دشمن
اب بھلا کیجیے کیا ذات رسول عربی

حشر مین ہوگا جو مصروف شفاعت ہمہ تن
کون ہی تجھسے سوا ذات رسول عربی

رحم آئیگا تمھین کو جو کروگے یہ دعا
بخشدے انکو خدا ذات رسول عربی

خلد مین جائینگے باعث سے تمھاری خوش ہو
ہوگی مقبول دعا ذات رسول عربی

کیا محبت ہی خدا آپ کہیگا تمسے
عفو کی سب کی خطا ذات رسول عربی

جب لیا نام تمھارا تو ہوا دل روشن
ہوگیا سینہ صفا ذات رسول عربی

دور ہو جسے نہ کہین حشر کے دن تمسے زہیر
دل سے ہون تمپہ فدا ذات رسول عربی

تمنا ہی فقط اتنی ہی اپنے بخت وارون کو
نقاب اپنی وہ سرکا کر دکھادین روے گلگون کو

اگر ملجاتی فرصت ایک لحظہ طبع محزون کو
سناتے نجد مین جاکر فسانہ اپنا مجنون کو

سواے حلقہ چشم بصارت کچھ نہین دیکھا
کمر کے دھیان مین ہی باندھتا دشوار مضمون کو

صبا بہر خدا گر سوے دشت نجد جانا ہو
دعا کہنا ذرا جاکر مری جانب سے مجنون کو

اسی مین خیر ہو جبتک کہ ہم خاموش ہین ورنہ
جلادیگی ہماری آہ آتشبار گردون کو

جنون نے دفتر عشاق مین منصب یہ بخشا ہی
کہ میرے نام کے نیچے لکھا ہی نام مجنون کو

ہماری جیب و دامان کی بدولت یہ ملا رتبہ
گیا دستار بندان دونون نے ہر خار ہامون کو

خط اس نوخط نے میرا کھول کر دیکھا خدا جانے نہین معلوم سمجھا یا نہ سمجھا میرے مضمون کو

جسے صحرا مین ہم سمجھے تھے تار عنکبوت اسکو جو دیکھا غور سے تھا قیس لپٹا بید مجنون کو

عجب ہی جلسۂ اغیار مین شب کو ہمین جاگے ذرا ایسکر کے آئینہ تو دیکھو چشم میگون کو

بجا ہی مُہر خط ای چشم تر آنسو ہی ٹپکا دے دلالت اشکباری کی بھی ہو جائیگی مضمون کو

رہی شعلہ مزاجی وہی انکی بعد مردن بھی ہماری لاش کو کہتے ہین میرے سامنے پھونکو

مرے غم کا فسانہ جب سے مشہور خلائق ہی کوئی کرتا نہین ہی یاد بھی بھولے سے مجنون کو

زبس ہی رحمت تیری اشکباری کی ہی طغیانی سمندر منفعل ہی جس سے اور خجلت ہی جیحون کو

الفت کسی کافر کی گوارا نہین ہمکو اب خاک مین ملنے کی تمنا نہین ہمکو

وہ کون سی حسرت ہی جو پیدا نہین ہمکو وہ کون سا غم ہی جو ستاتا نہین ہمکو

کیا جانیے کیا عقدہ ہی وابستہ کاکل کھلتا ہی یہ پیچیدہ معما نہین ہمکو

ہون نقش قدم بیٹھ رہین کوچہ مین اسکے ملتی ہی مگر ایک وجب جا نہین ہمکو

ہم وہ چمن دہر مین ہین غنچۂ ناشاد ہنستے ہی کسی نے کبھی دیکھا نہین ہمکو

جس دن سے کہ ہین داغ بدل تیری بدولت اصلا بھی خیال ید بیضا نہین ہمکو

جو ظلم کیا ہمپہ زبیدہ سُنے کیا خیر
کچھ اس ستم ایجاد سے شکوا نہین ہمکو

بات بہتر نہین لڑائی کی گفتگو ہو سے کچھ صفائی کی

کی برائی تو یہ برائی کی آپ سے مین نے آشنائی کی

تم سے بہتر ہین اور بھی مہرو سیر کیجے ذرا خدائی کی

دیکھو بھر وہی تذکرہ چھیڑا جس سے پیدا ہو جڑ لڑائی کی

سنتا ہون آتے ہین وہ میرے پاس
واہ طالع نے کیا رسائی کی

اُسکی کاکل سے اے دلِ نادان
تجھکو امید ہی رہائی کی

ہی بجا قول آپکا یہ زبیر
خوے بد ہی بہت بُرائی کی

محبت کی تو ہمنے کس بلا سے
جفا جو تند خوے بے وفا سے

ہوا حاصل سب مجھے کیا التجا سے
سخن کھویا بھی عرض مدعا سے

ادا سے غمزہ سے شرم و حیا سے
ہمین کشتہ کیا کس کس ادا سے

ترا کشتہ نہ اُٹھے گو مسیحا
سنا ئے قُم لبِ معجز نما سے

اثر آہون مین نالون مین نہ تاثیر
عوض کیا لون مین چرخ فتنہ زا سے

شبِ غم یون ڈرا ہون تیرگی سے
کہ ہون مین بھاگتا ظلّ ہما سے

نحیفی سے یہ حالت ہی کہ جون کاہ
اُڑا جاتا ہون مین کوسون ہوا سے

کرون اظہار حالِ دل مین لیکن
اگر فرصت ملے آہ و بکا سے

پلا آب دم شمشیر قاتل
گلوے عاشقان ہین اسکے پیاسے

نہین ممکن علاج دردِ دل ہو
تعشق ہی اسے کالی بلا سے

ملے گر خاک بھی کوچہ کی اُسکے
تو بہتر سمجھون مین خاک شفا سے

زبیر خستہ دل اب نیم جان ہی
کوئی اِتنا تو کہدے بے وفا سے

دل کو لگاکے صدمہ اُٹھائے جہان تہان
برباد مفت مین ہوے ملتے جہان تہان

رحم اے جنون وہ کہتے ہین سودا کیا ب مجھے
شق کر کے سینہ داغ دکھائے جہان تہان

واحسرتا ہوا نہ کوئی بھی شریک غم
غم کے فسانہ ہمنے سُناتے جہان تہان

فصل خزان مین گُل یہ کہان ہونگے عندلیب
کیون آشیانے تونے بناتے جہان تہان

دل مین جگر مین سینہ مین لاکھون پڑے ہین زخم
جراح کیونکہ ٹانکے لگاتے جہان تہان

اللہ ری دشمنی نہ پڑھا اُسنے ایک حرف
پُرزے ہمارے خط کے اوڑاتے جہان تہان

جانا محال کوچۂ جانان مین ہی زبیر
دربان قدم قدم پہ بٹھائے جہان تہان

یہ چال تمنے نئی نکالی اٹک اٹک کر ادا ادا کر
ہر اک قدم پر ہو چلتے صاحب ٹھمک ٹھمک کر ٹھمک ٹھمک کر

ابھی تو محفل مین تیری ہمنے کہا بہٹھے ہی قدم بھی آ کر
رقیب ان سے چلے ہین ہمکو ستک ستک کر ستک ستک کر

ملاپ جب سے ہوا ہی تمسے پڑے مصیبت مین دشمن ایسے
ہزارہا ون تے مر رہے ہین سر کو اپنے پٹک پٹک کر پٹک پٹک کر

تری تو تیر مژہ کی نوکین چبھی پہن دل مین ہمارے ایسی
کیا ہی مجروح سارا سینہ کھٹک کھٹک کر کھٹک کھٹک کر

بتاؤ صاحب جو ہی ایسی تمہاری تقصیر کون ہماری
جو مجھسے دامن چھوڑا رہے ہو جھٹک جھٹک کر جھٹک جھٹک کر

زبیر کا یان تلک تو پہونچا ہی حال فرقت کے بار غم سے
قضا بھی آکر چلی ہی اُلٹی بھٹک بھٹک کر بھٹک بھٹک کر

رقیب آکر تمہاری بزم مین یون ہے خجل بیٹھے
تعجب ہی مسیحا کے مقابل یون اجل بیٹھے

ترے رُخ پر فلک خال سیہ کو دیکھکر بولا
غضب ہی پہلوے مہر درخشان مین زحل بیٹھے

مہ و خورشید ہو جا دین ابھی تقویم پارینہ
اگر پردہ سے وہ نور نظر باہر نکل بیٹھے

سبب آنکی رکاوٹ کا یہی ہی اور کیا باعث
کہ صحبت مین ہین غیرون کی وہ شاید آجکل بیٹھے

عجب کیا موت کو بھی گر تمنا ے شہادت ہو
جو لیکر تیغ مقتل مین وہ قاتل سنبھل بیٹھے

نگاہ اُس شوخ کی ہمسے کہین بدلی نظر آئی
کہ سب اپنے پرائے دفعتہً ہمسے بدل بیٹھے

زہیر اُس ماہ کی گردن مین موتی کی نہین لڑیان
گلے لگ کر مین رویا تھا مرے آنسو مچل بیٹھے

فتنہ ہی کونسا کہ ترا آشنا نہین
کوئی بلا نہین کہ تری مبتلا نہین

ہی اُسکی دلبری کی لگاوٹ پہ سب کو ناز
پر آشنا کسی کا وہ نا آشنا نہین

اُس بے وفا کے جور مین اتنا تو ہی نصیب
غیرت سے غیر کو بھی امید وفا نہین

کشتہ پہ تیغ ابرو کے تلوار تو نہ کھینچ
مردہ کو ذبح کرنا کہین بھی روا نہین

دل اُسکا سب سے صاف ہی مانند آئنہ
پر اپنے خاکسار سے ہرگز صفا نہین

گہ تیغ غمزہ تیر گہے چشم عذر خواہ
ہو جس جفا مین لطف وہ بالکل جفا نہین

مجھکو دم مسیح بھی ہوتا نہین مفید
یہ درد وہ بلا ہی کہ جسکی دوا نہین

کس چشم سرمہ سا کی نگہ یاد آ گئی
نالے مین آج میرے جو مطلق صدا نہین

تھی تازگی مرے چمن داغ مین ذرا
اب دیکھنے کو آنکھ مین آنسو رہا نہین

ضبط ایسا وقت ذبح کیا ہمنے آپ کو
دامن کو اُسکے خون کا قطرہ لگا نہین

ہمکو تو ایک سی ہی بہار اور خزان زہیر
اُس گل مین نام کو بھی تو بوے وفا نہین

دیکھو کترا کے وہ جاتے ہین چُرا لیتے دل کو
لیچلے ہاے رے نظرون مین لگا کے دل کو

زلف رخ خال نگہ ابرو و مژگان قاتل
ان حریفون سے بھلا کیونکہ بچائے دل کو

منزل عشق مین سواے جہان ہونا ہی
ہم کہے دیتے ہین اتنا یہ جتائے دل کو

جنکو خوبان جہان کہتے ہین عالم مین لوگ
یہ ہی تو کرتے ہین پامال پرائے دل کو

چھین لیتا ہی اسی ڈھب سے وہ کرکے باتین
ایسے وہم باز سے اللہ بچائے دل کو

دیدہ دانستہ زبیر آپ تم آفت مین پڑے
کسلیے کہتے ہو پھر کیا ہوا ہاے دل کو

دل کو اتنی جو بے قراری ہے
کس کے ملنے کی انتظاری ہے

ہون نحیف ایسا رنج فرقت سے
جامہ عریان بھی تن پہ بھاری ہے

اس مسیحا سے کہدے اتنا کوئی
تیرے کشتہ کی دم شماری ہے

زیر خنجر نہ تڑپے اے قاتل
اسکو کہتے ہین جان نثاری ہے

لب تک آتی ہے پر نکلتی نہین
جان اب غم سے تن مین عاری ہے

حال فرقت تمہین لکھین کیونکر
اپنا قصہ بہت ہی بھاری ہے

داغہاے گل حسینون سے
بن گیا سینہ اپنا کیاری ہے

بھولکر وہ نہین ہین لیتے نام
کس قدر میری یادگاری ہے

شکر اللہ کہتے ہین مجھسے
قتل کی آج تیرے باری ہے

گر نہین ہے خیال دل مین زبیر
بے سبب کیون یہ اشکباری ہے

گاہ دیتا زلف کو ہون گہ رخ گلفام کو
پر نہین لیتا کوئی میرے دل ناکام کو

رشتہ جان ہے مرا ہر حلقہ تیری زلف کا
کیون بچھاتا ہے عبث صیاد اپنے دام کو

آتشی شیشہ ہے دل میرا ترا رخ آفتاب
اب لگا دیتا ہون آگ اس چرخ نیلی فام کو

اسکے پرتو سے جانفزا مین جا کے جب آنے لگا
منزل ملک عدم سمجھا مین ہر اک گام کو

خواب غفلت سے تو اٹھو صبح صادق ہو گئی
کر رہے ہو کیا زبیر اور آگے تجھے کس کام کو

ہی سراپا تو چمن اور رخ چمن مین آئنه
حلقهٔ زلف اسپه ہی مشک ختن مین آئنه

میرے دل کا آئنه داغون سے ہی مثل چمن
آئنه مین ہی چمن اور ہی چمن مین آئنه

ایک شکل اُسکے مقابل ہو تو سو آوین نظر
ہی ہر اک عضو اُس پری کا صاف تن مین آئنه

ماہ گر دعوی کرے خوبی مین عارض سے ترے
ہی رکھا خورشید کا چرخ کہن مین آئنه

صبح گلشن ہی بدن یا خرمن برگ سمن
شمع ہی فانوس مین یا پیرہن مین آئنه

منه نظر آیا مرا برق تبسم سے تری
تھے مسی مالیده دندان یا دہن مین آئنه

میری حیرانی کا گر آجاتا شیرین کو خیال
بے ستون بنجاتا چشم کوہکن مین آئنه

خط کے آنے سے نہین بگڑا اجال حسن یار
بال بھر کا فرق ہی جیسے شکن مین آئنه

سخت حیران ہی ترا روے مصفا دیکھکر
ڈوب جاے کیا عجب چاہِ ذقن مین آئنه

شب کو مه حیرت سے اُس آئینه رُو کی بزم مین
دیکھتا حیرت سے تھا جون انجمن مین آئنه

آئنه مین عکس سے اپنے وہ گل کرتا تھا بات
آئینه مین تھا سخن اور تھا سخن مین آئنه

مر گیا ہون مین خیال روی جانان مین زبیر
رکھنا سینه پر مرے مصحف کفن مین آئنه

جو دیکھا چاہے کوئی ماہ تابان بر باران مین
تو وہ رویا کرے ہر دم خیال روے جانان مین

کیا شانه جو مشاطه نے اُس زلف پریشان مین
اُڑے بلبل صفت دکھا کے ویران سنبلستان مین

دیا سرمه کسی نے آج اُسکی چشم فتان مین
که پڑتی ہی گرہ ہر دم مری فریاد و افغان مین

کھلے بند قبا اُس فتنه گر کو خواب مین دیکھا
نمایان صبح محشر ہی مرے چاک گریبان مین

ڈوپٹه سرخ اُسکی مانگ پر جو خضر نے دیکھا
کہا یارب لگائی آگ کسنے آب حیوان مین

مبارک ہو تجکو خواب راحت نازِ بالین پر
نہین ہی اب تو غل زنجیر دیوانه کا زندان مین

بحمد اللہ کہ صید افگن پہ شوق صید غالب ہے
نہیں خوں ریز کرتا تو شہید ناز کو اپنے
نہ کچھ فرہاد و وامق ہی کا میں تعلیم فرما تھا
نہیں آرام گیسو میں تو شانہ کی کشاکش سے
شفق سمجھو نہ اسکو یاد میں اُس لعل گلگون کی

ابھی تھا تیر ناوک میں کہ دل تھا نوک پیکان میں
اگر نہ سو میسحا این ترے اک لعل خندان میں
بہت مدت پڑھایا میں نے مجنون کو دبستان میں
جو کرتا قید ہے دل کو تو کر چاہِ زنخدان میں
لگا ہے شعلہ میری آہ کا گردون کے دامان میں

غریب اُسکی خجالت مجکو ہوگی روز محشر میں
وفا عشاق نے دیکھی نہیں اُس سست پیمان میں

ہے اتنی تمنا کہ یہ مقبول دعا ہو
صورت میں تو تم حور ہو اور مہر لقا ہو
غمزہ میں تو آفت ہو کرشمہ میں بلا ہو
وہ حال بعینہ ہے میرا صورت لیلی
اے جذبۂ دل کھینچ کے لا اسکو یہان تک
گھر غیر کے شب کو تو میں ہی جا کے رہا تھا

پرسش نہ کرنا ہوں کی مری بار خدا ہو
پر اتنا ستم ہے کہ پڑے از جور و جفا ہو
اور ناز میں یکتا ہو غضب قہر خدا ہو
قصہ کبھی مجنون کا اگر تمنے سنا ہو
یا طالع بدبخت کہیں تو ہی رسا ہو
اس ظلم کا کہیے تو بھلا کس سے گلا ہو

جو ظلم کرین سہہ لو زہیر جگر افگار
ہے شرط وفا شکوہ میں لب آ سکے نہ وا ہو

اب ہجر میں سیمتن ہمیشہ
اشکون سے بجھی نہ آتش عشق
کرتا ہون جنون میں چاک ہر دم
ہر وضع میں رہے ہا ہتو پورے

رہتا ہون میں نعرہ زن ہمیشہ
سینہ میں رہی جلن ہمیشہ
سیتا ہون میں پیرہن ہمیشہ
پر تم رہے بد چلن ہمیشہ

ہے باغ جہان یہ قابل دید / پھولا رہے یہ چمن ہمیشہ

اپنا نہوا کسی طرح وہ / کیا کیا نہ کیے جتن ہمیشہ

بھولے ہے کوئی سفر مین لیے / ہے پیش نظر وطن ہمیشہ

کیجیے نہ غرور حسن صاحب / رہنے کی نہین پھبن ہمیشہ

کس روز کیا شہید تمنے / رکھا ہی رہا کفن ہمیشہ

بے وجہ رہی جبین مین تیری / اے عہد شکن شکن ہمیشہ

آباد رہین خزان مین کیونکر / مرغان چمن چمن ہمیشہ

گر دل مین نہین ہے سوزش عشق / جلتا ہے یہ کیون بدن ہمیشہ

لکھی یہ غزل زہیر کیا خوب / شیرین ہی ہے ترا سخن ہمیشہ

زنگ آلودہ ہے گو جوہر مری شمشیر کا / پر نبیرہ خاص ہین سلطان عالمگیر کا

گر کوئی لادے جواب اُس سے مری تحریر کا / ہم نوشتہ کر دین اُسکو لاکھ کی جاگیر کا

دم ہوا فرقت مین ہوتا عاشق دلگیر کا / گر نہوتا سامنے نقشہ تری تصویر کا

تم جو لپٹے سینہ سے دل ٹھہرا جان کو چین ہے / ورنہ نقشہ اور تھا پہلے دل دلگیر کا

اے کمان ابرو نہین چلاؤنگا اس جور سے / خاک تو وہ خاص ہے سینہ یہ تیرے تیر کا

بل بے بیتابی کہ فرقت مین نہین آرام ہے / نقشہ سیماب ہے نقشہ دل دلگیر کا

حال چرخ برین سمجھے قیامت آگئی / شور محشر ہوگیا نالہ مری زنجیر کا

جذبہ دل کے مین صدقہ خود وہ مجھسے کہتے ہین / اے ستمگر ہوگیا قائل تری تاثیر کا

صدمہ فرقت سے دم آنکھون مین میرے آگیا / اب نہین ہے وقت اکدم اے صنم تاخیر کا

سخت جانی کا گلہ پھر ہو نہ میری ڈر ہی یہ
ہاتھ اوچھا پڑتا ہی قاتل تری شمشیر کا

خط وہ لکھا یار نے دل جس سے پرزے ہوگیا
آگیا بس سامنے لکھا مری تقدیر کا

ہی بزرگی آپ کی سمجھو اگر مجکو دہی
ورنہ یان تو ہر طرح ہی خاتمہ توقیر کا

ہی بھروسا مغفرت کا حشر مین مجکو زبیر
ہون غلام پنجتن اور شیفتہ شبیر کا

کون آتا ہی یہان وقت سحر دیکھین تو
کیونکہ بہوپنچے ہی یہان باد سحر دیکھین تو

نازوانداز سے کشتہ ہمین کر دیکھین تو
خون عاشق پہ ذرا باندھ کمر دیکھین تو

کسکا کرتا ہی یہ انگار جگر دیکھین تو
اپنے ہم جوش محبت کا اثر دیکھین تو

تیرے اندیشہ سے ہی دل مین حذر دیکھین تو
ہم بھی اب ہوگئے بے خوف و خطر دیکھین تو

وہ پری رو جو ہوئی آکے مرے دل مین اسیر
بند ہمنے کیے ہین روزن و در دیکھین تو

قتل پر میرے جو اغیار نے باندھی ہی کمر
ہم بھی بیٹھے ہین یہان سینہ سپر دیکھین تو

سب نے جادو بھی کیے اور پڑھے ہین منتر
دیکھین کرتی ہی دعا کسکی اثر دیکھین تو

شب فرقت مین مین کہتا تھا یہی رو رو کے
تیرا اے دیدۂ تر ہم بھی اثر دیکھین تو

طرۂ زلف معنبر کے ترے سایہ پہ
غیر کیا کرلین نظر شمس و قمر دیکھین تو

بھولین تصویر کا بھی کھینچنا مانی بہزاد
تیرے اک جلوہ کو واللہ اگر دیکھین تو

تیرے اب عشق کے جذبہ مین یہ کہتا ہی زبیر
عشق بازی مین رہے کون زبر دیکھین تو

دھیان ہو جاتا ہی یہ ہمکو کہ شاید آے ہی
باد صرصر جب کبھی زنجیر در کھڑکاے ہی

اپنے نالون کا اثر جب آسمان پہ جاے ہی
سب ملک کہتے ہین کسکا دل جلے کی ہاے ہی

ہاتھ مین شانہ کو لے وہ زلف کو سلجھاے ہی
یان یہ حالت ہی کہ اپنا دل ہی اُلجھا جاے ہی

بادۂ فانوس سے نکلین اگر شعلے ہزار
پر ہماری آہ کا رتبہ کہان وہ پاے ہی

یہ ہوا حاصل ہمین صحرا نوردی کے سبب
قبر مین بھی دوستو تلوا مرا کھجلاے ہی

خال سے اُسکے کریگی ہمسری کیا مشتری
چاند بھی مکھڑے کو جسکے دیکھکر شرماے ہی

ہمتو کب آتے ہین چکمہ مین ترے ای ناصحا
تیرا چکمہ جو نجانے وہ ہی چکمہ کھاے ہی

نالہ کا رتبہ کہان دیکھا ابھی سوے فلک
زلزلہ مین ہی زمین اور آسمان تھراے ہی

پڑھ غزل اس بزم مین ایک اور بھی تو ای زبیر
تیرا مضمون سُنکے شوق شاعری بڑھ جاے ہی

دیکھیے کس کس کے در کی ٹھوکرین کھلوائینگے
حضرت دل آپ کیا کیا ذلتین دلوائینگے

جو ہوے دیوانے تیری چشم فتان کے صنم
مثل گردون تا قیامت روز چکر کھائینگے

ضبط ہی سے کام لینا آنکھ سے رونا نہین
ورنہ آنسو آتش دل اور بھی بھڑکائینگے

اس طرح کہ کہکے دل کو روز بہلاتے ہین ہم
آج گر آئے نہین کل تو ضرور آجائینگے

کیون نہین کرتے اشارہ ابرو خمدار کا
حکم سے پہلے یہان ہم آپ ہی مرجائینگے

دعوی الفت ہی تمکو جن احبا سے زبیر
چھوڑ کر کنج لحد مین تمکو سب پھر جائینگے

بلبل عاشق ناکام کا ارمان نکلے
بہر گلگشت اگر وہ گل خندان نکلے

بیچ ڈالون مین ابھی دل کو مثال یوسف
گر خریدار زلیخا سا کوئی یان نکلے

کہدیا غیر سے رازِ دلِ پنہان صاحب
ہم تو سمجھے تھے کہ دانا ہو یہ نادان نکلے

دیکھتے ہی خم ابروے صنم سجدہ کیا
واعظو تم بھی نہ کچھ صاحب ایمان نکلے

اے فلک دہلی کی مخلوق نے کیا جرم کیا | ہائے افسوس کہ سب باتن عریان نکلے
ہائے کھٹکا تھا جو مجکو سحر فرقت کا | وصل کی شب بھی مرے دل کے نہ ارمان نکلے
کشتۂ ناز کو آتے ہین اٹھانے عیسے | لو مرے درد کے ہین کون سے درمان نکلے

معتقد ہون مین زبیر اسکی غزل کا اسدم
دوسرا کوئی ظفر سا جو سخندان نکلے

دیکھ لے حالت ہی ابتر اب ترے بیمار کی | چشم حسرت ہی کھلی طاقت نہین گفتار کی
خال روے یار کا جیسے خیال آیا ہین | فوج زنگی ہی مقابل اس دل بیمار کی
ایک ہی جنبش مین دل کے صاف دو ٹکڑے ہوے | واہ کیا برش ہی تیغ ابروے خمدار کی
ہوگیا پامال دل اپنا تری پازیب کا | کان مین آئی صدا جب اسکی اک جھنکار کی
رونمائی مین تمھاری جان و دل حاضر ہی لو | کون سی باقی رہی ہی بات اب تکرار کی

دیکھکر خال لب تابان کو کہتے ہین زبیر
حسن کے دربار مین ہی اردلی قلار کی

سرکا دو رخ سے تم ذرا اپنی نقاب کو | کر دو خجل برائے خدا ماہتاب کو
کیا جانے خط مین لکھدیا جلدی مین یار کو | آتا نہین جواب جو مجھ بے جواب کو
کیسے کشیدہ ہیسے ہین وہ لوگ اب زبیر | بوسہ دیا جو کرتے تھے اپنی رکاب کو

مخمس علی نواب صاحب متخلص بعالی ساکن شہر عظیم آباد بر غزل مستطاب جناب مرزا احمد رئیس بخت المعروف جناب شاہزادہ محمد زبیر الدین صاحب گورگانی المتخلص زبیر

ظلم کیا نزدیک تیرے یہ بھی کم باقی رہے | سیم و گوہر کے عوض داغ و درم باقی رہے

عیش و عشرت کے سوا درد و الم باقی رہے — غم اُٹھانے کو جہان مین ایک ہم باقی رہے

ای فلک کیا اور کرنے کو ستم باقی رہے

حُسن تیرا دیکھکر ای یوسفِ کنعان مرے — تجکو تکتے رہگئے یہ دیدۂ حیران مرے

اپنی ہی تقدیر کے پیچ ہین جانان مرے — وصل کی شب مین نہ نکلے کوئی بھی ارمان مرے

حوصلے سب دل کے دل مین اک قلم باقی رہے

مدتون اندھا رکھا جب حسرتِ دیدار نے — وصل کا وعدہ کیا تب اُس بتِ عیار نے

یاوری تو کی ہمارے طالعِ بیدار نے — ہاتھ مارے ہین ہمارے ہاتھ پر گو یار نے

پر یقین ہوتا نہین انکی قسم باقی رہے

چاہیے ہر دم خیال اسکا تمھین ای رشکِ حور — اپنے عاشق پر عنایت کی نظر رکھنا ضرور

کونسا سرزد ہوا ہی مجھسے ایسا قصور — عیش و عشرت مین کٹے دن بھر تو غیرون کے حضور

رنج سہنے کو شبِ فرقت کے ہم باقی رہے

صبرِ عاشق دیکھنا گر تجکو ہی مدِ نظر — خنجرِ ابرو کے مجھپر شوق سے اب وار کر

منھ نہ موڑینگے کبھی تیغ جفا سے عمر بھر — ظلم جو کرنے ہون کیجے عاشقِ ناشاد پر

پھر نہ یہ کہنا کہ کچھ جور و ستم باقی رہے

موت کے پیغام آئے ہین فراقِ یار مین — خنجرِ غم دل پہ کھائے ہین فراقِ یار مین

رو رو کر دریا بہائے ہین فراقِ یار مین — اسقدر صدمے اُٹھائے ہین فراقِ یار مین

نام الفت پھر نہ لینگے اب کی دم باقی رہے

دل لگا کر کیا کہین ہر وقت غم کھاتے ہین ہم — آپکے دیکھے بغیر اب چین کب پاتے ہین ہم

بے بلائے دن مین سو سو بار خود آتے ہین ہم — ہمسے یون آنکھین نہ پھیرو دیکھو سمجھاتے ہین ہم

حال پر کچھ تو مرے چشم کرم باقی رہے	
ایک دم بھی عیش سے کٹتی نہین غم کے بغیر چشم عبرت سے ذرا غافل یہان کی دیکھ سیر	سب کی عالی ایکسان عالم مین گذرے یہ بحر ہین کہان اکبر جہانگیر و ہمایون اے زبیر
کسکے دنیا مین سدا جاه و حشم باقی رہے	

ذکر بعض موجدان اشیا وحرفه وغیره منجمله سلاطین و حکما و عقلا

مین نے کیفیات حال و ماضیه کو کتب تواریخ انگریزی و فارسی مفصلهٔ ذیل سے منتخب کر کے درج کتاب کیا ہین معارج النبوت و توزک طیموری و آئین اکبری و تاریخ دلی و تاریخ جدولیه و سیر المتاخرین و واقعات و تاریخ فرشته و تاریخ اکبری و توزک جہانگیری و روضة الصفا و اکبر نامه و آثار الصنادید و تاریخ انگلستان و تاریخ ہند وغیره جی چاہتا تھا که ایجادات و کمالات پیغمبرون اور بادشاہون اور راجاؤن اور حکیمون اور شاعرون وغیره کے لکھون مگر بخیال طوالت کتاب و عدیم الفرصتی و حوادثات معدوده چند اذکار بنظر شائقین درج کیے جاتے ہین جب قادر مطلق نے حضرت آدم صفی الله علیه السلام کا دنیا مین ظہور کیا اور انکی نسل سے لاتعد و لاتحصے اپنے بندے خلق فرما کر ہر ایک کو ہر ایک کے مرتبے کے موافق خلعت دیا یعنی کسی کو تاج فراست و حکمت کسی کو حلیهٔ ادراک و عدالت کسی کو جامهٔ بینائی و سخن آرائی کسی کو پوشاک شریعت و معرفت کسی کو علم و فہم عطا فرما کر انتظام دنیوی فرمایا که جس سے باجناس و انفاس خود براحت تمام زندگی بسر کرین حضرت آدم صفی الله علیه السلام کے وقت سے اول دستاویزون پر گواہی کا لکھنا دوم کپڑے کا بننا سوم کپڑا پہننا چہارم لوہے کے اوزار بنانا پنجم تقسیم کرنا حصه کا آپس مین ششم ہل کا جوتنا ہفتم کھیتی کا کرنا ہشتم آٹا پیسنا اور اسکا خمیر کرنا اور روٹی پکانا تنور مین آگ سے نہم زمین کھود کر پانی نکالنا دہم عبادت کا کرنا اور

غسل جنابت کا کرنا یازدہم حروف تہجی اور مختلف زبانون کا رواج ہونا بی اماں
حوا صاحبہ نے روئی کاتی ہے قابیل نے ملک یمن مین آتش پرستی کا رواج دیا حضرت
انوش نے پہلے پہل زمین مین خرما بویا نوشیروان بادشاہ کا بذریعہ صندوقچہ کے
سائلون کی عرضیان لیکر اسکا جواب دینا مشہور بات ہے حکیم لقمان نے توپ و
بندوق نکالی نورجہان بیگم نے ہندوستان مین صحنک بنانے کا ایجاد کیا اور پان کا
کھانا و چمپاکلی و سیس پھول و چھڑے جو کہ گہنا عورتون کا ہوتا ہے یہ انھین بیگمصاحبہ کے
وقت کے اختراعات ہین ہندوستان مین زمانہ محمد اکبر شاہ مین فارسی کا دفتر قایم ہوا
فیروز شاہ باربک نے ہندوستان مین پہلے پہل سراے و مسافرخانے و سڑکین اور
سڑکون پر درخت کا اختراع کیا حضرت امیر تیمور صاحبقران نے جب ملک عرب پر
تاخت کی تو بعد فتح و نصرت کے کچھ تبرکات نبوی دستیاب ہوے جو کہ زمانہ
محمد شاہ تک ہمارے یہان موجود تھے خیر اُس تبرکات مذکورہ کے رکھنے کے
واسطے لکڑی کی ایک چیز بناکر اُسکا نام نالکی رکھا بعد محمد اکبر شاہ بصلاح فیضی وغیرہ کے
یہ لوگ ایرانی تھے نالکی کے ڈنڈے اوڑاکر اُسکا نام ضریح قرار دیا ضریح سے اختراع تعزیہ
ہوا کنوان بنانے کی ترکیب بی بی ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل سے ہے حکیم بطلیموس سے
کیا اچھا ایجاد درخت مین پیوند لگانے کا ہوا ملک بابل مین مہلائیل علیہ السلام نے
شہر کی بنیاد قائم کی اور اسکا نام سوسیں رکھا ادریس علیہ السلام کے وقت مین بت پرستی
جاری ہوئی بتون کا نام زبان عربی مین یہ ہے نسر گرگس کی صورت سواعہ عورت
کی صورت یغوث گاو کی صورت یعوق گھوڑے کی صورت علم نجوم و قلم سے لکھنا
و صنعت خیاطی و ترتیب ہتھیار جنگ و حکم جہاد اور کرپاسی لباس کا پہننا شروع ہوا

محمد اکبر شاہ ثانی جد امجد راقم نے سرکون پہ سرخی بچھوانے کا اختراع کیا ہی
قابیل کے وقت سے خون ریزی شروع ہوئی اور انھین کے وقت مین دفن کا بھی
طریقہ نکلا خلیفہ منصور عباسیہ کے عہد مین فلسفہ کا ایجاد ہوا اور خلیفہ ہارون رشید کے
پوتے نے پوری تکمیل کی آدمیون کی لاشون کا چیرنا حکیم بوعلی سینا سے ہر
او علم موسیقی کی بھی انھون نے خوب تصدیق کی جارج ہنڈری لوئیس صاحب بھی
اس بات کے مقر ہین مرزا رفیع السودا ہجو گوئی مین لاثانی تھے موسیٰ علیہ السلام سے
کیمیا کا چرچا ہوا چھپر کھٹ و بوغبند وا و قچہ محمد شاہ کے زمانہ مین بنایا گیا ظاہر ہی
کہ نانک شاہی مذہب بابر کے عہد سے شروع ہوا کشتی حضرت نوح علیہ السلام نے
بنائی تھی سلطان شاہجہان نے نیکڈ مرو ہوا ورا دعماری و ہودہ اور آسکے ترکش
اختراع کیے حضرت اکبر نے ہندوستان مین پہلے پہل یہ منصب دہ ہزاری و پنجہزاری
وصدی و دو اسپہ و سہ اسپہ وغیرہ جاری کیے پتھر سے آگ کا نکالنا اور پوشاک سمور و ہنر
آہنگری شاہ ہوشنگ سے ہی بعد نوشیروان کے سلطان جہانگیر نے
طلائی زنجیر عدالت بنوائی شیخ ابراہیم ذوق اردو کی قصیدہ گوئی مین بے مثل
ہوے بادشاہ طہمورث کے عہد مین پشم بافی اور جانورون کو شکار سکھلانا مروج ہوا
حضرت اورنگ زیب کے برابر پابند شریعت کوئی بادشاہ ہندوستان مین
نہین ہوئے عالمون کے بڑے قدردان تھے شاہ جمشید کے وقت مین تخت
شاہی طیار ہوا اور جشن نوروزی بھی انھین کے وقت سے شروع ہوا و دیباے
ریشمی و کتان وغیرہ بھی خاندان بابریہ مین شاہزادہ دارا شکوہ بڑے صاحب
تقویٰ ہوے سورج نامے سردار جب راجہ ہوے ہندوستان مین آفتاب پرستی کا

رواج دیا شاہزادہ محمد جہانگیر بہادر دہلی مین گھوڑے کے سوار عدیم المثل ہوے
نواب ضیاء الدین احمد خان کے برابر آج دہلی مین کوئی مورخ نہین ہے بلکہ دور دور
قوقوک کے وقت سے طعام مین نمک کھانا شروع ہوا شیخ بوعلی سینا نے
شہنائی کا ایجاد کیا نشست کرسی فرعون سے ہے بادشاہ فریدون کے عہد مین کاوہ
آہنگر نے ایک علم طیار کیا اور گرز کا بھی انھین کے وقت مین ایجاد ہوا حکیم سولن کے
قوانین کی رو سے یونان مین زنا کی سزا مقرر ہوئی شاہ اکبر کے عہد مین ماہی مراتب
طیار ہوا اکبر نے ملکی قوانین کا انتظام کیا سلطان سکندر کے زمانہ مین آئینہ کا
ایجاد اور دریاؤن کی پیمائش ہوئی ہے بادشاہون مین حضرت ہمایون کے برابر
نجومی نہ ہوے سلطان سبکتگین کے عہد مین ہندوستان مین ضرب سکہ و
خطبہ خوانی کا رواج ہوا تمباکو پینے کا فرنگستان سے ایجاد ہے رفتہ رفتہ
ہندوستان کے لوگ بھی اسکے عامل ہوے اور اسکا تخم فرنگستان سے لاکر
ہندوستان مین بویا گیا چنانچہ زیب النسا بیگم نے نیچوان کا ایجاد کیا راجہ چندر گپت
بن مہانند از بطن قوم حجام کے وقت مین علم سنسکرت کی خوب ترقی ہوئی چین
بن یافث سے نقاشی و صورتگری و انواع الانواع اقسام کی پارچہ بافی اور
کیڑون سے ریشیم نکالنا و ظروف چینی اور تعمیرات عمارت و اقسام اقسام کی صناعی
انھین سے ایجاد ہوئی خان ترکستان مین پہلے کیومرث ہوے اور قاعدہ جہانبانی
ولقب خانی انھین سے شروع ہے افسوس کہ ایسا اچھا لقب محمد شاہ نے گوئیون کو
بخشا جیسے کہ پہلے پہل دولہ کے لفظ کو محمود غزنوی نے اپنا لقب کیا اور زمانہ صوبہ اودھ
واجد علی شاہ مین دولائی کا لقب ڈومون کو ملا ع وزیری چنین شہریاری چنان

شیر شاہ نے گھوڑے کی ڈاک جاری کی پہلے پہل راجہ شنکل نے ہاتھی کی سواری
نکالی پہلوانون کو کڑا انعام دینا سلاطین ایران سے شروع ہوا اور علم سحر کا ایجاد
شہر بابل مین حضرت ادریس کے زمانے مین ہاروت و ماروت سے شروع ہوا سحر کی
بہت سی قسمین ہین منجملہ اُنکے سحر قلدانین و سحر بابل سحر قلدانین والے تسخیر و عمل روحانیات
عالم سفلی کی کرتے ہین اور سحر بابل والے تسخیر و عمل روحانیات عالم علوی کی کرتے ہین
تاریخ معتبرہ مین لکھا ہو کہ حکماء بابل نے بعہد نمرود شہر بابل مین کہ اُنکا تختگاہ تھا چھ
طلسم بنائے کہ عقل و فہم اُسکے ادراک مین حیران تھی اول ایک بط تانبے کی بنائی جب
کوئی جاسوس یا چور شہر مین آتا تو وہ بط آواز دیتی کہ تمام لوگ اُس بط کی آواز سنتے اور
چور و جاسوس کو گرفتار کر لیتے دوسرے ایک طبل بنایا جب کسی کی کوئی چیز جاتی صاحب
حاجت اُس طبل پر چوب مارتا اُس سے آواز ہوتی کہ فلانی جگہ چیز ہی تیسرے ایک آئینہ
بنایا کہ اُس سے غائب کا حال دریافت ہوتا تھا جب کوئی صاحب غرض جس شخص کا
خیال کر کے نگاہ کرتا تھا تو وہ شخص بہیئت اصلی نظر آتا تھا شہر مین ہو یا صحرا مین دریا
مین ہو یا پہاڑ مین صحت مین ہو یا بیماری مین عالم فقیری مین ہو یا تونگری مین مجروح ہو یا
مقتول چوتھے ایک حوض طیار کیا تھا ہر سال وہان اعیان دولت و شرفاء شہر جمع
ہوتے تھے اور مختلف چیزین یعنی دودھ و دہی و شراب و شربت وغیرہ اُسمین ڈالتے تھے
اور بشوق حوض مین سے پیالہ بھر بھر کے پیتے جو شی جس نے ڈالی وہی اُسکے حصہ مین نکلی
پانچوین ایک تالاب بنایا بنا بر قطع خصومات جب کسی مین تنازع ہوتا تو وہ دونون شخص
اُس تالاب پر جاتے اور پانی مین اوترتے حقدار کے ناف تک پانی آتا اور جو ناحق پر
ہوتا وہ ڈوبنے لگتا جب مغرق ہوتا ناف تک پانی آجاتا چھٹے نمرود کے دروازہ پر

ایک درخت لگا یا تھا اُسکے سایہ مین دربار کے آدمی بیٹھتے تھے جسقدر آدمی بڑھتے جاتے تھے درخت کا سایہ پھیلتا جاتا تھا جب تعداد آدمیون کی لاکھ سے زیادہ ہوجاتی تھی سایہ غائب ہوجاتا تھا اور لوگ دھوپ سے پریشان ہوتے تھے شیث علیہ السلام کی اولاد غارون مین رہتی تھی اور قابیل کی اولاد محلون مین مزامیر بننے قابیل سے شروع ہوئے مزامیر کا موجد خاص شیطان ہوا مرزا رجب علی بیگ سرور لکھنو مین اردو کے نثار مشہور تھے راجہ بکرما جیت کے عہد مین کالی داس شاعر ہوے رضیہ بیگم دختر التمش مسلمان عورتون مین فرمان روا ے ہندوستان ہوئین حضرت ابو ظفر محمد بہادر شاہ اردو غزلون کی قافیہ ردیف کے بہت بڑے موجد ہوے اور علم موسیقی سے بھی واقف تھے لقراط نے یونان مین علم طب شروع کیا جالینوس نے ترقی دی زکریاے رازی نے جمع کیا بو علی سینا سے تکمیل ہوئی دھنتر بید سے علم بیدک شروع ہوا اور شطرنج کا کھیل انھون نے ہی پھیلایا انیس و دبیر مرثیہ گوئی مین خطہ لکھنو مین یادگار ہین حضرت داوٗد علیہ السلام نے پہلے گھوڑے کے مُنہ مین لگام دیکر سواری کی اگرچہ یہ وہابی مذہب پہلے سے ہے مگر ہندوستان مین مولانا اسمٰعیل صاحب نے اس چراغ مین فساد کا روغن ڈالکر آتش حسد سے روشن کرنا چاہا مگر نہوائی الحال مولوی نذیر حسین صاحب نے اُس چراغ وہابیہ کو روشن کیا ایلکیون اُستاد قیصر سارینے اپنے فن شاعری و علم فقہ اور علم حکمت مین فرد تھے البرٹ اعظم شاہ انگلستان عالم و فاضل کے بڑے قدردان تھے اور خود بھی صاحب کمال تھے امیر رورک نے روس کی سلطنت کو قائم کیا ڈ و ڈ ی آر پر علم موسیقی مین اُستاد تھے بلکہ انگریزی

علم موسیقی کا موجد کہنا چاہیے ڈنبس السکوگس اپنے وقت کے بڑے فقیہ ہوے
پٹرارک کی غزلین اطالیہ کی زبان سابق و حال مین شیرین کلامی کے لیے یادگار ہین
تھادوکالف صاحب نے انگلستان مین جاری ہونے کے واسطے جدید مذہب کی تحریک کی تھی اور پہلے بیبل
انگریزی مین ترجمہ انھون نے کیا فروی سارٹ ایک نامی تواریخ دان تھے انکا ایک
روزنامچہ ہی جسمین نہایت لطافت و پاکیزگی کے ساتھ عربی ملکون کے جنگ و جہد کا حال
قلمبند ہی جو سراب انگلستان کے فن شاعری مین موجد تھے فلپ رہنے والے
ملک ہالینڈ نے گٹنبرگ صاحب کے شامل ہوکر جستی حروف چھاپے کے نکالے
ریفل صاحب ملک اطالیہ کے متاخرین مصورون سے اعلےٰ درجہ کے ہوے
ملکی ویلی صاحب بڑے زیرک اور صاحب فطرت ہوے کہ آج تک یورپ مین
یادگار ہین ریپاسٹو ملک اطالیہ مین مشہور شاعر ہوے انکی ایک کتاب موسومہ آرلنڈ فنوری
ہیرن کی ہجو مین مشہور ہی کرتیجیو تصویرون کی صفائی کے لیے گویا کار قلم مانی کی توصیف رکھتے تھے
کوپرنیکس ملک ڈنمارک کے رہنے والے تھے علم نجوم مین جیسا کہ آجکل انگریزون کے
درمیان رائج ہی موجد ہوے ٹیکو براہی ملک ڈنمارک کے بڑے ذی استعداد و صاحب ایجاد
علم نجوم کے ہوے انھون نے علم ریاضی کے آلات ایجاد کیے جس سے علم نجوم کو فروغ
ہوا شکس پیرس انگلستان مین سب سے بڑے شاعر ہوے جو کہ ہفت اقلیم مین مشہور ہین
لروان سنر ملک اسپین مین مشہور فسانہ گو ہوے کہ انسے بڑھکر کوئی نثار نہین ہوا کیپلر
اچھے نجومی تھے کہ کوپرنیکس کے قاعدۂ نظام شمسی کو تکمیل پر پہونچایا لوپ ڈی ویگا
ساکن ملک اسپین نے ناٹک ایسے ایسے لکھے کہ آج تک یادگار ہین گلیلیو ملک اطالیہ نے
پہلے پہل دوربین کا ایجاد کیا بوسوی ملک فرانس کے واعظون مین بے نظیر ہوے

عوج بن عوق پوتے حضرت آدم علیہ السلام کے اور قد اُنکا تین ہزار تین سو
پونے چوراسی گز کا تھا اور جب کبھی پہاڑون نئ زمینون پر جانا چاہتے تھے
تو ایک روز مین تین سو ساٹھ ۳۶۰ کوس طے کرتے تھے بعد طوفان کے جو شہر حضرت
نوح علیہ السلام نے آباد کیا تھا اُس شہر کا نام سوق الثمانین رکھا
اور مدینۃ الثمانین بھی کہتے تھے حضرت نوح نے اپنے پوتون پر
ربع مسکون کو تقسیم کیا جزیرۂ عراق و فارس و خراسان و صحراے شام
سام کو اور دیار مغرب و زنگبار و حبش و ہندوستان
حام کو عنایت کیے اور زمین چین و ماچین و ترکستان یافث کو عطا
کیے ایجاد تاریخ دانی کی اہل اسلام مین حضرت ابوذر انصاری
اور سلمان فارسی جو کہ صحابی جلیل القدر تھے اُنسے ہوا اقبالنامہ
جہانگیری مین لکھا ہے کہ سنہ ۱۰۳۰ ہجری مین پرگنہ جالندھر تعلقہ پنجاب مین
صبح کے وقت بجلی چمکی اور زمین پر گری محمد سعید عامل پرگنہ
مذکور نے اُس جگہ کو کھدوا کر بجلی نکلوائی اور دربار جہانگیر مین بھیجدی
بادشاہ نے محمد داود کہ اُسوقت مین سلاح گری کے استاد
کامل تھے اُنکو دی اُنھون نے دو تلوارین اور ایک خنجر تین حصے
لوہا خالص ملا کر طیار کیا جب سے ہندوستان مین بجلی کی تلوار
مشہور ہوئی اگرچہ قدیم حکماے ملک چین کے علم ریاضی و علم ہندسہ و علم
موسیقی مین کامل ہوئے خصوصاً علم جرثقال و نیرنجات مین کمال حاصل کیا علم
جرثقال اور جرّ الماء یعنی آب کشی کے نکتے بیان اُن لوگون کا ہے کہ ہمارے بیان

یہ علم قدیم سے ہی چنانچہ سسم یالجانس صاحب جو انگریزون مین فاضل المتبحر اور
منشی گری اور تجربہ کاری مین یکتاے روزگار تھے اُنکا قول یہ ہی کہ اگر کوئی
فخر سے کہے کہ دیوار خطا کو دیکھا ہی تو اُنکی بزرگی بجا ہی الغرض اسکے
ریاضی جاننے کا اصول دیوار خطا جو قریب آٹھ سو کوس لانبی ہی اور سرحد
خطا اور تاتار مین واقع ہی شاہد و ناطق ہی اور عمارت اُسکی فغفور چنگ بابی
نے دو سو چالیس برس قبل عیسی علیہ السلام کے پانچ برس مین
طیار کرائی اور اس دیوار کے سامنے جو پہاڑ یا جو کھاری سمندر جہان عمق
بہت کم تھا اور جوش وخروش عجب درجہ کا تھا اُسکے اندر سے دیوار بنا کور
لیگئے اور وہ مستحکم کام کیا ہی کہ آج تک دیوار کو کسی طرح کا نقصان
نہین پہونچا اور جو نہر تین سو بیس کوس کی ہی وہ چنگیز خان نبیرہ قبلا خان کی
بنائی ہوئی ہی اور بعضے فاضلون کا یہ مقولہ ہی کہ مثلث متساوی الاضلاع شکل
حکیم فیثاغورث نے خطا کے مہندسون سے سیکھی ہی بیشک علم ہیئت مین
خطائی کامل تھے اور کرہ سماوی کی شکل جسپر کواکب ثوابت اور سیارہ اور تمام
متعلقات سماوی کے نشان تھے فغفور شن نے چار ہزار ایک سو ایک برس کا زمانہ
ہوا کہ اُسکو طیار کرایا تھا یہان تک کہ اُسوقت کے کسوف وخسوف اور گردش کواکب کے
حساب جو فرنگستان کے ریاضی دانون نے تین ہزار برس کے بعد مطابق کیے تو کچھ فرق نہ پایا
اور روشنائی کا ایجاد انھین سے ہی ع تا نباشد چیزکی مردم نگوید چیزہا + بالجملہ خطوط اجما متواتر بطلب
موج سلطانی اِس خاکسار کے پاس آئے باعث عجلت حالات وکیفیات وکمالات بنی آدم حسب دلخواہ اِس دفتر
اول مین درج نہو سکے انشاءاللہ دفتر ثانی مین کما حقہ تحریر کرکے بہت جلد نذر مشتاقان وعجالان کیے جاوینگے

موج سلطانی

شبیہ مجی مولوی حاجی سید محمد حسین خان صاحب المعروف سید نواب جان صاحب المتخلص

بہ نواب نبیرۂ نواب ظفر الدولہ سید مظفر حسین خان ذوالفقار بہادر ضیغم جنگ و خویش

حاجی سید محمد تقی خان صاحب رئیس مظفرپور ضلع ترہت

Syed Mohommad Hosan Khan
Alias Syad Nawab jan sahib

تقریظ مع قصیدہ وقطعات تاریخ مترشح قلم جادو رقم فصیح اللسان اعجاز بیان الحاجی سید محمد حسین خانصاحب المتخلص بہ نواب

زینت وشان قلم اُس شاہنشاہ کی نگارش ثنا سے ہو کہ جسنے خیابان گلستان جہان کو ساتھ سحاب مکرمت وعنایت اپنی کے شاداب کیا اور رفعت وشان رقم اُس جان پناہ کی آرایش حمد لاتحصی سے ہو کہ جس نے اریکہ نشینان بوستان کون ومکان کو ساتھ خلعت فاخرہ سرسبزی مفاخرت اپنی کے کامیاب کیا ؎

هرچه درین عالم کون ومکان　　هست نشانی ست ازان بے نشان
گل بچمن رنگ از و یافته　　غنچه دل تنگ از و یافته
عقل چه داند نه کمالات او　　فکر فرو ماند آیات او

درود وثنا محمود خاتم الانبیا محمد مصطفےٰ علیہ التحیہ والثنا پر جسکے باب خاص مین لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ آیا اور جسکو خلاق جہان آفرین نے وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ فرمایا مثنوی

شهنشاه جهات داد و دین ست　　خطابش رحمةً للعالمین ست
ملائک جبهه سای درگه او　　فراشش دین کرده در ره او
سریر آرای ایوان رسالت　　علم افراز میدان هدایت

اور صفات انجم لمعات اُس مصدق لافتیٰ کو جسکی شان رفعت نشان مین سورۂ ہل اتی اور آیۂ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ آیا اور خود جس نے زبان معجز بیان سے اپنی سَلُوْنِيْ قَبْلَ اَنْ تَفْقِدُوْنِيْ فرمایا مثنوی

علی بندهٔ خاص جان آفرین　　ولی در حقیقت جهان آفرین
جهان آفرین را همین بنده اوست　　ولیکن جهان آفرینندہ اوست

سرافرازیش در سر افگندگی	خدائیش در کسوت بندگی

اما بعد ناظران پرتمکین و مشتاقان مہر آگین کو مژدۂ فرحت افزا ہو کہ اس ایام نیک فرجام مین کتاب لاجواب نسخۂ فیض انتساب مفید ہر شیخ و شاب تصنیف یکتاز مضمار نکتہ سنجی و سخندانی و شہسوار جولانگاہ طلاقت لسانی ابر نیسان جود و سماحت شیر نیستان شجاعت آرسطو فطرت وحید زمان دارا سطوت نیر آسمان جناب معلی القاب ابن السلطان شاہزادہ میرزا محمد رئیس بخت ظہیر الدین گورگان ادام اللہ اقبالہ و ضاعف اجلالہ مزین طبع ہوئی ہی جسکا دیباچہ بیاض صبح پر خندہ زن ہی تین تین پری کی خون کی انجمن ہی برق تجلی ہین اسطور کا نور ہی یا پر تو جلوہ سیر طور ہی - کیا کیا بندش کا دور و تسلسل ہی - سطر پیچان ہی یا گیسوے سنبل ہی - دائرہ حرفون کا محیط بحر فصاحت ہی منبع الفاظ سے جاری نہر بلاغت ہی - ہر ہر فقرہ عقد ثریا کا جلوہ دکھاتا ہی - مرآت الفاظ سے چہرۂ معنی صاف نظر آتا ہی - اگر دیدۂ بینا رکھتا ہو آنکھین کھولے - گوہر مضمون تار نظر مین پرولے - غواصی سے دریا کو کوزے مین بند کیا ہی - آبداری در مضمون کو دو چند کیا ہی - جملے رنگین اسکے مثل گل کے مہکتے ہین - اوراق مطلا آفتاب سے زیادہ چمکتے ہین - اگر بگوش حق نیوش سنے تو دماغ کو قوت ہو نظارہ اسکی سواد کا کرے تو دونی بصارت ہو - گویا کہ یہ نسخہ بصر فروز ہی - واسطی تفریح طبع کی صبح نوروز ہی

کتابے ست یا بحر دُرّ معانے	کہ مثلش نباشد نہ بینیش ثانے
مضامین آن ہوش افزاے عالم	رُبایندۂ خاطر از خوش بیانے

بالمختصر ہر نقطہ اسکا ایک قفل ناپیدا کلید ہی - اور ہر حرف اسکا نہ دیدہ نہ شنیدہ ہی عجب دریا ہی کہ ہزارون نہرین سطرون کی جسمین روان ہین - اور صدہا صدف درۃ التاج معانی در کنار

اُسمین پنہان ہین - میزان عقل مین اتنی تاب و توان نہین کہ وزن مراتب کر سکے اور زبان ناطقۂ انسان مین اتنی قدرت نہین کہ ذرا بھی دم ثنا کا بھر سکے - انشاءاللہ تعالےٰ یہ نقش صفحۂ روزگار پر یادگار رہیگا - مصنف ممدوح کا شہرۂ تا روز شمار رہیگا

قطعۂ تاریخ مع قصیدہ در توصیف اوصاف حمیدۂ مصنف نامدار و تعریف کتاب نایاب روزگار

اے زہے صاحب تصنیف خوشا فیض رقم
جبذا نسخۂ بے مثل کشیدہ النافع

آفتابی ہے ہر اک دائرہ نقطے انجم
صورت مہر ہے تسطیر عبارت لامع

صبح صادق کی نہین جلوہ گری بین سطور
نور ریز دان ہے یہ سیمائے فلک سے ساطع

ہین یہ اسمائے اشارات کہ ہے چشمک ماہ
مہر کی ہین یہ شعاعین کہ ضمیرین راجع

ربع مسکون مین نہ کیونکر ہو وہ یکتا مشہور
جسکا ثانی نہ ملے زیر سپہر تاسع

بحر و بر کا بھی یون حال نہوگا ترقیم
خضر کی عمر بھی گر کوئی کریگا ضائع

ذکر و اذکار سوا اسکے نہ پھر ہوگا کہین
تذکرہ چھپ کے یہ جب ہوگا جہان مین شائع

ہو دہن معدن یاقوت اگر ہو قاری
کان ہو کان جو اُسکے ہوا اسکا سامع

اسپہ نقطہ رکھین حاسد تو وہ خود مہمل ہین
یہ تنی عیب سے ہے مثل حروف طامع

کیون نہ مطبوع طبائع ہو یہ مرغوب کتاب
فیض تصنیف سے ہر طبع ہے اُسکی تابع

کسطرح سے نہو پر مغز کلام عالی
طبع موزون و روان ذہن معلّا ساجع

یا الٰہی رہے روشن یہ چراغ دہلی
آسمان پر مہ و خورشید ہین جب تک لامع

سنہ ۱۲۹۳ فصلی

کیون نہ احباب کہین خرمن بہجت اسکو
سیر جس باغ کی ہو بس ہم و غم کو دافع

سنہ ۱۳۰۱ھ

غنچۂ گلشن فرحت ہو اگر اسکا اسم
حرف منقوط مین ہو عیسوی سن بھی واقع

سنہ ۱۸۸۳ عیسوی

سال فصلی کی ہوئی فکر تو ہاتف نے کہا
باش ای طبع نہ کر وقت کو اپنے ضائع

شادمان ہو کہ گئی فکر ہوا غم رخصت ۱۲۹۰ فصلی
سنہ تاریخ ہی مافوق کا رکن رابع

سال ہجری کی ہی خواہش تو یہ کہدو نواب
جام جمشید ہی بیشک یہ کتاب جامع ۱۳۰۰ھ

ولہ

وقت طبعش چو آمدہ بر سر
گشت مطلوب سال تسمیع فیض

شد چو مطبوع طبع با تصویر
گفت ہاتف بگو مرقع فیض ۱۳۰۰ھ

ولہ ایضاً قصیدۂ دیگر در فارسی مع تاریخ

کجا ستی بیا ساقی سیم بر
بدہ آفتابی بجام قمر

فَاِنْ کَانَ اِلَّا مِنَ الْاَصْلِہَا
زلالٌ کعسلٍ فلیست خمر

غزل تا سرایم بذوق سرور
در اوصاف شہزادۂ نامور

جوان حسین پر ز خوبی و حسن
مجسّم ز خلق و کرم سر بسر

رخش ماہ تابان و ابرو ہلال
شفق رنگ ریش جبین چون قمر

شود چشم آن چشمۂ آفتاب
خطوط شعاعی ست تارِ نظر

بود بینی پاک رمزی ز غیب
کہ باشند دران عارفان باخبر

لبِ سرخ مرجان دہان چون صدف
کلام مسلسل چو سلکِ گہر

زنخدان چو کان ست و دندان چو دُر
بود گوش چون معدن سیم و زر

گلوی مبارک بود شمع طور
کہ باشد ز نورش جہان جلوہ گر

چو آن صدر پاک ست پاک از ریا
بود مصدرِ فیض علم و ہنر

بود پشت پشت و پناہِ جہان
کہ در کار خیر ست سینہ سپر

کفش را توان گفت ابر مطیر
که شد عالمے زو طراوت اثر

چو دست کرم باب فیضش کشاد
ا نامل پئے جود بستہ کمر

زمین را بلندے زمین قدم
فلک پست از رفعتِ تاج سر

خدیو جہان داورِ کامگار
ز نسل شہان خسرو دادگر

بعدل و کرم گوے سبقت ربود
کشودہ بگیتی در جاہ و فر

ز تاثیر عدلش درین مرغزار
گلے را بخارے بنا شد خطر

نماند چنان تاب در ہیچ شمع
کہ پروانہ را رساند ضرر

جوان دلاور شجاع و دلیر
کہ از بیم تیغش رمد شیر نر

عنان افگند چون بسوے مصاف
زبیمش بگوید امان الحذر

چو تیغ غضب در کشد در نبرد
شود بر عدو بند بابِ مفر

فلاطون بحکمت ارسطو براے
سکندر بہ طالع زہے جاہ و فر

عقیل و فطین و ذکی و فہیم
سخن سنج و ذی جوہر و ذی ہنر

حق اندیش و حق گو حقائق شنو
حق آگاہ و حق بین و صاحب نظر

چہ طبع سلیم و چہ دل بردبار
کریم النفس نیک فرخ سیر

امین و معین و خلیق و یلق
ز حاتم بجود و سخا بیشتر

سر و سرورِ اہل علم و کرم
حکیم عادل و دہر را دادگر

بشفقت بجشی تزیّن بفیض
بزینت نشینی تجخت ظفر

بہ دنیا تو ئی معدن فیض وجود
کہ صدر تو مخزن گفت کان زر

با بنای دہر ست قدرت بلند
کہ والا نژادی و عالی گہر

چنان بوی اخلاق تو شد بسیط ‌‌ ‌ که چون مشک در دهر گشتی سمر
بود دلکشا لطف و الطاف تو ‌ فرح بخش جان صحبتِ با اثر
چه گویم ز وصفِ تو کافی همین ‌ به سیرت ملائک بصورت بشر
الٰهی شود کشتِ جاهِ تو سبز ‌ بود نخل اقبال تو بارور
ذلیل و پشیمان عدوِّ تو باد ‌ رود دشمنِ تو به نار سقر
کتابی تو کردی عجائب رقم ‌ که در دهر باشد نه ثانی دگر
رقوم قلم چون جواهر رقم ‌ مجلّٰی سوادش چو آبِ گهر
چه صفحات او مثلِ صحنِ چمن ‌ دران نقطها همچو گلهای تر
اَلَا اَیُّهَا النَّاظِرُوْنَ اُنْظُرُوْا ‌ فَقُوْلُوْا لَہٗ مَرْحَبًا بِالنَّظَرْ
دو تاریخ نواب کردم رقم ‌ به یک مصرع آخرین سر بسر
که سمت بر آید ز یر مصرعی ‌ دگر بنگله اش از حسام ظفر (۱۲۸۹ بنگله — ۱۹ — ۳۹)
ز روی ادب عیسوی چون بخواهی ‌ بدان یادگار از نشان ظفر
جو جستم سنه مدح هاتف بگفت ‌ بگو مدح مرغوب با مختصر (سنه ۱۸۸۳ع — سنه ۱۳۰۰ھ)

وله ایضاً قصیدهٔ دیگر مع تاریخ

عیاں لعلِ مضامیں کیوں نہوں وقتِ غزلخوانی ‌ دہن مینا ہے گویا معدنِ یاقوتِ رمّانی
قلم میرا سراسر لخچۂ گیسوے حورا ہے ‌ چکیدہ جسکا اک قطرہ ہے خالِ روے غلمانی
دوات اپنی ہے یا چشمہ ہے ظاہر آبِ حیوان کا ‌ کہ فرضی جسکا نقطہ ہے محیطِ بحرِ ظلمانی
سوادِ خط سے روشن پرتوِ طورِ تجلّی ہے ‌ بیاضِ صفحۂ کاغذ کفِ موسیٰ عمرانی
وہ بلبل ہوں دکھاؤں گر چمن کی اپنے رنگینی ‌ برنگِ کشتیِ مے زورقِ لالہ ہو طوفانی

وہ سحبان ہون کہ جسکا نطق ہی اعجاز پیغمبر
وہ حسّان ہون کہ سحر سامری ہی جسکی لسّانی

وہ ہون نہر طلاقت مین زبان جسوقت گویا ہو
سہرِ فوارۂ تقریر سے ہو گوہر افشانی

مری یہ نظم دلکش ناظمِ ملکِ فصاحت ہی
کہ تابع لفظ ہین جسکے مثالِ فوج ایرانی

اگر ہو جاے گرمِ معرکہ یہ فکرِ ترکانہ
قلم بن جاے شمشیرِ دو سر وقتِ رجز خوانی

کیا قبضہ ممالک پر جہان کے مہر کی صورت
مری شہرت ہوئی تیغ لسانی سے بآسانی

ہمارے ذہن میں اگر رسا ہو عرش معنی پر
کرے پھر لامکان مین جا کے کار فکر لقمانی

نئے رنگ اور نئے انداز کی اپنی طبیعت ہی
کہ جس سے دنگ ہی بہزاد اور سکتے مین ہی مانی

ہزارون معنی روشن ہین یون دل مین کہ مرے نہان
کہ شیشے مین ہو عامل کے پری جس طرح زندانی

تعلی ہی روا ساری مجھے غرا ہی سب زیبا
کہ خالق نے مرے حصہ مین بخشی ہی زبان دانی

چراغ شاعری گل ہوگئے اکثر فصیحون کے
ہوئی جس بزم مین روشن یہ شمع طبع نورانی

برنگ بو گل مین جوش نغمون سے اڑاتا ہون
مرے آگے کرے کیا بلبل بستان غزلخوانی

وہ شاعر ہون قلم انداز ہین سب سامنے جسکے
بلیغان حجاز و قافیہ سنجان ایرانی

کدھر ہین آ کے دیکھین وہ مرے زور طبیعت کو
ظہوری انوری عرفی و صہبائی و خاقانی

یہ میرے شعر ہین وہ میوۂ جنت نچوڑین گر
لبالب انکے شربت سے ہو نہر باغ رضوانی

نہین کسبِ ہنر میرا کبھی بہر زر اندوزی
نہین بہرِ حصول مال میری گوہر افشانی

کہ اس پاکیزہ جوہر سے ہی میری ذات کو زینت
شرف جوہر سے پاتے جسطرح تیغ خراسانی

اگر پڑ جاے اک قطرہ بھی میرے ابر خامہ سے
بڑھے یہ آبرو سرمہ بنے خاکِ صفاہانی

بس اے طبع روان موقوف کر آگے تعلّی کو
مثال ابر نیسان تا کجا یہ گوہر افشانی

کوئی بھی خرمن علم و ہنر کا اب نہین خواہان
گرانی ہی عرض کی جنس جوہر کی ہی ارزانی

اگر یاور نہین ہے چرخ دون پرور نہو لیکن — کبھی ہمسے نہو گی خوان دونان کی مگس رانی
وہ مستغنی طبیعت ہے مری فضل الہی سے — نہین جسکی نظر مین خاک بھی ملک سلطانی
توکل پہ توکل ہے قناعت پر قناعت ہے — گداؤن کو نہین لازم سوا اُس در کے دربانی
حوادث سے زمانے کے نہین جمعیت خاطر — مثال گیسو سنبل ہمیشہ ہے پریشانی
چھٹا ہون مین جو اپنے یوسف حور شمائل سے — جسد کی قید سے ہردم ہے اپنی روح زندانی
کسی کے باغ مین کیون بلبلو مین سیر کو جاؤن — فضاے سینہ ہے داغون کی کثرت سے گلستانی
سدھارا جب سے وہ گل باغ ہستی سے سوے جنت — گئی رونق خزان آئی ہوئی گلشن کی ویرانی
گئے وہ چھپے اس عندلیب باغ عالم کے — بجاے زمزمہ نوحے ہین اب اور مرثیہ خوانی
نہ کیونکر اے فلک چھاجائے ابر رنج وغم دل پر — کہان فرحت بشر کو جبکہ یہ صدمے ہون روحانی
تھی رونق جس سے گھر کی اور پروانہ تھا دل جسکا — بجھا دی حیف وہ باد فنانے شمع نورانی
مثال شمع کشتہ بجھ گیا دل رنج فرقت سے — جلائے دیتا ہے ہردم جگر کو سوز پنہانی
مکان مرتفع آنکھون مین ہے اک کوہ پر ہیبت — ہین دراثر در کی صورت آدمی غول بیابانی
خدم ہے نہ حشم ہے نہ علم نہ فرّاشا ہانہ — نہ بلقیس سبا ہے اب نہ وہ تخت سلیمانی
جہان کا عیش جسکا تھا جہان تھی بستگی دل کو — اُسی در کی ہوئی تفویض اب وحشت کو دربانی
جہان تھی عطر کی خوشبو بسے رہتے تھے جو حجرے — عجب ہے بوے بد اُنمین بجاے راح ریحانی
صبا لاتی تھی بوے باغ جنت جن دریچون مین — اب اُنمین باد صرصر لاتی ہے گرد بیابانی
غرض جس قصر مین مسکن گزین وہ ماہ نور تھا — ہوئی ظلمت مکین اُسمین نہ کیونکر ہو پریشانی
فلک نے انقلاب نو عجب صورت سے دکھلایا — زمین نے کی ہے تازہ رنگ سے یہ صفحہ گردانی
ازل سے ہے یون ہی گردش ہے گردش اس زمانے کو — ابد تک ہو مقیم اسمین نہین یہ امر امکانی

پے تسکین خاطر خوب ہی یہ مصرع آخر
رہیگا بس خدا باقی زمانہ ہی دلا فانی

مین لکھون حال کیا اپنا نہین تحریر کے قابل
کہ وہ اک دفتر رنج والم ہی بسکہ طولانی

مگر زان مختصر آرم کہ باشد یادگار من
برائے اقربا وہم پئے یاران ایمانی

وہ ہون آفت رسیدہ جسکو پہونچا رنج پردرپی
وہ سوزان ہون کہ ہی مرغوب جسکو لفظ بریانی

وہ آوارہ وطن ہون دور ہی جس سے وطن اپنا
وہ مہمان ہون ہوئی ہی خوان غم پر جسکی مہمانی

شجر وہ ہون نہ پہولا اور نہ پہلا اس باغ ہستی مین
وہ کشت خشک ہون جسکو نہ دہقان نے دیا پانی

وہ سبزہ ہون کیا پامال جسکو باد صرصر نے
وہ خرمن ہون کہ جسپر برق نے کی آتش افشانی

وہ بلبل ہون کہ مثل داغ لالہ جسکا سینہ ہی
وہ گل ہون جسکی چشم تر مین ہی نرگس کی حیرانی

وہ غنچہ ہون کہ پژمردہ خزان نے کردیا جسکو
وہ خوشہ ہون وان جسپر ٹوٹ ہی داس دہقانی

وہ بلبل ہون اوجاڑا فصل گل مین آشیان جسکا
وہ قمری ہون کہ جسکا کٹ گیا ہی سرو بستانی

وہ مجنون ہون کہ لوٹا ہی جسے خود دشت غربت نے
وہ یوسف ہون کہ جسکا دل ہی چاہ غم مین زندانی

وہ اسکندر ہون مین آب بقا جس نے نہین پایا
مین ہون وہ نوح ڈوبی جسکی کشتی ہوکے طوفانی

شکایت تا کجا ناسازی قسمت کی اے نادان
یہ وہ جا ہی نہ پائی یان کسی نے بھی تن آسانی

گئے ہین انبیا اور اوصیا اس جا سے غم کہا کے
نہ یوشع سے بن آئی کچھ چلی نہ عقل لقمانی

نہ آدم ہین نہ جرجیس یونس نہ شعیا ہین
نہ اسماعیل ہین نہ ہود ہین نہ آدم ثانی

نہ ہین یعقوب ایوب نہ یحیی نہ صالح ہین
نہ عیسی ہین نہ ہین داود نہ موسی عمرانی

سلیمان ہین نہ ابراہیم ہین نہ لوط پیمغبر
نہ ہین ذوالکفل نہ اسحاق ہین نہ ماہ کنعانی

بھلا کیا ذکر انکا ان گلون پر بھی خزان آئی
کہ جنکے واسطے پیدا ہوا یہ گلشن فانی

وہ سلطان جہان بن قبضہ مین جنکے کل خدائی تھی — نہین ہی آج اُنکے پاس کچھ بھی جز پشیمانی

کہان فغفور ہی دارا کہان ہی اور کہان قیصر — کہان وہ حشمت و شوکت کہان وہ شان شاہانی

کدھر ہی اب سکندر آئینہ آگے ہی اب کسکے — کدھر ہی جام جمشیدی کدھر ہی اب جہانبانی

کدھر اب حاتم طائی کا وہ باب سخاوت ہی — کدھر کسریٰ کے ہین اب وہ رسوم معدلت رانی

کہان ہین شوکت و صائب کہان ہین انوری عرفی — کہان ہین عسجدی سعدی کہان ہین میر و خاقانی

کلمبس ہی کہان جسنے نکالی تھی نئی دنیا — کہان ہی ہیوم ہی مشہور جسکی فلسفہ دانی

فرنکلن ہی کہان جسنے کہ بجلی کو اُتارا تھا — گری برق اجل جل بھن کے وہ بھی ہوگیا فانی

وہ ہمتھ سا فصیح القول وہ ولیم سا منطق دان — کہان ہی وہ کہان ہی اُسکی منطق اور لسانی

ریاضی مین جو وہ مشہور سر اسحاق نیوٹن تھا — ق — ہوئی آخر ریاض عمر کی اُسکے بھی ویرانی

یونہی اکدن سفر اپنا بھی ہی اس دار فانی سے — کرینگے یاد یونہی رکے و اکثر دوست جانی

مگر اتنی وصیت ہی پس از مردن احبا سے — جب آئین قبر پہ میری برائے فاتحہ خوانی

گئی ہی جان اُس حسرت زدہ کے رنج فرقت مین — کہ جسکو دہر فانی نے ندی اکدم تن آسانی

فراغت فاتحہ سے ہو تو نام اُس گل کا لیکر — مثال ابر تربت پہ کرین سب اشک افشانی

پریشان جب ہوئی خاطر تو پھر شعر و سخن کیسا — کہان کی نظم کیسی نثر اور کیسی غزلخوانی

کیا ناچار لیکن خاطر احباب نے مجکو — ہوا لازم کرون کچھ نظم ہو گرچہ پریشانی

لکھون حمد خدا مین اسطرح اک دوسرا مطلع — کہ اول سے کہین اول ہو نقش مطلع ثانی

افتتاح قصیدہ در حمد باری تعالیٰ عز اسمہ و جل شانہ

تعالی اللہ جسے قادر نہ ہے احکام ربانی — کہ کن سے ہوگئی ممکن اک شی غیر امکانی

از گلگون سخن تازہ و نو طرازی ابیات گلشن فزا

سنواری مہر و انجم سے فلک کی انجمن سامی
مزین مہ جبینوں سے کیا یہ فرش ظلمانی

کیا گلزار کو سرسبز سبزے کو طراوت دی
دیے گلشن کو گل اور دست گل کو دی زرافشانی

درختوں کو ثمر بخشے ثمر کو پختگی بخشی
عیاں تیوں سے بھی ہے صنعتوں کی نیک عنوانی

مثال مہر ذرے مہر سے اپنے کئے روشن
عطا کی قطرۂ نیساں کو انجم کی درخشانی

نہ کیونکر یہ زباں حمد مین تیری گہر افشاں ہو
دہن کو دی زباں بخشا زباں کو زور لسانی

تو ہی ہے مالک عالم تو ہی ہے خالق اکرم
تو ہی ہے رازق آدم تجھے شایاں ہے یزدانی

توئی سامع توئی صانع توئی واضع توئی جامع
توئی واسع توئی قانع توئی معبود سبحانی

بجائے نیستی و جلوہ گر ہستی ہے ہر جائے
نئی در ہیچ چیز و باز در ہر چیز پنہانی

نہین کون و مکان مین اور مکان لازم نہین تجکو
مکان سے پر نہین باہر یہان ہے سخت حیرانی

کہا ہو ما عرفنا احمد مرسل نے جس جا پر
وہان پہونچیگی کیا استغفر اللہ عقل انسانی

پھرا نواب اس جا سے عنان اشہب خامہ
کہ اس وادی مین کی اسپ خرد نے خوب جولانی

اب آگے نعت لکھ اُس خاصۂ محبوب یزدان کی
کہ جسکی شان مین نازل ہوئے آیات قرآنی

رقم ہو صفحۂ قرطاس پر وہ تیسرا مطلع
کہ جس سے ہو عیان مہر درخشان کی درخشانی

در نعت جناب حضرت سرور کائنات محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا

شہنشاہ زمان ماہ جہان محبوب یزدانی
نبی انس و جان خورشید تابان ظل سبحانی

نہوتی ذات پاک شاہ گر پیرایہ ہستی
سوائے ذات خالق دم مین ہوتا کل جہان فانی

خدا نے تجکو اے سرور کیا سردار عالم کا
یہ خیل انبیاے سلف ہین تیرے اذعانی

زبور انجیل اور توریت کو منسوخ فرما کے
کیا جاری بہ امر و نہی تو نے حکم قرآنی

عدم سے جب قدم آدم نے فرش خاک پر رکھا
ترے باعث ہوئے دور انکے سارے رنج پنہانی

نہ کرتا دستگیری تو اگر اے سرور عالم
رہائی چاہ زندان سے نہ پاتے ماہ کنعانی

نہ تیرے جود سے گر اسکو جودی پر امان ملتی
سفینہ نوح کا تا حشر رہتا یون ہی طوفانی

نہ کیونکر منزلت کون و مکان مین انکی بالا ہو
کہ دربان ہین تری درگاہ کے موسی عمرانی

عطیہ یہ تری سرکار کا ہوتا نہ گر شاہا
ہوا لیکر نہ پھرتی سر پہ اور نگ سلیمانی

نسیم خلت حضرت نہ اُس آفت مین گر چلتی
خلیل اللہ پہ ہوتی نہ یون آتش گلستانی

نہ کیونکر فرق پر تیرے ہو سایہ ابر رحمت کا
کہ تو عالم مین ہر آئے نور یزدان ظل سبحانی

شہنشاہ سریر تاج قوسین احمد مرسل
کہ ہے فرمان رقم جسکا سراسر خط پیشانی

محمد خواجہ عالم چراغ دودۂ آدم
کہ روشن جسکی شمع نور سے ہے شام ظلمانی

نہ ایسا مرتبہ بخشا کسی کو رب اکبر نے
ہوئی اُس خاصۂ معبود کو معراج جسمانی

لکھا ہے ایک شب ختم رسل مصروف طاعت تھے
کہ ناگہ جبرئیل آئے بحکم خاص ربانی

بصد تعظیم کی یہ عرض درگاہ پیمبر مین
کہ چلیے فرش ظلمانی سے سوے عرش نورانی

نبی سنکر یہ مژدہ بس مہیا ہو گئے فوراً
کیا چڑھ کر براق تیز رو کو گرم جولانی

جو سُبحَانَ الَّذِی اَسرٰی بِعَبدِہٖ کی خبر پائی
صدا اے طرقوا دینے لگے خوش ہو کے روحانی

جو پہونچے آپ تا سدرہ کہا جبریل نے شاہا
یہان سے آگے بڑھ سکتا نہین پیک اذعانی

نبی نے یون کہا اے عقل اول حق بجا ہے
ہوئی بعد مسافت کے سبب سے تمکو حیرانی

ہوئے روح القدس گویا کہ یہ باعث نہین لیکن
بغیر حکم حق بڑھنا ہی یان سے کب ہے امکانی

اگر اک بال بھر پرواز اس حد سے کرون آگے
جلادے بال و پر میرے فروغ نور یزدانی

اُتر کر اس جگہ سے آپ زینت بخش رفرف ہون
کہ آگے بڑھ نہین سکتا براق اے ظل سبحانی

عقل اول حضرت جبرئیل [illegible] ۱۲

نبی نے زیر ران نزف کیا پہونچے بہ اَوْ اَدنیٰ ۔ سنے اسرار ما اوحیٰ کھلے آثار سبحانی
یہانتک جوہر ثانی تھے ہمرہ پھر ہوئے رخصت ۔ کہ آگے جا نہ سکتے تھے بغیر از حکم ربانی
گئے پھر اُس جگہ حضرت کہ گنجائش نہ تھی آگے ۔ نبی کی ذات اقدس تھی فقط اور ذات رحمانی
رکھا آگے نبی کے خوان نعمت قدرت حق نے ۔ حبیب حق نے جان و دل سے کی اُسکی ثناخوانی
نبی جب نوش فرمانے لگے ناگاہ پردے سے ۔ ہوا اک ہاتھ ظاہر مثل قرص ماہ نورانی
تعجب سے کہا اُسدم نبی نے ای مرے خالق ۔ یہ کیسا ہاتھ ہے ظاہر عیاں ہو راز پنہانی
کیا ارشاد قدرت نے اَلا ای باعث عالم ۔ بدان خیبر کشا دست ید اللّٰہی ہمی دانی
قوی بازو ترا ہوگا اسی کے دست و بازو سے ۔ کریگا دعوت اسلام عالم میں بآسانی
ہوے حد سے سوا مسرور یہ مژدہ سنا جسدم ۔ کیا شکر خدا رخصت ہوئے کھا پی کے مہمانی
ہے شان خداوان سترس تھا دست حیدرؑ کو ۔ سوا وحدت کے جسجا تھا نہ ذکر اوّل و ثانی[1]
کروں اُس شہسوار لافتی کی اب ثنا آگے ۔ کہ مفتاح در خیبر تھی جسکی تیغ لاثانی
وہ موج کلک سے اک مطلع رابع نمایاں ہو ۔ کہ ہو غرق عرق جس سے عروج طبع عمانی

[1] ؎ اول و ثانی یعنی عقل اول حضرت جبرئیل و جوہر ثانی حضرت میکائیل ۱۲

در منقبت ہزبر السالب اسد اللّٰہ الغالب علیؑ ابن ابی طالب

اَلا ای ساقی دوران قسیم احمر قانی ۔ اَلا ای مالک خمخانۂ عرفان ربانی
کہ اک مدت سے لب تشنہ ہوں تیرے فیض و رحمت کا ۔ اَدِر کاساً وّناوِلھا زمی ناب سخندانی
مگر صہبا ہو وہ صہبا جو ہوا نہار جنت سے ۔ کہ آئے جوش میں جس سے رحیق ناب روحانی
کروں اُس کیفیت میں وصف تیرا اے مرے ساقی ۔ کہ عالم وجد کا ہو دل کو مثل وجد وجدانی
ولیؑ ایزد منان علیؑ عالی اعلےٰ ۔ ہزبر بیشۂ امکان نہنگ بحر امیانی
نہال باغ علیین بہار مرغزار دین ۔ شمیم روضۂ آئین نسیم باغ رضوانی

خیم گردون علم طوبی حشم دارا شیم ہارون — خدم رضوان کرم جنت ارم نطق درافشانی

بہرخ احمد بخو یحیی بہ بو یوسف بہ تن آدم — بدل صالح بدم عیسی بکف موسی عمرانی

لکا ہی نوح کی اور اہتدا سے ہو وہی بالکل — ذکا مین مثل یونس ہین وفا مین آدم ثانی

محمد شہر حکمت اور علی باب مدینہ ہین — ملی ہی حق سے جبریل امین کو اسکی دربانی

وہی ہی مصحف ناطق کہ جسکی شان مین آئے — نشان منزلت اللہ کے آیات قرآنی

ولائے آل احمد گر نہین عباد کے دل مین — خدا کی بندگی کو جان لین اعمال شیطانی

چہ عیسی اور چہ موسی آرزو سب دل مین رکھتے ہین — سمجھ کے باعث عزت در حیدر کی دربانی

نہ کیونکر در ترا ہو سجدہ گاہ صاحب ایمان — کہ سجدہ مین ہی خود آگے ترے کعبہ کی پیشانی

ملک معمار ہین اور خوان ہین شمس و قمر دونون — فلک ایوان ہی تیرا کواکب خشت ایوانی

رواق شاہ کو وہ طور سے برتر ہی رتبہ مین — کہ ہی جلوہ فگن جسمین سراسر نور یزدانی

نہی روضہ کہ ہی جس روضہ انور کے ذرون مین — قمر کی روشنی خورشید گردون کی درخشانی

خہی روضہ کہ جسجا چو نٹیون کے دیدہ بینا — نظر آئین بعینہ غرفہ ایوان رضوانی

ہویدا انما سے ہو کشف سے صاف ہوتا ہی — کہ تو ہی ماہر حق عارف عرفان سبحانی

تو ہی ہی غالب و ماہر تو ہی ہی باطن و ظاہر — تو ہی ہی ناہی و آمر تو ہی ہی شیر یزدانی

تو ہی ہر امر مین یکتا نہین ہی دوسرا تجھسا — ہی علم سر ما اوحی تجھے ای گنج رحمانی

وہ شمع نور عرش حق ہی تو ای رونق عالم — ہوئی روشن ترے نور قدم سے بزم عرفانی

دہان کوثر ہی گویا اور سینہ گلشن جنت — ہی قد طوبی زبان ہی موج نہر باغ رضوانی

دلا اُس رشک شمع طور کا موزون سراپا ہی — زمین شعر مثل وادی ایمن ہی نورانی

محیط عالم امکان عطائے وجود و بخشش ہی — ہتھیلی ہی تری وقت سخاوت ابر نیسانی

ہے سال
آدم ثانی
بایجو لوغ نانی
"

فدائے فیض گنج آبرو بخشا ابوذر کو
اگر ہو فیض پر مائل نظر تجھ شاہ عالم کی
ترے ادراک و مہر رخ کے آگے اے قمر سرور
دہانتک فہم انسان جا گیا آگو ہر دانش
ازل سے جو کہ تیرے خانہ احسان مین مہمان
ترے اقبال سے بستہ ہوا زنجیر مین فتنہ
حفاظت کا اگر تو حکم دے ای سرور ذیشان
جہانتک وصف لکھون مین ترا ای سرور عالم
یہ اب نواب کی ہی التجا جب ہو دم آخر
اب آگے ای قلم تحریر کر مدح و ثنا اسکی
مگر ہو اس طرح تسطیر اس جا مطلع خامس

عطا کی آپ نے سلمان کو جاہ سلیمانی
تو بقیہ مور کا ہو گو ہر تاج سلیمانی
خرد طفل دبستانی قمر شمع شبستانی
کہ حیران عقل اول ہی جہان ا ور جوہر ثانی
ابد تک روز خوان فیض سے وہ کھائے مہمانی
ہوئے ہین تیرے خوف عدل سے اشرار زندانی
کرین گرگ دا سد خود گو سفندون کی نگہبانی
وہ مدحت کم سے کم ہی گرچہ ہو کتنی ہی طولانی
مرے مشکلکشا ہو خاتمہ میرا بہ آسانی
جو ہی ممدوح عالم سرور ملک سخن دانی
الگ ہو ہر سر مطلع سے جسکے طرز عنوانی

مطلع خامس در ثنا و صفت جناب شاہزادہ مرزا محمد رئیس بخت ظہیر الدین گورگان بہادر دام ظلہ

مطلع

ہوا گلشن کی پھر بدلی گھر ابھر ابر نیسانی
ہوئی پھر آمد فصل بہاری باغ عالم مین
جھروکون سے لگے پھر تا کنے انگور غنچون کو
لگا یا آکے بستر پھر فضا نے اپنا گلشن مین

سحاب ذہن سے ہونے لگی پھر گوہر افشانی
عنادل پھر لگے کرنے گلستان مین خوش الحانی
لڑی پھر نرگس شہلا کی گل سے چشم فتانی
کیا قمری نے پھر تکیہ قریب سرو بستانی

ہوئی پھر مست بلبل ساغر گل باغ مین چھلکا	ہوئی پھر کشتی مے جوش فصل گل سے طوفانی
الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا	کہ فصل گل مین ہی کیفیت صہبائے ریحانی
لکھون مسرور ہو کر تا شنا اُس دُر یکتا کی	جو ہی سر تاج عالم رونق اورنگ خاقانی
کمال و فضل کے جوہر ہین پیدا جسکے سینہ مین	اک انسان با ہمہ دانی تعالی شان انسانی
رقم اسم مبارک صنعت توشیح مین یون ہو	کہ ہر اک کن کے اول ہو حرف اسم لاثانی
حروف گل اگر چن چنکے سب یکجا کرے بلبل	تو گلدستہ ہو اسم پاک کا حاصل بآسانی
شہ مکنت + ادب تا جت + ہما رفعت + ہی سطوت	ادا طاعت + دم قرأت + ہمین ملت + مسلمانی
رسا ذہنت + ذکی طینت + امان نیت + ملک سیرت	حیا خوئیت + جہین رتبت + مدارتیت + دُر افشانی
رخ مہر + ید جودت + سر سرو + بن دولت	خوشا خلقت + ہمیت + زنخ سیبت + بہ از جانی
یقین رویت + رخ رحمت + اشم ذاتت + لوا و صفت	دل صفا فت + ایم حکمت + نشان ملکت + گران شانی
درع عادت + رضا خوئیت + گدا خصلت + ارب و لیت	نشان علمت + بدین رتبت + ہم از شانت + ادب دانی
در دولت + رہ عزت + دم غیطت + اہ ہیبت	ملک شوکت + ظفر حیدت + لقب شانت + ہمی مانی
کیا تصنیف ایسا نسخہ بے مثل حضرت نے	زبان کا کت ہے ممکن نہین جسکی ثنا خوانی
لکھون تعریف مین اُسکی مین ایسا مطلع سابع	کہ جسکو سُنکے آئین وجد مین مرغان بستانی

مطلع سادس در تعریف و توصیف کتاب و جناب مستطاب مہاراجہ لچھمیشر سنگھ بہادر دام اقبالہ

عجائب بوستان پُر فضا ہی موج سلطانی	کہ جس سے خار کھاتی ہی بہار باغ رضوانی

صنعت توشیح در ہر رکن باشد و در تقطیع حروف منقطع نشود و اگر رکن منقطع باشد بحر ہزج مسلم مثمن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن × ش ا ہ زادہ + م ر ز ا + م ح م م + د ر ی ا س بخت + ز ب ی ر + الدین + گ ر ا گ ان + ب + ا د ر + د ا م ظ ل ہ + عبارت شاہزادہ مرزا محمد زبیر الدین گورگان بہادر دام ظلہ العالی ۵۲ شاہ ظفر جد امجد جناب ممدوح ہستند ۱۲

طبیعت باغبان اسکی ہی دل اب گلستان ہی
یہ وہ گلزار ہی گلچین جہان پر فکر صائب ہی
ورق اسکے صفا مین ہین مقابل برگ طوبی کے
صفائی مین ہر اک صفحہ یہ از چرخ چہارم ہی
الف کا مد ہی گویا چتر ابر رحمت باری
جلی یہ حرف ہین گویا کہ نور طور سینا ہی
ہین معنی لفظ مین پنہان کہ حورین قصر جنت مین
رقم قرطاس پر جو بیک قلم الفاظ رنگین ہین
اگر خواہش ہی ان پھولونکی پیدا ست بینش کر
تعمق کی نظر جو اس مین کی یہ لطف نو دکھیا
ہی مطلب میم[1] سے مفتاح معنی معما ہون
اشارہ واو[2] سے وحدت کا ہی واقف دلی ہونگے
جلی ہی دائرہ سے جیم[3] کے وہ جام جم ہین ہون
یہ حرف سین[4] سے ہی سلسلہ ساری سیاست کا
لطیفے لام[5] سے لاریب لاثانی ہوئے پیدا
یہ ظاہر طا[6] سے ہی طرز و طریقہ اسکا طرفہ ہی
الف[7] کا ہی اشارہ وہ ادب آموز آدم ہون
یہ نون[8] سے ہین نتائج نامی و نادر یہ نسخہ ہی
سیان ی[9] سے یقین جانو کہ یہ اک یادگاری ہی

نئے مضمون گل ہین عقل ہی حد خیابانی
یہ وہ ہی باغ جسکا خار چین ہی ذہن ازعانی
ہی لوح عرش کی ہمسر اسی کی لوح پیشانی
دوائر مہر کی صورت ہین نقطے نجم نورانی
سواد خط سے روشن ہی ظلال ظل سبحانی
ورق کی ہی سفیدی یا کف موسی عمرانی
یہ سطرین ہین مسلسل یا کہ زلف روے غلمانی
نسیم صبح نے یہ باغ مین کی ہی گل افشانی
کہ تا ہاتھ آئے گلدستہ یہ دل بستہ باسانی
غرائب اسمین نکتے ہین عجب مضمون لاثانی
محیط مہربانی ہون محاط ماہ مہمانی
ولایت ایک اس واہب کی ہی سو وجد وجدانی
ہوئی جمشید کی جسکے جہت سے یہ جہابانی
سراسر ہی سخاوت اور سماحت اور سخندانی
کہ جس سے لطف ملتا ہی لسان کو وقت لسانی
طفیل اس طلا کے ہی بحر طلاقت کو بھی طغیانی
کہ اعلے ہونگے جسکی دید سے اطوار انسانی
ہین نقطے اسکے نجم کے مانند نورانی
کہ جویا در ہی یارون کی بسوے یاد یزدانی

لکھون کیا مدح مین اِس نسخۂ بے مثل ویکتا کی
مقصر ذہن ہی یان طبع موزون کو ہی حیرانی

مہاراجہ بہادر جس چمن کے کارفرما ہون
نہ کیون پھر گلشن جنت ہو وہ گلزار لاثانی

نظر الطاف کی جس خار پر ڈالین وہ لالہ ہو
ہو چشم فیض جس قطرہ پہ وہ ہو در غلطانی

مشام خاطر والا اگر مائل ہو خوشبو پر
نسیم صبح لائے جھولیون مین راح ریحانی

حفاظت کا چمن کی حکم گر جاری ہو اُس در سے
عصا اپنا لیے نرگس روان ہو بہر دربانی

اگر پروانگی ادنیٰ ہو اُس بزم معلےٰ کی
چراغ داغ لالہ آکے ہو شمع شبستانی

ترے اکرام سے غنچون نے اپنی مٹھیان کھولین
بڑھا یہ فیض کردی دست گل نے زر کی ارزانی

اگر اُس قامت دلکش کا سایہ اُن پہ پڑ جائے
روان ہوئین ساتھ مثل نہر اشجار خیابانی

نہ کیونکر دم بھرین ہر دم یہ اُس شمشاد قامت کا
گلے مین قمریون کے ہی ازل سے طوق اذعانی

نہ کیونکر تر زبان ہوئے مدح عالی مین ہر اک بلبل
کہ ابر فیض سے شاداب ہین گلہائے بستانی

ابد تک ہووے اِس گھر مین قیام حشمت و شوکت
دیا لچھمی[1] پہ پر میشر[2] کرے با معدلت رانی

عجب کیا گر نظر الطاف کی مجھ پر بھی پڑ جائے
کہ مہر مہر سے ہر ذرہ ادنیٰ ہی نورانی

بس اے ذہن رسا تاریخ لکھکر ختم کر آگے
کہ فرصت مختصر ہی مطلب خاطر ہی طولانی

ہوئی تاریخ کی جب فکر ہاتف کی ندا آئی
کہ اے نواب ہو تاریخ اس نسخہ کی لاثانی

یہ برجستہ زبان پر مصرع رنگین ہوا جاری
بہار صد ہزار گلستان ہی موج سلطانی
۱۳۰۰ھ

قطعۂ تاریخ از نتائج افکار حکیم مرزا احمد رضا بیگ صاحب خلف الصدق مرزا علی رضا بیگ مرحوم کوتوال سابق شہر لکھنؤ

ادھر ہی ساقی صہبائے احمد قانی
کدھر ہی قاسم جام شراب وجدانی

[1] ملہ دیا لچھمی یعنی خزانہ لچھمی یعنی دولت پر پیشر یعنی خدا صفت ہر دو اسم چون یکجا کنند اسم گرامی جناب مہاراج لچھمیشر سنگھ بہادر بیسط سے مقصود ۱۲

[2] ملہ تیماران یعنی کہ مہاراجہ بہادر این کتاب را چاپ کنانیدہ ۱۲

کہو کہ جام پہ دے جام مجکو لا لا کے
دلا نہین ہین کسی سے وہ طالبِ امداد
زبان کھول کہ حاصل ہی تجھکو آزادی
کسی طرح نہ ترے زمزمون کو ہو یکجنگی
کسیکا رنگ جمے کیا بھلا ترے آگے
ترا کلام گلوگیر حاسدان ہوگا
نہین ہی تیرے برابر کوئی فصیح و بلیغ
تجھی کو مملکتِ نظم کی حکومت ہی
زبان کھول سکے کون پھر ترے آگے
وہ بادشاہ اقالیم نظم ہی بے شک
ترے جنود مضامین کو دیکھ اے دل
پیا ہی خون جگر فکر مدح مین شب بھر
دلا خموش کہ اچھی نہین یہ لاف زنی
برائے حسن رقم کر وہ مطلع روشن
مطلع دوم
جو چاہتا ہی فصاحت کا در غلطانی
کہ لوح دہر سے جن جنکے نقش نسل شہان
مٹینگے دل سے نہ اہل جہان کے نقش اسکے
سنے جو غور سے اِن نغمہاے رنگین کو
ہر ایک نقطہ پر ضو ہی ہمسر اختر

دمِ مکالمہ تا مین کر دن در افشانی
جو ہین ازل سے غلام علی عمرانی
بگلستان جہان مثل سرو بستانی
ہزار باغ مین بلبل کرے غزلخوانی
وہ گل ہی تو کہ ہی باغ جہان مین لاثانی
دمِ مکالمہ چون سرمہ صفاہانی
بجا ہی گر کرے تو دعویِ زبان دانی
یہ شاعران جہان سب ہین تیرے اذعانی
نہ انوری ہی نہ سعدی ہی اب نہ خاقانی
کرے جو ملک مضامین کو طی بآسانی
چھپا ہی زیر زمین لشکر سلیمانی
اگل رہا ہون وہین سے جو لعل رمانی
فروتنی ہی جہان مین پسند ربانی
فزون ہو مطلع خورشید سے جو نورانی
تو دیکھ قلزم زخارہ موج سلطانی
لکھے ہین اسمین سراسر بہ نیک عنوانی
یہ ہی نمونہ تحریر لوح پیشانی
فدا ہو مرغ خوش الحان باغ رضوانی
الف ہی شمع سر کوہ طور کا ثانی

ن شتاقیق الامیرازادی

حروف کی کششین ہین کھچی ہوئی تعین
کوئی ہر امین جنوبی کوئی خراسانی

ہر ایک دیکھ کے بین السطور کہتا ہی
ہر ایک نقطہ سے پیدا ہی شان شایانی

صفائی ہی وہ ہر ایک صفحہ مین کہ آئینہ سان
جو دیکھ لے تو سکندر کو بھی ہو حیرانی

کیا تھا حکمت عقل رسا پہ شک اُسنے
اوڑائی باد خزان نے جو خاک یونانی

چمک سے برق مضامین نور افشان کی
مثال وادی ایمن ہی صفحہ نورانی

کیا ہی علم سفینہ جو وضع واضع نے
مثال کشتی محفوظ آدم ثانی

جہان مین شائقہ امرائے زین بصارت کو
نجات دیگا بلا شبہہ یہ بآسانی

چنین عروج پسند و چنین متین و عقیل
ندیدہ دیدۂ گردون بہ ہستی فانی

ذکی و عاقل و دانا و ہوشمند و فہیم
ذہین و شاعر نازک خیال و لاثانی

شجاع و صفدر و جرار صف شکن غازی
بہادر و قدر انداز و مرد میدانی

رحیم و صاحب جود و سخا و بحر عطا
کریم و فیض رسان مثل ابر نیسانی

یہی ہین فخر سلاطین نسل بابر سے
انھین کے نام پر لازم لقب ہی گورگانی

کہان تلک ترے اوصاف لکھون ای ممدوح
کہ تو جہان مین ہی مانند بحر عمانی

بس اب سکوت ہی لازم ہی تجکو ای احمد
کہ قیل و قال ہی اسجا پہ عین نادانی

یہ چاہیے ہی کہ کر فکر سال ختم کتاب
کہ تا نہ بعد ہو حاصل تجھے پشیمانی

سر ادب سے یہ لکھ مصرعہ سن ترتیب
رقوم خیز قدرت ہی موج سلطانی ۱۳۰۰ھ

ولہ قطعہ تاریخ دیگر عیسوی

چو پاے عقل بصحراے فکر سست شدہ
بماند از سر تاریخ موج سلطانی

کمر بہ ہمت مردانہ لبست و چست شدہ
کہ ناگہان برساند دست غیب مدد

نوشت سال بصوری و معنوی احمد | بہ ہجدہ صد و ہشتاد و سہ درست شد
۱۸ ۸۳

خوش تقریر شگفتہ تحریر سحر بیان فصیح زبان سراج ظرافت
شعاع متانت شریف خاندان خوشہ چین بیران منشی محمد عبد الحق صاحب
انجم مجھ پر لطف اُنکا بے حساب ہی یہ تقریظ اُنکی درج کتاب ہی

بعد حمد خداے اکرم کہ سخن آفرین ہی و نعت افصح العرب و العجم کہ خاتم المرسلین ہی
اما بعد ذرہ بے مقدار نورد وادی تعلم محمد عبد الحق انجم ساکن شیخ پور پرگنہ سکندر پور شاگرد جناب
میرزا رجب علی بیگ سرور مغفور ملتمس ہوتا ہی گوہر مدعا رشتہ بیان مین پروتا ہی کہ
مہر سپہر بلاغت گل باغ فصاحت گوہر بحر متانت سراج انجمن سلامت شہسوار عرصۂ نکتہ دانی
یکہ تاز میدان جادو بیانی ناثر نثری رفعت شاعر شعری مرتبت صاحبقران ثانی یادگار
خاندان گورگانی خاقان ابن الخاقان سلطان ابن السلطان عالیجناب ثریا رکاب شاہزادۂ
میرزا محمد رئیس بخت المعروف بہ شاہزادۂ میرزا محمد زبیر الدین گورگان صاحب
بہادر نبیرۂ بادشاہ جمجاہ خورشید جمال جمشید جلال فلاطون وزیر عطارد دبیر کیوان
علم ستارہ حشم سکندر شوکت سلیمان حشمت سلطان اقلیم صبر و قناعت شہنشاہ مملکت
بلاغت و فصاحت حضرت ابو المظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ جنت آرامگاہ
بادشاہ دہلی دربھنگہ مین قیام گزین ہین جناب مہاراج بہادر کے ہمنشین ہین حضرت کا
جو سخن ہی وہ در عدن ہی جو بات ہی کرامات ہی نگارنامہ معانی نسخۂ موج سلطانی
جو تصنیف فرمایا ہی اعجاز دکھایا ہی فیض کا دریا بہایا ہی کیا کہون کیسے خوش بیان ہین
نظم کی روح نثر کی جان ہین عالی خاندانی سے ہر کہ و مہ ماہر ہی سخندانی طرز گفتگو سے
ظاہر ہی بیشک کلام عظیم ہی اور جاے تسلیم ہی اس مین کیا کلام ہی کہ یہ کلام

ملک الکلام ہی دیدہ و رکہان ہین آئین کارنامہ شاہی ملاحظہ فرماہین خوبیان اس کتاب کی بیان سے باہر ہین دیکھنے پر موقوف و منحصر ہین جب خون جگر بیالخت دل کھایا ہوگا تب اسطرح کا مضمون بندش ہین آیا ہوگا اگر کوئی سخن چین سخن عیبی کرے ہرزہ درائی ہی وعیب بینی اُسکی عین نابینائی ہی ع گر نہ بیند بروز شپرہ چشم + چشمۂ آفتاب را چہ گناہ + سچ تو یہ ہی کہ مضامین رنگین غازہ طراز چہرۂ قرطاس ہین نقاط دلنشین مردم دیدۂ قدر شناس ہر شعر چشمک زن ابروے شاہدان مصری ہی وہر مصرعہ نشتر فروش شہریان جان شعری سے ہر اک فقرہ بھی پیغام جنون ہی + پریزادان مضمون کو فسون ہر سبحان اللہ طبیعت نے کیسی موجزنی دکھائی ہی ہر فقرہ نے کیسی صفائی پائی ہی حبذا کیا پاکیزہ زبان ہی اور کیسا طرز بیان ہی تحریر وہ کہ انسان دکھیا کرے تقریر وہ کہ آن سُنا کرے فصیحان زمان روزمرہ کو ملاحظہ فرمائین ہمنوایان ہندوستان محاورہ کا لطف اُٹھائین اگر عندلیب خامہ خامی سے ہزار زبان بہم پہونچائے جب بھی عہدۂ صفت عالی سے برنہ آئے قلم ہوجائے لکھنا بارہو زبان چھل کر آبلہ دار ہو۔ آب دل کی درخواست پروانہ معافی ہی اور بجاے مدح وثنا یہی شعر کافی ہی شعر نے گردید کوتہ رشتہ معنے رہا کردم + حکایت بود بے پایان بخاموشی ادا کردم

تقریظ چکیدۂ قلم جادو رقم خرد سال طبیب بے مثال حکیم میرزا محمد نادر حسین بیگ ابن نظام الدین حسین ابن نادر بیگ خان دہلوی نہایت ذکی الطبع اور بڑے

لبیب ہیتن

بعد حمد مفرح و کشا ئے خدا و یا قوتی نعت سید انبیا متفکر ترکیب دوا انشا پردازی بندۂ نا چیز نادر حسین عفی عنہ اپنی طبیعت ضعیف اور مفرح صحت کو تقویت دیکر حرارت قلبی کو کہ جو ایک عرصہ سے بسبب نہ اتفاق ہونے رنگینی عبارت کے محسوس ہی دفع کرتا ہی اور بخارات دماغیہ کو کہ جو اتنی مدت سے موجب سدر و دوار کا ہو رہے تھے نکالتا ہی اگرچہ یہ باتیں اسکے وجود سے ہوتی ہیں الا اپنا اپنا مزاج ہی موجب اس تقریر اور باعث تحریر کا خوش آنا رنگینی عبارت اور راست بیانی کتاب مستطاب نسخۂ نایاب طرز لاجواب مسمے بموج سلطانی ہی کہ جو تصنیف سے یگانہ روزگار عالی تبار بلند وقار ذی شان والا دودمان جادو بیان معدن اخلاق و فضل جناب شاہزادہ میرزا محمد رئیس بخت زبیر الدین بہادر گورگان ابن الابن حضرت جنت آرامگاہ ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ کی ہی حقیقت یہ جناب ممدوح نے اس کتاب کو بڑی قوت طبعی اور کوشش سے مجمع البیان تصنیف فرمایا ہی سچ تو یہ ہی کہ ہر فقرہ اور ہر جملہ اسکا اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا کا مصداق ہی اگر نظر غور سے دیکھیے یا سمع ہوش سے سنیے تو ہر مضمون کرامت مشمول ہی ایک جہت سے سفرنامہ ہی تو ایک جہت سے تاریخ ہی ایک رخ سے کیفیت ہی تو دوسرے رخ سے کسر و انکسار ارکانی کا خلق ہی ایک اعتبار سے شریعت تو دوسرے اعتبار سے حقیقت غرضکہ جس وصف کا خیال کیجیے وہ اسمین موجود ہی شعر

این کتابے ہست گویا جام جم ✝ مے نماید اندرو ہر بیش و کم

تقریظ لاثانی محب سید اصغر حسین صاحب بلگرامی زیب قرطاس یادگار ہی

سبحان اللہ وبحمدہٖ دنیا کا کارخانہ ہر دم دیکھنے کے قابل ہی اگرچہ بظاہر وہی صبح وہی
شام وہی دن وہی رات وہی ماہ وہی مہر وہی زمین وہی سپہر ہی مگر انھین کی
اُلٹ پھیر مین ہزارون جلوے ہر آن نظر آتے ہین جن سے انسان کی عقل چکراتی ہی
آخر اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کہنے کی نوبت آتی ہی اسی کو حدیث مین
صفات الٰہی سے تعبیر کیا ہی اور اسی کے دیکھنے کے لیے خداوند تعالے نے سِیْرُوْا
فِی الْاَرْضِ فرمایا ہی یعنی سیر کرو تم لوگ زمین مین جو لوگ چشم بینش وا رکھتے ہین اور
دیدۂ دانش کھلا وہ ہر دم کمربستہ اسی رنگا رنگ نیرنگ کے مشتاق رہتے ہین اور
سفر پر آمادہ وطیار اور جب چل کھڑے ہوتے ہین ہر چیز کو تعمق کی نظر سے دیکھتے ہین
ورنہ بظاہر دنیا ایک گھروندا ہی ہر بے اٹکل اس نمائش و زیبائش کو ایک کھیل سمجھتا ہی
مگر جسنے اسکو چشم تماشا سے نہ دیکھا اور دیدۂ حق بین سے اسکا تماشا کیا وہ اسکی اعجوبہ نمود
کو قابل یادگاری سمجھتا ہی اور جو کہ آپ دیکھتا ہی وہ اپنے دوستون اور اہل وطن کے لیے
ایک ارمغان جانتا ہی اور کبھی تقریر سے اور کبھی تحریر سے لوگون کی دانش و بینش کو
بڑھاتا ہی اور آئندہ نسلون کے لیے ایک رہبر اور اپنا یادگار چھوڑ جاتا ہی اہل یورپ
اس امر کے بڑے شائق ہین اور اہل ایشیا بھی سابق ہین اسکے کاربند تھے مگر اہل ہند مین اسکا
شوق کم ہی بلکہ نہین ہی مگر عاقل کسی جگہ کے ہون موقع پر چوکتے نہین بعض بعض نے اس راہ
مین قدم اُٹھایا ہی چنانچہ بالفعل سرکردۂ سیاحان ہند عالیشان والا دودمان بحر زخار دانش
و قلزم بے کنار بینش حضرت قدسی منقبت سپہر ظہیر الدین رئیس محبت گورگان شہزادۂ

بلند نشان دہلی نے جو باقتضاے آب و دانہ سفر کیا ہی اُسکو اپنی عبارت خاص مین تحریر فرمایا ہی
اور نام اُسکا موج سلطانی رکھا ہی بندہ سید محمد اصغر بلگرامی کہ ایک باریافتگان محفل خلد
مشاکل سے ہی اُسکو دیکھکر ایسا محظوظ ہوا کہ تعریف اُسکی بیان سے باہر ہی یہ کتاب قابل
دید ہی دیدہ ہی نہ شنیدہ ہی مجھ ہیچمدان کی زبان کیا جو اُسکی تعریف کرون آخر ایک قطعہ
تاریخ بر قطع کلام کرتا ہون امید کہ پسند نگاہ والا دستگاہ شہزادۂ عالم پناہ ہو

قطعۂ تاریخ

شہزادۂ مکرم حال سفر نوشتہ
احوال روز و شب را بر صفحہ ثبت فرمود

از دیدنش بدلہا ذوق نظارہ برخاست
در ہاے باغ دانش بر چشم خلق بکشود

قدر سفر فزون شد در قلب اہل ہمت
تحریر پاک وشستہ گویا کہ سحر بنمود

تاریخ این نگارش اصغر بسال ہجری
از من سروش فرمود شرح سفر بیفزود
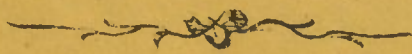
۱۲۹۹ھ

تصویر مبارک جناب مہاراج لچھمیشر سنگھ بہادر دربھنگہ دام اقبالہ
تصویر شاہزادہ زبیرالدین گورگانی مصنف کتاب ہذا
Shajada Zoobaruddin Gorkani
Author of Muz-Sultani
His Highness the Maharaja
Lachmi sur Singh Bahadur
of
Darbhanga
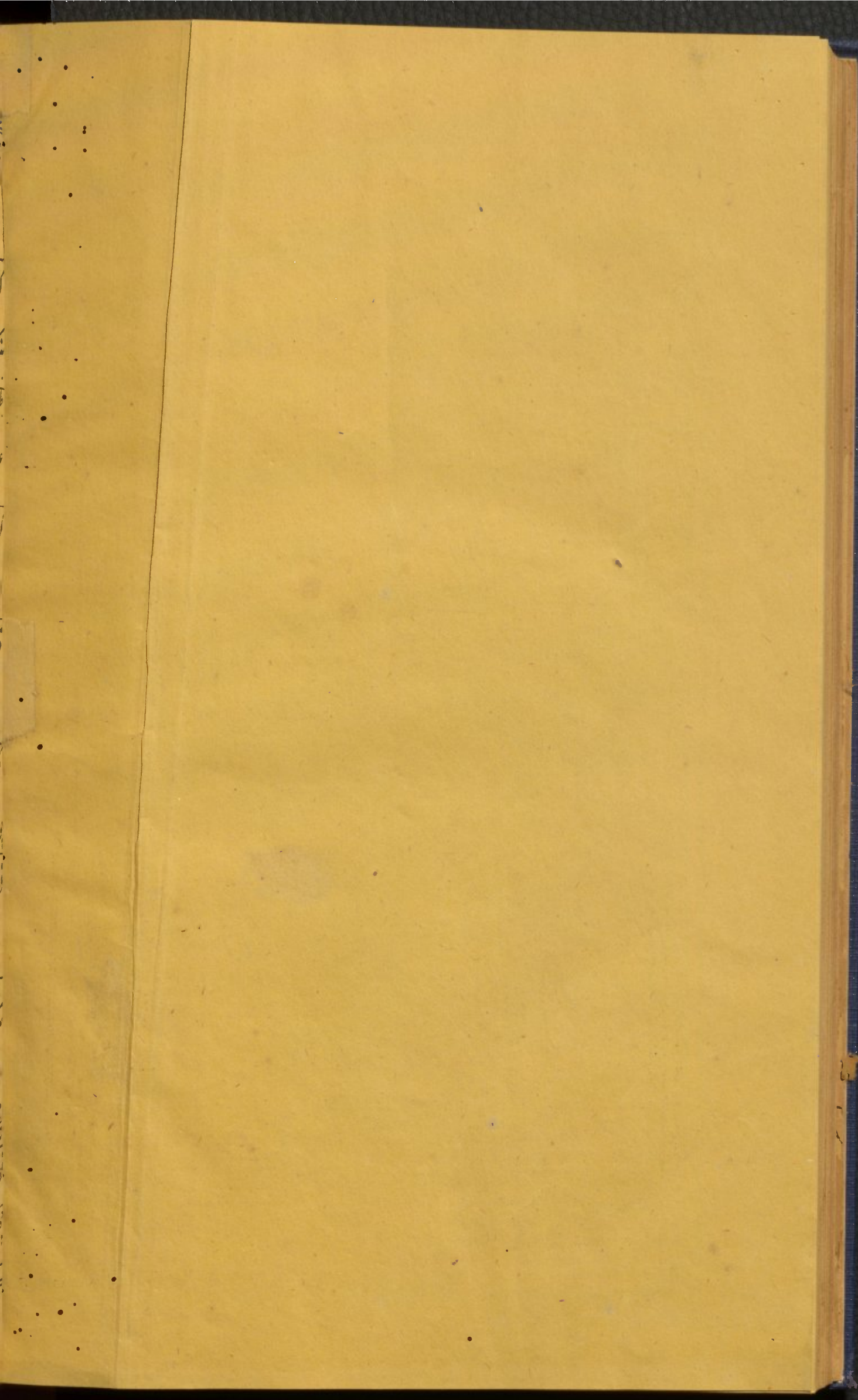
قطعۂ تاریخ ریختۂ قلم جواہر رقم منشی اشرف علی صاحب متخلص بہ اشرف خوشنویس ملازم مطبع

کتاب اِن روزون کیا نادر چھپی یہ
نہ کر تو فکر بہرِ سال ہجری
انیس خاطر ہر نکتہ پرور
عجب تاریخ ہی اشرف رقم کر
۱۳۰۱ھ

ایضاً

طبع اشرف ہو چکی جب یہ کتاب
عیسوی تاریخ کی گر فکر ہی
نقد دل بیعانہ لائے مشتری
لکھیے یہ تاریخ کیا بہتر چھپی
۱۸۸۴ء

ایضاً

کیا چھپی ہی فضل حق سے یہ کتاب
سال سمت مین رقم اشرف کرو
دید کے قابل ہی اسکا حرف حرف
اب ہوئی ہی طبع تاریخ شگرف
سمت ۱۹۴۱

قطعۂ تاریخ رقم زدۂ کلک گوہر سلک منشی گوبند پرساد صاحب متخلص بہ فضا خوشنویس مطبع

گورگانی شاہزادہ آن ظہیر الدین بنام
چون فضا تاریخ طبعش خواست از طبع رسا
نسخۂ تصنیف کردہ آنکہ لاثانی بود
گفت خوش زیبا بنام این موج سلطانی بود
۱۳۰۱ھ

قطعۂ تاریخ طبع زاد شاعر بیمثال منشی جوالا پرساد صاحب تخلص بلیغ خوشنویس مطبع

ظہیر الدین چہ نامی شاہزادہ
کہ دارد گورگانی خوش خطابے
چہ انشا موج سلطانی نمودہ
کہ دارد معنیش چون گوہر آبے
بلیغ از بہر سال طبع آن گفت
بود یک نسخۂ عالی کتابے
۱۳۰۱ھ

قطعۂ تاریخ طبع زاد شاعر بے نظیر منشی کنور جنیدی سہا صاحب متخلص بہ نہال

چھپی عمدہ تواریخ اسکا شہرہ ہی زمانے مین
مضامین اسکے نادر ہین عبارت اسکی لاثانی

کمال آرزو سے اسکو اہل شوق پڑھتے مین
پڑے کیونکر نہ اسکے وصف کا سکہ زمانہ مین
ہو کیون سے ثناخوان آشنایان سخن اسکے
کہ حل مشکلات اسمین بلاشک ہی بآسانی
مؤلف اسکا ہی شاہنشہ ملک سخندانی
کہ ہی ہر لفظ اسکا دُر بحر شان یزدانی

نہال اب سال طبع اسکا زروے آفرین لکھو
چھپی ہی مخزن حالات شاہان موج سلطانی

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب موج سلطانی تصنیف یگانہ روزگار عالی تبار بلند مقدار زولیشان والا دودمان جناب شاہزادہ میرزا محمد رئیس بخت ظہیر الدین بہادر گورگانی بن الابن حضرت جنت آرامگاہ ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ حسب الارشاد جناب معلی القاب والا خطاب جناب مہاراجہ صاحب بہادر والی دربھنگہ دام حشمتہٗ وزاد اقبالہ مطبع نامی منشی نول کشور مین بمقام لکھنؤ بماہ ستمبر ۱۸۸۴ء حلیہ طبع سے آراستہ ہوئی

اشتہار

واضح ہو کہ اس کتاب کا حق تالیف محفوظ ہی اور مالک ومختار چھپوانے کا مصنف ہی اور جس جگہ یہ کتاب اب چھپی ہی یعنی مطبع منشی نولکشور صاحب مین اُنکو بھی اجازت تعداد مقررہ کتاب سے زیادہ چھاپنے کی اور بار دیگر طبع کرنے کی نہین دیگئی لہذا جمیع اہل مطابع کیواسطے یہ اشتہار درج کتاب کیا جاتا ہی کہ کوئی صاحب اس کتاب کے چھاپنے کا قصد بلا اجازت مصنف کے نکرین ورنہ سراسر نقصان اُٹھائینگے۔

المشتہر
شاہزادہ محمد ظہیر الدین گورگانی